

الكلمات الوحيدة

شرح

المقامات الحزينة

شيخ الادب حضرت مولانا وحيد الزمان قاسمی کیرانوی



مکتبہ حدیث الہدیٰ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب :	الکلمات الوحیدیہ، شرح مقامات حریریہ
افادات :	شیخ الادب مولانا وحید الزمان کیرانوی
ترتیب :	مولانا جمشید احمد صاحب قاسمی حفظہ اللہ
زیر اہتمام :	مولانا شفیق احمد خان بستوی عفی عنہ
صفحات :	تین سو اٹھتر (۳۷۸)
تعداد :	گیارہ سو
مطبع :	ناصر پرنٹنگ کارپوریشن
ناشر :	مکتبہ خدیجہ الکبریٰ اردو بازار کراچی۔

فون نمبر 021-2752007

ملنے کے دیگر پتے:

- ۱۔ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی۔
- ۲۔ کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی۔
- ۳۔ ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی۔
- ۴۔ مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور۔

عرض اولین

عربی زبان و ادب کی خدمات ہمارے اکابر نے بڑی کامیابی کے ساتھ انجام دی ہیں اور انہوں نے ہمارے انہی مدارس اسلامیہ سے تمام علوم عربیہ اسلامیہ کی تعلیم حاصل کی تھی اور یہ تو بہت بعد میں ایسا ہونے لگا کہ ہمارے علماء و فضلاء اور طلباء کچھ دیا عرب کی جامعات میں جا کر تعلیم حاصل کرنے لگے، ورنہ تو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک نشست میں مفکر اسلام عظیم داعی و ادیب مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ نے فرمایا کہ ہم نے عربی زبان و ادب سیکھنے کیلئے یہی مقامات حریری اور نصابی کتابیں پڑھی ہیں اسی طرح حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ نے بھی عربی زبان و ادب میں مہارت بلکہ ید طولی انہی مدارس کے ماحول میں حاصل کیا تھا اور ان دونوں شخصیتوں کی عربیت کا اعتراف اہل عرب بھی کرتے تھے اور کرتے ہیں۔

اس میدان میں استاد محترم حضرت شیخ الادب مولانا وحید الزمان کیرانویؒ کا نام بھی ایک ممتاز ترین نام ہے جنہوں نے اپنے اہلب قلم سے عربی زبان و ادب کی مثالی خدمات انجام دیں، القاموس کے نام سے متعدد کتب لغت تالیف فرمائیں، عربی تعلیم کیلئے فقہ الاوب اور القراءۃ الواضحة کا مفید ترین سلسلہ تالیف فرمایا علاوہ ازیں کئی پیش قیمت کتب بھی تصنیف فرمائیں۔

حضرت الاستاذ مرحوم نے مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں شعبہ تحجیل ادب عربی، تخصص فی الادب کو قائم کیا اور عربی رسالہ ”الداعی“ کا اجراء فرمایا اسی بناء پر آپ کو شیخ الادب کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، آپ نے دوران تدریس مقامات حریری کا بھی درس دیا، اسی زمانے کے آپ کے ہونہار شاگرد مولانا جمشید صاحب قاسمی نے اس درس کو اہتمام و دلچسپی کے ساتھ قلمبند کر لیا تھا جو آج آپ حضرات کے سامنے بفضلہ تعالیٰ کتابی شکل میں موجود ہے۔

مقامات کی تشریح و تفہیم کیلئے حضرت کیرانویؒ کی شخصیت نہ صرف موزوں ترین رہی ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کی مقبولیت و کامیابی کیلئے حضرت مرحوم کی نسبت بھی کافی ہے۔

ہم یہ کتاب شائع کرتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ توفیق بخشی، دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ حضرت استاذ مرحوم، مرتب کتاب، اور ناشر کیلئے یہ کتاب ذخیرہ آخرت کے طور پر قبول فرمائے اور طلبہ و طلبات کیلئے اس سے عام نفع آسان فرمائے۔ آمین:

والسلام: خیر اندیش

شفیق احمد بستوی

مدیر مکتبہ خدیجہ الکبریٰ۔

اردو بازار کراچی۔

فہرست مضامین

صفحات	مضامین	نمبر شمار
۴	انتساب	۱
۵	رائے گرامی محدث کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری	۲
۶	رائے گرامی ادیب العصر حضرت مولانا نور مالم ظلیل الامینی صاحب	۳
۱۰	تقریظ: حضرت مولانا عبدالحق صاحب سنہلی	۴
۱۱	پیش لفظ	۵
۱۳	کتاب کی خصوصیات	۶
۱۴	علامہ حریری کا مختصر تعارف	۷
۱۷	مقدمہ علم	۸
۲۱	مقدمہ الكتاب	۹
۶۰	المَقَامَةُ الْأُولَى "الصَّنْعَانِيَّةُ"	۱۰
۹۰	المَقَامَةُ الثَّانِيَّةُ "الحلوانية"	۱۱
۱۲۳	المَقَامَةُ الثَّلَاثَةُ "الدِّينَارِيَّةُ"	۱۲
۱۵۳	المَقَامَةُ الرَّابِعَةُ "الدَّمِيَّاطِيَّةُ"	۱۳
۱۸۵	المَقَامَةُ الْخَامِسَةُ "الْكُوفِيَّةُ"	۱۴
۲۴۰	المَقَامَةُ السَّادِسَةُ "المَرَاغِيَّةُ"	۱۵
۲۵۹	المَقَامَةُ السَّابِعَةُ "الْبَرَقَعِيدِيَّةُ"	۱۶
۲۸۷	المَقَامَةُ الثَّامِنَةُ "المَعْرِيَّةُ"	۱۷
۳۱۹	المَقَامَةُ التَّاسِعَةُ "الْأَسْكَندَرَانِيَّةُ"	۱۸
۳۵۴	المَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ "الرَّحْبِيَّةُ"	۱۹
۳۸۰	المَقَامَةُ الْحَادِيَّةُ عَشْرَةَ "السَّوِيَّةُ"	۲۰
۴۰۹	المَقَامَةُ الثَّانِيَّةُ عَشْرَةَ "الدَّمَشْقِيَّةُ"	۲۱
۴۵۴	المَقَامَةُ الثَّلَاثَةُ عَشْرَةَ "البغدادية"	۲۲
۴۷۲	المَقَامَةُ الرَّابِعَةُ عَشْرَةَ "المَكِّيَّةُ"	۲۳
۴۹۶	المَقَامَةُ الْخَامِسَةُ عَشْرَةَ "الْفَرُضِيَّةُ"	

انتساب

احقر اپنی اس طالب علمانہ کاوش کو

والد محترم جناب قاری حافظ عبدالرشید صاحب دامت برکاتہم اور والدہ محترمہ
(اللہ تعالیٰ ان کے سایہ عاطفت کو تمام اہل خاندان کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ بنائے۔ آمین)

کی جانب منسوب کرنا اپنی سعادت تصور کرتا ہے کہ ان کی بے پناہ شفقت، تعلیم
و تربیت، اور مخلصانہ دعاؤں کے طفیل راقم الحروف اس خدمت کے لائق ہوا۔
اللہ تعالیٰ انھیں دنیا میں بھی راحت و سکون سے رکھے اور آخرت میں بھی۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

جمشید علی قاسمی

استاذ دارالعلوم ایوب بند

ارشاد عالی

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم

محدث کبیر دارالعلوم دیوبند

الحمد لولہ، و الصلاة علی نبیہ، و علی آلہ و صحبہ، و سلم. وبعد: حریری رحمہ اللہ کے مقامات (مضامین) ادبی شہ پارے ہیں۔ لغات کی ایک فوج اپنے جلو میں لیے ہوئے ہیں۔ نت نئے انداز سے یہ مقامات مالا مال ہیں۔ ان میں اشعار کی چاشنی بھی ملائی گئی ہے۔ غرض یہ بہت مزے دار کتاب ہے۔

مگر دو وجہ سے ”کریلا نیم چڑھا“ بن گئی ہے۔ اول: ادبی اور فنی کتابوں سے کما حقہ استفادہ کے لیے ضروری ہے کہ ان میں طالب علم کے لیے پچیس فیصد نئی معلومات ہوں، اور زیادہ سے زیادہ پچاس فیصد نئی باتیں طالب علم انگیز کر سکتا ہے، اس سے زیادہ کا تحمل نہیں ہو سکتا؛ مگر آج کل مقامات میں طالب علم کے لئے نوے فیصد، بلکہ سو فیصد نئے الفاظ ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ کتاب طلبہ کے لئے ”پتھر“ بن گئی ہے۔ دوم: ادبی کتابوں میں ضروری ہے کہ طالب علم کو لفظ کے اسی معنی بتائے جائیں، جو موقع پر ہیں۔ اس کے دوسرے معنی دوسری جگہ اس کے موقع پر بتائے جائیں۔ اور پورا زور یاد کرنے پر اور اس لفظ کو اس معنی میں استعمال کرنے پر صرف کیا جائے۔ مگر ماضی بعید سے مقامات کی تدریس کا انوکھا انداز چلا آ رہا ہے۔ ہر لفظ کی ہندی کی چندی کی جاتی ہے اور اسکے تمام تعلقات سے روشناس کرایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے طالب علم کے ذہن پر ناقابل برداشت بوجھ پڑ جاتا ہے اور وہ کسی کثرت کا نہیں رہتا۔ ضرورت ہے کہ ان دونوں باتوں کی اصلاح کی جائے۔ طلبہ عربیت کی پختہ استعداد کے بعد مقامات پڑھیں۔ اس سے پہلے اس پر خار وادی میں قدم نہ رکھیں۔ اور یہ فریضہ طلبہ اور ارباب مدارس کا ہے۔ اور دوسری بات کی اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ عربی میں یا مادری زبان میں ایسی شرح لکھی جائے، جس میں الفاظ کے بر محل معنی ہی بتائے جائیں۔ قرآن و عربیت سے شواہد اور لفظ کے کبھی معانی بیان نہ کئے جائیں۔

حضرت مولانا وحید الزماں صاحب کیرانوی قدس سرہ کا ادب پڑھانے کا یہی انداز تھا۔ اور اس کتاب کے مصنف حضرت مولانا قاری جمشید علی صاحب زید محمد مولانا کیرانوی رحمہ اللہ کے خاص شاگرد ہیں۔ آپ نے مقامات مولانا موصوف ہی سے پڑھی ہے، اور انہی کے افادات سے یہ شرح مزین ہے۔ میں نے مختلف جگہ سے یہ کتاب دیکھی ہے۔ مجھے اس کا انداز پسند ہے، اور امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب دوسری شروع کی بہ نسبت طلبہ کے لیے زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں اور اس کو فیض رساں بنائیں (آمین)

کتبہ

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

خادم دارالعلوم دیوبند

رائے عالی

ادیب العصر حضرت مولانا نور عالم صاحب خلیل الالامنی دامت برکاتہم

استاذ ادب عربی و رئیس تحریر "الداعی" عربی دارالعلوم دیوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین، والصلاة والسلام على سيدنا ومولانا وشفيعنا ونبيِّنا
محمد النبي الأمين، أفصح من نطق بالضاد والغرب أجمعين، وعلى آله وصحبه
الطيبين الطاهرين، وعلى من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. وبعد:

کتابوں کے بازار میں (بالخصوص دیوبند میں، جو بڑے صغیر میں دینی کتابوں کا سب سے بڑا اور معتبر
بازار ہے) مقامات کی کئی اردو شرحیں گردش کر رہی ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کو دیکھا نہیں ہے؛ لیکن
علما اور طلبہ کے ذریعے ان کا تذکرہ مجھ تک پہنچتا رہتا ہے۔ اب یہ ہمارے مولانا حکیم قاری حبیب علی سہارن
پوری استاذ دارالعلوم دیوبند ایک روز مقامات کی اپنی تحریر کردہ اردو شرح کے مسودے کے ساتھ ہمارے
ہاں عصر بعد، اپنے صاحب زادے مولوی قاری مفتی محمد امجد کے ہم راہ، یکا یک نمودار ہوئے۔ ساہا سال
سے میں شکر کا مریض اور اس کے ان گنت عوارض و نتائج کا شکار ہوں؛ اس لیے شام کا وقت ہوتے
ہوتے، طبیعت بری طرح ٹڈھال ہو جاتی ہے؛ لہذا کوئی ثقیل بات سننے، کسی ثقیل معاملے سے نمٹنے، کسی
ثقیل مضمون کو پڑھنے سے بڑی کوفت ہوتی ہے۔ اب آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر کوئی کسی درسی
کتاب کی اردو شرح بہ کف، عصر بعد آدھکے، تو میرے اور پر کیا گزرا سکتی ہے؟

ان کی شان آمد، خود ان کی زبانی معلوم ہوئی، تو ان سے دیرینہ تعلق کے باوجود قدرے انقباض ہوا۔
وہ بہت بہ ضد ہوئے کہ محترم! آپ اس پر ضرور کچھ لکھ دیجیے، خواہ یہی کہ میں درسی کتابوں کی اردو شرح کا
مؤید نہیں ہوں۔ درسی سال کے اختتام پر کام کا بوجھ زیادہ ہو جاتا ہے، میں نے ان سے یہ عذر بھی کیا؛ لیکن

وہ کسی طرح مجھے اس تحریر کے حوالے سے معاف کرنے پر راضی نہ ہوئے، جو اس وقت لکھی جا رہی ہے۔ میں نے ان کی شرح کے بعض حصوں پر ادھر ادھر سے نظر ڈالی، تو مجھے اس سے خوشی ہوئی کہ انہوں نے بعض رویے وہ اپنائے ہیں جن پر حضرت الاستاذ مولانا وحید الزماں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عمل تھا۔ مثلاً انہوں نے، ہر مقالے کے آغاز میں سب سے پہلے مکمل مقالے کا مختصر مگر جامع خاکہ اردو میں لکھ دیا ہے۔ اس سے طلبہ کے ذہن میں قصبے کا مکمل نقشہ مرتب ہو جائے گا، اب آئندہ صفحات میں جتہ جتہ عربی میں پڑھ کر قصہ اور اُس کی عبارت کو ہضم کرنا، اُن کے لیے آسان ہوگا؛ کیوں کہ ”مقامہ“ ہر چند کہ اُس کہانی کو کہا جاتا ہے جو ایک ”مقائے“ یعنی ایک ہی نشست میں کہی گئی ہو اور ہو سکتا ہے کہ مقالے کے نویسنده یا املا کنندہ نے، واقعتاً ایک ہی مجلس میں اس کو تحریر کر دیا یا املا کر دیا ہو؛ لیکن ہمارے یہاں کے مدرسین اور طلبہ کسی بھی مقالے کو ایک ہی مجلس میں پڑھاتے اور پڑھتے نہیں ہیں؛ اس لیے بعض دفعہ طلبہ سے کہیے کہ فلاں مقالے کا خلاصہ پیش کرو اور اُس کے مشمولات کو اپنی زبان میں بیان کرو، تو یہ اُن کے لیے بڑا مشکل کام ثابت ہوتا ہے۔ حضرت الاستاذ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ وہ ہر مقالے کو شروع کرتے وقت بڑے دلچسپ انداز میں، جو انھی کا حصہ تھا، اُس کا جامع مزق پیش فرما دیا کرتے تھے۔

اسی طرح پندرہ مقالوں میں وارد اشعار کی شارح نے مکمل ترکیب نحوی لکھ دی ہے؛ اس سے طلبہ کی استعداد کو ان شاء اللہ استحکام ملے گا، بہ شرطے کہ وہ شرح کو، حصول استعداد کی سیت سے پڑھیں، محض امتحان میں کام یابی، اُن کا سطح نظر نہ ہو کہ خدا کے ہاں اعمال کے نتائج کا دار و مدار نیت پر ہے۔

ترجمہ اور شرح میں موصوف نے وہی معنی اور مطالب بتائے ہیں، جن کی طلبہ کو وہاں ضرورت تھی جہاں کی عبارت کا ترجمہ اور مطلب وہ بیان کر رہے تھے، ایک ہی جگہ متعدد معانی کے ذکر سے انہوں نے احتراز کیا ہے اور یہ طرز عمل، اُن کا بہت صحیح طرز عمل ہے۔

ایک بہت اچھا یا سب سے اچھا کام انہوں نے یہ کیا ہے کہ مقامات حریری کے متعدد نسخوں سے تقابلی کے ساتھ متن کی تصحیح کا کام کیا ہے۔ یہ کام سارے کاموں پر اس لیے بھاری ہے کہ ہمارے درس نظامی کی تمام کتابوں (خواہ وہ کسی فن کی ہوں) میں عموماً اور ”مقامات“ اور ”سلم العلوم“ وغیرہ جیسی کتابوں میں خصوصاً، ساری پیچیدگی عبارت کی تصحیف سے پیدا ہوتی ہے۔ تصحیف زیادہ تر عربی کتابوں میں دیار عجم میں واقع ہوئی ہے؛ اس لیے کہ عجمی خوش نویس اور نساخ عموماً زبان کے مذاق اور زبان کے صحیح اور اُک کی

صلاحیت سے عاری ہوتے تھے اور ہوتے ہیں۔ تصنیف اور طباعتی غلطیوں کا اصل محرک تو یہی ہے؛ لیکن ان کے اور بھی محرکات ہیں۔ بہ ہر صورت عبارت میں معترضہ پن کی اصل وجہ تصنیف ہی ہوتی ہے۔ عبارت بالکل صحیح لکھ دی جائے تو سارا مسئلہ از خود حل ہو جاتا ہے، یا اس کا حل ہو جانا آسان ہو جاتا ہے۔

عربی عبارت کی تحریر میں اظہار اور رموز اظہار کا خاص خیال رکھا ہے، یہ کام بھی ان کا، مگر اس قدر ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کی یہ شرح یک شبانہ یا یک روزہ نہیں ہے۔ جیسا کہ شرحوں کا عموماً حال یہی ہے کہ صرف ایک دن یا ایک رات کی رہن منت ہوتی ہیں۔ موصوف نے اس میں کئی سال صرف کیے ہیں۔ وقت خود ایک بڑا عنصر ہوتا ہے کسی کام کی پختگی اور اس کے کارآمد ہونے کا، بہ شرطے کہ وقت کے خزانے کو بچا بچا کے اور سوچ سمجھ کر خرچ کیا جائے۔

ترجموں پر جہاں جہاں میری نظر پڑی، روانی کے ساتھ صحت اور الفاظ و تعبیرات سے اس کو قریب تر پایا۔ یہ بہت مشکل کام ہوتا ہے؛ لیکن شارح نے محنت کے ذریعے اس پر قابو پایا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں کسی درسی کتاب کی اردو شرح کو کسی طرح گوارا کر سکوں، تو وہ ایسی طرح کی شرح ہو سکتی ہے۔ دعا ہے کہ یہ شرح طلبہ کی استعداد سازی کا ذریعہ بنے، ان کی استعداد کی تخریب میں کوئی کردار ادا نہ کرے، ان کے لیے کسی طرح، ہل انٹاری اور کم کوشی کی راہ ہم وار نہ کرے کہ کسی اردو شرح سے اسی خسارے کے لاحق ہونے کا سب سے بڑا خدشہ ہوتا ہے۔



مولانا قاری جمشید علی صاحب، میری طالب علمی کے زمانے میں بہت محنت سے، بہت جم کے، بہت سوز کے ساتھ، بڑی ریشلی اور کراری آواز میں، دارالعلوم کی مسجد قدیم میں نماز پڑھاتے تھے۔ وہ میرے ہم سبق نہ تھے؛ اس لیے نہیں معلوم کہ وہ اس وقت کس درجے میں تھے اور کیا کتابیں پڑھتے تھے؛ لیکن ان میں بھولا پن، سادگی اور صلاحیت تھی۔ ان کا یہی نقشہ میرے خانہ خیال میں ہنوز گردش کر رہا ہے۔ اگر کوئی اس وقت مجھ سے یہ کہتا کہ یہ نوجوان ایک روز مقامات حریری کی شرح لکھے گا، جو اردو میں ہونے کے باوجود کام یاب شرح ہوگی اور اس میں صرف یہی نقص ہوگا کہ وہ اردو میں ہوگی، تو آپ یقین کیجیے کہ میں کسی طرح بھی اس پر یقین نہ کرتا۔ یہ تو بہت دور کی بات ہوگئی اب دارالعلوم میں فن تجوید و قراءت کے استاذ اور کام یاب و محنتی معلم کی حیثیت سے کام کرنے کے دوران بھی، اس شرح کے کاغذات کے میرے

ہاتھ میں آنے سے پہلے، کوئی زبانی کہتا کہ قاری صاحب نے ”مقامات حریری“ جیسی مشکل کتاب کی پہچان رکھنے والی کتاب کی ایسی شرح لکھی ہے کہ طلبہ اور مدرسین ان شاء اللہ اس کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے، تو میرے لیے یقین کرنا اس لیے مشکل ہوتا کہ بڑے سے بڑا ذی استعداد عالم، اگر تحصیل علم اور حصول فضیلت کے بعد، کوئی مزید مفید تر علم حاصل کر لے (جیسے فنِ قراءت و تجوید میں استعداد بہم پہنچا لے، یا ادب و زبان میں اختصاص حاصل کر لے یا کسی اور زبان اور فن میں کمال حاصل کر لے) تو لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ اب یہ مطلقاً جاہل ہو گیا، علم کے خول سے یکسر نکل گیا، اگر ایسا کچھ نہ کرتا تو اسی طرح ذی استعداد عالم رہتا جیسا فارغ ہوا تھا۔ چون کہ لوگوں میں، یہ راقم الحروف بھی ہے؛ اس لیے اُس کے لاشعور میں بھی یہی تھا کہ صفتِ قراءت اور علمِ تجوید نے مولانا قاری جمشید علی کو ”ذی استعداد عالم“ کے دائرے سے نکال دیا ہے، انھیں ”ذی استعداد عالم“ کی صفت کا حامل رہنے کے لیے، علمِ قراءت و تجوید سے تہی دامن رہنا ضروری تھا!

اللہ پاک اُن سے مزید اچھے اچھے کام لے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق ارزانی کرے اور ان کی ہر سرگرمی کو اخلاص کے سرمایے کے ذریعے گراں قدر بنائے۔ نیز قارئین کو اللہ تعالیٰ اپنی، عربی زبان کی اور فصیح العرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب کرے اور شارح اور راقم الحروف کے لیے انھیں دعاؤں کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین والحمد للہ رب العالمین۔

نور عالم خلیل امینی

استاذ ادب عربی و رئیس تحریر الداعی
افریقائی منزل قدیم دارالعلوم دیوبند

۵ بجے شام چہار شنبہ

۱۸ / جنوری ۱۳۲۶ھ

۲۳ / اگست ۲۰۰۵ء



حضرت مولانا عبدالحق صاحب سنہلی زید مجدہم استاذ فقہ و ادب دارالعلوم دیوبند کی رائے گرامی

الحمد لاهله و الصلاة على اهلها و بعد.

میرے سامنے درس نظامی کی مشہور کتاب مقامات حریری کی شرح (الکلمات الوحیدیہ شرح المقامات الحریریہ) کا مسودہ ہے، جس کو صدیق مکرم جناب مولانا قاری شید علی صاحب زید مجدہ نے تیار کیا ہے، محترم موصوف سے ماہر علمی دارالعلوم دیوبند میں مجھے ہم عصری کا شرف حاصل رہا ہے، صاحب، بخیر اور محنتی طلبہ میں ان کا شمار تھا، فراغت کے بعد کئی مدارس میں عربی کتب کی تدریس کا کام بخوبی انجام دیا اور مظاہر علوم جیسی عظیم درگاہ میں بھی عربی کتب کی تدریس موصوف محترم سے متعلق رہی اور ہر جگہ کامیاب مدرس رہے۔ ماہر علمی دارالعلوم دیوبند میں اب اگرچہ شعبہ تجوید و قرأت کے استاذ ہیں؛ مگر ان کے مطالعہ کی میز پر عربی کتب برابر نظر آتی ہیں، جو ان کے زیر نظر رہتی ہیں۔

ایک عرصے سے عربی ادب کی مشہور و متداول کتاب "مقامات حریری" پر کام کر رہے تھے اور کتب لغت و ادب کی چھان بین کر کے مقامات کے تعلق سے موتی پختن رہے تھے، نہایت ہی عرق ریزی سے اس کی تشریح کا کام انجام دیا، چنانچہ یہ شرح منصف شہود پر آ رہی ہے، اس کے خاصے حصے پر بندہ نے نظر ڈالی، کتاب نہایت پسند آئی، اصلی عبارت کو ٹھوڑا رکھ کر صاف تہ اور عمدہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ نیز لغات کی تشریح بھی چند موزوں ہے، محل اور موقع کے لحاظ سے جتنی تحقیق کی جہاں ضرورت تھی، وہاں بے کم و کاست اسی کو جگہ دی گئی ہے، ضرورت سے زائد کی بھرمار تشریح نہیں ہے کہ جس سے کتاب بوجھل بن کر مستفیدین کے لیے گراں بار ہو جائے، گویا تحقیق میں الفاظ کو اثر خراش کر کے رکھا گیا ہے، جس کے باعث مکمل تشریح کے باوجود مختصر اور دیا بکوزہ کا مصداق ہے، مزید برآں مقامات میں مذکور جملہ اشعار کی نحوی ترکیب بھی کی گئی ہے، جس سے شرح کی حیثیت دو بالا ہو گئی ہے، یوں تو مقامات حریری کی بہت سی شروح مکتبہ میں ملتی ہیں؛ مگر "ہر گل در رنگ بوئے دیگر است" کے تحت یہ شرح بہت حد تک تشنگان ادب کو سیراب کرے گی (ان شاء اللہ)

در اصل استاذ محترم، ادیب دوراں حضرت مولانا وحید الزماں کیرانوی قدس اللہ سرہ سابق شیخ الادب دارالعلوم دیوبند کا مقامات حریری کی تدریس میں یہی انداز تھا کہ ترجمہ شستہ ہوتا اور الفاظ کی مختصر مگر نہایت جامع تشریح ہوتی، مولف محترم نے بھی مقامات حریری حضرت الاستاذ المرعوم ہی سے پڑھی ہے؛ اس لیے ان کی شرح میں استاذ محترم کا اسلوب درس اور انداز تحقیق صاف جھلکتا محسوس ہوتا ہے، گویا یہ شرح اسم با اسمی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس شرح کو قبولیتِ علتہ نصیب فرما کر شارح موصوف کو اجر جزیل دے اور مزید علمی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

عبدالحق سنہلی

مدرس دارالعلوم دیوبند ۱۰/۸/۱۳۲۶ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

علامہ حریری کی مقامات محتاج تعارف نہیں، اس کتاب کی اہمیت اور مقبولیت کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ زمانہ قدیم سے درسِ نظامی کے نصاب میں داخل ہے اور نہایت اہتمام کے ساتھ اس کی تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری ہے۔

احقر نے یہ کتاب ”ادیب العصر معلم وحید حضرت مولانا وحید الزماں صاحب کیرانوی“ (پیدائش ۱۳۳۹ھ/۱۹۳۰ء — وفات ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء) رحمہ اللہ سے پڑھی ہے، حضرت کا انداز تدریس بے مثال تھا، دورانِ درس احقر، حضرت کے درس کی کچھ چیدہ چیدہ باتیں نوٹ کر لیا کرتا تھا، اگر اس وقت یہ شعور ہوتا کہ اس پر کچھ لکھنے کی توفیق بھی ہو سکتی ہے، تو بالاستیعاب لکھ لیتا (اللہ تعالیٰ اپنی شایانِ شان حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ آمین)

اب سے تقریباً سات سال پہلے کی بات ہے، محمد اسجد سلمہ (خادم زادہ، حال معین مدرس دارالعلوم دیوبند) جو ان دنوں دارالعلوم میں مقامات پڑھ رہے تھے، مکان پر بیٹھ کر کتاب یاد کرتے، تو بعض وقت ان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے مختلف مطالع کی مقامات کا سہارا لینا پڑتا۔ مطالعے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ کہیں کہیں اعراب کی غلطی بھی نسخوں میں پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے احقر کو آں عزیز کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کافی جدوجہد کرنا پڑتی۔

میں ان دنوں قراءتِ سبعہ کی مشہور و معروف کتاب ”شاطبہ“ کی شرح ”حفظ الامانی“ لکھ رہا تھا، اور اس میں مقامات ہی کے طرز پر کام کر رہا تھا کہ ”آں عزیز“ نے مجھ سے کہا: یہ انداز تو مقامات کا ہے، بس بات اسی پر ختم ہوگی، بفضلہ تعالیٰ کچھ ہی دنوں میں ”حفظ الامانی“ مکمل ہوگی (جس کی طباعت کا کام ہنوز معرض التواء میں ہے)

اب ”عزیزم“ نے مقامات پر لکھنے کے لیے مجھ سے کہا: اور باصرار کہا۔ چنانچہ احقر نے ”حضرت الاستاذ کے انداز تدریس کی پیروی کرتے ہوئے اس خیال سے کام شروع کر دیا کہ اگر کام کی تکمیل ہوگی تو

شرح منظر عام پر آجائے گی اور اگر تکمیل نہ ہوئی، تو بات صیغہ راز میں رہے گی۔

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۱ جولائی ۲۰۰۰ء، بروز جمعہ بعد عصر کتاب کی شرح شروع کی، اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و تائید سے جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ کے آخر تک پندرہ مقامات کی شرح مکمل ہوگئی، شرح طویل ہوگئی تھی، اس عزیز ان دنوں ”تخصص فی الادب“ میں زیر تعلیم تھے، مسودہ کمپوزنگ کے لیے دے دیا گیا، کمپوز ہو کر جب آیا، تو اس عزیز سلمہ، نے کہا: شرح قدرے طویل ہوگئی ہے، اس کے باوجود اس میں دو چیزوں کی ضرورت باقی ہے: الفاظ کی تحقیق میں صلات کا استعمال، اور اشعار کی ترکیب۔ چنانچہ پہلے پروف پر نظر ثانی کے وقت حشو و زوائد کو حذف کر کے بقدر ضرورت صلات کا استعمال کیا گیا، اور اشعار کی ترکیب کا اضافہ کیا گیا۔

محمد اسجد سلمہ نے کتاب کی ترتیب و تسوید میں کافی محنت کی ہے، اگر ”اس عزیز“ کی کاوش نہ ہوتی، تو نہ جانے اس شرح کے منظر عام پر آنے میں اور کتنا وقت درکار ہوتا۔ اللہ تعالیٰ عمر میں برکت عطا فرمائیں، اور مزید دینی علوم کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔

کسی بھی فن کی کتاب کی شرح لکھنے کا کام اصحاب فن کا ہے، اور اصحاب فن اس پر کافی کام کر چکے ہیں، مزید کام کی حاجت نہیں تھی، مگر احقر نے متقدمین کی شروحات کا مطالعہ کیا، تو اندازہ ہوا کہ وہ ذی استعداد طلبہ کے لیے زیادہ مفید ہیں، متوسط اور عام طلبہ کے لیے ان شروحات سے استفادہ دشوار ہے؛ اس لیے احقر نے متوسط اور عام طلبہ کے لیے یہ کام کیا ہے۔

اس موقع پر صدیق محترم ”حضرت مولانا عبدالخالق صاحب“، سنبھلی زید مجدہم ”استاذ ادب و فقہ“ دارالعلوم دیوبند (جنہیں مقامات کی بیشتر عبارتیں، اشعار وغیرہ حفظ ہیں) کا تہ دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں، موصوف نے دوران تالیف اپنا قیمتی وقت صرف کر کے احقر کا تعاون فرمایا، اور قیمتی آراء سے نوازا، اللہ تعالیٰ ”اس محترم“ کو جزائے خیر عطا فرمائیں، آمین۔

دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس سچی کو قبول فرما کر مقبول خاص و عام بنائیں، اور میرے نیز میرے والدین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائیں، اور مزید علمی کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

جمشید علی قاسمی عفا اللہ عنہ

استاذ دارالعلوم دیوبند

۱۸ جولائی ۲۰۰۵ء۔۔۔۔۔ مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ

کتاب کی خصوصیات

① مقامات کے مختلف نسخوں سے متن کی تصحیح کا اہتمام کیا گیا ہے، اس لیے بحمد اللہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ نسخہ اغلاط سے تقریباً پاک ہے۔

② ہر مقالے کے شروع میں پورے مقالے کا اجمالی خاکہ تحریر کیا گیا ہے، تاکہ پڑھتے وقت قہے کا اجمالی تصور ذہن میں رہے۔

③ ترجمہ سلیس، با محاورہ کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ الفاظ سے قریب تر رہے۔

④ ترجمہ کرتے وقت ترکیب کا خاص خیال رکھا گیا ہے، اگر کسی جگہ کوئی عبارت یا لفظ محذوف ہے، تو بین القوسین اُس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

⑤ الفاظ کی لغوی تحقیق کے تحت صرف اتنی تحقیق لکھی گئی ہے، جس کی طلبہ کو ضرورت ہے، غیر ضروری تفصیل سے احتراز کیا گیا ہے۔

⑥ اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ کہیں بھی کسی لفظ کی تحقیق چھوٹے نہ پائے؛ تاکہ طلبہ کو کسی لفظ کی تحقیق کے لیے پچھلے صفحات کا سہارا نہ لینا پڑے۔

⑦ محاورات اور ضرب الامثال کا پس منظر بہ طور خاص بیان کیا گیا ہے۔

⑧ مکمل پندرہ مقالے کے اشعار کی ترکیب لکھی گئی ہے۔

⑨ اشعار کی ترکیب میں مبتدی طلبہ کے ذہن کی رعایت کی گئی ہے؛ تاکہ پہلی ہی نظر میں ترکیب ذہن نشین ہو جائے۔

⑩ پوری کتاب میں عموماً اور عربی متن میں خصوصاً ”رموز الاما“ کی رعایت کی گئی ہے۔

⑪ افعال کے ساتھ صلوات کا استعمال کیا گیا ہے، تاکہ طلبہ کے لیے ان افعال کا استعمال آسان

ہو سکے؛ جو کہ مقامات کی تدریس کا اصل مقصد ہے



علامہ حریری کا مختصر تعارف

آپ کا نام نامی ”قاسم“ اور کنیت ”ابو محمد“ ہے، سلسلہ نسب اس طرح ہے: ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری، حرامی، بصری۔

آپ کے یہاں ریشم تیار ہوتا تھا، یا آپ ریشم کی تجارت کیا کرتے تھے؛ اس لیے آپ کو حریری کہتے ہیں۔ حریر کے معنی ریشم کے ہیں۔

آپ کی پیدائش بصرہ کے قریب قصبہ ”مشان“ میں ۲۳۶ھ میں ہوئی، اور بصرہ کے محلہ ”بنی حرام“ میں آپ رہتے تھے، اسی لیے آپ کو حرامی“ بھی کہتے ہیں۔

۵۱۵ھ یا ۵۱۶ھ میں ۶۹ یا ۷۰ سال کی عمر پا کر بصرہ کے محلہ بنی حرام ہی میں آپ نے وفات پائی۔ آپ نہایت ہوشیار، فصاحت و بلاغت میں یکتائے زمانہ، ماہر فن، انشا پرداز اور ادیب تھے، آپ کو عربی نظم و نثر دونوں پر یکساں قدرت تھی۔

علامہ حریری شکل و صورت کے اعتبار سے نہایت بد صورت اور پست قد تھے، مگر سیرت کے اعتبار سے اچھے، ظریف الطبع اور خوش مزاج تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپ کی شہرت سن کر آپ کے پاس آیا، معلوم نہیں ذہن میں کیا کیا خیالات لیے ہوئے ہوگا، علامہ کی جو شکل و صورت دکھی تو متعجب ہو گیا۔ علامہ نے اس کی دل کی بات کو بھانپ لیا۔ اس شخص نے کچھ لکھوانے کی درخواست کی تو علامہ نے اسے یہ دو شعر لکھوائے۔

(۱) مَا أَنْتَ أَوْلُ مَسَارِ غَرَّةَ قَمَرٍ ۝ وَرَأَيْدُ أَعْجَبْتَهُ خُضْرَةَ اللَّمَنِ

رات کو چلنے والے تم ہی پہلے شخص نہیں ہو، جسے چاند نے دھوکا دیا ہو اور تم تلاش کرنے والے پہلے آدمی ہو، جس کو کوڑی کی سبزی اچھی معلوم ہوئی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ تم سے پہلے بھی لوگ ظاہری خوبصورتی سے اس طرح دھوکے میں پڑے ہیں۔

(۲) فَاخْتَرِ لِنَفْسِكَ غَيْرِي إِنِّي رَجُلٌ ۝ مِثْلُ الْمُعَيْدِي فَاسْمَعِ بَنِي وَلَا تَرَانِي

اس لیے تم اپنے لیے میرے علاوہ کسی اور کو پسند کر لو، کیونکہ میں معیدی کی طرح بد صورت ہوں، تم مجھے صرف سن لیا کرو، دیکھنا نہ کرو، یعنی میرے قصے، چٹکے وغیرہ سن لیا کرو، وہ مجھے دیکھنے سے بہتر ہیں۔ یہ شعر سن کر وہ شخص بہت شرمندہ ہو کر لوٹا، اور علامہ کے حقیقی حسن کی کچھ جھلک اُسے نظر آگئی۔

آپ نہایت خوشحال اور مالدار لوگوں میں سے تھے، بصرہ میں آپ کا کھجوروں کا ایک باغ تھا، جس میں

انھارہ ہزار درخت تھے۔

تصانیف: آپ کی تصانیف تو بہت ہیں، مگر ان میں سے چند مشہور ہیں:

- ① درۃ الغواص فی اوہام الخواص — اس میں اپنے معاصرین اُدباء کی ان غلطیوں کی نشان دہی کی ہے، جو ان سے سرزد ہوئی رہتی ہیں۔ ② مُلْحَظَةُ الْاِغْرَاب — اس میں مبتدی طلباء کے لیے نحو کے مسائل کو منظوم شکل میں پیش کیا ہے۔ ③ رسالہ سیدیہ — اس کے ہر کلمے میں سین ہے ④ رسالہ شیدیہ — اس کے ہر کلمے میں شین ہے ⑤ — مقامات حریری۔

ان سب میں اہم اور قابلِ فخر یہی مقامات حریری ہے، اس کو نیاے ادب میں بے پناہ شہرت و مقبولیت، اور تمام ادبی کتابوں پر اپنے اسلوب بیان اور جدت موضوع کے اعتبار سے خاص امتیاز حاصل ہے۔ علامہ زنجیری رحمہ اللہ مقامات حریری کے متعلق یہ اشعار تحریر فرماتے ہیں۔ جن سے مقامات حریری کی مقبولیت، اہمیت اور بلند مقام کا اندازہ ہوتا ہے:

أَقْسِمُ بِاللَّهِ وَآيَاتِهِ ❀ وَمَشَعَرِ الْحَجِّ وَمِيقَاتِهِ
إِنَّ الْحَرِيرِيَّ حَرِيٌّ بِأَنَّ ❀ تُكْتَبُ بِالنَّبْرِ مَقَامَاتُهُ
مُعْجَزَةٌ تَفْجِزُ كُلَّ الْوَدِيِّ ❀ وَلَوْ سَرَوْا فِي ضَوْءِ مَشْكَاتِهِ

میں اللہ تعالیٰ اور اس کی نشانیوں کی، مزدلفہ اور میقات حج کی قسم کھا کر کہتا ہوں — کہ حریری اس بات کے لائق ہیں کہ ان کے مقامے سونے سے لکھے جائیں — وہ مقامے ایسے بے مثال ہیں جو تمام مخلوق کو عاجز کر دیتے ہیں اگرچہ وہ حریری کے چراغ کی روشنی میں چلے۔

مقامات کی وجہ تالیف: مسجد نبی حرام جو کہ بصرہ میں ہے، جس میں علامہ حریری درس دیا کرتے تھے، وہاں ایک دفعہ ایک بوڑھا شخص بصورتِ سائل آیا، جس کی زبان انتہائی فصیح و بلیغ تھی۔ مسجد میں علما فضلا کا بڑا مجمع تھا اس نے آکر سلام کیا اور پھر اپنا سفرِ روم اور وہاں اپنے لڑکے کی گرفتاری کا واقعہ بیان کر کے، حاضرین سے کچھ دینے کی درخواست کی۔ اس کی فصاحت و بلاغت پر سب کو تعجب ہوا اور سب نے اس کی بہت مدد کی، حسن اتفاق اسی دن شام کو حریری کے پاس بصرہ کے بڑے بڑے علما اور اُدبا بغرض ملاقات آئے۔ حریری نے یہ پورا واقعہ ان کو سنایا، اور اس کی عبارت کی لطافت، نزاکت اور کھنگنی کی تعریف کی۔ حاضرین میں سے ہر ایک نے کہا: ایسا ہی ایک شخص ہماری مسجد میں بھی آیا تھا۔ اور اس سے سنئے ہوئے خطبوں کا تذکرہ کیا، جو علامہ حریری کے سنئے ہوئے خطبے سے بھی زیادہ بلیغ تھے۔ اور کہا: یہ شخص مختلف مساجد میں رنگ و روپ بدل کر اس قسم کی تقریریں کرتا پھرتا ہے اور لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے۔ اس واقعہ نے علامہ حریری

کے شوق سخن کی آگ کو بھڑکا دیا۔ چنانچہ علامہ نے اس واقعہ کو قلم بند کیا، ابو زید سروجی کی زبان پر (جو ایک فرضی شخص ہے) اس طرح کہ معلوم ہو کہ یہ واقعہ بیان کرنے والا وہ خود ہی ہے۔ اور اس قلم بند کردہ واقعہ کا نام رکھا ”الْمَقَامَةُ الْحَرَامِيَّةُ“

علامہ حریری نے اس مقالے کو اس وقت کے عباسی خلیفہ ”مسز شد باللہ“ (پیدائش ۳۸۵ھ/۱۰۹۲ء — وفات ۵۲۹ھ/۱۱۱۸ء) کے وزیر ”نوشیرواں“ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نے اُسے بہت پسند کیا اور اسی طرز پر دوسرے مقالے یعنی فرضی واقعے تیار کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ حریری نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مزید انچاس (۳۹) مقالے لکھ کر پچاس پورے کیے، جن میں سے اس وقت پندرہ (۱۵) مقالے دارالعلوم دیوبند میں داخل نصاب ہیں۔

بعض نے واقعہ کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ ”نوشیرواں“ کا حکم پا کر آپ واپس بصرہ لوٹے اور چالیس مقالے لکھ کر ”نوشیرواں“ کے پاس بھیجے۔

بعض حاسدوں نے ”نوشیرواں“ سے کہا کہ: یہ حریری کے لکھے ہوئے نہیں ہیں، کیونکہ ان کی عبارات ان کے دیگر رسائل سے مناسبت نہیں رکھتیں؛ بلکہ ان کے ایک مہمان کے لکھے ہوئے ہیں جو انتقال کر گیا ہے۔ حریری نے ان کو اپنی طرف منسوب کر لیا ہے۔ اور کہا: اگر یہ سچے ہیں تو اور مقالے لکھ کر دکھائیں۔ ”نوشیرواں“ نے علامہ کو بلایا اور تحقیق حال کے لیے ان سے سابقہ طرز پر مقالے لکھنے کے لیے کہا۔ چنانچہ چالیس دن تک علامہ بغداد میں رہے، بہت کوشش کی، کافی کاغذ خراب کیے، مگر قسمت کی بات کہ مضمون کی آمد نہ ہو سکی اور آپ کچھ نہ لکھ سکے۔ حاسدین نے مذاق اڑایا، آپ بہت شرمندہ ہوئے اور بصرہ واپس ہو گئے۔ یہاں آ کر آپ نے پھر لکھنا شروع کیا، تو مزید دس مقالے لکھ کر ”نوشیرواں“ کے پاس بھیجے۔ اور یہ کہلایا کہ: میں آپ کے گھر میں آپ کے خوف و ہیبت کی وجہ سے کچھ نہ لکھ سکا تھا۔ پس اس طرح آپ نے یہ پچاس مقالے تحریر کیے۔ کتاب کی ترتیب کے اعتبار سے تو پہلا مقامہ ”الْصُّنْعَانِيَّةُ“ ہے، مگر تخلیق و انشا کے اعتبار سے پہلا مقامہ ”الْمَقَامَةُ الْحَرَامِيَّةُ“ ہے جو ۲۸ ویں نمبر پر ہے۔

علامہ نے مقامات کی ترتیب میں دو فرضی نام استعمال کیے ہیں:

(۱) حارث بن ہمام: ان کو قصہ کاراوی بنایا ہے اور اس سے انھوں نے خود اپنی ذات کو مراد لیا ہے۔

(۲) ابو زید سروجی: اس کو قصہ کاہیر اور مرکزی کردار ادا کرنے والا قرار دیا ہے۔

علامہ نے مقامات کی ترتیب میں اس کا اہتمام کیا ہے کہ ہر دس کا پہلا مقامہ ”زہد“ سے متعلق ہے، ہر

دھائی کا چھٹا مقامہ ”ادبی“ اور ہر دس کا پانچواں اور دسواں مقامہ ”مزاہیہ“ ہے۔

مقدمہ علم

کسی علم کو شروع کرنے سے پہلے جن چیزوں کا جاننا ضروری ہے ان کو "مقدمہ علم" کہتے ہیں۔
ادب کے لغوی معنی — دو ہیں (۱) اُذْبُ اُذْبًا (ک) زیرک و دانشمند ہونا۔ فنِ ادب کا ماہر ہونا۔
(۲) اُذْبُ اُذْبًا (ض) دعوت دینا، بلانا (۲) ادب سکھانا۔ اخلاق سکھانا۔
وجہ تسمیہ: ادب کو ادب اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو عمدہ اخلاق و اوصاف سکھاتا، اور ان کی طرف دعوت دیتا ہے۔

اصطلاحی معنی: وہ علم ہے جس کے ذریعے کلامِ عرب میں لفظی، معنوی، اور تحریری غلطی سے بچا جاسکے۔
علم ادب کی یہ تعریف عموماً مشہور ہے، مگر یہ تعریف "بالغرض" ہے؛ حقیقی تعریف نہیں ہے، البتہ یہ
تعریف علم ادب کے مصداق، مفہوم و مقصد سے قریب تر ہے۔ صحیح تعریف وہ ہے جو تاریخِ ادبِ العربی
میں احمد حسن زیات (پیدائش ۱۳۰۲ھ/۱۸۲۱ء — وفات ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء) نے کی ہے کہ:
کسی زبان کے شعراء اور مصنفین کا وہ نادر کلام، جس میں نازک خیالات و جذبات کی عکاسی اور
لطیف معانی و مطالب کی ترجمانی کی گئی ہو۔

فائدہ: ان کے علاوہ بھی اور بہت سی تعریفیں کی گئی ہیں، مگر طوالت کے خوف سے ان کے ذکر سے
تعرض نہیں کیا گیا۔ جسے شوق ہو وہ مطلوبات کی طرف رجوع کرے۔

موضوع: اس علم کا کوئی ایسا موضوع متعین نہیں جس کے عوارض ذاتیہ سے اس علم میں بحث کی جائے۔
لے محققین کی رائے یہ ہے کہ اس علم کا کوئی موضوع متعین نہیں؛ کیونکہ موضوع اس علم کا متعین ہو سکتا ہے، جس کی تمام
قسموں کے موضوعات الگ الگ ہونے کے باوجود، کسی ایک جنس کے تحت داخل ہوں۔ علم ادب بارہ علوم کا مجموعہ ہے،
جن میں سے آٹھ اصول ہیں: علم لغت، علم صرف، علم اشتقاق، علم نحو، علم معانی، علم بیان، علم عروض، علم تائید۔ اور چار
فروع: علم رسم خط، علم قرض الشعر، علم انشاء، علم محاضرات۔ ان تمام اقسام کے موضوعات چونکہ کسی ایک جنس کے تحت داخل
نہیں ہیں؛ اس لئے محققین نے فرمایا ہے کہ اس علم کا کوئی موضوع بھی متعین نہیں ہے، مقدمہ تاریخ ابن خلدون میں
ص: ۵۵۳ پر ہے: **هَذَا الْعِلْمُ لَا مَوْضُوعَ لَهُ، يُنْتَظَرُ فِي اثْبَاتِ عَوَارِضِهِ أَوْ نَقِيضِهِ۔** یعنی اس علم کا کوئی ایسا ←

غرض دو ہیں: — (۱) اپنے مافی الضمیر کو نہایت ایتھے اور موثر انداز میں دوسرے کے ذہن نشین کر دینا — (۲) ذہن اور زبان کو لفظی، معنوی اور تحریری غلطیوں سے بچانا۔

ادب: — وہ کلام ہے جس میں کلام کی صفتیں اور فن طریقے ملحوظ رکھے جائیں۔ بالفاظ دیگر: ادب: فنی کلام کا نام ہے۔

زبان: — افراد انسانی کے درمیان باہمی مخاطب کا ذریعہ، یا وہ الفاظ جن کے ذریعے بے تکلف اظہار مافی الضمیر کیا جاسکے۔

ان الفاظ کی ترتیب اگر قواعد زبان کے موافق ہو، تو زبان صحیح اور اگر قواعد فصاحت و بلاغت کے موافق ہو، تو زبان فصیح و بلیغ کہلاتی ہے۔

صلہ: — کے لغوی معنی: جوڑنے والی چیز۔

اصطلاحی معنی: — وہ حرف جر جو معمول کو عامل سے جوڑنے کا ذریعہ بنے۔

صفت مشبہ: — وہ اسم مشتق ہے جو مصدر لازم سے بنا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری (صفت) ہر زمانے میں ثبوت عام کے طور پر ثابت ہو۔

دوسری تعریف: وہ اسم مشتق ہے جو مصدر لازم سے بنا ہو اور ایسی صفت پر دلالت کرے، جو موصوف کے لیے ہر زمانے میں ثبوت عام کے طور پر ثابت ہو۔

صفت مشبہ کے اوزان کی مقامات میں بہت جلد ضرورت پڑتی ہے، اس لیے اس کے اوزان ذکر کئے جاتے ہیں۔ یاد کر لینا مفید ثابت ہوگا۔

صَفَبْتُ، صَفَرْتُ، صُلَّبْتُ، حَسَنْتُ، حَشِنْتُ، نَدَسْتُ، زَنَمْتُ، بَلَزْتُ، حَطَمْتُ، جُنَّبْتُ، أَحْمَرْتُ، كَابَرْتُ،

كَبَّرْتُ، غَفَوْتُ، جَبَدْتُ، جَبَانْتُ، هَجَانْتُ، شَجَاعْتُ، غَطَشَانْتُ، عَطَشِي، حُبْلِي، حَمْرَاءُ، عَشْرَاءُ.

اسم مصدر: وہ اسم ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کو بتلاوے، اس سے اسماء و افعال مشتق نہ ہوں اور وہ لفظاً یا تقدیراً فعل کے تمام حروف پر مشتمل نہ ہو، جیسے: عطاء: أعطى، کا، و وضوء: تَوَضَّأَ، کا اسم مصدر ہے: اسی طرح کلام: كَلَّمَ، کا، نبات: أَنْبَتَ، کا، عشرة: عَاشَرَ، کا، عون: أَعَانَ، کا، تقوى: اتَّقَى، کا،

فتوى: أفتى، کا، سؤاء: استوى، کا اسم مصدر ہے (الصرف الفصحى ص: ۲۰۰)

→ موضوع نہیں ہے جس کے عوارض ذاتیہ سے اثبات لغوی میں بحث کی جائے۔ حضرت مولانا اعجاز علی صاحب رحمہ اللہ سابق شیخ الادب دارالعلوم دیوبند نے مقدمہ حمار کے پہلے صفحے پر فرمایا ہے: هذا هو الحق عندى.

علم پر الف لام داخل کرنے کا ضابطہ

علم کی تین صورتیں ہیں:

(۱) جس اسم یا صفت کو علم بنایا گیا ہے، اس پر ”الف لام“ پہلے سے داخل ہے۔ جیسے: (اسم) البیت، الکتاب، النجم (اور صیغہ صفت) الصعق وغیرہ، تو یہ ”الف لام“ علم کا جز ہے دیگر حروف کی طرح۔ اس لیے اس پر ”الف لام“ ہمیشہ داخل رہے گا۔

(۲) علم: اصل کے اعتبار سے صیغہ صفت یا مصدر ہو۔ جیسے: حارث، عباس، حسن، حسین، فضل، علاء وغیرہ، تو اس پر ”الف لام“ داخل کرنا جائز ہے، ضروری نہیں، چنانچہ ”محمّد اور علی“ پر الف لام داخل نہیں کرتے۔

(۳) علم: اصل کے اعتبار سے نہ صیغہ صفت ہو اور نہ مصدر۔ تو اس کی دو صورتیں ہیں: اصل لفظ میں مدح یا ذم کے معنی موجود ہیں یا نہیں، اگر اصل لفظ میں مدح یا ذم کے معنی ہیں، تو الف لام داخل کرنا اولیٰ ہے۔ جیسے أسد یا کلب سے الأسد یا الکتب وغیرہ۔

اور اگر اصل لفظ میں مدح یا ذم کے معنی نہیں ہیں، تو پھر الف لام داخل کرنا جائز نہیں ہے، جیسے: حمزہ۔ لیکن اگر اس صورت میں اشتراک اتفاقی ہو جائے یعنی اتفاقاً ایک نام کی آدمیوں کا ہو جائے اگرچہ وہ نام اصل کے اعتبار سے فعل ہی ہو۔ جیسے: یزید (فعل ہے) تو اس صورت میں بھی الف لام داخل کر سکتے ہیں، یعنی ”الیزید“ کہہ سکتے ہیں۔

مخلص از رضی شرح کافیہ بن حاجب ج: ۱، ص: ۳۳۱

مقامات

واحد: مقامة: اسم ظرف مؤنث بروزن مفعلة: کھڑا ہونے کی جگہ۔ قام قیاما (ن) کھڑا ہونا، ٹھہرنا۔

مقامہ: — ایسے واقعات جن پر انسان قائم ہوا، یا گویا اس نے ان واقعات کو اس طرح دیکھا، جیسے کہ وہ اس کے قیام کی جگہ بن گئے ہوں۔

(۲) مقامہ: — مجلسی واقعہ یا دہ قصہ جو مجلس میں سنایا جائے۔

(۳) مقامہ: — وہ واقعہ جو سیر و سیاحت کے درمیان پیش آئے۔

(۴) مقامہ: — وہ قصہ جو کسی مقام یا کسی سفر کے واقعات پر مشتمل ہو۔

إِنِّي رَأَيْتُ أَنَّهُ لَا يَكْتُبُ أَحَدٌ كِتَابًا فِي يَوْمِهِ إِلَّا قَالَ فِي غَدِهِ: لَوْ غَيْرَ هَذَا
لَكَانَ أَحْسَنَ، وَلَوْ زِيدَ هَذَا لَكَانَ يُسْتَحْسَنُ، وَلَوْ قُدِّمَ هَذَا لَكَانَ أَفْضَلَ، وَلَوْ
تُرِكَ هَذَا لَكَانَ أَجْمَلَ. وَهَذَا مِنْ أَعْظَمِ الْعِبَرِ، وَهُوَ دَلِيلٌ عَلَى اسْتِيْلَاءِ
النَّقْصِ عَلَى جُمْلَةِ الْبَشَرِ.

العماد الأصفهاني.

يَشُوقُ كُلُّ مَنْ يُؤَلِّفُ كِتَابًا إِلَى الْمَدِيحِ. أَمَا مَنْ يُصَنِّفُ قَاموسًا فَحَسْبُهُ أَنْ
يَنْجُو مِنَ اللَّوْمِ،

الدكتور جنسن

مَنْ صَنَعَ كِتَابًا فَقَدْ اسْتَشْرَفَ لِلْمَدْحِ أَوْ الدَّمِّ، فَإِنْ أَحْسَنَ فَقَدْ اسْتَهْدَفَ
لِلْحَسَدِ وَالْغَيْبَةِ؛ وَإِنْ أَسَاءَ فَقَدْ تَعَرَّضَ لِلشُّتْمِ.

العتابي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں ایسے اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تحقیق: ب: برائے استعانت یا برائے مصاحبت بمعنی: مع

بائے استعانت وہ باء ہے جس کا مدخول علیہ ماسبق کے لیے مدد اور ذریعہ ہو۔

بائے مصاحبت: وہ باء ہے جس کا مابعد ماقبل کے حکم میں داخل ہو۔

اسم: اس کے مادہ اشتقاق میں امر نحو کا اختلاف ہے:

بصریوں کا کہنا ہے کہ اسم: سَمًا یَسْمُو سَمُوًا سے مشتق ہے، جس کے معنی: بلند ہونا۔

صورت اشتقاق یہ ہے کہ سَمُوًا کے آخر سے "واو" کو حذف کر دیا اور پھر "سین" کو ساکن کر کے

شروع میں ہمزہ وصلی لے آئے اسم ہو گیا، لیکن حضرت الاستاذ ادیب العصر "مولانا وحید الزماں" کیرانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی صورت اشتقاق یہ ہے کہ سَمُوًا کے امر حاضر "اسم" کو فعلیت سے

نکال کر دائرۃ اسیت میں لے آئے اور اس پر تمام احکام اسم (یعنی کسرہ، تنوین اور الف لام وغیرہ کا

دخول) جاری کر دئے۔ جیسے کہ: الائن، بمعنی وقت (یعنی اب) جو اصل میں ان، فعل ماضی تھا، اسے

فعلیت سے نکال کر اسم بنا دیا گیا۔

دلیل اشتقاق یہ ہے کہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ہر لفظ بوقت تصغیر اور جمع اپنی اصل پر لوٹ آتا ہے، اسم

کی تصغیر بھی مسلمہ طور پر سَمُوًا ہے جو اصل میں سَمُوًا، بروزن فَعِیل تھی۔ تعلیل کے بعد سَمُوًا ہو گئی۔

اور جمع: اَسْمَاء ہے، جو اصل اَسْمَاو تھی۔ واو کو ہمزہ سے بدل دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسم کی

اصل اور اس کا مادہ اشتقاق علی الترتیب س، م، و ہے۔ سَمُوًا سے اسم کے مشتق ہونے میں مناسبت

یہ ہے کہ اسم اپنے سَمُوًا کے لیے علو اور بلندی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

کو فیوں کا کہنا ہے کہ "اسم" و سَمُوًا سے مشتق ہے، و سَمُوًا یَسْمُوًا و سَمُوًا (ض) نشان لگانا۔

علامت کے ذریعہ کسی شے کو ممتاز کرنا۔

صورت اشتقاق یہ ہے کہ وَنَسَم کے شروع میں چونکہ واؤ حرف علت متحرک ہے اور قسمل ہے؛ اس لیے اُسے حذف کر دیا گیا، اب "س" پہلا حرف ساکن رہا، اس لیے ہمزہ متحرک شروع میں بڑھادی گئی، تاکہ ابتداء بالسلون لازم نہ آئے۔

وَنَسَم سے اِسْم کے مشتق ہونے میں مناسبت یہ ہے کہ اسم اپنے مُسَمًی کے لیے علامت امتیاز بنتا ہے اور ذریعہ شناخت ہوتا ہے۔

اکثر حضرات نے بصریین کے مذہب کو ترجیح دی ہے؛ وجہ وہی ہے جو دلیل اشتقاق میں گذری، جس سے معلوم ہوا کہ اسم کا مادہ اشتقاق علی الترتیب س، م، و ہے۔ اگر مادہ اشتقاق وَنَسَم (و، س، م) ہوتا، تو تصغیر: وَنَسِم اور جمع: اَوْسَام آتی؛ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

معنی (۱) اسم: وہ لفظ ہے جو کسی عرض یا جوہر کی تعیین کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

(۲) اسم: وہ لفظ ہے جو مطلقاً کسی شے کی تعیین کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

(۳) اسم: وہ لفظ ہے جو انسان یا حیوان یا نبات یا جماد کا نام ہو۔

اللہ: ذات واجب الوجود، محمود حقیقی کا نام۔ مشتق ہے یا غیر مشتق، اس بارے میں اختلاف ہے؛ بعض حضرات فرماتے ہیں: لفظ "اللہ" مشتق ہے اور اس کی اصل اِلٰہ ہے، اِلٰہ بروزن فِعَال صفت کا صیغہ ہے اور مألوه اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ ہمزہ کو خلاف تیا س حذف کر کے اس کے عوض میں الف لام لایا گیا، اُل لٰہ ہو گیا۔ اب ایک کلمہ میں دو حرف ایک جنس کے جمع ہو گئے، ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے، اس لیے پہلے لام کا دوسرے لام میں ادغام کر دیا گیا اللہ، ہو گیا۔

اس کا اشتقاق چار طرح پر ہے:

(۱) اِلٰہ يٰلٰہُ اِلٰہَةٌ وَاَلُوْهِيَّةُ وَاَلُوْهَةُ (ن) پُتِش کرنا۔ عبادت کرنا۔ اِلٰہ: بمعنی مألوه: وہ ذات

جس کی پُتِش کی جائے۔ عبادت کی جائے۔

(۲) اِلٰہ يٰلٰہُ اَلٰہَا (س) حیران و پریشان ہونا۔ متعجب ہونا۔ اِلٰہ: بمعنی مألوه: وہ ذات جس کے

ادراک یعنی یہ کو پہنچنے یا اس کے عظمت و جاہل میں عقل انسانی حیران و متعجب ہو۔

(۳) وَلٰہ يُوْلٰہُ وَاَلٰہَا (س) مشتاق ہونا شدت غم یا شدت عشق سے دیوانہ ہونا۔ اِلٰہ: بمعنی مألوه: وہ

ذات جس کا اشتیاق ہو یا جس کے عشق و محبت میں انسان دیوانہ ہو جائے۔ اس صورت میں "اِلٰہ" اصل

میں ”وَلَاة“ تھا، واو کو ہمزہ سے بدل دیا اور پھر ہمزہ کو گرا کر الف لام داخل کر کے ادغام کر دیا گیا۔ ”اللہ“ ہو گیا۔ مذکورہ بالا تین اقوال سے معلوم ہوا کہ لفظ ”اللہ“ کی اصل ”الاة“ ہے۔ جو بعد تغیر ”اللہ“ ہو گیا ہے۔ (۳) لَاة یَلِیْنُه لِنِهَا وَاَلاَهَا (ض) چھینا۔ بلند و مرتفع ہونا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات چونکہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے، یا وہ ذات چونکہ تمام میوں سے پاک اور ہر چیز سے بلند و بالا ہے؛ اس وجہ سے لفظ ”اللہ“ کو اس مادے سے بھی مشتق مان سکتے ہیں۔

اس صورت میں اللہ کی اصل ”لااة“ ہوگی۔ الف لام داخل کر کے اللہ بنا لیا گیا۔

تنبیہ: جیسا کہ اوپر معلوم ہوا کہ اللہ میں الف لام عوضی ہے، تعریف کا نہیں ہے؛ اسی لیے یَا اللہ ہمزہ قطعی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تاکہ معرف باللام سے ممتاز ہو جائے۔

اللہ اور اِلٰہ میں فرق: لفظ اللہ معبود برحق کے ساتھ خاص ہے اور اِلٰہ عام ہے، ہر معبود پر بولا جاتا ہے، خواہ برحق ہو یا غیر برحق؛ لیکن پھر اس کا اطلاق معبود برحق پر ہونے لگا۔ اور جب اس پر الف لام عہدی داخل کیا جاتا ہے یعنی اِلٰہ کہا جاتا ہے، تب بھی غلطی اس کا اطلاق معبود برحق ہی پر ہوتا ہے۔

یہ اقوال ان حضرات کے تھے جو لفظ اللہ کو مشتق مانتے ہیں؛ لیکن جمہور کے نزدیک قول مختار یہ ہے جسے جمہور مفسرین نے بھی اختیار کیا ہے کہ لفظ اللہ مشتق نہیں؛ بلکہ وہ اسم ذات ہے واجب الوجود کے لیے۔

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ : بڑا مہربان، نہایت رحم والا۔ دونوں اسم مبالغہ ہیں۔ رَحِمًا وَّرَحْمَةً وَّمَوْحَمَةً (س) رحم کرنا۔ نرمی برتنا (۲) مغفرت کرنا۔ لیکن رحمان میں رحیم کے مقابلہ میں مبالغہ زیادہ ہے، کیونکہ اس میں حروف زیادہ ہیں۔ اور حروف کی زیادتی معنی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی۔ رحمان اور رحیم میں فرق کی چار صورتیں ہیں:

(۱) رحمان: ان صفات عمومی اور خصوصی کے اعتبار سے ہے، جو نظام ربوبیت سے تمام انسانوں پر ہوتی ہیں اور رحیم: ان خصوصی صفات کے اعتبار سے ہے، جو مؤمنین کے لیے خاص ہیں اور جن کا ظہور خاص

۱۔ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اِلٰہ اللہ میں الف لام تعریف کا ہے۔ اب ہا یہ اشکال کہ یا اللہ میں دو آلہ تعریف کیسے جمع ہو گئے، نیز الف لام تعریف کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے قطعی نہیں ہوتا، اس لیے یَا اللہ میں ہمزہ وصلی حذف ہونا چاہئے، اس میں حذف کیوں نہیں ہوتا؟ تو ان دونوں باتوں کا جواب یہ ہے کہ دو آلہ تعریف کا جمع ہونا، نیز ہمزہ وصلی کا درمیان کلام میں حذف نہ ہونا لفظ اللہ کی خصوصیات میں سے ہے؛ جیسا کہ صاحب کافیرہ نے فرمایا ہے: وَقَالُوا يَا اَللّٰهُ خَاصَّةً، فافہم۔

طور پر بروز قیامت ہوگا۔

(۲) رحمان: صرف بڑی رحمتوں کے لیے ہے اور رحیم: چھوٹے درجہ کی رحمتوں کے لیے ہے۔

(۳) رحمان: باعتبار دنیا و آخرت ہے اور رحیم: صرف باعتبار آخرت ہے۔

(۴) رحمان: لفظ ”اللہ“ کی طرح اللہ تعالیٰ کا علم ہے، مخلوق پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا؛ جب کہ رحیم: علم نہیں صفت ہے، مخلوق پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

فائدہ: ب، کا متعلق فعل یا شجرہ فعل مقدر ہے۔ جس کی صورت یہ ہے:

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ اَبْدًا ﴿﴾ (۲) بِسْمِ اللّٰهِ اِبْتِدَاءِ فِي

(۳) اَبْدًا بِسْمِ اللّٰهِ ﴿﴾ (۴) اِبْتِدَاءِ فِي بِسْمِ اللّٰهِ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَحْمَدُكَ عَلَىٰ مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْبَيَانِ، وَالْهَمْمَتْنَا مِنَ التَّيْبَانِ، كَمَا نَحْمَدُكَ عَلَىٰ مَا أَسْبَغْتَ مِنَ الْعَطَاءِ، وَأَسْبَلْتَنَا مِنَ الْغَطَاءِ. وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شِرَّةِ اللِّسَنِ، وَفُضُولِ الْهَذَرِ، كَمَا نَعُوذُ بِكَ مِنْ مَعْرَةِ اللِّكْنِ، وَفُضُوحِ الْخَصْبِ.

ترجمہ: اے اللہ بیشک ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں، اس فصاحت کلام پر جو تو نے سکھائی۔ اور اس کیفیت بیان پر جو تو نے دل میں پیدا کی، جیسے کہ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں اس عطیہ پر جسے تو نے مکمل فرمایا اور اس پردے پر جسے تو نے ڈال دیا (ہمارے عیوب پر)۔ اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں زور زبان اور بے فائدہ باتوں کی کثرت سے، جیسے کہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں زکاہ زبان کے عیب اور کلام سے عاجز ہونے کی بدنامی سے۔

تحقیق: اللّٰهُمَّ: اے اللہ۔ اللّٰهُمَّ کی اصل یا اللہ ہے، چونکہ یہ کلمہ دعا کے لیے کثرت کے ساتھ زبانوں پر آتا ہے، اس لیے اللہ کے ساتھ ”یا“ کا اتصال نقل کا باعث بنتا ہے؛ پس برائے تخفیف ”یا“ حرف ندا حذف کر دی گئی اور اس کے بدل کے طور پر ہم مشدودہ آخر میں بڑھادی گئی اور ہم کو فتح اس لیے دیا گیا کہ وہ ”یا“ مفتوحہ کے قائم مقام بھی ہے اور اس جگہ ضمہ اور کسرہ کے مقابلے میں اخف الحركات بھی۔ اور ”ہ“ کو منادی مفرد ہونے کی وجہ سے ضمہ دیا گیا؛ اس طرح اللّٰهُمَّ ہوا۔

لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ یا کے بدل کے طور پر ہم مشدودہ انافظ اللہ ہی کے ساتھ خاص ہے؛ اس لیے زیندہم، عزمم، بکرم، وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ یہ مذہب بصرین کا ہے، اکثر علماء نے اسی مذہب کو ترجیح دی ہے۔ کوفین کا ←

إِنَّا: مرکب ہے اِن حرف مشبہ بالفعل مخففہ اور نَا ضمیر منصوب متصل سے یعنی اِننا، پہلے نون کا دوسرے نون میں ادغام کر دیا گیا اِننا ہو گیا۔ اس جگہ دونوں نون کا انفکاک بھی جائز ہے۔ بصورت انفکاک اِنْ اَشْدَدُ ہو گا یعنی اِننا جیسے: اِنَّا اَمْنَا اور اِننا سَمِعْنَا۔

نَحْمَدُ: مضارع جمع متکلم۔ حَمْدُهُ حَمْدٌ (س) تعریف کرنا۔ کسی کے اوصاف اختیار یہ کو بیان کرنا۔ مَا: موصولہ مہمہ۔ اس صورت میں عَلِمْتُ کے بعد ضمیر مقدر ہوگی جو مَا کی طرف راجع ہوگی۔ اِی: ما عَلِمْتَهُ اور 'مَا' مصدر یہ بھی ہو سکتا ہے اِی: عَلِي تَعْلِيمِ الْبِيَانِ۔

عَلِمْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے سکھائی۔ عَلِمْتَهُ (تفہیل) بتدریج بتانا۔ بار بار بتانا۔ سکھانا۔ مَبْنِي: بیانیہ، یہ اُس اہم کام کو فریض کر رہا ہے جو ما موصولہ سابقہ میں موجود ہے۔

بَيَانٌ: فصاحت کلام (۲) نظم و رو وضاحت۔ بَانَ بَيَانًا (ض) ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔ اَلْهَمْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے دل میں پیدا کی۔ اَلْهَمَةُ اِلْهَامًا (افعال) کسی بات کا دل میں ڈال دینا۔ اور اِنْجَاءً: مخفی طریقہ پر کسی بات کا اشارہ کرنا، اس طرح کہ غیر مقصود بالذات شخص نہ سمجھ سکے۔

→ مذہب یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ كِي اصل يَا اَللّٰهُ اَمَّ بَخِيْرٌ ہے (اے اللہ ہمارے ساتھ بھلائی اور خیر کا ارادہ فرما) برائے تخفیف شروع سے یا حرف ندا اور آخر سے صرف اَمَّ كِي ميم كو باقى ركھ كر "همزه اور بَخِيْرٌ" كو حذف كر ديا: اَللّٰهُمَّ ہو گیا۔ اس میں اَمَّ امر واحد حاضر ہے بمعنی ارادہ کرتو۔ اَمَّ اُمَّا (ن) ارادہ کرنا۔ بعض حضرات كِي رائے یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ كے آخر میں ميم نہ تو "يا" حرف ندا كے عوض میں ہے اور نہ ہی جملہ مقدرہ كے قائم مقام ہے؛ بلکہ یہ معنی میں تاكيد اور مبالغہ پيدا کرنے كے ليے اُئي گئی ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ: اللہ تعالیٰ کا مستقل نام ہے، اس میں کوئی ترمیم نہیں کی گئی ہے۔ بعض حضرات نے اس کو اسم عظیم کہا ہے (الاحتقان للسیوطی ۱۵۳۱) اس سے بھی اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ سب سے نقل نام ہے۔ یہی قول زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے، کیونکہ مذکورہ اقوال پر اشکالات و جوابات ہوتے ہیں مگر یہ قول بے غبار ہے۔

فائدہ: اَللّٰهُمَّ، تین معنی كے ليے استعمال ہوتا ہے (۱) ندا كے ليے، یہی استعمال عام ہے (۲) استثناء كے ليے، جیسے پانچویں مقام سے میں ہے: وَيُجَنَّبُ اَكْمَلُ اللَّيْلِ الَّذِي يَعْشَى. اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَقْدَرَ اَنْ تَجُوعَ (رات كے كھانے سے اجتناب كيا جائے، جو بیٹا كے كمزور كر ديتا ہے اِلا یہ كے بھوك كے آگ بھڑك رہی ہے یہاں اَللّٰهُمَّ بطور استثناء استعمال كيا گیا ہے اور یہ يُجَنَّبُ سے استثناء ہے۔ (۳) کسی سوال كے جواب میں تاكيد پيدا کرنے كے ليے مثلاً: كسى نے پوچھا اَزَيْدٌ رَاكِبٌ۔ جواب میں نعم یا لا كے بجائے اَللّٰهُمَّ نعم یا اَللّٰهُمَّ لا، بھی کہہ سکتے ہیں۔ آخر كے دو معنوں كے ليے اس كا استعمال محاوره یا بطور تمبرك ہے۔

الہام اور ایحاء لغوی اعتبار سے قریب قریب ایک ہی معنی رکھتے ہیں^۱۔

من: یہ بھی بیانیہ ہے جو اس ابہام کو دور کر رہا ہے جو ما موصولہ سابقہ میں موجود ہے۔

تبیان: یہ یا تو بیان کا ثلاثی مجرد سے دوسرا مصدر^۲ ہے۔ یا باب تفعیل کا مصدر ہے (بمعنی واضح

کرنا۔ بیان کرنا) یہ دونوں مصدر کبھی ایک ہی معنی میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور کبھی فرق کیا جاتا ہے

بیان: الفاظ کے زبان سے ظاہر ہونے کا نام ہے۔ اور تبیان: اس کیفیت کا نام ہے جو بولنے سے قبل ذہن

میں پیدا ہوتی ہے یعنی کیفیت بیان^۳۔

ما: موصولہ مبہمہ۔ اس صورت میں انسبغت کے بعد ضمیر مقدر ہوگی جو ما کی طرف راجع ہوگی۔ اے

ما انسبغته اور "ما" مصدر یہ بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں عبارت ہوگی: علیٰ انسباغ العطاء۔

انسبغت: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے مکمل کر دیا۔ انسبغہ انسباغاً (افعال) مکمل کرنا۔

من: بیانیہ، یہ اس ابہام کو دور کر رہا ہے جو ما موصولہ میں موجود ہے۔

العطاء: وہ شے جو کسی کو دی جائے، عطیہ۔ مراد: ایمان یا علم قرآن وحدیث؛ لیکن عبارت کے ظاہر

سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد: عام عطا ہے۔ جمع: أعطیة، عطاء الشیء عطاؤ (ان) لینا۔

۱۔ لیکن اس طراح شریعت میں ایحاء یا دہن واشارہ شبہی یا غبی پیغام ہے، جو خداوند قدوس کی جانب سے نبی کو دیا جائے،

خواہ واسطہ جبرئیل ہو یا واسطہ بایں طور کہ نبی کو من و زواہ جحباب ہم کا امی کا شرف بخشا جائے یا خواب میں تلقین کی

جائے۔ اگر انبیاء یا اسلام کے ماواہ علماء کے قلوب میں کوئی بات ذالی جائے یا خواب وغیرہ میں یا کسی اور طریقہ پر

اشارہ شبہی کیا جائے تو اس کا نام الہام ہے۔ وحی قطعی ہوتی ہے اس میں واہمہ بشری کا کوئی دخل نہیں ہوتا؛ اس لیے وہ

ادکام شریعت کے لیے اساس ہے۔ برخلاف الہام کے کہ ظنی ہوتا ہے اور اس میں واہمہ بشری کا احتمال رہتا ہے؛

اسی بنا پر وہ ادکام شریعت کے لیے اساس اور بنیاد نہیں۔

۲۔ مگر یہ اس صورت میں مصادر شاذہ میں سے ہے، کیونکہ "تفعیل" کے وزن پر ثلاثی مجرد کے جتنے بھی مصادر

آتے ہیں وہ فا کے فتر کے ساتھ ہیں۔ جیسے تفسر، نذکار، نوکاف، وغیرہ، البتہ دو مصدر اس قاعدے سے

منتقل ہیں: تبیان اور تفسر۔ یہ دونوں فا کے کسرہ کے ساتھ ہیں اور بعض نے دو مصدر اور بھی منتقل کیے ہیں:

تضرب اور تفسر۔ یہ ایک فرق یہ بھی ہے کہ بیان کہتے ہیں دوسرے کو وضاحت سے کوئی بات سمجھانا۔ اور تبیان:

کہتے ہیں خود اپنے نفس سے کسی چیز کی وضاحت کرنا یعنی خود کو سمجھانا۔ ایک تیسرا فرق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بیان:

ایسا فصیح کلام ہے جس سے مافی الضمیر کی وضاحت ہو جائے اور تبیان: کہتے ہیں بیان مع الدلیل کو۔ یعنی ایسے فصیح کلام کو

جو مافی الضمیر کو ادراک بھی کرے اور مدلل بھی ہو۔

أَسْبَلْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تونے، ڈال دیا۔ اَسْبَلَّ (افعال) پردہ لگانا۔

غِطَاءٌ: ہر وہ شے جس سے کوئی چیز ڈھانکی جائے، پردہ۔ جمع: اَغْطِيَةٌ۔ غَطَاهُ غَطْوًا (ن) چھپانا۔

نَعْوَذُ: مضارع جمع متکلم۔ ہم پناہ میں آتے ہیں۔ عَاذَ بِهِ عَوْذًا (ن) پناہ میں آنا، پناہ لینا۔

شِرَّةٌ: تیزی، شدت۔ شَرٌّ شَرًّا وَشِرَّةٌ وَشِرَارَةٌ (ن، ہ، س) برا ہونا، شریر ہونا۔

لَسَّنٌ: فصاحت و بلاغت، شیریں بیانی۔ مراد: زبان کی تیزی۔ لَسِنَ لَسْنًا (س) فصیح اللسان

ہونا۔ زبان زور و خوش گفتار ہونا۔

فُضُولٌ: زیادتی جو پسندیدہ نہ ہو۔ فَضَّلَ يُفْضِلُ فَضُولًا (ن) زیادت ضرورت ہونا۔ باقی بچنا۔

هَذَرٌ: بیکار باتیں لغو کلام۔ هَذَرَ الْكَلَامَ هَذْرًا (س) کلام کا بے فائدہ اور لغو ہونا۔

مَعْرَةٌ: عیب، گناہ، جمع: مَعْرَاتٌ۔ عَرَّ يُعْرِ عَرًّا (ن) عیب لگانا۔

لَكِنٌ: لکن، زبان کا بولنے والے وقت رکنا۔ لَكِنَ يَلْكُنُ لَكْنًا (س) لکنت والا ہونا، انگ انگ کر بولنا۔

فُضُوخٌ: رسوائی، بدنامی۔ فَضَحَهُ فَضْحًا (ف) کسی کا عیب ظاہر کرنا، بدنام کرنا، رسوا کرنا۔

الْحَصْرُ: زبان کا بولنے کے وقت بند ہو جانا خوف یا جھجک کی بنا پر۔ حَصَرَ حَصْرًا (س) (قدرت

کے باوجود) بولنے سے عاجز ہونا۔

وَنَسْتَكْفِي بِكَ الْإِفْتِنَانَ بِإِطْرَاءِ الْمَادِحِ، وَإِعْضَاءِ الْمَسَامِحِ، كَمَا نَسْتَكْفِي بِكَ

الْإِنْتِصَابَ لِإِزْرَاءِ الْقَادِحِ، وَهَتَكَ الْقَاضِحِ، وَنَسْتَغْفِرُكَ مِنْ سَوْقِ الشُّهُوَاتِ إِلَى

سَوْقِ الشُّبُهَاتِ، كَمَا نَسْتَغْفِرُكَ مِنْ نَقْلِ الْخُطُوبَاتِ إِلَى خِطَطِ الْخَطِيئَاتِ.

ترجمہ: اور ہم تجھ سے حفاظت طلب کرتے ہیں تعریف کرنے والے کی مبالغہ آمیز تعریف اور

رد گذر کرنے والے کی چشم پوشی کے باعث گرفتار مصیبت ہونے سے، جیسے کہ ہم تجھ سے حفاظت طلب

کرتے ہیں طعنہ دینے والے کی عیب جوئی اور بدنام کرنے والے کی آبروریزی کا نشانہ بننے سے۔ اور ہم

تجھ سے معافی چاہتے ہیں ناجائز چیزوں کے بازاریکی طرف، خواہشاتِ نفس کے لے جانے سے، جیسے کہ

ہم تجھ سے معافی چاہتے ہیں گناہوں کے مواقع کی طرف قدم لے جانے سے۔

تحقیق: نَسْتَكْفِي: مضارع جمع متکلم۔ ہم حفاظت طلب کرتے ہیں۔ اِسْتَكْفَاءٌ: کفایت طلب

کرنا۔ حفاظت طلب کرنا۔ اس میں "س"۔ "ت" طلب کے لیے ہیں اور مادہ کفایۃ ہے۔ نَسْتَكْفِي

”بمعنی نَطْلَبُ الْكِفَايَةَ“ ہے۔ كَفَاهَةٌ كِفَايَةٌ (ض) کافی ہونا، دوسری شے سے بے نیاز کر دینا۔

الإِفْتِنَانُ: (افعال) آزمائش میں پڑنا۔ فتنہ اور مصیبت میں گرفتار ہونا (۲) آزمائش میں ڈالنا

إِطْرَاءً: (افعال) تعریف میں مبالغہ کرنا۔ طریبی طوراً (۲) ترو تازہ ہونا۔

مَادِحٌ: اسم فاعل۔ تعریف کرنے والا۔ مَدَحُهُ يَمْدَحُ مَدْحًا (ف) تعریف کرنا۔

إِغْضَاءٌ: چشم پوشی، اَغْضَى عَنْهُ (افعال) چشم پوشی کرنا۔ آنکھیں نیچی کرنا۔

الْمَسَامِحُ: اسم فاعل درگزر کرنے والا۔ مَسَامِحُهُ بِكَذَا (مفاعلت) درگزر کرنا، معاف کرنا۔

الْإِنْتِصَابُ: (افعال) کھڑا ہونا (۲) قائم ہونا۔ مرادی معنی: نشانہ بننا۔ زرد میں آنا۔

إِزْرَاءٌ: تفتیس، ندمت، عیب جوئی، اُزْرَاءٌ وَبِهِ إِزْرَاءٌ (افعال) عیب لگانا۔

الْقَادِحُ: اسم فاعل۔ طعن دینے والا۔ قَدَحَ فِيهِ قَدْحًا (ف) عیب لگانا۔ طعن دینا۔

هَنْكٌ: بے عزتی، آبروریزی، هَنْكٌ عِرْضُهُ هَنْكًا (ض) آبروریزی کرنا، بے عزتی کرنا۔

فَاضِحٌ: (اسم فاعل) رسوا کرنے والا۔ فَضَحَهُ فَضْحًا (ف) رسوا کرنا۔ بدنام کرنا۔

نَسْتَعْفِرُ: مضارع جمع متکلم۔ ہم معافی چاہتے ہیں۔ اِسْتَعْفَارٌ: معافی چاہنا۔ مغفرت طلب کرنا۔

سَوْقٌ: (ن) لے جانا۔ ہٹانا۔ چلانا۔ سَاقِ السَّيَّارَةِ وَالْعَرَبَةِ: موٹریا گاڑی چلانا۔ سَاقِيٌّ: ڈرائیور۔

شَهْوَاتٌ: واحد: شَهْوَةٌ: خواہش، شَهِي السَّيِّئِ: شَهْوَةٌ (س) بوشہادہ شَهْوَةٌ (ن) خواہش کرنا۔

سَوْقٌ: بازار، جمع: اَسْوَاقٌ، سَوْقٌ سَوْذَاءٌ: کالا بازار۔ چور بازار۔

شُهَاتٌ: واحد: شُهَّةٌ: مشتبہ چیز، وہ چیز جس کی حالت و حرمت یا جس کا نفع اور نقصان ظاہر نہ ہو۔

نَقْلٌ: مصدر از نَقَلَهُ نَقْلًا (ن) منتقل کرنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔

خُطَوَاتٌ: واحد: خُطْوَةٌ: قدم۔ ڈگ یعنی دو قدم کے درمیان کا فاصلہ۔ خُطْوَةٌ: ایک قدم یعنی ایک

دو قدم رکھنا۔ جمع: خُطَوَاتٌ۔ خَطَا يَخْطُو خُطْوًا (ن) قدم اٹھانا۔ چلنا، ڈگ بھرنا۔

خِطَطٌ: واحد: خِطَّةٌ: موقع۔ محل۔ مخصوص جگہ۔ علاقہ۔

الْخَطِيئَاتُ: واحد: خَطِيئَةٌ: غلطی، گناہ۔ خَطِيئِي خَطَأً (س) غلطی کرنا۔ گناہ کرنا۔

وَنَسْتَوْهَبُ مِنْكَ تَوْفِيقًا قَائِدًا إِلَى الرُّشْدِ، وَقَلْبًا مُتَقَلِّبًا مَعَ الْحَقِّ، وَلِسَانًا مُتَحَلِّيًا
بِالصِّدْقِ، وَنُطْقًا مُؤَيَّدًا بِالْحُجَّةِ، وَإِصَابَةً ذَائِدَةً عَنِ الزُّبَيْغِ، وَعَزِيمَةً فَاهِرَةً عَنِ

هوَى النَّفْسِ، وَبَصِيرَةً نَذْرِكَ بِهَا عِرْفَانُ الْقَدْرِ.

ترجمہ: اور ہم تجھ سے طلب کرتے ہیں ایسی توفیق، جو امر حق کا راستہ دکھانے والی ہو۔ اور ایسا دل، جو حق کے ساتھ متحرک رہتا ہو۔ اور ایسی زبان، جو سچائی سے آراستہ ہو۔ اور ایسی قوت کلام کہ جو دلیل کے ساتھ مضبوط بنائی گئی ہو۔ اور ایسی درنگی کہ جو کج روی سے دور رکھنے والی ہو اور ایسا حوصلہ جو خواہش نفس پر غالب آجانے والا ہو۔ اور ایسی دل کی روشنی کہ جس سے ہم (اپنے) مرتبہ کی معرفت حاصل کر سکیں۔

تحقیق: — نَسْتَوْهَبُ، مضارع جمع متکلم۔ ہم طلب کرتے ہیں۔ اِسْتَوْهَبَهُ اِسْتَيْهَابًا (استعمال) بہیہ طلب کرنا۔ بغیر عوض کے کوئی چیز مانگنا۔

تَوْفِيقٌ: فراہمی اسباب (تفصیل) امر خیر کے سلسلے میں اسباب ضروریہ فراہم کرنا۔
قَائِدًا: اسم فاعل۔ راہنما، سپہ سالار۔ جمع: قَادَةٌ وَقَوَادٌ. قَادَةٌ اِلَى كَذَا قِيَادَةٌ (ن) راہ نمائی کرنا۔
رُشِدٌ: ہدایت (۲) امر حق۔ رُشِدٌ رُشْدًا (ن) اور رُشِدٌ رُشْدًا (ن) ہدایت پانا۔
قَلْبٌ: دل۔ جمع: قُلُوبٌ. مُتَقَلِّبٌ: اسم فاعل۔ متحرک۔ تَقَلَّبَ (تعمل) حرکت کرنا، الٹ پلٹ ہونا۔
حَقٌّ: حق بات، وہ شے جو واقع کے مطابق ہو: (۲) باطل کی ضد۔ سَچ اور سچا (۳) سچائی۔ یہ صیغہ صرفت بھی ہے۔ رُزِزَ فَعْلٌ اور مصدر بھی۔ حَقٌّ حَقًّا (ض) ثابت ہونا۔ واقع کے مطابق ہونا (۲) سچ اور سچا ہونا۔
لِسَانًا: زبان۔ جمع: اَلْسِنَةٌ وَاللِّسَانُ۔ لِسَانٌ خَالٍ: ترجمان۔
مُتَحَلِّيٌّ: اسم فاعل۔ آراستہ۔ تَحَلَّى بِالشَّيْءِ تَحَلِّيًّا (تعمل) آراستہ ہونا۔

صِدْقٌ: سچائی۔ كِذْبٌ كِيْضٌ۔ یہ کلام کی صفت بھی بن سکتا ہے اور متکلم کی بھی۔ صَدَقَ الرَّجُلُ صِدْقًا (ن) سچ بولنا، آدمی کا واقع کے مطابق کلام کرنا، صَدَقَ الْكَلَامُ: کلام کا واقع کے مطابق ہونا۔
نُطِقٌ: قوت گوئی۔ بولنے کی قوت۔ نَطَقَ نُطْقًا (ض) بولنا۔ آواز نکالنا۔

مُوَيَّدٌ: اسم مفعول۔ مدد۔ مضبوط۔ اَيَّدَهُ تَأْيِيدًا (تفصیل) مضبوط بنانا۔ پختہ بنانا (۲) حمایت کرنا۔
حُجَّةٌ: دلیل، جمع: حُجَجٌ۔ اِصَابَةٌ: درنگی۔ اَصَابَ فِي الشَّيْءِ اِصَابَةً (انفعال) صحیح راستہ پر ہونا۔
ذَائِدَةٌ: اسم فاعل، ہٹانے والی۔ دَفَعُ كَرْنَهُ وَآلِيٌّ۔ ذَائِدَةٌ عَنِ كَذَا ذُوذَانٌ (ن) ہٹانا۔ دفع کرنا۔

زَيْغٌ: کج روی، حق سے انحراف۔ زَاغَ عَنْهُ زَيْغًا (ض) غلط راستہ پر چلنا (۲) ٹیڑھا ہونا۔

عَزِيْمَةٌ: پختہ ارادہ، حوصلہ، ہمت۔ جمع: عَزَائِمٌ۔ عَزَمَهُ عَزْمًا وَعَزِيْمَةً (ض) پختہ ارادہ کرنا۔

قَاهِرَةٌ: اسم فاعل۔ قابو پانے والی۔ غالب آنے والی۔ قَهْرَةٌ قَهْرًا (ف) غالب آنا۔ قابو پانا۔

هَوَى: خواہش۔ جمع: أهواء۔ هَوِيَهُ هَوِيًا (س) خواہش کرنا۔ چاہنا۔

نَفْسٌ: جسم، روح، عقل، دل۔ جمع: نفوس و أنفس۔

بَصِيرَةٌ: نور باطن۔ دل کی روشنی۔ فراست۔ جمع: بصائر۔ بصر به بصارة (ك) جانتا، حقیقت

سے واقف ہونا۔

نَذْرٌ: مضارع جمع متکلم۔ ہم حاصل کریں۔ اذركه اذراكا (انعام) پانا، حاصل کرنا۔

عَرَفَانٌ: پیمان۔ شناخت۔ عَرَفَهُ عَرَفَانًا (ض) پہچانا، شناخت کرنا۔

قَدْرٌ: مرتبہ۔ حیثیت۔ جمع: أقدار۔ قدر فلانا قَدْرًا (ض) قدر کرنا۔ تعظیم کرنا۔

وَأَنْ تُسْعِدْنَا بِالْهَدَايَةِ إِلَى الدَّرَابَةِ، وَتَعْضِدْنَا بِالْإِغَانَةِ عَلَى الإِبَانَةِ، وَتَعْصِمَنَا
مِنَ السُّغَايَةِ فِي الرِّوَايَةِ، وَتَصْرِفْنَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِي الْفِكَاهَةِ؛ حَتَّى نَأْمَنَ حَصَانِدَ
الْأَلْسِنَةِ، وَنُكْفِيَ غَوَائِلَ الرُّخْرَفَةِ، فَلَا نُرِدُّ مُورِدَ مَائِمَةٍ، وَلَا نَقِفُ مَوْقِفَ مَنذِمَةٍ،
وَلَا نُرْهَقُ بِسَعَةِ وَلَا مَعْتَبَةٍ، وَلَا نُلْجَأُ إِلَى مَعْدِرَةٍ عَنِ بَادِرَةٍ.

ترجمہ: اور (ہم طلب کرتے ہیں) یہ کہ خوش نصیب بنائے تو ہم کو معرفت کا راستہ دکھا کر، ہمیں
تقویت دے فصیح گفتگو میں مدد فرما کر۔ اور یہ کہ تو ہمیں نقل کلام میں غلط روی سے بچائے اور مزاحیہ بات
میں بیوقوفی سے باز رکھے؛ تاکہ ہم زبانوں کی مخلوط باتوں سے محفوظ رہیں اور ظاہری آرائش کی آفتوں سے
بچے رہیں۔ پس نہ تو ہم گناہ کے مقام پر آئیں اور نہ ندامت کی جگہ کھڑے ہوں۔ اور نہ ہم مصیبت میں
گرفتار کیے جائیں (یا نہ ہم گرفتار مصیبت ہوں) برے انجام کی وجہ سے اور نہ ناراضگی کی بنا پر اور نہ ہم مجبور
کیے جائیں (یا نہ ہم مجبور ہوں) جلدی میں نگلی ہوئی بات (سبقت لسانی) کی وجہ سے معذرت پر۔

تحقیق: تُسْعِدُ: مضارع، تو خوش نصیب بنائے۔ أَسْعِدُهُ (انعام) خوش نصیب بنانا (۲) مدد کرنا۔

الْهَدَايَةِ: هِدَاةُ الشَّيْءِ وَوَلَةٌ^۱ وَإِلَيْهِ هِدَايَةٌ (ش) راستہ دکھانا۔ راستہ پر لانا۔ راستہ پر لگانا۔

إِهْدَاهُ الشَّيْءَ وَوَلَةٌ وَإِلَيْهِ مَا يَطْلُبُ يَهْدِي بِهٖ كَمَا يَهْدِي بِهٖ نَسْبٌ: ہوتا ہے۔ جیسے إِهْدَيْنَا الصُّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اور
کبھی متعدی ام کے ذریعہ ہوتا ہے۔ جیسے: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّذِي هُوَ أَقْوَمُ اور کبھی متعدی الی کے ذریعہ ہوتا
ہے۔ جیسے: إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

دِرَايَةٌ: وہ علم و معرفت جو دماغی کاوش کے بعد حاصل ہو، (۲) علم، واقفیت۔ ذری الشیسی
دِرَايَةٌ (ض) جاننا۔

تَعَضُّدٌ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو تقویت دے۔ عَضُدُهُ عَضُدُ (ن) مدد کرنا۔ تقویت پہنچانا۔

إِعَانَةٌ: مدد، اعانہ، علی الأمر (افعال) مدد دینا۔ إِعَانَةٌ مَالِيَةٌ: مالی امداد۔ إِعَانَةٌ دِيَارِيَّةٌ: تعلیمی وظیفہ۔

إِبَانَةٌ: وضاحت کلام۔ فصاحت کلام۔ اِبَانَةٌ اِبَانَةٌ (افعال) واضح کرنا، فصیح کلام کرنا۔

تَعْصِمٌ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو بچائے۔ عَصَمَهُ عَصَمًا (ض) محفوظ رکھنا۔ بچانا۔ روکنا۔

غَوَايَةٌ: غلط روش۔ گمراہی۔ غَوَى غَيًّا وَغَوَايَةٌ (ض) گمراہ ہونا۔

رَوَايَةٌ: نقل کلام۔ رَوَى الحديث رَوَايَةً (ض) نقل کرنا۔ بیان کرنا۔

تَصْرِيفٌ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو باز رکھے۔ صَرَفَهُ عَنْ كَذَا صَرْفًا (ض) روکنا۔ باز رکھنا۔

سَفَاهَةٌ: کم عقلی، نادانی۔ سَفِهَهُ سَفَاهَةً (س) نادان ہونا، بے وقوف ہونا۔

فُكَاهَةٌ: مذاق، مزاحیہ بات، چٹکلہ، لطیفہ۔ تَمَعَ فُكَاهَاتٍ - فِكَاةٌ فِكَاةً وَفُكَاةً (س) خوش طبع

ہونا، پُر مذاق ہونا۔ فُكَاةٌ: بضم الفاء اسم ہے اور فُكَاةٌ مصدر ہے۔

نَأْمَنُ: مضارع جمع متکلم۔ ہم محفوظ رہیں۔ أَمِنَ الشَّرَّ أَمْنًا (س) محفوظ رہنا۔

حَصَا نِدٌّ: واحد۔ حَصِيذَةٌ: کئی ہوئی کھتی۔ مراد: مخلوط قسم کی باتیں۔ خیر و شر کا مجموعہ۔ حَصَدَ الزَّرْعَ

حَصَدًا (ن) اور اتنی سے کھیت کاٹنا۔ أَلْسِنَةٌ: — واحد: لِسَانٌ: زبان۔

نُكْفِي: مضارع مجہول۔ ہم محفوظ رکھے جائیں۔ كَفَاهَ اللّٰهُ شَرَّ فُلَانٍ كِفَايَةً (ض) محفوظ رکھنا۔

غَوَابِلٌ: واحد۔ غَابِلَةٌ: آفت ناگہانی، مصیبت، حادثہ۔ غَالَهُ غَوْلًا (ن) اچانک قتل کرنا۔

زُخْرُفَةٌ: طبع سازی، ظاہری آرائش۔ زُخْرُفَةٌ زُخْرُفَةٌ (باب بغتر) طبع کرنا۔ ظاہر کو آراستہ کرنا۔

لَا تَرُدُّ: مضارع منفی جمع متکلم۔ ہم نہ آئیں۔ وَرَدَّ وَرُودًا (ض) آنا۔

مُورِدٌ: اسم ظرف، آنے کی جگہ (۲) مقام، گھاٹ۔ جمع: مَوَارِدٌ۔

مَائِمَةٌ: مصدر میسی، گناہ، جرم۔ جمع: مَائِمٌ، ائِمٌّ ائِمًّا وَاِئِمًّا وَمَائِمَةٌ (س) گناہ کرنا، جرم کرنا۔

لَا نَقِيفٌ: مضارع منفی جمع متکلم۔ ہم نہ کھڑے ہوں۔ وَقِفْ وَقُوفًا (ض) کھڑا ہونا۔

مُوقِفٌ: اسم ظرف۔ جگہ، موثر یا تانگے وغیرہ کا اڈہ (۲) طرز عمل۔ جمع: مَوَاقِفُ۔

مَنْدَمَةٌ: شرمندگی، مصدر میسی از ندِمْنَا مَنَدَمَةً (س) نادم ہونا، گزشتہ غلطی پر افسوس کرنا۔

لَا تُرْهَقُ: مضارع معنی مجہول۔ نہ ہم مصیبت میں گرفتار کیے جائیں۔ اُرْهَقَ فُلَانًا (افعال) مصیبت میں ڈالنا۔

تَبِعَةً: وہ شے جو کسی عمل یا فعل کے پیچھے آئے۔ یعنی نتیجہ فعل اور انجام کار؛ لیکن اس کا استعمال عموماً نتیجہ بد کے لیے ہے۔ جمع: تَبِعَاتٌ۔ تَبِعَهُ تَبَعًا (س) تابع ہونا۔ پیچھے چلنا۔

مَعْتَبَةٌ: مصدر میسی، ناراضگی، عَتَبَ عَلَيْهِ عَتْبًا وَمَعْتَبَةً (ن بن) اظہار ناراضگی کرنا۔ ملامت کرنا۔ لَا تُلْجَأُ: مضارع معنی مجہول جمع مشکلم۔ نہ ہم مجبور کیے جائیں۔ اَلْجَاءُ إِلَى فِعْلٍ (افعال) مجبور کرنا۔ مَعْدِرَةٌ: عذر۔ جمع: مَعَاذِرٌ وَمَعَاذِيرٌ۔ عَذْرَةٌ عَذْرًا وَمَعْدِرَةٌ (ض) عذر قبول کرنا، معذور سمجھنا۔ بَادِرَةٌ: اسم ناعل مؤنث، اس کا موصوف محذوف ہے، اِي كَلِمَةٍ بَادِرَةٌ: جگت میں نکلی ہوئی بات۔ مجازاً: غلطی، سبقت لسانی۔ جمع: بَوَادِرٌ۔ بَدَرَ إِلَيْهِ بُدُورًا (ن) سبقت کرنا۔ جلدی کرنا۔

اللَّهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا هَذِهِ الْمُتَمِّيةَ، وَأَيِّنَّا هَذِهِ الْبَغِيَةَ، وَلَا تُضْحِكْنَا عَنْ ظِلِّكَ السَّابِغِ، وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَةً لِلْمَاضِغِ، فَقَدْ مَدَدْنَا إِلَيْكَ يَدَ الْمَسْئَلَةِ، وَبَخَعْنَا بِالِاسْتِحْكَانَةِ لَكَ وَالْمَسْكَانَةَ، وَاسْتَنْزَلْنَا كَرَمَكَ الْجَمِّ، وَفَضْلَكَ الَّذِي عَمَّ بِضِرَاعَةِ الطَّلَبِ، وَبِضَاعَةِ الْأَمَلِ، ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ، وَالشَّفِيعِ الْمُشْفَعِ فِي الْمَحْشَرِ، الَّذِي خَتَمَتْ بِهِ النَّبِيِّينَ، وَأَعْلَيْتَ دَرَجَتَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَوَصَفْتَهُ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، فَقُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ.

ترجمہ: اے اللہ (اگر تو نے یہ بات سن لی ہے) پس تو ہمارے لیے اس آرزو کو پورا کر اور ہمیں یہ مطلوبہ شے عطا کر تو ہمیں نہ اپنے مکمل سایہ سے نکال اور نہ ہم کو چبانے والے (عیب جو) کا لقمہ بنا؛ اس لیے کہ ہم نے تیرے سامنے دستِ سوال دراز کر دیا ہے، تیرے سامنے ہم نے ذلت و بیچارگی کا اقرار کر لیا ہے اور تیرے بے حد کرم اور تیرے اس احسان کا نزول طلب کیا ہے جو عام ہے، (اولاً) درخواست کی عاجزی اور امید کے سرمایہ کے ساتھ؛ پھر جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے جو کہ بنی آدم کے سردار ہیں اور ایسے سفارش کرنے والے ہیں، جن کی سفارش میدانِ محشر میں قبول کی جائے گی۔ وہ کہ جن پر تو نے نبیوں (کے سلسلے) کو ختم فرمایا اور جن کے مرتبے کو تو نے مقامِ عِلِّيِّین میں بلند کر دیا (دوسرا) لَ لَا تُرْهَقُ اور لَا تُلْجَأُ کو معروف و مجہول دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ ترجمہ میں دونوں صورتوں کا لحاظ کیا گیا ہے۔

ترجمہ: جن کے مرتبے کو تو نے (جنت کے) بلند مرتبہ لوگوں میں اونچا کر دیا) اور جن کی صفت تو نے اپنی واضح کتاب میں یہ کہہ کر بیان کی ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ ہم نے آپ کو تمام مخلوقات کے لیے بطور رحمت بھیجا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ تو سب سے زیادہ صادق القول ہے۔

تحقیق: — **فَحَقَّقْ:** — فا: جزا سے ہے، شرط محذوف کے جواب میں۔ **أَيِ** اِنْ تُحَقِّقْ شَيْئًا **فَحَقَّقْ** لَنَا هَذِهِ الْمُنِيَّةَ یعنی اگر تو کوئی چیز پوری فرمائے، تو ہمارے لیے اس آرزو کو پورا فرما۔ **حَقَّقْ:** امر واحد مذکر حاضر۔ تو مراد پوری کر۔ **حَقَّقَ الْأَمَلَ** (تعلیل) مراد پوری کرنا۔

الْمُنِيَّةُ: آرزو، جمع: **مُنَى**۔ — **أَمِلَ:** امر واحد حاضر۔ تو عطا کر۔ **أَنَا لَهٗ إِبْنَالَةٌ** (انفال) دینا، عطا کرنا۔ **الْبَغِيَّةُ:** مطلوبہ شے۔ **بَغَى** بَغِيًّا وَبَغِيَّةً (ض) چاہنا۔ خواہش کرنا۔ **لَا تُضْحِكْ:** فعل نہی۔ تو مت نکال۔ **أَضْحَى** إِضْحَاءً (انفال) دھوپ میں لانا، مجازاً دور کرنا۔ نکالنا۔ **ظَلَّ:** سایہ۔ جمع: **ظِلَالٌ وَظُلُوفٌ**۔

السَّابِغُ: اسم فاعل مکمل۔ جمع: **سَبَّوْبِغٌ**۔ **سَبَّغَ** سَبَّوْعًا (ن) مکمل ہونا۔

وَلَا تَجْعَلْ: فعل نہی واحد حاضر۔ تو مت بنا۔ **جَعَلَهُ** جَعْلًا (ف) بنانا۔

مُضْغَةً: ہر وہ شے جو چبائی جائے۔ لقمہ، گوشت کا ٹکڑا۔ جمع: **مَضْغٌ**۔

مَاضِغٌ: اسم فاعل۔ چبانے والا۔ مراد: عیب جوئی کرنے والا۔ **مَضَّغَ** الطَّعَامَ مَضْغًا (ف) چبانا۔

مَدَّ ذُنَا: ماضی جمع متکلم۔ ہم نے دراز کیا۔ **مَدَّهُ** مَدًّا (ن) دراز کرنا۔ پھیلانا۔ وسیع کرنا۔

يَدٌ: ہاتھ، جمع: **أَيْدِي** (۲) نعمت جمع: **أَيَادِي**۔ کبھی اس کے خلاف بھی جمع آتی ہے۔

مَسْئَلَةٌ: مصدر مسمیٰ بمعنی سوال۔ درخواست۔ **سَأَلَهُ** الشَّيْءَ سَوْأَلًا (ف) مانگنا، درخواست کرنا۔

بَخَعْنَا: ماضی جمع متکلم۔ ہم نے اقرار کیا۔ **بَخَعَ** بَشِيًّا لَهُ بَخْعًا (ف) اقرار کرنا۔

اِسْتِغْنَانَةٌ: ذلت، بیچارگی، مصدر: **ذَلِيلٌ** ہونا۔ عاجز ہونا۔ یہ مصدر یا تو باب استفعال کا ہے یا باب

افتعال کا۔ اگر باب استفعال کا ہے، تو اس کا مادہ یا تو کووُنْ (ن) بمعنی "ہونا" ہے۔ یا کَتَبَ (ض) بمعنی ذلیل

و عاجز ہونا۔ ان دونوں صورتوں میں سین زائد ہوگا اور اس کی اصل اِسْتِغْنَوَانٌ یا اِسْتِغْنِيَانٌ ہوگی۔ واو

متحرک یا یائے متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن تھا، اس لیے واو یایا، کی حرکت کاف کو دے دی۔ پھر اجتماع

ساکنین کی وجہ سے واو یایا کو گرا دیا اِسْتِغْنَانٌ ہو گیا۔ پھر آخر میں تائے عوض بڑھادی گئی۔ اِسْتِغْنَانَةٌ ہو گیا۔

اور اگر یہ باب افتعال کا مصدر ہے، تو مادہ سَكَنَ (ن) "عاجز ہونا" ہوگا، اس صورت میں "سین"

مازہ کا ہوگا۔ اِسْتِکَانَ برون استعمال پھر آخر میں تائے وحدت بڑھادی گئی اِسْتِکَانَةٌ ہو گیا۔

فائدہ: اِسْتِکَانَةٌ: باب استفعال سے ہو یا باب افعال سے اس کی ماضی اِسْتِکَانَ ہی ہوگی۔ باب استفعال سے ہونے کی صورت میں تو کوئی شبہ نہیں ہوتا، کیونکہ اصل میں اِسْتِکَانُونَ ہے۔ تغلیل کے بعد اِسْتِکَانَ ہو گیا، لیکن اگر باب افعال سے ہے تو پھر شبہ ہوتا ہے کہ ماضی اِسْتِکَنَ برون اِفْتَعَلَ ہونی چاہئے نہ کہ اِسْتِکَانَ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اِسْتِکَانَ میں الف اشباع کا ہے یعنی اس کے عین مکملہ ”کاف“ کی حرکت میں اشباع کیا گیا ہے۔ اس لیے اِسْتِکَنَ کو اِسْتِکَانَ پڑھا جاتا ہے (القاموس المحیط) **مَسْكَنَةٌ:** مصدر میسی۔ غربت، افلاس، عاجزی، بد حالی، بیچارگی۔ **سَكَنَ الرَّجُلُ سَكُونَةً** و **مَسْكَنَةً** (ک) عاجز ہونا۔ غریب و محتاج ہونا۔

اِسْتَنْزَلْنَا: ماضی جمع متکلم۔ ہم نے نزول طلب کیا۔ اِسْتَنْزَلْنَا (استفعال) نزول طلب کرنا۔ **كِرْمٌ:** احسان، مہربانی، سخاوت۔ **كُرْمٌ كَرْمًا** و **كِرَامَةٌ** (ک) سخی ہونا، مہربان ہونا۔ **جَمٌّ:** صیغہ صفت، بیحد، بہت۔ جمع **جُمُومٌ:** یہ مصدر بھی ہو سکتا ہے مگر اس وقت یہ ”زَيْدٌ عَدْلٌ“ کی طرح ہوگا۔ **جَمٌّ جَمًّا** و **جُمُومًا** (ن) زیادہ ہونا۔ بہت ہونا۔

فَضْلٌ: احسان، مہربانی، عنایت۔ جمع **أَفْضَالٌ**۔ **فَضَلَ الرَّجُلُ فَضْلًا** (ک) باکمال ہونا۔ **عَمٌّ:** ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ عام ہے۔ **عَمَّ عُمُومًا** (ن) عام ہونا۔ شائع ہونا۔ **ضُرَاعَةٌ:** عاجزی، انکساری۔ **ضُرِعَ إِلَيْهِ ضُرَاعَةً** (ف) اظہار بخیر کرنا۔ **الطَّلَبُ:** درخواست، فرمائش۔ جمع **طَلِبَاتٌ**۔ **طَلَبَ طَلِبًا** (ن) طلب کرنا۔ مانگنا۔ فرمائش کرنا۔ **بِضَاعَةٌ:** سرمایہ، پونجی۔ سامان تجارت، جمع **بِضَائِعٌ**۔

أَمَلٌ: امید۔ آرزو، جمع **أَمَالٌ**۔ **أَمَلَهُ أَمَلًا** (ن) امید کرنا۔ آرزو کرنا۔ **التَّوَسَّلُ:** **تَوَسَّلَ إِلَى فُلَانٍ بِكَذَا** (تفعل) کسی کو کسی کے لیے ذریعہ بنانا۔ واسطہ بنانا۔ **مُحَمَّدٌ:** حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی، اسم مفہوم، وہ ذات جس کی تعریف بار بار کی جائے۔ یا وہ ذات جس کے لیے مختلف طریقوں سے تعریف کی جائے۔ **تَخْمِينَةٌ** (تفعل) بار بار تعریف کرنا۔

سَيِّدٌ: صفت مشبہ برون فیعل سردار۔ **بِاِقْتِدَارِ حَاكِمٍ**۔ سربر آوردہ۔ جمع **سَادَاتٌ** و **سَادَاتٌ**۔ **سَيِّدٌ** اصل میں **سَيِّوْدٌ** تھا، واو کو یاء سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کر دیا گیا۔ **سَادَ الْقَوْمِ سَيَادَةً** (ن) سردار ہونا۔ **بَشَرٌ:** انسان، بنی آدم، مخلوق۔ اس کا اطلاق مفرد، جمع، مذکر اور مؤنث سب پر ہوتا ہے۔

الشَّفِيعُ: اسم مبالغہ۔ سفارش کرنے والا۔ جمع: شُفَعَاءُ، شَفَعَهُ لَهُ بِشَيْءٍ إِلَى فُلَانٍ شَفَاعَةً (ف) سفارش کرنا۔

مُشَفَّعٌ: اسم مفعول۔ جس کی سفارش قبول کی گئی ہو۔ شَفَعَهُ فِي كَذَا (تفعیل) سفارش قبول کرنا۔
مَحْشَرٌ: یا مَحْشَرٌ، اسم ظرف۔ جمع ہونے یا کرنے کی جگہ۔ میدانِ محشر۔ جمع: مَحَاشِرٌ، حَشَرٌ هُمْ حَشَرًا (ن) جمع کرنا۔ قیامت کے دن تمام انسانوں کو یکجا کرنا۔
خَتَمْتُمْ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے ختم کیا۔ خَتَمْتُمْ خَتْمًا (ض) ختم کرنا۔

النَّبِيَّيْنِ: واحد: نَبِيٌّ، خبر دینے والا۔ اصطلاح شریعت میں وہ شخص جو احکام خداوندی بندوں تک پہنچا دے۔ نَبِيٌّ کے مادہ اشتقاق میں دو قول ہیں (۱) یہ نَبَأُ (ف) سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ”خبر دینا“ اس صورت میں نَبِيٌّ: اصل میں نَبِيٌّ ہے۔ صفت مشبہ فعلیل بمعنی فاعل خبر دینے والا۔ ہمزہ کو یاہ سے بدل کر نیکار یا میں ادغام کر دیا گیا۔ جیسے: ذُرِّيَّةٌ اور بَرِيَّةٌ کراصل میں ذُرِّيَّةٌ اور بَرِيَّةٌ تھے؛ چونکہ نبی احکام خداوندی کی خبر دیتا ہے، اس لئے اس کو نبی کہتے ہیں؛ یہی قول مشہور ہے (۲) یا یہ نَبَاوَةٌ (ن) سے مشتق ہے بمعنی بلند ہونا۔ اس صورت میں یہ صفت مشبہ فعلیل بمعنی مفعول ہوگا یعنی نَبِيٌّ، واو کو یاہ سے بدل کر نیکار یا میں ادغام کر دیا گیا؛ چونکہ نبی تمام انسانوں سے بلند مرتبہ اور عالی مقام ہوتا ہے، اس لئے اُسے نبی کہتے ہیں، پھر عرف عام میں اسی معنی میں مخصوص ہو گیا۔

أَعْلَيْتُمْ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے بلند کر دیا۔ أَعْلَاهُ إِعْلَاءً (افعال) بلحاظ مرتبہ بلند کرنا۔ مشتق از عَلِيٍّ يَعْلَى عِلَاءً (س) بلند مرتبہ ہونا (۲) بلحاظ جہت بلند کرنا۔ مشتق از عَلُوٌّ (ن) زمان و مکان میں بلند ہونا؛ خواہ یہ بلندی کسی امر محمود میں ہو یا امر مذموم میں۔ بخلاف عِلَاءً (س) کے کہ اس کا استعمال صرف بلندی محمود میں ہوتا ہے۔ ذَرَجَةٌ: حیثیت۔ رتبہ۔ جمع: ذَرَجَاتٌ۔

عَلِيَّيْنِ: جنت کے اعلیٰ ترین درجہ کا نام (۲) بلند مرتبہ اوگ۔ مراد: اہل جنت۔ عَلِيٌّ: اسم مبالغہ بروزن فعلیل مشتق از عِلَاءً (س) بلند مرتبہ ہونا۔

وَصَفَّتْ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے صفت بیان کی۔ وَصَفَهُ وَصْفًا (ض) صفت بیان کرنا۔
كِتَابٌ: لکھی ہوئی چیز۔ مصدر بمعنی اسم مفعول: مَكْتُوبٌ۔ كَتَبْتُ كِتَابًا وَكِتَابًا (ن) لکھنا۔
الْمُبِينِ: اسم فاعل (۱) واضح، واضح کرنے والا۔ أَسَانُ إِبَانَةً (افعال) واضح ہونا۔ واضح کرنا۔ مشتق از بَيَّانٌ (ض) واضح اور ظاہر ہونا (۲) جدا کرنے والا، حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ از إِبَانَةً: جدا کرنا۔ مشتق

ازْبَيْنَ وَيُنُونَةً (ش) جدا ہونا۔

أَرْسَلْنَا: ماضی جمع متکلم ہم نے بھیجا۔ أَرْسَلَهُ إِزْسَالًا (افعال) بھیجنا۔

عَالَمِينَ: واحد: عَالَمٌ مَخْلُوقٌ۔ جہاں۔ روزن۔ فاعل اسم آلہ۔ ہر وہ چیز جو کسی دوسری شے کے لیے جاننے اور پہچاننے کا ذریعہ ہو۔ جیسے: خاتم، اس چیز کو کہتے ہیں جو مہر کرنے کا آلہ بنے یعنی مہر۔ عَالَمِينَ سے مراد جن دُجُلُو قیوں ہیں۔ جمع کا لفظ ہر دو مخلوق کے افراد کی کثرت کے لحاظ سے ہے۔

اللَّهُمَّ فَصِّلْ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ الْهَادِينَ، وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ شَادُوا الدِّينَ، وَاجْعَلْنَا
لِهَدْيِهِ وَهَدْيِهِمْ مُتَّبِعِينَ. وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهِ وَمَحَبَّتِهِمْ أَجْمَعِينَ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ. وَبِالإِجَابَةِ جَدِيدٌ.

ترجمہ: اے اللہ (جب تو نے آپ کا درجہ اتنا بلند فرمایا تو) رحمت نازل فرما آپ پر اور آپ کے ہدایت دینے والے اہل خاندان پر۔ اور آپ کے ان اصحاب پر، جنہوں نے دین کو پختہ بنایا۔ اور تو ہمیں آپ کی سنت اور ان کے طریقے کی اتباع کرنے والا بنا۔ اور تو ہمیں آپ کی محبت اور ان سب کی محبت سے فائدہ پہنچا۔ بلاشبہ تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور تو قبول دعا کے زیادہ لائق ہے۔

تحقیق: فَصَّلَ: میں فاجزائیہ ہے، جو شرط محذوف کے جواب میں آیا ہے۔ أَي إِذَا أُعْلِيَتْ
ذَرَجَتُهُ فَفَصَّلَ۔ یعنی اے اللہ جب تو نے آپ کا درجہ اتنا بلند فرمایا تو رحمت نازل فرما۔ صَلَّ: امر واحد
حاضر۔ تو رحمت نازل فرما۔ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَبْدِهِ يُصَلِّي صَلَاةً (تفصیل) رحمت نازل کرنا۔

آل: اولاد، افراد خاندان۔ آل کا لفظ صرف اسی خاندان کے لیے استعمال ہوتا ہے، جسے دینی یا دنیوی برتری و شرافت حاصل ہو؛ نیز آل کے تحت قریبی رشتہ دار، دوست و احباب سبھی شامل ہو جاتے ہیں، جیسے کہ آل فِرْعَوْنَ میں۔ آل کی اضافت نبی کی طرف ہو، تو اس میں اہل قرابت کے علاوہ وہ برگزیدہ

عالم: مجموعہ مخلوقات کو کہتے ہیں؛ اسی لیے اس کی جمع نہیں آتی، مگر آیت میں چونکہ عالم سے مراد ہر جنس مثلاً: عَالَمٌ ملائکہ، عالم جن، عالم انس، عالم ماء، عالم نار وغیرہ وغیرہ ہیں، اس لیے جمع آئے؛ تاکہ جملہ افراد عالم کا مخلوق جناب باری ہونا خوب واضح ہو جائے (اور ایک وجہ جمع آنے کی شرح میں مذکور ہے) اور ”و۔ ن۔ اور“ی۔ نون“ کے ساتھ جمع (جو ذوی العقول کے لیے مخصوص ہے) اس لیے الیٰ الیٰ کہ عالمین میں عالم انسان بھی شامل ہے، اور لفظ انسان جب غیر کے ساتھ شریک ہو کر آئے تو تصرفات لفظیہ میں بھی اس کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

افراد بھی شامل ہو جاتے ہیں، جنہیں علم کامل اور عمل صالح کے ذریعہ ذات نبوی سے وابستگی کا شرف حاصل ہو۔ جیسے: آلِ اِبْرٰهٖمِمْ وغیرہ۔ اس لفظ کی جمع نہیں ہے؛ کیونکہ یہ خود جمع پر دلالت کرتا ہے۔

۱۔ آل — مشہور یہ ہے کہ آل اصل میں اُھل تھا؛ کیونکہ اس کی تفسیر اُھیل آتی ہے۔ ”ہ“ کو مزہ سے بدلا اور پھر مزہ کو الف سے، آل ہو گیا۔ یہ سیبویہ اور اکثر متقدمین کا مذہب ہے۔ لیکن اس پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ ایک ہی مرتبہ ”ہ“ کو الف سے کیوں نہیں بدل دیتے۔ جواب یہ ہے کہ ”ہ“ کو الف سے بدلنے کی نظیر کام عرب میں نہیں ہے، اس لیے ایسا نہیں کیا گیا؛ البتہ ”ہ“ کو مزہ سے اور مزہ کو الف سے بدلنے کی نظیریں کام عرب میں موجود ہیں۔ جیسے: مَاءٌ سے ماءٌ اور ءَ اَمْنٌ سے ءَ اَمِنٌ اس لیے ایسا کیا گیا۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ آل اصل میں اَوَّلٌ تھا۔ فال کے مشہور قاعدے کی بنا پر ”واو“ ”الف“ سے بدل گیا، آل ہو گیا۔ فال کا قاعدہ یہ ہے کہ: فال اصل میں فَوَّلٌ تھا، جو واو اور باء متحرک ہوں اور ان کا ما قبل بھی متحرک ہو تو وہ واو اور یا الف سے بدل جاتے ہیں اس طرح قَالَ ہو گیا۔ یہی قاعدہ ال میں جاری کیا گیا۔ یہ کسائی اور ان کے تبعین کا مذہب ہے اور یہی حق ہے۔ سیبویہ وغیرہ کا یہ کہنا کہ ”آل“ کی اصل اُھل تھی محض دعویٰ ہے۔ اور عربی لغت کی حکمت اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتی؛ کیونکہ عرب اپنے کام میں آسانی پیدا کرنے کے لیے نقل حرف کو آسان حروف سے بدلتے رہتے ہیں اور چونکہ مزہ نقل ترین حرف ہے، اس لیے اس میں طرح طرح کی تبدیلیاں کرتے ہیں۔ جیسا کہ: اَمْسِنُ، اِبْسِمَانًا، اُوْنِي سے ظاہر اور معلوم ہے۔ پس ہا کو، جو آسان حرف ہے، مزہ سے بدلنا اس مقصد کے بالکل منافی ہے۔ پھر بدلنے کے بعد بھی وہ مزہ باقی نہیں رہتا؛ بلکہ اس کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ پس باو بدل اتنا زیادہ تغیر (کہ پہلے ہا کو الف سے بدلا اور پھر مزہ کو ہا سے) اختیار کرنے پر کوئی ضرورت داعی ہے۔ اور رہا مَاءٌ اس میں ہا کا مزہ سے بدلنا اس لیے ہے کہ اعراب پر قوی ہو جائے کیونکہ ہا خفی حرف ہے۔ اس لیے ال کی دوسری تعلیل ہی صحیح اور حق ہے۔ چنانچہ اہل لغت آل کو مادہ اَوَّلٌ ہی میں بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوا کہ یہ آل یَسُوؤُاٌ سے بنا ہے، جو رجوع کرنے کے معنی میں ہے؛ کیونکہ انسان کی آل دین اور نسب میں اسی کی طرف رجوع ہوا کرتی ہے۔ اور تفسیر سے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ اُھیل بھی آتی ہے اور اُوْنیل بھی۔

اصل یہ ہے کہ آل اور اُھل دو الگ الگ لفظ ہیں؛ کیونکہ اول تو دونوں کی تغیر الگ الگ آتی ہے۔ دوسرے یہ کہ آل اور اُھل کے درمیان تین طرح سے فرق ہے (۱) آل مرتبہ میں اُھل سے بڑھ کر ہے؛ کیونکہ آل کا استعمال صرف اشراف میں ہوتا ہے؛ دنیا کے اعتبار سے اشراف ہوں جیسے: آل فروعون، یا آخرت کے اعتبار سے جیسے: آلِ اِبْرٰهٖمِمْ وغیرہ۔ اور اُھل عام ہے اشراف وغیر اشراف دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے (۲) آل صرف ذوی العقول میں استعمال کیا جاتا ہے اور اُھل عام ہے ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (۳) آل صرف مذکر میں استعمال کیا جاتا ہے اور اُھل عام ہے مذکر اور مؤنث دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (عنایات ربانی شرح شاطبیہ ج: ۱ ص: ۱۲۶)

الْهَادِئِينَ: واحد: هَادٍ: اسم فاعل، راہ نما، ہدایت دینے والا۔ هَدَاهُ الشَّيْءَ هِدَايَةً (ض) راستہ دکھانا۔
 أَصْحَابٌ: واحد: صَاحِبٌ: ساتھی، ہم صحبت۔ صَحِبَهُ صَحْبًا (س) ساتھ ہونا، ہم صحبت ہونا۔
 شَادُوا: ناضی جمع مذکر غائب۔ انھوں نے پختہ بنایا۔ شَادَهُ شَيْئًا (ض) پختہ بنانا۔
 اللَّدِّينُ: دین، ان احکام کا مجموعہ، جو خدا کی جانب سے بواہر مطہرہ نمبر ہندوں کی ہدایت کے لیے نازل
 کیا گیا ہو (۲) ملت، مذہب جمع: اَذْيَانٌ۔ هَذِي: طریقہ، سنت۔ هَذِي، مصدر بمعنی اسم مفعول ہے۔
 مُتَّبِعِينَ: واحد: مُتَّبِعٌ: پیروکار، پیروی کرنے والا۔ ام فاعل از اتبعه (الفعال) پیروی کرنا۔
 اِنْفَعُ: امر واحد حاضر۔ تو فائدہ پہنچا۔ نَفَعَهُ نَفْعًا (ف) فائدہ پہنچانا۔
 مَحَبَّةٌ: مصدر مسمیٰ۔ قلبی تعلق۔ حَبَبٌ حَبًّا وَمَحَبَّةٌ (ض) چاہنا۔ محبت کرنا۔ پسند کرنا۔
 قَدِيرٌ: صيغة مبالغة۔ کامل قدرت رکھنے والا۔ قَادِرٌ مُطْلَقٌ، قَدِرٌ عَلَيْهِ قَدْرًا وَقُدْرَةٌ (ض) قادر ہونا۔
 الْإِجَابَةُ: قبول دعا، اَجَابَ طَلِبَةً (افعال) درخواست منظور کرنا۔ فرمائش کو پورا کرنا، قبول کرنا۔
 جَدِيدٌ: اسم فاعل۔ لائق، ترقی، اہل، جمع: جُدُرَاءُ، جَدِرٌ بكَذَا جَدَارَةٌ (ك) اہل ہونا، لائق ہونا۔

وَبَعْدُ: فَإِنَّهُ قَدْ جَرَى بَعْضُ أُنْدِيَةِ الْأَذَبِ، الَّذِي رَكَدَتْ فِي هَذَا الْعَصْرِ رِيحُهُ،
 وَخَبَتْ مَصَابِيحُهُ، ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِي ابْتَدَعَهَا بَدِيعُ الزَّمَانِ وَعَلَامَةُ هَمْدَانَ -
 رَجَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى - وَعَزَى إِلَى أَبِي الْفَتْحِ الْإِسْكَنْدَرِيِّ نَشَاءً تَهَا، وَإِلَى عَيْسَى بْنِ
 هِشَامٍ رَوَيْتَهَا، وَكِلَاهُمَا مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ، وَنِكْرَةٌ لَا تُعْرَفُ.

ترجمہ: اور حمد و صلوة کے بعد واقعہ یہ ہے کہ ادب کی ایک ایسی مجلس میں، جس کی چہل پہل اس
 زمانے میں ختم ہو چکی تھی اور جس کے چرانمہ ”م پڑ گئے تھے، اُس مقامات کا تذکرہ ہوا جسے بدیع الزماں
 اور علامہ ہمدان نے تیار کیا تھا۔ اور اس کی تالیف کو ابو الفتح اسکندری کی جانب اور اس کی روایت کو عیسیٰ
 بن ہشام کی طرف منسوب کیا تھا۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک ایسا گم نام ہے، جسے معلوم نہیں کیا
 جاسکتا اور ایسا اجنبی ہے، جو شناخت نہیں ہو سکتا۔

تحقیق: جَرَى: ناضی واحد مذکر غائب۔ وہ جاری ہوا۔ جَرَى جَرِيًا وَجَرِيَانًا (ض) جاری ہونا۔
 بَعْضٌ: ایک، چند، کچھ۔ اَلرَّبْعُضُ کی اضافت جمع کی طرف ہو، تو معنی ہوں گے: چند، کچھ۔ اور اگر
 بعض کے بعد مین ہو، تو معنی ہوں گے: ایک۔ یہ استعمال عموماً ہے۔ کبھی اس کا عکس بھی ہو جاتا ہے جیسا

کہ یہاں پر ہے۔

أَنْدِيَّةٌ: واحد: ناد: مجلس۔ محفل۔ اسم فاعل از نَدَا الْقَوْمَ نَدَوْا (ن) جمع کرنا۔ لوگوں کو اکٹھا کرنا۔
الْأَدَبُ: (۱) علم و فن (۲) انسان میں ایک ایسا ملکہ جو اُسے افعال و اقوال میں نقائص سے محفوظ رکھتا ہے (۳) تہذیب و شانگلی (۴) طریقہ، جمع: آداب۔

رَكَدَتْ: ناشی، وہ ٹھہر گئی۔ **رَكَدَتْ رِيحُهُ** رُحُوذًا (ن) ہوا اکٹھا جانا، چہل پہل ختم ہونا۔
عَصْرٌ: زمانہ۔ جمع: **عَصُورٌ**۔ **رِيحٌ**: ہوا۔ جمع: **رِيَاحٌ**: مجازی معنی: چہل پہل (۲) عزت و وقار۔
خَبَتْ: ناشی واحد: **مَوْنَتٌ** نائب، وہ دھیمے ہو گئے۔ **خَبَتِ النَّارُ خَبْوًا** (ن) دھیمہ پاڑنا (۲) بچھنا۔
مَصَابِيحٌ: واحد: **مِصْبَاحٌ**: چراغ۔ **لَيْپٌ**: اسم آواز **صَبَحَ صَبْحًا** (س) روشن اور منور ہونا۔
الْمَقَامَاتُ: واحد: **مَقَامَةٌ**: اسم ظرف **مَوْنَتٌ**۔ (۱) کھڑے ہونے کی جگہ (۲) مجلسی قصہ۔ یا وہ مجلس جس میں کسی شخصیت کی سیرت و سوانح بیان کی جائے۔ یا کسی جگہ کے حالات بیان کیے جائیں۔ یا وہ واقعہ جو سیر و سیاحت کے درمیان پیش آئے۔ یا وہ قصہ جو مجلس میں سنایا جائے۔ یا وہ قصہ جو کسی مقام یا کسی سفر کے واقعات پر مشتمل ہو۔ **قَامَ قِيَامًا** (ن) کھڑا ہونا۔

ابْتَدَعَ: ناشی۔ اس نے ایجاد کیا۔ **ابْتَدَعَ** (افتعال) ایجاد کرنا۔ کسی سابقہ نمونہ کے بغیر کوئی چیز بنانا۔
بَدِيعٌ: نوکھا، بے نظیر۔ جمع: **بَدَائِعٌ**۔ **بَدَعَ بَدَاعَةً** (س) انوکھا اور بے نظیر ہونا۔ **بَدِيعُ الزَّمَانِ**،
 کہتا ہے زمانہ۔

عَلَامَةٌ: بہت جاننے والا۔ اس میں قارائے مبالغہ ہے۔ جمع: **عَلَامُونَ**۔ **عَلِمَهُ عِلْمًا** (س) جاننا۔
هَمْدَانٌ: (بفتح الہاء والمیم وبالذال المعجمة)۔ ملک ایران کے صوبہ خراسان کا ایک قصہ (جس کو **هَمْدَانٌ**، نامی شخص نے بسایا تھا^۱) جس میں ”ابو الفضل احمد بن حسین بن یحییٰ“ نامی ایک فاضل ادیب اور زبردست عالم پیدا ہوئے، جو اپنے فضل و کمال اور وسعت علم کی بنا پر ”بدیع الزماں ہمدانی“ کے لقب سے موسوم ہوئے۔ اور جنھوں نے علامہ حریری سے قبل مقامات کا ایک مجموعہ مقام نیشاپور میں تیار کیا۔ وہ مجموعہ بصورت کتاب شائع ہو کر ”مقامات بدیع الزماں“ کے نام سے نہ صرف یہ کہ مشہور و معروف ہوا؛ بلکہ عالم اسلام کے کثیر مدارس اور تعلیم گاہوں میں ایک عرصہ تک داخل نصاب رہا۔ آج بھی بعض مدارس میں اسی مجموعہ کے بعض مقالے شامل نصاب ہیں۔

۱۔ معجم البلدان للحموی ج: ۵، ص: ۳۱۰۔ ۲۔ ۳۹۸/۶۱۰ھ بروز جمعہ آپ نے انتقال فرمایا۔

تَعَالَى: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ بلند مرتبہ ہے۔ تَعَالَى (تفاضل) بلند مرتبہ ہونا۔ بلند و بالا ہونا۔
 عَزَى: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے منسوب کیا۔ عَزَاهُ إِلَى فُلَانٍ عَزِيًّا (ض) منسوب کرنا۔
 نَشَاءَةٌ: تَخْلِيق (تالیف)، ایجاد۔ نَشَأَ الشَّيْءُ نَشْأً وَنَشْأَةً وَنَشَاءَةً (ف) پیدا ہونا، وجود میں آنا۔
 مَجْهُولٌ: اسم مفعول۔ گم نام۔ نامعلوم۔ جہلہ جہلاً وَجَهَالَةٌ (س) ناواقف ہونا۔
 لَا يُعْرَفُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ پہچانا نہیں جاسکتا ہے۔ عَرَفَهُ عَرَفَانًا (ض) پہچانا۔
 نِكْرَةٌ: اجنبی اور غیر مانوس شے۔ نِكْرَةٌ نِكْرًا (س) ناواقف ہونا، نہ پہچانا۔
 لَا تَعْرَفُ: مضارع منفی واحد مؤنث غائب۔ وہ شناخت نہیں ہو سکتا ہے۔ تَعْرَفُ (تفعل) شناخت
 میں آنا۔ بذریعہ علامت پہچان میں آنا۔

فَأَشَارَ مَنْ إِشَارَتُهُ حُكْمٌ، وَطَاعَتُهُ غَنَمٌ، إِلَى أَنْ أُنْشِيَ مَقَامَاتٍ أَتَلَوْ فِيهَا تَلَوُ الْبَدِيعِ،
 وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ الظَّالِعُ شَأَوَ الصُّلَيْعِ، فَذَا كَرَّتُهُ بِمَا قِيلَ فِيمَنْ أَلْفَ بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ، وَنَظْمٍ
 بَيْنَا أَوْ بَيْنَتَيْنِ، وَاسْتَقَلْتُ مِنْ هَذَا الْمَقَامِ، الَّذِي فِيهِ يَحَارُ الْفَهْمُ، وَيَقْرُطُ الْوَهْمُ؛
 وَيُسْبِرُ غَوْرَ الْعَقْلِ، وَتَبَيَّنَ فَيْمَةُ الْمَرْءِ فِي الْفَضْلِ، وَيَضْطَرُّ صَاحِبُهُ إِلَى أَنْ يَكُونَ
 كَحَاطِبِ لَيْلٍ، أَوْ جَالِبِ رَجُلٍ وَخَيْلٍ، وَقَلَّمَا سَلِمَ مَكْتَارٌ أَوْ أُقِيلَ لَهُ عَنَارٌ.

ترجمہ: پس اشارہ کیا اس شخص (والی بصرہ) نے کہ جس کا اشارہ کرنا حکم (کی حیثیت رکھتا) ہے
 اور جس کی فرمانبرداری نعمت غیر مترقبہ ہے، اس بات کی طرف کہ میں چند ایسے مقامے تحریر کروں، جن
 میں بدیع الڑماں کے طرز پر چلوں؛ اگرچہ لکڑا بیل طاقتور گھوڑے کی رفتار کو نہیں پہنچ سکا ہے۔ پس میں
 نے انھیں وہ بات یاد دلائی، جو ایسے شخص کے بارے میں کہی گئی ہے، جس نے دو لفظوں کو ملایا اور ایک یا
 دو شعر بنائے (یعنی عمالی کا مقولہ یاد دلایا) اور میں نے معافی چاہی اس منصب سے کہ جس میں عقل
 لے دوسرا ترجمہ: اس اعتبار سے کہ مصدر "اِشَارَةٌ" کبھی بغير "علی" کے بھی "مشورہ دینے کے" معنی میں آتا ہے؛ پس اس
 ذات نے اس بات، مشورہ دیا جس کا مشورہ دینا ایک قسم کا حکم ہے اور جس کی فرمانبرداری مالِ منتعم ہے؛ لیکن پہلا ترجمہ
 عمدہ ہے۔ لے کتاب کا مقولہ یہ ہے کہ: مَنْ صَنَعَ كِتَابًا فَقَدْ اسْتَشْرَفَ لِلسَّدْحِ أَوْ الدَّمِ، فَإِنْ أَحْسَنَ فَقَدْ
 اسْتَهْدَفَ لِلْحَسَدِ وَالْعِيْبَةِ، وَإِنْ أَسَاءَ فَقَدْ تَعَرَّضَ لِلشُّنْمِ یعنی جو شخص کتاب لکھتا ہے اسے مدح یا ذم کا سامنا کرنا
 ہوتا ہے؛ اگر اس نے کتاب اچھی تیار کی تو وہ حسد اور غیرت کا نشانہ بنتا ہے اور اگر بری کتاب لکھی تو ملامت کا نشانہ بنتا ہے۔

حیران ہو جاتی ہے، غلطی کا صدور ہو جاتا ہے۔ (غلطی سبقت کر جاتی ہے) اور عقل کی گہرائی کو ناپا جاتا ہے؛ کمال علم میں انسان کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔ اور ایسے منصب والا (کتاب لکھنے والا) اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ رات کو لکڑیاں جمع کرنے والے یا بیدل چلنے والوں اور گھوڑا سواروں کو لے کر چلنے والے کی طرح ہو جائے (یعنی رطب و یابس سب جمع کر دے) اور ایسا کم ہوتا ہے کہ بہت بات بنانے والا (غلطی سے) محفوظ رہتا ہو، یا اس کی لغزش کو معاف کر دیا جاتا ہو۔

تحقیق: أَشَارَ: ناضی واحد مذکر غائب۔ اس نے اشارہ کیا۔ أَشَارَ إِلَيْهِ إِشَارَةً (افعال) اشارہ کرنا۔ أَشَارَ عَلَيْهِ: مشورہ دینا۔ حُكْمٌ: فیصلہ۔ جمع: أَحْكَامٌ۔ حُكْمٌ بِالْأَمْرِ حُكْمًا (ن) فیصلہ کرنا۔

طَاعَةٌ: فرمانبرداری، حکم کی بجا آوری۔ طَاعَ فُلَانٌ طَوْعًا وَطَاعَةً (ن) فرمانبردار ہونا۔

غَنَمٌ: نعت غیر مترقبہ۔ بلا مشقت کسی شے کا حصول، مالِ نِیْمَتٍ۔ جمع: غَنَومٌ۔

أَنْشَى: مضارع واحد متکلم۔ میں تحریر کروں۔ أَنْشَأَ الْكِتَابَ (افعال) تالیف کرنا۔ لکھنا۔

أَتَلُوا: مضارع واحد متکلم۔ میں پیروی کروں۔ تَلَا تَلَوًا (ن) نقش قدم پر چلنا۔ پیروی کرنا۔

تَلَوُ: وہ شے جو دوسری شے کے پیچھے ہو۔ مراد: نشان قدم۔ طرز۔

الظَّالِعُ: اسم فاعل۔ لنگڑا جانور۔ مراد: مصنف، جمع: ظَلَعٌ۔ ظَلَعَ ظَلْعًا (ن) لنگڑا کر چلنا۔

شَاوُ: رفقار۔ شَاوَا الْقَوْمَ يَشْتَوُ شَاوًا (ن) سبقت کرنا۔

الضَّلِيعُ: اسم فاعل۔ مضبوط پسیلیوں والا جانور۔ مراد: بدیع الزماں، جمع: ضَلَعٌ، ضَلَعٌ ضَلَاعَةً

(ک) مضبوط پسیلیوں والا ہونا۔ طاقتور ہونا، ضَلَعٌ: بچل۔ جمع: أَضْلَاعٌ۔

هَانِدَةٌ: لَمْ يُنْذِرِكَ الظَّالِعُ شَاوَ الضَّلِيعِ: لنگڑا کر چلنے والا جانور، مضبوط جانور کی رفتار کا مقابلہ نہیں

کر سکتا۔ یہ ایک کہادت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کمزور آدمی طاقتور آدمی جیسا کام نہیں کر سکتا۔

ذَا كَرْتٍ: ناضی واحد متکلم۔ میں نے یاد دلائی۔ فَذَا كَرْتٌ (مفاعلت) ایک دوسرے کو یاد دلاتا۔

أَلْفٌ: ناضی واحد مذکر غائب۔ اس نے ملایا۔ أَلْفَ الشَّيْءِ (تعمیل) جوڑنا۔ جمع کرنا۔ ملانا۔

نَظَّمَ: ناضی واحد مذکر غائب۔ اس نے شعر بنایا۔ نَظَّمَ الشَّعْرَ نَظْمًا (ض) شعر بنانا۔

بَيَّنَّتْ: شعر۔ دو مصرعوں کا مجموعہ۔ جمع: أُبْيَاتٌ۔

اسْتَقَلَّتْ: ناضی واحد متکلم۔ میں نے معافی چاہی۔ اسْتَقَالَهُ عَشْرَتُهُ اسْتِقَالَةً (استعمال) غلطی کی

معافی چاہنا۔ مَقَامٌ: اسم ظرف۔ منصب۔ رتبہ۔ پوزیشن۔ قَامَ قِيَامًا (ن) کھڑا ہونا۔

یحار: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ حیران ہوتا ہے۔ حار فی الامر حیرة (س) پریشان ہونا۔
 فہم: عقل سمجھ، علم۔ جمع: أفہام۔ فہمہ فہمنا (س) سمجھنا۔
 یفرط: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ سبقت کرتا ہے۔ فرط فرؤ وطاً (ن) سبقت کرنا۔ آگے بڑھنا۔
 وہم: شک، خیال (ر) غلطی۔ جمع: أوہام۔ وہم فیہ وہما (س) غلطی کرنا (ض) خیال کرنا۔
 یسبر: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اسے ناپا جاتا ہے۔ سبر غوزہ سبرا (ن) گہرائی ناپنا یعنی
 حقیقت و اصلیت سے واقف ہونا۔ غوز: گہرائی، جمع: اغوار و غیر ان۔
 عقول: وہ نور باطن جو جو اس جسم کے دائرہ سے باہر اشیاء کا ادراک کرتا ہے (ر) ذہن۔ جمع: عقول۔
 تتین: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ واضح ہو جاتی ہے۔ تتین (تفعل) ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔
 قیمۃ: حیثیت۔ رتبہ۔ قیمت۔ جمع: قیم۔ المراء: انسان۔ مرد، جمع: رجال (من غیر لفظ)
 یضطر: مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ مجبور ہوتا ہے۔ اضطر الیہ (اتعال) مجبور ہونا۔
 حاطب: اسم فاعل۔ لکڑیاں جمع کرنے والا۔ حطب حطباً (ض) لکڑی جمع کرنا۔
 لیل: رات جمع۔ لیالی۔ حاطب لیل: اس میں اضافت بمعنی فنی ہے۔ رات میں لکڑیاں جمع کرنے
 والا، اس سے وہ شخص مراد لیا ہے جو اچھے کام کی غلط کام کے ساتھ آمیزش کرے، جیسے رات میں لکڑیاں جمع
 کرنے والا آدمی اچھی اور بری لکڑی میں تمیز نہیں کر پاتا؛ بلکہ بعض مرتبہ سانپ وغیرہ سے ڈسا جاتا ہے اور
 اسے معلوم بھی نہیں ہوتا، اسی طرح مصنف بھی اپنی تصنیف میں غلط لکھنے سے احتیاط نہیں کر سکتا۔
 جالب: اسم فاعل۔ کھینچنے والا۔ جلبۃ جلبنا (ن) (ض) کھینچنا (ر) ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔
 رجل: واحد۔ رجل: پایادہ۔ پیدل چلنے والا۔ رجل رجل (س) پیدل چلنا۔
 خیل: گھوڑوں کی جماعت۔ مجازاً: گھوڑے سوار۔ واحد: حصان (من غیر لفظ)
 قلما: اس کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ: قل: فعل ماضی ہے اور ما: کافہ، اس نے قل کو عمل سے
 روک رکھا ہے، اب وہ عمل نہیں کرتا اور فاعل کا تقاضہ نہیں کرتا؛ مگر یہ قول ضعیف ہے، اس لیے کہ ما کافہ
 حرف ہے اور حرف فعل کے عمل کو باطل نہیں کر سکتا؛ بلکہ صحیح یہ ہے کہ "ما" مصدر یہ ہے، جس نے بعد
 والے فعل سلیم کو مصدر بنا دیا ہے اور وہ مصدر قل کا فاعل ہے۔ (التبریزی فی شرح الحماسة)
 قلما، دو معنی کے لیے آتا ہے: محض نفی کے لیے (ر) تھوڑی سی چیز ثابت کرنے کے لیے۔ یعنی "بہت کم" کے معنی میں۔ قل قلة (ض) کم ہونا۔

سَلِمَ: ماضی واحد مذکر نائب۔ وہ محفوظ رہا۔ سَلِمَ مِنْ مَسْلَمَةٍ (س) محفوظ رہنا۔
مِخْتَارٌ: صیغہ مبالغہ، باتونی۔ جھک کرنے والا۔ کثیر الکلام۔ سیارگو۔ کَثُرَ كَثْرَةً (ک) بہت ہونا۔
أَقْبَلَ: ماضی مجہول، وہ معاف کر دیا گیا۔ أَقَالَ عَشْرَتَهُ إِقَالَةً (انفال) معاف کرنا۔ سبکدوش کرنا۔
عِثَارٌ: لغزش، ٹھوکر، غلطی۔ عَثَرَ عَثْرًا وَعِثَارًا (ان، بن، س، ک) ٹھوکر کھانا۔ لغزش کھانا۔ پھسلنا۔

فَلَمَّا لَمْ يُسْعِفْ بِالْإِقَالَةِ، وَلَا أَعْفَى مِنَ الْمَقَالَةِ، لَبِثَ دَعْوَتَهُ تَلْبِيَةَ الْمُسْتِطِيعِ، وَبَدَلَتْ فِي مَطَاوِعِهِ جُهْدَ الْمُسْتِطِيعِ، وَأَنْشَأَتْ — عَلَى مَا أُعَانِيهِ مِنْ قَرِيحَةٍ جَامِدَةٍ، وَفُطْنَةٍ حَامِدَةٍ، وَرَوِيَّةٍ نَاصِبَةٍ، وَهَمُومٍ نَاصِبَةٍ — خَمْسِينَ مَقَامَةً، تَحْتَوِي عَلَى جَدِّ الْقَوْلِ وَهَزْلِهِ، وَرَفِيقِ اللَّفْظِ وَجَزْلِهِ، وَغُرُورِ الْبَيَانِ وَدُرُورِهِ، وَمَلْحِ الْأَدَبِ وَنَوَادِرِهِ، إِلَى مَا وَسَّخَتْهَا بِهِ مِنَ الْآيَاتِ، وَمَحَاسِنِ الْكُنَايَاتِ.

ترجمہ: چنانچہ جب اس نے سبکدوشی کی ضرورت پوری نہ کی (معافی قبول نہیں کی) اور نہ اس نے اپنے حکم سے معافی دی (اور نہ اس نے مضمون سے معاف کیا)، تو میں نے اس کی دعوت پر اطاعت کرنے والے کے لہیک کہنے کی طرح لہیک کہا۔ اور اس (کے حکم) کی بجا آوری (فرمانبرداری) میں صاحب استطاعت کی طرح طاقت صرف کی۔ اور میں نے — اس تکلیف کے باوجود جو میں مجدد طبیعت، پُر مردہ ذہن اور مشتعل فکر اور پریشان کن غموں کے باعث اٹھا رہا تھا — پچاس ایسے مقامے تحریر کیے، جو مشتمل ہیں سنجیدہ اور مزاحیہ کلام پر، شیریں اور فصیح الفاظ پر، فصاحت کی درخشانیوں اور اس کے موتیوں پر، ادب کے نمک پاروں اور اس کے نوادرات پر؛ اُن آیات اور بہترین کنایات (کے اضافے) کے ساتھ کہ جن سے میں نے اُن مقاموں کو مزین کیا ہے۔

تحقیق: لَمْ يُسْعِفْ: مضارع غفی، مجدہم واحد مذکر غائب۔ اس نے ضرورت پوری نہیں کی۔
أَسْعَفَ بِحَاجَتِهِ إِسْعَافًا (انفال) حاجت پوری کرنا۔

أَعْفَى: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے معاف کیا۔ أَعْفَاهُ مِنَ الْأَمْرِ إِعْفَاءً (انفال) معاف کرنا۔
مَقَالَةٌ: مضمون (۲) قول یعنی حکم۔ مصدر می از قَالَ قَوْلًا وَمَقَالَةً (ن) کہنا، بولنا۔

لَبِثَ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے لہیک کہا۔ لَبِثَ تَلْبِيَةً (تعمیل) لہیک کہنا، دعوت قبول کرنا۔
دَعْوَةٌ: فرمائش، درخواست، بلاوا، پکار، طلب۔ دَعَاهُ دَعْوَةً (ن) پکارنا۔ بلانا۔ درخواست کرنا۔

- أَطَاعَ**: اسم فاعل۔ اطاعت گزار فرمانبردار۔ أَطَاعَهُ إِطَاعَةً (افعال) فرمانبردار ہونا۔
- بَذَلْتُ**: ماضی واحد متکلم۔ میں نے صرف کی۔ بَدَّلْتُ (ن) خرچ کرنا۔ بَدَّلْتُ جُهْدَهُ: پوری کوشش کرنا۔
- مُطَاوَعَةٌ**: فرمانبرداری۔ بجا آوری۔ طَاوَعَهُ (مفاعلت) حکم ماننا۔ موافقت کرنا۔
- جَهْدٌ**: طاقت، کوشش۔ جمع: جُهُودٌ۔ جَهْدٌ جُهْدًا (ف) طاقت لگانا۔ کوشش کرنا۔
- الْمُسْتَطِيعُ**: اسم فاعل۔ صاحب استطاعت۔ اِسْتَطَاعَهُ (استعمال) طاقت رکھنا۔ قدرت رکھنا۔
- أَعَانِي**: مضارع واحد متکلم۔ میں تکلیف اٹھا رہا ہوں۔ عَانَاةٌ مُعَانَاةٌ (مناات) تکلیف اٹھانا۔
- قَرِيحَةٌ**: طبیعت، ذہن، ایک ایسا مالکہ جو مضمون نگار یا شاعر کو مضمون نگاری اور شعر گوئی میں مدد دیتا ہے۔ اصل معنی: وہ پانی جو کنواں کھودنے کے بعد پہلے پہل نکلتا ہے۔ جمع: قَرَائِحُ۔
- جَامِدَةٌ**: اسم فاعل۔ منجمد، سخت۔ جَمَدٌ جُمُودًا (ن) جم جانا۔ منجمد ہونا۔
- فِطْنَةٌ**: سمجھ۔ ذکاوت۔ جمع: فِطْنٌ۔ فِطْنُ الْأَمْرِ فِطْنَةٌ (ض) سمجھنا۔
- خَامِدَةٌ**: اسم فاعل مؤنث۔ بجھا ہوا، پڑمردہ، خَمَدٌ خُمُودًا (ن) آگ کی تیزی کم ہونا، بجھنا۔
- رَوِيَّةٌ**: غور و فکر۔ جمع: رَوَايَا۔ رَوَى فِي الْأَمْرِ تَرَوِيَةً (تفصیل) غور و فکر کرنا۔
- نَاصِبَةٌ**: اسم فاعل۔ خشک، بے نتیجہ، بے آب۔ نَضَبَ الْمَاءِ نَضُوبًا (ن) پانی کا خشک ہونا۔
- هُمُومٌ**: واحد: هَمٌّ۔ رنج و غم۔ هَمَّهُ هَمًّا (ن) رنجیدہ کرنا، غمگین کرنا۔
- نَاصِبَةٌ**: اسم فاعل مؤنث۔ پریشان کن، تھکا دینے والی۔ نَضَبَهُ هَمُّهُ نَضْبًا (ض) تھکا دینا۔
- تَحْتَوِي**: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ مشتمل ہے۔ اِحْتَوَى عَلَيْهِ اِحْتِوَاءً (احتعال) مشتمل ہونا۔
- جَدٌّ**: مصدر بمعنی اسم فاعل۔ سنجیدہ، سچا۔ جَدُّ الْكَلَامِ جِدًّا (ض) سنجیدہ اور سچا ہونا۔
- هَزَلٌ**: مصدر بمعنی اسم فاعل۔ مزاحیہ۔ هَزَلٌ فِي كَلَامِهِ هَزْلًا (ض) مذاق کرنا۔
- رَفِيقٌ**: صیغہ صفت، نازک اور پتلا۔ شیریں، جمع: أَرْقَاءُ۔ لَفْظٌ رَفِيقٌ: آسان اور شیریں لفظ۔ رَقٌّ رَقَّةٌ (ض) پتلا ہونا۔ نازک ہونا۔ کلام کا شیریں ہونا۔
- جَزَلٌ**: صفت مشبہ۔ فصیح۔ جمع: أَجْزَالٌ۔ جَزَلُ اللَّفْظِ جَزَالَةٌ (ك) فصیح اور سلیس ہونا۔
- هَانِدُهُ**: جَدُّ الْقَوْلِ وَهَزَلُهُ، وَرَفِيقُ اللَّفْظِ وَجَزَلُهُ: ان میں اضافہ الصفة إلى الموصوف ہے۔
- عَرَّزٌ**: واحد: عَرَّةٌ۔ درخشانی اور چمک۔ ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ۔ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔
- عَرَّ الشَّيْءُ عَرًّا وَعَرَّةٌ** (س) سفید و چمکدار ہونا۔

حُرِّزٌ: جمع ہے حُرٌّ کی۔ اور یہ جمع ہے حُرَّةٌ کی۔ شاندار اور بڑا موتی۔

مُلْحٌ: واحد: مُلْحَةٌ: دلچسپ بات، لطیفہ، جملہ۔

نَوَادِرٌ: واحد: نَادِرَةٌ: انوکھی بات۔ نَدَّرَ الْكَلَامُ نَدَارَةً (ن) انوکھا اور عجیب ہونا۔

إِلَى: بمعنی ”مع“، مَا: اسم موصول۔ آگے ”مِنَ الْآيَاتِ“ میں من بیان یہ ہے۔

وَسَحَّتْ: ناضی واحد متکلم۔ میں نے مزین کیا۔ وَسَحَّ (تفہیل) آراستہ کرنا۔ مزین کرنا۔ وَسَحَّتْهَا

میں ”ہا“ ضمیر ”خمسين مقامة“ کی طرف راجع ہے اور ”به“ میں ”ما“ اسم موصول کی طرف۔

آيَاتٌ: واحد: آيَةٌ: خاص نشان۔ مضامین قرآن کا ایک خاص حصہ۔

مَحَاسِنٌ: واحد: حُسْنٌ (خلاف قیاس) خوبی۔ حُسْنٌ حُسْنًا (ک) بہتر اور اچھا ہونا۔

كِنَايَاتٌ: واحد: كِنَايَةٌ: اشارہ لفظی۔ لفظ بول کر اس کا غیر مدلول مراد لینا۔ جیسے ”كثِيرُ الرَّمَادِ“

(بہت راکھ والا) بول کر ”کرم“ مراد لینا۔ كُنِيَ بِشَيْءٍ عَنْ شَيْءٍ كِنَايَةً (ن) کنایہ کرنا۔ اشارہ کرنا۔

وَرَصَعْتُهُ فِيهَا مِنَ الْأَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ، وَاللِّطَائِفِ الْأَدْبِيَّةِ، وَالْأَحَاجِي النَّحْوِيَّةِ،

وَالْفَتَاوَى اللَّغَوِيَّةِ، وَالرَّسَائِلِ الْمُبْتَكِرَةِ، وَالخُطْبِ الْمُحَبَّرَةِ، وَالْمَوَاعِظِ

الْمُبْكِيَّةِ؛ وَالْأَضَاحِيكِ الْمُلْهِيَّةِ، مِمَّا أَفْلَيْتُ جَمِيعَهُ عَلَى لِسَانِ أَبِي زَيْدٍ

السَّرُوجِيِّ، وَأَسْنَدْتُ رِوَايَتَهُ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ هَمَّامِ الْبَصْرِيِّ. وَمَا قَصَدْتُ

بِالْإِحْمَاضِ فِيهِ، إِلَّا تَنْشِيطَ قَارِنِيهِ، وَتَكْثِيرَ سَوَادِ طَالِبِيهِ. وَلَمْ أُوْدِعْهُ مِنَ الْأَشْعَارِ

الْأَجْنَبِيَّةِ إِلَّا بَيِّنِينَ قَلِيلِينَ، أَسْنَدْتُ عَلَيْهِمَا بِنِيَّةِ الْمَقَامَةِ الْحُلُوفِيَّةِ، وَآخَرِينَ

تَوْأَمِينَ، ضَمَنْتُهُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَةِ الْكَرَجِيَّةِ، وَمَا عَذَا ذَلِكَ فَخَطَّارِي أَبُو عَذْرِهِ،

وَمُقْتَضِبُ حُلُوهِ وَمُؤْرِهِ.

ترجمہ: اور ان عربی مثالوں، ادبی لطیفوں، نحوی معجموں، نحوی مسکون، نوایجاد مضمونوں، شاندار

تقریروں، زلانی والی نصیحتوں اور دل بہلانے والی ہنسی کی باتوں (کے اضافے) کے ساتھ کہ ان کو میں

نے ان مقاموں میں ناک دیا ہے (اور یہ جو مذکور ہوا) وہ ہے جس کو میں نے پورے کا پورا ”ابوزید سروجی“

کی زبان سے الما کرایا ہے۔ اور اس کی روایت ”حارث بن ہمام بصری“ کی طرف منسوب کی ہے۔ اور میں

نے اس میں تنوع مضامین کے ذریعہ، سوائے اس کے پڑھنے والوں کو چست بنانے (دوسرا ترجمہ: سوائے

اس کے پڑھنے والوں میں دلچسپی پیدا کرنے) اور اس کے طلب گاروں کی جماعت میں اضافہ کرنے کے، کسی چیز کا ارادہ نہیں کیا۔ اور میں نے اس میں پرانے اشعار (یعنی دوسرے شاعروں کے اشعار) میں سے دو شعر تو صرف ایسے ذکر کیے ہیں جو الگ الگ ہیں۔ اور جن پر میں نے مقارمہ طوائیہ کی عمارت قائم کی ہے۔ اور دو ایسے جزواں شعر (ذکر کیے ہیں) جن کو میں نے مقارمہ طربیہ کے آخر میں لاحق کیا ہے۔ اور ان کے علاوہ جو اشعار ہیں، تو ان کا موجود اور ان کے تلخ و شیریں کوئی البدیہ بہ کتبہ الامیر ازہب ہے۔

تحقیق: رَصَعْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے ٹانگہ دیا۔ رَصَعْتُ (تقیل) بجزنا۔ ٹانگنا۔ زیورات پر جو اہرات جڑنا۔ رَصَعْتُهُمْ میں "ہ" ضمیر کا مرجع "مَا وَشَعْنُهَا" میں ما اسم موصول ہے۔

فِيهَا: ضمیر کا مرجع خَمْسِينَ مَقَامَةً ہے۔ الْأَمْثَالُ: واحد: مَثَلٌ: قول مشہور۔ کہاوت۔ محاورہ۔
الْعَرَبِيَّةُ: عرب کی طرف نسبت۔ عرب: اصل میں "بجرازم" کے شمالی جزیرہ نما کے رہنے والوں کا نام ہے، پھر تو عمان تمام قوموں کو عرب کہا جانے لگا، جنہوں نے عربی زبان و تہذیب کو اپنا لیا۔

لَطَائِفُ: واحد: لَطِيفَةٌ: دلچسپ بات۔ لَطْفٌ كَلَامُهُ لَطَافَةٌ (س) خوشگوار ہونا۔
أَحَاجِي: واحد: أَحْجِيَّةٌ: معمر۔ پہیلی۔ چیتاں۔ ایسی بات جس کے معنی سمجھنے کے لیے عقل و ذہن کا امتحان لیا جاوے۔ یہ حجاج سے ماخوذ ہے جس کے معنی عقل کے ہیں۔

نَحْوِيَّةٌ: نحو کی طرف نسبت۔ نحو: وہ علم ہے جس میں وجوہ اعراب کلمات سے بحث کی جائے۔
فَتَاوَى: واحد: فِتْوَى: عالم دین کا بیان کیا ہوا حکم شرعی۔ قانونی رائے۔ یہ اسم مصدر ہے؛ لیکن اِفتَاءٌ مصدر کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ اِفتَاءٌ (افعال) قانونی رائے دینا۔ حکم شرعی بیان کرنا۔

اللُّغَوِيَّةُ: لغت کی طرف نسبت۔ لغت: زبان یا مجموعہ الفاظ، جس کے ذریعہ باہم مخاطب کیا جائے
لَغَا بَكَذَا يَلْغُو لَغْوًا وَلُغَةً (ن) بولنا۔ — رَسَائِلُ: واحد: رِسَالَةٌ: مضمون، کتابچہ، خط۔

الْمُبْتَكِرَةُ: اسم فاعل مؤنث۔ نو ایجاد۔ اِبْتِكَارًا اِبْتِكَارًا (ا) ایجاد کرنا۔
الْخُطْبُ: واحد: خُطْبَةٌ: وعظ، تقریر۔ خُطِبَ النَّاسُ خُطْبَةً (ن) تقریر کرنا۔ خطاب کرنا۔
الْمُحْبَرَةُ: اسم مفعول مؤنث۔ مزین۔ شاندار۔ حَبْرَةٌ (تقیل) مزین کرنا۔

مَوَاعِظُ: — واحد: مَوْعِظَةٌ: نصیحت۔ وعظ۔ وَعِظَةٌ وَعِظًا (ض) نصیحت کرنا۔
مُبْكِيَّةٌ: اسم فاعل مؤنث۔ رُلانے والی۔ اُبْكَاءُ اِبْكَاءً (افعال) رُلانا۔

أَصْحَابِيكَ: واحد: أَصْحَابُكَ: ہنس کی بات۔ ضَحِكٌ ضَحِكًا وَضَحِيحًا (س) ہنسا۔

مُلهِيَةٌ: اسم فاعل مؤنث، غافل بنانے والی، دلچسپ، تفریح بخش۔ **أَلْهَاهُ عَنْهُ** (افعال) غافل بنانا۔
أَمَلَيْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے الماء کرایا۔ **أَمَلَى عَلَيْهِ الْكِتَابَ** (افعال) بول کر لکھوانا، الما کرانا۔
سُرُوجِيٌّ: سُرُوج کی طرف نسبت۔ سُرُوج: ملک شام میں مقام "حران" کے قریب ایک قصبہ کا نام ہے، جس کی طرف "ابوزید" نے اپنے کو منسوب کیا تھا۔

أَسْنَدْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے منسوب کی۔ **أَسْنَدَ الرَّوَايَةَ إِلَيْهِ إِسْنَادًا** (افعال) منسوب کرنا۔
مَا قَصَدْتُ: ماضی منفی واحد متکلم۔ میں نے ارادہ نہیں کیا۔ **قَصَدَهُ قَصْدًا** (ض) ارادہ کرنا۔
إِحْمَاضٌ: (افعال) تنوع پیدا کرنا (۲) کلام کے ایک اسلوب کو چھوڑ کر دوسرا اختیار کرنا۔
تَنْشِيْطٌ: مصدر از نَشْطَةٌ (تفعیل) چست بنانا۔ سرگرم پر جوش بنانا۔

قَارِيٌّ: اَبِي قَارِيْنٍ۔ نون اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ واحد: قَارِيٌّ: اسم فاعل از قِرَاءَةٌ (ف) پڑھنا۔
تَكْثِيْرٌ: مصدر از كَثَرَةٌ (تعمیل) زیادہ کرنا۔ اضافہ کرنا۔ كَثْرَةٌ (ك) زیادہ ہونا۔
سَوَادٌ: سیاہی (۲) ہماری تعداد۔ جماعت۔ سَوَادُ النَّاسِ۔ لوگوں کی ہماری اکثریت۔

طَالِبِيٌّ: اَبِي طَالِبِيْنٍ۔ نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، واحد: طَالِبٌ: طلب گار، طَلَبٌ (ن) طلب کرنا۔
لَمْ أُوْدِعْ: مضارع نفی، حمد بلم واحد متکلم۔ میں نے ذکر نہیں کیا۔ **أُوْدِعَ الْكِتَابَ كَذَا** (افعال) کتاب میں کوئی مضمون لکھنا۔ ذکر کرنا۔

أَجْنِبِيَّةٌ: اجنبی۔ نامانوس۔ اجنب کی طرف نسبت۔ اسم تفضیل از جَنْبَةٌ جَنْبَانٌ (ن) دور رکھنا۔
فَدَّيْنٌ: ششہ، واحد: فَدٌّ۔ اکیلا۔ تنہا۔ جمع: أَفْدَادٌ۔ فَدٌّ فَدًّا (ن) الگ تھلگ ہونا۔ منفرد ہونا۔

فَانْدَهُ: ان دو شعروں میں سے پہلا "کانتما یتسم الخ حترى" کا ہے اور دوسرا فَاْمَطْرَتِ الْخِ الْوَالْفَرْجِ دَمْشَقِيٌّ كَا س لِرِّ "فَلَّيْنِ" کہا۔

أَسَسْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے بنیاد رکھی۔ **أَسَسَ الْبِنَاءَ تَأْسِيسًا** (تعمیل) بنیاد رکھنا۔
بِنْيَةٌ وَبُنْيَةٌ: عمارت، تعمیر۔ بِنَى وَبَنَى وَبِنَاءٌ (ض) عمارت کھڑی کرنا۔ تعمیر کرنا۔ بنانا۔

الْحُلُوَانِيَّةُ: شہر حلوان کی طرف نسبت، حلوان نام کے کئی مقامات ہیں (۱) مصر میں دریائے نیل کے قریب ایک خوبصورت بستی کا نام ہے (۲) نیشاپور میں بھی ایک چھوٹا سا شہر اس نام کا ہے؛ لیکن سب سے زیادہ مشہور عراق کا حلوان ہے، جسے حلوان بن علی نامی شخص نے بسایا تھا۔ اور جو بغداد سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے "الْمَقَامَةُ الْحُلُوَانِيَّةُ" دوسرا مقام ہے۔

آخرین: شنیہ واحد: آخر: دوسرا۔ غیر۔ دو میں سے ایک، کوئی اور۔ جمع: آخرون۔
 توأمین: شنیہ واحد توأم: جڑواں بچے۔ أتأمت المرأة إثناناً۔ بیک وقت دو بچے جننا۔ یہ دو
 شعر ابن سکرہ کے ہیں۔ دونوں کا قائل چونکہ ایک ہے اس لیے توأمین کہا۔
 ضمنت: ناضی وحد تکلم۔ میں نے لائق کیا۔ تضمین: ایک شے کو دوسری کے ساتھ لائق کرنا،
 دوسرے کے شعر کو اپنی نظم یا قصیدہ کا جز بنانا۔

خواتم: واحد: خاتم: آخر۔ مہر۔ مہر کرنے کا آلہ۔ ختمتہ ختمنا (ض) ختم کرنا۔
 الکرچیة: منسوب الی کرج۔ کرج: اصغہان اور ہمدان کے درمیان ایک مشہور شہر ہے، جس کی
 شندک بھی مشہور ہے "المقامة الکرچیة" ۲۵ واں مقام ہے۔

ماعداء: ما: موصول۔ عدا: حرف استثناء، یہ جب ما کے ساتھ ہو، تو اس کا ما بعد منصوب ہوگا۔
 خاطر: اسم فاعل۔ وہ بات جو دل میں گزرے۔ مجازاً: ذہن۔ عقل۔ دل۔ جمع: خاطر۔ خطر
 ببالہ خاطرًا وخطورًا (ن) کسی بات کا دل میں آنا۔

أبو غلبر: ایجاد کنندہ۔ کسی بھی کام کو سب سے پہلے کرنے والا۔ پہلا شوہر۔ غلبر، بکارت۔ نیابن۔
 مفتضیب: اسم فاعل۔ فی البدیہہ کہنے والا۔ اقتضب الکلام (اتصال) برجستہ اور فی البدیہہ کلام کرنا۔
 خلو: صفت مشبہ۔ شیریں، مزیدار۔ خلا خلوة (ن) شیریں ہونا۔
 مر: صفت مشبہ۔ تلخ۔ کڑوا۔ بدذائقہ۔ مر مرارة (س) کڑوا ہونا۔

وَهَذَا مَعَ إغْتِرَافِي بِأَنَّ الْبَدِيعَ — رَحِمَهُ اللَّهُ — سَبَاقُ غَايَاتِ، وَصَاحِبُ آيَاتِ،
 وَأَنَّ الْمُتَّصِدِي بَعْدَهُ لِإِنْشَاءِ مَقَامِيَّةٍ، وَلَوْ أُوْتِي بِلَاغَةِ قَدَامَةِ، لَا يَغْتَرِفُ إِلَّا مِنْ
 فَضَائِلِهِ، وَلَا يَسْرِي ذَلِكَ الْمَسْرِي إِلَّا بِذَلَالَتِهِ. وَلِلَّهِ ذُرُّ الْقَائِلِ:

فَلَوْ قَبْلَ مَبْكَاهَا بَكَيْتُ صَبَابَةً ● بَسْعَدَى شَفِيَتْ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنْمِ
 وَلَكِنْ بَكَتْ قَلْبِي فَهَيَّجَ لِي الْبُكَاءُ ● بُكَاهَا، فَقُلْتُ: الْفَضْلُ لِلْمُتَّقِمِ
 وَأَزْجُو أَنْ لَا أَكُونُ فِي هَذَا الْهَدْرِ الَّذِي أُرْزِدْتُهُ، وَالْمَوْرِدِ الَّذِي تَوَرَّدْتُهُ،
 كَالْبَاحِثِ عَنِ حَتْفِهِ بِظُلْفِهِ، وَالْجَادِعِ مَارِنٍ أَنْفِهِ بِكَفِّهِ. فَالْحَقُّ بِالْأَخْسَرَيْنِ أَعْمَالًا،
 الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَهُمْ يَحْسَبُونَ: أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا.

تو جمعہ اور یہ میرے اس اقرار کے ساتھ ہے کہ بدلیج الزماں رحمہ اللہ، حدود مقررہ پر سب سے پہلے پہنچنے والے اور صاحب نشانات (تمغے یافتہ) ہیں۔ اور یہ کہ ان کے بعد مقامہ لکھنے کی کوشش کرنے والا، اگرچہ اسے شاعرِ امدہ جیسی بلاغت عطا کر دی جائے، وہ صرف انھیں کے بچائے ہوئے سے استفادہ کرے گا اور اُس راستے پر صرف انھیں کی رہ نمائی سے چلے گا۔ اور اللہ ہی کے لیے ہے کہ بے والے کی خوبی:

پس اگر میں سعدی کے عشق میں اس تمام کے رونے سے پہلے رو لیتا، تو شرمندگی اٹھانے سے پہلے (اپنے) دل کو تسکین دے لیتا۔ لیکن وہ مجھ سے پہلے روئی، تو اس کے رونے نے میرے لیے بھی رونے کی تحریک کی، تب میں نے کہا: فضیلت پہل کرنے والے ہی کے لیے ہے۔ (یعنی فضیلت کبوتر کے لیے ہوگی کہ وہ اپنی کبوتری کی جدائی پر رو یا، تو اس سے سبق سیکھ کر عاشق بھی اپنی محبوبہ کی جدائی پر رونے لگا، پس یہی فضیلت علامہ بدلیج الزماں کے لیے ہے)

مجھے امید ہے کہ میں اس غیر ضروری کلام میں، جسے کہ میں نے ذکر کیا ہے اور اس مقام میں جس میں کہ میں داخل ہوا ہوں، اس شخص کے مانند نہیں ہوں گا! جو اپنی موت اپنے پیر سے تلاش کرتا ہو (یعنی اپنی موت کو خود دعوت دیتا ہو) اور اس شخص کے مانند! جو اپنی ناک کی پھینگل اپنے ہاتھ سے کاٹتا ہو (یعنی جو

۱۔ کتاب حبث عن حنیفہ بظلفہ۔ عربی میں یہ ایک کہات ہے۔ جب آدمی اپنی ہلاکت و بربادی کے اسباب خود پیدا کرے، اس وقت اہل عرب یہ کہات بولتے ہیں۔ اس کا پس منظر اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ: ایک شخص نے بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا؛ لیکن چھری نہیں مل رہی تھی، اتفاق سے بکری نے اپنے کھروں سے زمین کیرنا شروع کیا، تو وہاں ایک چھری نکل آئی، جس سے اس شخص نے وہ بکری ذبح کر ڈالی۔ اس وقت لوگوں نے کہا: بَحَثَتْ عَنْ حَنِيفِهَا بِظَلْفِهَا یعنی بکری نے اپنی موت اپنے پیر سے تلاش کی (یعنی اپنی موت کو خود دعوت دی) اردو زبان میں ایسے موقع کے لیے بولتے ہیں "اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنا"۔

۲۔ الجَادُعُ مَارِنٌ اَنْفِہُ بَحْفَہُ: یہ بھی ایک کہات ہے۔ جب کوئی شخص کسی کام کے حصول کے لیے، اپنے آپ کو مصیبت اور تکلیف میں ڈالے، تو ایسے موقع پر عرب بولتے ہیں: الجَادُعُ مَارِنٌ اَنْفِہُ بَحْفَہُ یعنی وہ مقصد کے حصول میں جان کی بازی لگانے والا ہے۔ اس کہات کا پس منظر اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ: "جدیرہ الابرش" ایک بادشاہ تھا۔ اس نے بادشاہت کی توسیع کی تو سب کی ہوس میں، مسماۃ "زبتا" کے والد کو قتل کر دیا تھا، جو کہ ایک جریرے کا بادشاہ تھا، اس کے صرف یہی ایک لڑکی تھی؛ کوئی لڑکا نہیں تھا۔ کچھ دنوں کے بعد زبتا نے (اپنے والد کا بدلہ لینے کے ارادہ سے) جدیرہ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ اگر وہ مجھ سے نکاح کر لے، تو میں اپنے والد کا خون معاف کر سکتی ہوں۔ جدیرہ نے اس کی اس پیش کش

اپنی بے عزتی خود کرتا ہو)، پس میں ان لوگوں میں شامل کیا جاؤں، جو عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ خسارے میں ہیں، جن کی تک دو، دنیوی زندگی میں ناکام ہو گئی، دراصل ایک انھیں یہ خیال رہا کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

تحقیق: اعتراف: مصدر از اعترف بكذا: (اعتقال) اقرار کرنا۔ تسلیم کرنا۔

سباق: صيغة مبالغة۔ سب سے آگے نکلنے والا۔ **سبقة** إلى الشيء: سبقاً (ض) کسی سے آگے نکل جانا۔ **غایات:** واحد: غایة: مقررہ حد، منزل مقصود۔ مقصد۔ آیات: واحد: آية: نشانی، خاص نشان، تہ۔

متصدی: اسم فاعل۔ کوشش کرنے والا۔ **تصدی** لاخر (تقل) درپے ہونا۔ کوشش کرنا۔

اوتی: ضمی مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ عطا کر دی گئی۔ **آتاہ** ابتاء (انعام) عطا کرنا۔ دینا۔

بلاغۃ: خوبی کلام۔ حسن بیان۔ **بلغ** بلاغۃ (ک) کلام یا آدمی کا فصیح و بلیغ ہونا۔

قدامة: عرب کا ایک انتہائی بلیغ و مشہور شاعر "ابوالولید ابن جعفر" جس کی فن بلاغت میں "مسرۃ البلاغۃ" نام کی ایک قابل قدر تصنیف بھی ہے۔

لا یعترف: مضارع منفی، وہ چلو نہیں بھرتا ہے۔ **اعترف** الماء بیدہ (اعتقال) چلو بھرتا (۲) حاصل کرنا۔ **فضالة:** پس خوردہ۔ بچا ہوا۔ **فضل** فضلاء (ن) ضرورت سے زائد ہونا۔ باقی بچنا۔

لا یسرر: مضارع منفی واحد مذکر غائب۔ وہ نہیں چلے گا۔ **سری** سوری و مسوری (ض) چلنا۔ رات میں چلنا۔ **مسوری:** اسم ظرف۔ راستہ۔ طریقہ۔

→ کش کو قبول کر لیا؛ "جدیر" کے وزیر "فصیر" نے اس کی مخالفت کی، مگر جدیر نے نہ مانا۔ اور زبا سے نکاح کے لیے روانہ ہو گیا۔ اس وقت قصیر نے کہا: اگر چہ آپ نے میرا مشورہ نہیں مانا، مگر میری ایک بات یاد رکھنا، جب آپ زبا کے ملک میں پہنچیں، اگر آپ کے استقبال کے لیے مسلح فوج موجود ہو، تو کبھی لینا خطرہ ہے۔ جدیر: جب زبا کے ملک میں پہنچا تو مسلح افواج کو نہ دیکھ کر مطمئن ہوا؛ لیکن جب زبا کے قلعے کے پاس پہنچا تو فوج نے گرفتار کر لیا اور دونوں ہاتھوں کی رکیں کاٹ کر جدیر کو ہلاک کر دیا۔ جدیر کے وزیر قصیر کو اس کا بہت صدمہ ہوا اور اپنے آقا کا بدلہ لینے کے لیے یہ تدبیر کی، کہ اپنی ناک خود اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالی۔ اور زبا سے آ کر یہ کہا کہ: جدیر کے بھانجے "عمرو بن عدی" نے، جدیر کے قتل کا الزام مجھ پر لگایا اور سزا کے طور پر میری ناک کاٹ ڈالی۔ زبا کو یقین آ گیا اور قصیر کو اپنے ساتھ ملا لیا اور اپنا مقرب بنا لیا۔ قصیر نے جب زبا کا مکمل اعتماد حاصل کر لیا تو ایک دن موقع پا کر اسے قتل کر دیا۔ اس طرح اس نے اپنی ناک کاٹ کر زبا کا اعتماد حاصل کیا۔ اور اس کے بعد، اُسے قتل کر کے اپنے آقا کا بدلہ لے لیا۔ اور اس کے ملک پر قبضہ کر لیا؛ اسی وقت سے یہ مشہور ہے۔

دَلَالَةٌ: رہنمائی۔ دَلَّ عَلَى الطَّرِيقِ دَلَالَةً (ن) بتانا۔ رہنمائی کرنا۔

ذَرٌّ: دودھ (۲) مہن دولت (۳) مجاز آخری۔ کمال۔ ذَرٌّ الْحَيَوَانِ ذَرٌّ (ن) تھنوں میں دودھ زیادہ ہونا
لِلَّهِ ذَرٌّ۔۔۔ یہ مجاورہ کسی چیز یا کام کی اچھائی بیان کرتے وقت بطور تعجب بولا جاتا ہے۔

الْقَائِلُ: اسم فاعل۔ کہنے والا۔ مراد: شاعر عدی بن رقیع، جو خاندان بنی امیہ کا نامور شاعر تھا۔

مَبْكَاءٌ: مصدر مبکی۔ بمعنی بُكَاءٌ۔ بکیت: ماضی واحد تکلم۔ میں رویا۔ بکئی بکاء (ض) رونا۔

صَبَابَةٌ: عشق۔ صَبَّ إِلَيْهِ صَبَابَةٌ (س) عاشق ہونا۔ عشق کرنا۔ سفدنی: شاعر کی محبوبہ کا نام۔

شَفِيفٌ: ماضی واحد تکلم۔ میں نے تسکین دی۔ شَفَاهُ شَفَاءً (ض) تندرستی عطا کرنا۔

النَّفْسُ: جان، دل، روح۔ جمع: نَفُوسٌ۔ الف لام مضاف الیہ کے عوض میں ہے ای نفسی۔

تَنَدَّمَ: (تفعل) بے حد شرمندہ ہونا۔ قبلی: ای قَبْلُ بُكَائِي۔

هَيْجٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے برا بیختہ کیا۔ هَيْجَهُ تَهَيْجًا (تفعل) برا بیختہ کرنا۔ جوش دلانا۔

الْفَضْلُ: فضیلت۔ فوقیت۔ اعزاز۔ جمع: أَفْضَالٌ۔ فَضَّلَ فَضْلًا (ن) فوقیت لے جانا۔

مَتَقَدَّمَ: اسم فاعل۔ پہل کرنے والا۔ آگے بڑھنے والا۔ تَقَدَّمَ (تفعل) آگے بڑھنا۔ آگے ہونا۔

أَرْجُو: مضارع واحد تکلم۔ مجھے امید ہے۔ رَجَاءٌ رَجَاءً (ن) امید کرنا۔ امید رکھنا۔

هَذَرٌ: بے فائدہ کلام۔ بکواس۔ هَذَرٌ كَلَامُهُ هَذْرًا (س) کلام کا بے فائدہ ہونا۔ لغو ہونا۔

أَوْرَدْتُ: ماضی واحد تکلم۔ میں نے ذکر کیا۔ أَوْرَدَ الْكَلَامَ إِذَا (افعال) ذکر کرنا

مَوْرَدٌ: اسم ظرف۔ جائے آمد۔ مقام۔ گھاٹ۔ جمع: مَوَارِدٌ۔ وَرْدٌ وَرُودًا (ض) آنا۔

تَوَرَّدْتُ: ماضی واحد تکلم۔ میں پہنچا۔ تَوَرَّدَ الْمَاءُ (تفعل) پہنچنا۔ پانی کی جگہ پر پہنچنا۔

بَاحَتْ: اسم فاعل۔ تلاش کرنے والا۔ بَحَتْ عَنْ شَيْءٍ بِبَحْتٍ بَحْثًا (ف) تلاش کرنا۔

حَتَفٌ: صوت، جمع: حَتُوفٌ۔ ظَلَفٌ: گائے، بکری، وغیرہ کا کھر، مجاز اجیر، جمع: أَظْلَافٌ۔

جَادِعٌ: اسم فاعل۔ کاٹنے والا۔ جَدَعَ أَثْفَةَ جَدْعًا (ف) ناک کاٹنا۔

مَارِيٌّ: ناک کا اگلانہ حصہ۔ پھسگل۔ جمع: مَوَارِنٌ۔

أَنْفٌ: ناک۔ جمع: أَنْوْفٌ۔ كَفٌّ: تھیلی۔ ہاتھ۔ جمع: أَكْفٌ۔

الْحَقِيُّ: مضارع مجہول واحد تکلم۔ میں شامل کیا جاؤں۔ الْحَقُّهُ (افعال) شامل کرنا۔ لاحق کرنا۔ یہ

لَا أُكُونُ کا جواب ہے اس لیے منصوب ہے۔

أَخْسِرَين: واحد: أَخْسِرُ - اسم تفضيل - سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والا - خَسِرَةُ خَسْرًا
وَأَخْسِرَانَا (س) نقصان اٹھانا۔

أَعْمَلٌ: واحد: عَمَلٌ: کام - ارادوی فعل - عَمِلَ عَمَلًا (س) قصداً کوئی کام کرنا (۲) کام کرنا۔

ضَلٌّ: ماضی - وہ ناکام ہوگئی - ضَلَّ سَعْيَهُ ضَلًّا وَضَلَالَةً (ض) ناکام ہونا - بیکار ہو جانا۔

سَعْيٌ: دوڑ دھوپ - تنگ و دو - کوشش - جمع: مَسَاعٍ - سَعَى سَعْيًا (س) کوشش کرنا - تنگ و دو کرنا۔

الْحَيَوَةُ: زندگی - حَيِيَ حَيَاةً (س) زندہ رہنا - زندہ ہونا۔

ذُنْبًا: کم درجہ - گھٹیا درجہ کی - اسم تفضیل مؤنث از ذُنُوبٍ ذَنْبًا ؕ (ک) گھٹیا اور کم درجہ ہونا (۲)

قريب ترین - اسم تفضیل مؤنث از ذُنُوبٍ ذُنُوبًا (ن) قریب ہونا - جمع: ذُنُوبٌ۔

يُخْسِنُونَ: مضارع جمع مذکر غائب - وہ گمان کر رہے ہیں - حَسِبَهُ كَذَا حَسِبَانًا (س) ج) گمان کرنا۔

يُخْسِنُونَ: مضارع - وہ اچھا کر رہے ہیں - أَحْسَنَ فِعْلًا (انفال) بہتر بنانا - اچھی طرح کرنا۔

صَنَعَ: فعل - کام - صَنَعَ الشَّيْءَ صُنْعًا (ف) بنانا - يُخْسِنُونَ صُنْعًا: اچھا کام کر رہے ہیں۔

اشعار کی ترکیب

(۱) لَو: حرف شرط، قَبِلَ مَبْكَاهَا: ترکیب اضافی مفعول فی مقدم ہوا بِنَكَيْتٍ کا - بَنَيْتُ: فعل بافاعل،

صَبَابَةٌ: مصدر، بِسُغْدِي: متعلق ہوا صَبَابَةٌ کے - صَبَابَةٌ: مصدر اپنے متعلق سے ل کر مفعول لہ - بَنَيْتُ فعل

اپنے فاعل و مفعول فی مقدم و مفعول لہ سے ل کر شرط - شَفِيتُ: فعل بافاعل النَّفْسِ: مفعول بہ - قَبِلَ الْقُنْدُمُ:

مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ، شَفِيتُ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و مفعول فیہ سے ل کر جزا - جزا سے ل کر جملہ

شرطیہ ہوا۔

(۲) واو: حرف عطف لیکن: حرف عطف زائد - بَنَيْتُ: فعل بافاعل قَبْلِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ - فعل

اپنے فاعل و مفعول فیہ سے ل کر معطوف علیہ - فَا عَاطِفٌ تَعْقِيْبِي هَيْجٌ: فعل، لبي: متعلق ہوا - الْبِكَاءُ: مفعول بہ

بِكَاهَا: مرکب اضافی ہو کر فاعل - هَيْجٌ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ متعلق سے ل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف،

جملہ معطوف ہوا، فَعَلْتُ مِثْلَ فَا عَاطِفٌ تَعْقِيْبِي - قُلْتُ: فعل بافاعل، الْفَضْلُ: مبتدأ، لِلْمَتَدَمِّ: متعلق ہوا ثابت کے۔

ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ل کر خبر - مبتدأ اپنی خبر سے ل کر مفعول - قُلْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول سے

ل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

عَلَىٰ أَيْبَىٰ وَإِنْ أَعْمَضَ لِي الْفِطْنُ الْمُتَعَابِي، وَنَضَحَ عَنِّي الْمُحِبُّ الْمُحَابِي،
لَا أَكَادُ أَخْلَصُ مِنْ عُمْرٍ جَاهِلٍ، أَوْ ذِي عُمْرٍ مُتَجَاهِلٍ، يَضَعُ مِنِّي لِهَذَا الْوَضْعِ،
وَيَنْدِدُ بِأَنَّهُ مِنْ مَنَاهِي الشَّرْعِ. وَمَنْ نَقَدَ الْأَشْيَاءَ بَعَيْنِ الْمَعْقُولِ، وَأَنْعَمَ النَّظَرَ فِي
مَبَانِي الْأَصُولِ، نَظَّمَ هَذِهِ الْمَقَامَاتِ فِي سَلَكِ الْإِفَادَاتِ، وَسَلَكِهَا مَسَلَكَ
الْمَوْضُوعَاتِ، عَنِ الْعَجْمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ. وَلَمْ يَسْمَعْ بِمَنْ نَبَا سَمِعَهُ عَنْ تِلْكَ
الْحِكَايَاتِ، أَوْ أُنْمَ رُوَاتِهَا فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ۔

ترجمہ: اس کے باوجود کیا اگرچہ چشم پوشی برتتے میرے لیے دانستہ کُنڈ زہن بننے والا سمجھدار۔ اور (اگرچہ) میرا دفاع کرے (یا میری حمایت کرے) مخلص دوست، میں نادان نا تجربہ کار سے اور تجاہل برتتے والے ایسے کینڈور سے چھٹکارا نہیں پاسکوں گا، جو اس تالیف کی بنا پر میرا درجہ گرائے گا اور یہ بات مشہور کرے گا کہ وہ (تالیف) شریعت کی منوعات میں سے ہے۔ اور جو شخص اشیاء کو عقل کی آنکھ سے جانچتا ہے اور اصول کلام کی بنیادوں پر گہری نظر کرتا ہے، وہ ان مقاموں کو افادات کی لڑی میں منسلک کرے گا۔ اور ان کے ساتھ ان مضامین کا سا سلوک کرے گا، جو جانوروں اور بے جان چیزوں سے متعلق ہیں۔ اور ایسا شخص معلوم نہیں ہو سکا، جس نے ان حکایتوں کو بُرا سمجھا ہو (یا جس کے کان ان حکایتوں سے دور ہوئے ہوں) یا جس نے کسی بھی زمانے میں ان حکایتوں کے راویوں کو گنڈے گاڑ ٹھیرا یا ہو۔

تحقیق: اَعْمَضَ: ناضی۔ اس نے چشم پوشی کی۔ اَعْمَضَ اِعْمَاضًا (افعال) چشم پوشی کرنا۔
فِطْنٌ: صفت مشبہ برون حَذَرٌ: سمجھدار۔ ہوشیار۔ اس سے پہلے رَجُلٌ موصوف محذوف ہے، فِطْنٌ
فَطْنًا وَفِطْنَةً وَفَطَانَةً (س) سمجھدار ہونا۔

الْمُتَعَابِي: اسم فاعل۔ دانستہ غبی بننے والا۔ تَعَابِي فَلَانٌ (تفاعل) نا سمجھ بننا۔ بے وقوف بننا۔

نَضَحَ: ناضی واحد مذکر غائب۔ اس نے دفاع کیا۔ نَضَحَ عَنْهُ نَضْحًا (ف) دفاع کرنا۔

۱۔ کیونکہ اس میں جھوٹے اور من گھڑت واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ یعنی وہ واقعات جن کو مقاموں میں بیان کیا گیا ہے، اگرچہ فرضی اور جھوٹے ہیں، مگر ہمارا مقصد ان سے طالب علموں کو ادب سکھانا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے؛ اس لیے تعلیم کے بنیادی اصولوں پر گہری نظر رکھنے والا، ان مقاموں کو نوآئندگی لڑی میں پروئے گا یعنی انہیں مفید اور کارآمد ثابت کرے گا۔

- المُجِبُّ: اسم فاعل۔ دوست۔ اُخْبَهُ اِخْبَابًا (افعال) میت کرنا۔ دوستی کرنا۔
- المُحَابِبِي: اسم فاعل۔ معاون۔ مددگار۔ مجازاً مخلص۔ خاباهُ مُحَابِبَةً (مفعلات) مدد کرنا۔
- اُكْتَادُ: یہ فعل اپنے اِبعِد فعل مضارع کے قریب الوقوع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ افعال مقاربہ میں سے ہے، اس خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ كَادَ كُوْدًا (س) قریب ہونا۔ قریب الوقوع ہونا۔
- أَخْلَصُ: مضارع واحد متکلم۔ میں چھوٹکارا پاؤں گا۔ خَلَصَ مِنْ فُلَانٍ خُلُوصًا (ن) چھوٹکارا پانا۔
- غَمْرٌ: صیغہ صفت۔ نا تجربہ کار۔ جَمِعَ اَغْمَارًا۔ غَمْرُ الرَّجُلِ غَمْرَةٌ (ک) بھولا اور نا تجربہ کار ہونا۔
- جَاهِلٌ: اسم فاعل۔ نادان۔ جَهَلَهُ جَهَالَةً (س) نادانف ہونا۔ نہ جانا۔
- غَمْرٌ: صفت مشبہ، کینہ حسد۔ جَمِعَ غَمُورًا۔ غَمِرَ صَنْوَهُ عَلَيْهِ غَمْرًا (س) دل میں حسد کی آگ لگنا۔
- مُنْجَاهِلٌ: اسم فاعل۔ جاہل بننے والا۔ تَجَاهَلُ (تفاعل) اظہار نادانیت کرنا۔ تکلف جاہل بننا۔
- يَضَعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ گرائے گا۔ وَضَعَ مِنْهُ وَضْعًا (ف) ذلیل کرنا۔ درجہ گراننا۔
- وَضَعٌ: مصدر بمعنی اسم مفعول۔ موضوع، مراد: تالیف۔ وَضَعَ الْكِتَابَ وَضْعًا (ف) تالیف کرنا۔
- يُنْبِذُ: مضارع۔ وہ مشہور کرے گا۔ نَبَذَهُ (تفعلیل) شہرت دینا۔ مشہور کرنا۔ نَبَذَ بِشَيْءٍ بِدَنَامٍ کرنا۔
- مَنَاهِي: واحد: منہیٰ۔ اسم مفعول۔ ممنوعہ چیز۔ نَهَى عَنْهُ نَهْيًا (ف) روکنا۔
- الشَّرْعُ: راستہ۔ طریقہ۔ احکام کا وہ مجموعہ جو خدا کی جانب سے بندوں کی زندگی کے لیے بطور طریق مقرر کیا جائے۔ شَارِعٌ: قانون ساز۔ طریقہ تحدادندی کو واضح کرنے والا۔
- نَقَدَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے جانچا۔ نَقَدَ الشَّيْءَ نَقْدًا (ن) پرکھنا۔ کھرا کھوٹا جانا۔
- أَشْيَاءٌ: واحد: شئیء۔ چیز کسی امر مبہم کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ عَيْنٌ: آنکھ۔ جَمِعَ عَيْنُونَ۔
- الْمَعْقُولُ: مصدر بروزن مفعول، عقل۔ سَجَّحَ عَقْلًا عَقْلًا وَمَعْقُولًا (ض) سمجھنا۔
- أَنْعَمَ: ماضی۔ اس نے گہری نظر کی۔ أَنْعَمَ النَّظْرَ فِيهِ (افعال) گہری نظر کرنا۔ غور کرنا۔ دیکھنا۔
- النَّظْرُ: نگاہ۔ نَظَرَ إِلَيْهِ نَظْرًا (ن) نگاہ ڈالنا۔ دیکھنا، غور کرنا۔ نَظَرَ فِي الْأَمْرِ: غور کرنا۔
- مَبَانِي: واحد: مَبْنِيٌّ بنیاد (۲) عمارت۔ اسم ظرف۔ بَنَى بِنَاءً (ض) تعمیر کرنا۔
- الْأَصُولُ: واحد: أَصْلٌ۔ قاعدہ۔ (۲) جڑ۔ بنیاد۔ مراد: اصول کلام۔ یا اصول تعلیم۔
- نَظْمٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے پرویا۔ نَظَّمَهُ نَظْمًا (ض) پروانا۔ منسلک کرنا۔
- سَبَلَكُ: واحد: سَبَلَكَةٌ لڑی ہتار، دھاگا، لائن۔ جَمِعَ: أَسْلَاكٌ سَبَلَكٌ كَهْرِبَاتِي: بجلی کا تار۔

إِفَادَات: فواحد: إِفَادَةٌ۔ أَفَادَ فَلَانًا إِفَادَةً (انعال) فائدہ پہنچانا۔

سَلَك: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے سلوک کیا۔ سَلَكَ الْمَسْلَكَ مَسْلُوكًا (ن) راستہ اختیار کرنا۔ سلوک کرنا، معاملہ کرنا۔ مَسْلَكٌ: اسم ظرف، راستہ۔ طرز عمل۔ جمع: مَسَالِكٌ۔

الْمَوْضُوعَات: الف لام معنی "الشيء"، أي الشيء وضعت: اس سے مراد وہ من گھڑت واقعات اور قصے ہیں، جو جانوروں اور پتھروں وغیرہ کی زبانی بیان کیے گئے ہیں۔ جیسے: "کتاب کلیلہ دمن" میں ہے۔ واحد: مَوْضُوعٌ: مضمون۔

فَاعِدَةٌ: اسم مفعول کی جو جمع الف تاء کے ساتھ ہوئی، اس کے واحد میں "ة" نہیں آئے گی۔

عَجَمَاوَات: بے زبان چیزیں یعنی جانور۔ واحد: عَجَمَاءٌ بوزن فَعْلَاءٌ۔

جَمَادَات: واحد: جَمَادٌ: بے جان چیز۔ کائنات کی تیسری قسم (حیوان، نبات، جماد)

لَمْ يَسْمَعْ: مضارع مجہول نفی۔ محمد بلیم۔ وہ نہیں سنا گیا۔ سَمِعَ بِهِ سَمْعًا (س) سنا۔

نَبَا: ماضی۔ اس نے برا سمجھا۔ یا وہ دور ہوا۔ نَبَا نَبَوًا (ن) اچٹ جانا، دور ہونا۔ الگ ہونا۔ نَبَا سَمْعًا

عَنْ كَذَا: کراہت کرنا۔ اظہار ناگواری کرنا۔

سَمِعَ: قوت سمع (r) کان۔ جمع: أَسْمَاعٌ۔

أَثْمٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے گنہ گار ٹھہرایا۔ أَثْمُهُ (تفہیل) مجرم ٹھہرانا۔ گنہ گار بنانا۔

ثُمَّ إِذَا كَانَتِ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَبِهَا انْعِقَادُ الْعُقُودِ الدِّينِيَّاتِ، فَأَيُّ حَرَجٍ عَلَى

مَنْ أَنْشَأَ مَلْحًا لِلتَّنْبِيهِ، لَا لِلتَّمْوِينِ، وَنَحَا بِهَا مَنَحَى التَّهْلِيلِ، لَا الْأَكَاذِبِ. وَهَلْ

هُوَ فِي ذَلِكَ إِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنْ انْتَدَبَ لِتَعْلِيمِ، أَوْ هَدَى إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ، شِعْرًا:

عَلَى أَنِّي رَاضٍ بِأَنْ أُحْمَلَ الْهَوَى * وَأُخْلِصَ مِنْهُ لَأَعْلَى وَلَا لِيَا

وَبِاللَّهِ أَعْتَصِدُ فِيمَا أَعْتَمِدُ، وَأَعْتَصِمُ مِمَّا يَصِمُ، وَأَسْتَرْشِدُ إِلَى مَا يَرْشِدُ، فَمَا

الْمَفْرُوعُ إِلَّا إِلَيْهِ، وَلَا الْإِسْتِعَانَةَ إِلَّا بِهِ، وَلَا التَّوْفِيقَ إِلَّا مِنْهُ، وَلَا الْمَوْئِلَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ

تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ، وَبِهِ نَسْتَعِينُ؛ وَهُوَ نِعَمَ الْمُعِينِ.

ترجمہ: پھر جب کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور نیتوں ہی کے ساتھ، دینی معاملات کا قیام

ہوتا ہے، تو کونسا گناہ ہے اس شخص کا کہ جس نے کچھ چٹ پٹی باتیں ملع سازی کے لیے نہیں؛ بلکہ غفلات

سے بیدار کرنے کے لیے تحریر کی ہوں۔ اور ان کے ذریعہ اصلاح اخلاق کا ارادہ کیا ہو، نہ کہ غلط باتوں کا۔ اور وہ شخص تو (مصنف) اس تحریر کے سلسلے میں، صرف اسی شخص کے درجے میں ہوگا کہ جو تعلیم کے لیے آگے بڑھا ہو، یا جس نے سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کی ہو۔ شعر:

اس (تکلیف اور رنج) کے ساتھ (جو میں نے مقامات کے لکھنے میں اٹھایا ہے) میں اس بات پر رضامند ہوں کہ میں نفسانی خواہش (کے اِترام) کو برداشت کر لوں (یا خواہشِ دل کا بوجھ اٹھاؤں یعنی دل کی خواہشِ دل میں رکھوں) اور اس تالیف سے اس طرح چمکنا راپالوں کہ نہ مجھے نقصان ہو اور نہ نفع۔ اور میں اللہ ہی سے طاقت حاصل کرتا ہوں، اس کام کے سلسلے میں جس کام میں ارادہ کر رہا ہوں۔ اور میں عیب لگانے والی چیزوں سے حفاظت چاہتا ہوں۔ اور اس چیز کی طرف رہنمائی چاہتا ہوں، جس کی طرف وہ رہنمائی کرتا ہے (یا اس چیز کی رہنمائی طلب کرتا ہوں جو خیر کا راستہ بتا دے۔ اس صورت میں يُؤشِدُ كَاغَاغَلٌ "میا" ہوگا)

چونکہ وہ ہی پناہ گاہ ہے اور مدد صرف اسی سے حاصل ہوتی ہے اور اس کے سوا نہ کسی سے توفیق حاصل ہوتی ہے اور نہ اس کے سوا جائے پناہ ہے؛ اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے؛ اسی کی طرف میں متوجہ ہوتا ہوں اور ہم سب اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور وہی بہترین مددگار ہے۔

تحقیق: نِیَاتٌ: واحد: نِیْةٌ: ارادہ۔ ارادہ قلبی۔ نَوَى الْأَمْرَ نِیْةً (ض) ارادہ کرتا۔ نیت کرتا۔

اِنْعِقَاد: (انفال) قائم ہونا۔ منعقد ہونا۔

عُقُوذٌ: واحد: عَقْدٌ: معاملہ۔

الذَّنِیَّات: واحد: ذِنِیٌّ: ذری، مذہبی۔ عَفُوذُ الذَّنِیَّاتِ: ذری معاملات۔

خَرَجٌ: گناہ۔ تنگی۔ خَرَجٌ خَوْجًا (س) تنگ ہونا گناہ گار ہونا۔

اَنْشَأَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے تحریر کی۔ اَنْشَأَ الْكِتَابَ (انفال) تحریر کرنا، لکھنا۔

مُلَحٌ: واحد: مُلَحَةٌ: پر لطف بات۔ چٹ پٹی بات

تَنْبِیَةٌ: (تعلیل) بیدار کرنا۔ چونکا نا۔

مَمْنُونَةٌ: (تعلیل) مَوَّةُ الْحَلِیْثِ: کلام میں ملمع سازی کرنا۔ معنی کے عیب کو بحسن الفاظ سے چھپانا۔

نَحَا: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے ارادہ کیا۔ نَحَا الشَّيْءَ نَحْوًا (ن) ارادہ کرنا۔

مَنْحَى: مصدر میسجی بمعنی قصد (۲) م طرف: طریقہ، مقصد۔ اِزْشَقُّ نَحْوًا (ن)

تَهْدِيبٌ: اصلاح کرنا۔ اصل معنی: درخت کے خشک پتوں اور ٹہنیوں کو کاٹنا۔ مجازاً معنی: اخلاقِ فطریہ سے غلط آمیزشوں کو صاف کرنا۔

أَكْذِيبٌ: واحد: أَكْذُوبَةٌ: غلط بات۔ كَذِبٌ كِذْبًا (ض) جھوٹ بولنا۔

هَلٌّ: بمعنی مَآثِرٌ — ذَلِكْ: کا اشاریہ تالیف کتاب — مَنْزِلَةٌ: درجہ۔ مرتبہ۔ جمع: مَنْزِلٌ۔

إِنْتَدَبٌ: ماضی۔ وہ آگے بڑھا۔ اِنْتَدَبَ لِأَمْرٍ (افعال) کسی کام کے لیے آگے بڑھنا۔ لیک کہنا۔

مُسْتَقِيمٌ: سیدھا۔ اسم فاعل۔ اِسْتَقَامَ (استعمال) سیدھا ہونا۔ — عَلِيٌّ: بمعنی مح۔

رَاضٍ: اسم فاعل۔ رضامند۔ خوش۔ رَضِيَ بِهِ رَضِيٌّ وَرَضُوهُنَا (س) راضی ہونا۔ رضامند ہونا۔

أَحْمِلُ: مضارع واحد متکلم۔ میں برداشت کروں۔ حَمَلَةٌ حَمَلًا (ض) بوجھ اٹھانا۔ برداشت کرنا۔

هُوِيٌّ: خواہش۔ عشق و محبت۔ هُوِيَ فُلَانًا يَهْوِي هُوِيٌّ (س) چاہنا۔ محبت کرنا۔

لَاغِيٌّ: عَلِيٌّ: بیان مضرت کے لیے۔ معنی ہوں گے۔ لَاغِيٌّ أَي لَا يَضُرُّنِي: نہ مجھ کو نقصان ہو۔

لَا لِيَا: الف برائے اشباع، لام برائے منفعت۔ أَي: لَا مَنَفَعَةَ لِي يَا لَا يَنْفَعُنِي: نہ مجھ کو نفع ہو۔

أَعْتَصِدُ: مضارع واحد متکلم۔ میں طاقت حاصل کرتا ہوں۔ اِغْتَصَدَ بِهِ (افعال) طاقت حاصل کرنا۔

أَعْتَمِدُ: مضارع واحد متکلم۔ میں ارادہ کر رہا ہوں۔ اِعْتَمَدَ الشَّيْءُ (افعال) ارادہ کرنا۔

أَعْتَصِمُ: مضارع واحد متکلم۔ میں حفاظت چاہتا ہوں۔ اِعْتَصَمَ مِنْهُ (افعال) حفاظت چاہنا، بچنا۔

يَعِيبُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ عیب لگاتا ہے۔ وَصَمَهُ وَضَمًا (ض) عیب لگانا۔

أَسْتَرْشِدُ: مضارع واحد متکلم۔ میں رہنمائی چاہتا ہوں۔ اِسْتَرْشَدَ (استعمال) رہنمائی حاصل کرنا۔

يُزْشِدُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ رہنمائی کرتا ہے۔ اَزْشَدَهُ إِلَيْهِ (افعال) رہنمائی کرنا۔

مَفْزَعٌ: اسم ظرف۔ پناہ گاہ۔ فَرَعَ إِلَيْهِ فَرَعًا (س) پناہ لینا۔

الْإِسْتِعَانَةُ: (استعمال) مدد طلب کرنا۔

مَوْزِلٌ: اسم ظرف۔ پناہ گاہ۔ مَرَجَ وَأَلَّ إِلَيْهِ يَزِيلُ وَنَلَا (ض) پناہ لینا۔ رجوع کرنا۔ توبہ کرنا۔

تَوَكَّلْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے بھروسہ کیا۔ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ (تفعل) بھروسہ کرنا۔ سہارا لینا۔

أَنْيَبٌ: مضارع واحد متکلم۔ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ أَنْابَ إِلَيْهِ إِنَابَةً (افعال) رجوع کرنا۔ متوجہ ہونا۔

نِعْمٌ: فعل مدح۔ بہترین۔ بہت خوب۔

الْمَعِينُ: نَحْوُ بِالْمَدْحِ۔ مددگار۔ اسم فاعل أَعَانَهُ (افعال) مدد کرنا۔

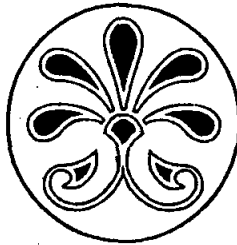
اشعار کی ترکیب

علی: حرف جر، اُن: حرف مشبہ بالفعل، ن: وقایہ، ی: ضمیر اسم۔ راضی: اسم فاعل بافاعل۔ یا: حرف جار، اُن: مصدر یہ، احمَلُ الهسوی: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف مایہ، واو: عاطفہ، اخلص مِنه: فعل بافاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر اُن: کی خبر، اُن: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر خبر و جار باجروں متعلق ہوا قِیت: فعل مجزوف کے۔ قِیت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لاعلیٰ بمعنی لا یضرنی، لا یضرو: فعل بافاعل، ن: وقایہ، ی: ضمیر مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف مایہ۔

لا لیا بمعنی لا ینفعنی: (الف اشباع کا ہے) لا ینفع: فعل بافاعل، ن: وقایہ، ی: ضمیر مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

تَمَّتِ الْمَقْدَمَةُ



پہلے مقامے ”صنعانیہ“ کا خلاصہ

مقامہ حریری کی مقامات میں ہر دس کا پہلا مقام زہد و تقویٰ اور وعظ و نصیحت کی ترغیب و ترہیب پر مشتمل ہے۔ چنانچہ اس مقامے میں ابو یزید مروجی نے ایک داولہ انگیز تقریر کی ہے، جس میں انسان کی غفلت، دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی تیاری کو بڑے موثر انداز میں بیان کیا ہے۔

مقامہ کی ترتیب اس طرح ہے: حارث بن ہمام کہتے ہیں: میں فقر وفاقہ کی وجہ سے پریشان، یمن کے مشہور تہذیب ”صنعانیہ“ کی گلیوں میں کسی ایسے نجی کی تلاش میں گھومتا پھرتا ہوا تھا، جس کے سامنے اپنی ضرورت کے لیے ہاتھ پھیلا سکوں، یا کسی ایسے ادیب کو پاؤں، جس کا دیدار میرے غم کو اور جس کے ساتھ گفتگو میری پیاس کو بجھادے۔ ایک ایک ایسی مجلس میں پہنچ گیا، جہاں کافی لوگ جمع تھے اور رونے رانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک دبا پتلا آدمی بیچ میں کھڑا ہوا نہایت جوش میں وعظ کہہ رہا ہے کہ: اے غافل! تو نے اپنی ہدایت کا راستہ کیوں اختیار نہیں کیا! تو نے معاصی سے اپنے نفس کو کیوں نہ روکا! کیا موت تیرے لئے مقرر نہیں ہے! پس کیا ہے تیری تیاری۔ قبر میں تجھے سونا ہوگا؟ پس وہاں تیرا کیا جواب ہوگا؟ کیا تجھ کو خدا کے پاس لوٹ کر نہیں جانا ہے! وہاں تیرا کون مددگار ہوگا؟ ایک درد انگیز وعظ کے بعد اس نے چلنے کی تیاری کی۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ وہ جانے کی تیاری میں ہے تو ہر ایک نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اپنے ہدایا سے اس کا چھل بھر دیا۔ اس نے سر نیچے کئے ہوئے ہدایا قبول کئے اور ان کے پاس سے تعریف کرتا ہوا روانہ ہو گیا۔ اوداع کہنے کے لئے جو اس کے ساتھ چلتے ان کو رخصت کرتا جاتا، تاکہ کسی کو اس کے ٹھکانے کا علم نہ ہو۔

حارث کہتے ہیں: میں چھپتے چھپاتے اس کے پیچھے چلتا رہا، یہاں تک کہ وہ ایک غار کے دروازے پر پہنچ گیا اور تیزی کے ساتھ غار میں داخل ہو گیا، پھر میں اتنی دیر کے بعد کہ وہ اپنے جوتے اتار لے اور اپنے پیر دھولے، ایک دم اس کے پاس پہنچ گیا، وہاں جا کر دیکھتا ہوں کہ وعظ صاحب کے پاس ایک لڑکا ہے، سامنے شراب اور کبری کا بھنا ہوا گوشت ہے۔ میں نے کہا: اے بھلے آدمی یہ کیا! ابھی اوگوں کے سامنے وعظ و نصیحت کی باتیں ہو رہی تھیں اور یہاں یہ حرکتیں۔ یہ سن کر وہ غصہ میں بھر گیا اور مجھے یہ اندیشہ ہو گیا کہ وہ مجھ پر حملہ کر دے گا، جب اس کا غصہ ختم ہو گیا تو وہ مجھ سے کہنے لگا کہ قریب آؤ اور کھاؤ اور اگر چاہو تو جاؤ اور جو چاہے کہتے پھرو۔ اور اشعار میں جواب دیتے ہوئے کہا: وعظ اور نصیحتوں کا جال تو میں دنیا کمانے کے لئے بچھاتا ہوں۔ یہ سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ میں نے اس کے شاگرد سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ یہ ایہوں کے سر تاج ابو یزید مروجی ہیں۔ پس میں جہاں سے آیا تھا اسی جگہ واپس چلا گیا۔ اور جو کچھ میں نے دیکھا اس پر مجھے بہت تعجب ہوا۔ اس مقامے میں نو (۹) اشعار ہیں۔

الْمَقَامَةُ الْأُولَى: "الصَّنْعَانِيَّةُ"

پہلا مجلس واقعہ شہر "صنعا" کی طرف منسوب ہے۔

الْمَقَامَةُ: مجلس واقعہ۔ مجلس۔ جمع: مَقَامَاتُ۔

الأولى: أول اسم تفضيل كما مؤنث۔ یعنی پہلا۔ جمع: أول وأوليات۔ اور أول کی جمع: أوائل وأولون۔ أول أولاً (س) پہلے ہونا، سبقت لے جانا۔

الصَّنْعَانِيَّةُ: منسوب إلى صنعا، اس میں یا نسبتی ہے، جو مشہور ہوتی ہے، اس سے پہلے نون خلاف قیاس زائد ہے۔ صنعا: ملک یمن کا مشہور و معروف تاریخی شہر اور موجودہ دار السلطنت، یہ شہر طوفان نوح کے بعد اس علاقے میں سب سے پہلے آباد ہوا۔ اسی وجہ سے اس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "الصَّنْعَانِيَّةُ"

حَدَّثَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ، قَالَ: لَمَّا افْتَعَدْتُ غَارِبَ الْإِغْتِرَابِ، وَأَنَا تَنِي الْمَتْرَبَةِ عَنِ الْأَثْرَابِ، طَوَّحْتُ بِي طَوَائِحَ الزَّمَنِ إِلَى صَنْعَاءِ الْيَمَنِ. فَدَخَلْتُهَا خَاوِي الْوَقَاصِ، بَادِي الْإِنْفَاصِ، لَا أَمَلِكُ بُلْغَةَ، وَلَا أَجِدُ فِي جَرِ ابْنِي مُضْغَةً؛ فَطَلَفْتُ أَجُوبَ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الْهَائِمِ، وَأَجُولُ فِي حَوْمَاتِهَا جَوْلَانَ الْحَائِمِ، وَأَزُودُ فِي مَسَارِحَ لِمَحَاتِي، وَمَسَارِيعَ غَدَوَاتِي وَرَوْحَاتِي، كَرِيمًا أَخْلِقُ لَهُ دِينًا جَنِي، وَأَبُوخَ إِلَيْهِ بِحَاجَتِي.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے بیان کیا۔ انھوں نے کہا: جب میں مسافرت کی پیٹھ پر سوار ہوا اور مجھے تنگ حالی نے ہم عمر ساتھیوں سے دور کر دیا، تو مجھے حوادثِ زمانہ نے ملک یمن کے شہر "صنعا" میں لاپینکا۔ چنانچہ میں اس میں اس طرح داخل ہوا کہ تو شے دان خالی تھے، افلاس ظاہر ہو رہا تھا، نہ میں ضرورت بھر چیز کا مالک تھا اور نہ اپنے تھیلے میں کوئی کھانا پاتا تھا۔ پس میں اس کے

راستوں میں دیوانے کی طرح پھرنے لگا اور اس کے جملوں میں پیاسے کی طرح گھومنے لگا۔ اور اپنی نگاہوں کی حدود میں اور صبح و شام آمد و رفت کے مقامات میں، ایسے نئی آدمی کو تلاش کرنے لگا کہ جس کے سامنے میں اپنا چہرہ ذلیل کروں (یعنی اس کے سامنے دستِ سوال دراز کروں) اور اس سے اپنی ضرورت ظاہر کر دوں۔

تحقیق: حَدَّث: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے بیان کیا۔ حَدَّثَ (تفہیم) بیان کرنا۔

حَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: اس سے مصنف نے اپنی ذات مراد لی ہے۔

الْحَارِثُ: اسم فاعل۔ کاشفکار جمع: حَوَارِثٌ وَحَوَارِثٌ. حَوْرُ الْأَرْضِ حَوْرًا (نض) بھتی کرنا۔

هَمَّامٌ: صیغہ مبالغہ۔ زبردست ارادے والا۔ هَمٌّ بِالشَّيْءِ هَمًّا (ن) بچتہ ارادہ کرنا۔

لَمَّا: یہ تین طرح کا ہوتا ہے (۱) ظرفیہ۔ یہ ماضی کے ساتھ خاص ہوتا ہے اور دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، اس طرح کہ دوسرے کا وجود پہلے پر متوقف ہوتا ہے جیسے: لَمَّا جَاءَ نَبِيٌّ أَكْرَمْتَهُ۔ جب وہ آیا تو میں نے اس کا اعزاز کیا۔ یہاں یہی مراد ہے۔ (۲) لَمَّا حرف نفی (بمعنی ابھی تک) یہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے اور تازمانہ تکلم وقوع فعل کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: ذُقْ الْجَوْسَ وَلَمَّا يَخْضُرُ التَّلَامِيذُ۔ گھسنج گیا اور ابھی تک طلبہ حاضر نہیں ہوئے۔ (۳) لَمَّا استثنائیہ بمعنی إِلَّا، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ: کوئی جان ایسی نہیں جس پر کوئی نگران مقرر نہ ہو۔

اِقْتَعَدْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں سوار ہوا۔ اِقْتَعَدَ الدَّابَّةَ (اعتال) سوار ہونا۔ سواری بنانا۔

غَارِبٌ: موٹہ ہا، کندھا۔ پینٹھ کا بالائی حصہ۔ اصل معنی: اونٹ کے کوبان کا بالائی حصہ۔ جمع: غَوَارِبٌ۔

اِغْتَرَبْتُ: مسافرت۔ اِغْتَرَبَ (اعتال) وطن سے نکلنا، پردیسی ہونا۔

أَنَّثَ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے دور کر دیا۔ أَنَّثَى الشَّيْءَ عَنْهُ يُنْثِيهِ اِنْتَاءً (اعتال) دور

کرنا۔ نَأَى عَنْهُ يَنَائِي نَائِيًا (ف) دور ہونا۔

مَتْرَبَةٌ: جھکستی ہنگ حالی (۲) ذلت، مصدر: مَتْرَبٌ اِزْتَرَبَ اِزْتَرَبًا (س) جھکست ہونا، مٹی میں مل جانا۔

أَتْرَابٌ: نواحد۔ اِزْتَرَبٌ: ہجرت۔ ہم عمر۔ ساتھی۔ طَوْحٌ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے دور

پھینک دیا۔ طَوْحٌ بِهِ (تفہیم) دور پھینکنا (۲) ہلاکت کے قریب پہنچانا۔

لَمَّا نَأَتْ: اصل میں اِنْتَبَهَتْ تھا۔ بروزن اِكْرَمْتَهُ۔ یا، متحرک یا قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے "یا" کو الف سے بدل

دیا، اِنْتَابَتْ ہو گیا؛ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف گر گیا، اِنْتَابَتْ ہو گیا۔ اِنْتَابَتْ: اس نے مجھ کو دور کر دیا۔

طوائخ: واحد: مُطِيحَةٌ خلاف قیاس۔ ہلاک کرنے والی۔ مسیبت۔ حادثہ۔

زَمَنٌ: وقت۔ زمانہ۔ جمع: أَوْهَانٌ وَأَوْهَانَةٌ۔ زَمَنِيٌّ: وقتی۔ دنوی۔ مالمی۔

صنعاء الیمن: یمن کی طرف اس لیے اضافت کی کہ دوسرا صنعاء دمشق میں ایک گاؤں بھی ہے۔

دَخَلْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں داخل ہوا۔ دَخَلَهُ دُخُولًا (ن) داخل ہونا۔

خاوی: خالی۔ اسم قائل۔ خَوِي خَوْيًا وَخَوَايَةً (س) خالی ہونا۔

وفاض: واحد: وَفُضَةٌ: توشہ دان۔ چمڑے کا تھیلا، جس میں سفری کھانا رکھا جاتا ہے۔

بادی: ظاہر۔ اسم قائل۔ بَدَا بَدُوًّا (ن) ظاہر ہونا۔ اِبْدَاءً: ظاہر کرنا۔

انفاض: افلاس، فقر۔ اَنْفَضَ الْوِعَاءَ (افعال) مفلس ہو جانا۔ بے زاد بے توشہ ہو جانا۔

لا اَمْلِكُ: مضارع منفی واحد متکلم۔ میں مالک نہیں ہوں۔ مَلَكَ مَلَكًا (ض) مالک ہونا۔

بَلْغَةٌ: کھانے کی اتنی مقدار جو شکم بیری کے لیے کافی ہو۔ ہر ضرورت بھر چیز۔ گذر بھر، جمع: بَلْغٌ۔

لا اَجِدُ: مضارع منفی واحد متکلم۔ میں نہیں پاتا ہوں۔ وَجَدَهُ وَجُودًا وَوَجْدَانًا (ض) پانا۔

جواب: چمڑے کا چھوٹا تھیلا۔ جمع: اَجْرِبَةٌ، جُرْبٌ وَجُرْبٌ۔

مضغفة: اقمہ (۲) گوشت کا ٹکڑا۔ جمع: مُضَغٌ۔ مُضَغُ الطَّعَامِ مُضَغًا (ف) چپانا۔

طَفِقتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے شروع کیا۔ طَفِقَ: فعل شروع، جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس

کے آغاز کو بتاتا ہے۔ مثلاً: طَفِقَ يَفْعَلُ: وہ کرنے لگا۔ طَفِقَ طَفِقًا وَطَفُوقًا (س) شروع کرنا۔

أَجُوبُ: مضارع واحد متکلم۔ میں گھومتا ہوں۔ جَابَ الْبِلَادَ جُوبًا (ن) گھومنا۔ مسافت طے کرنا۔

طُرُقَاتٌ: واحد: طَرِيقٌ: راستہ۔ ”ہا“ ضمیر کا مر جمع ”صنعاء“ ہے۔

هَانِمٌ: اسم قائل (۱) عاشق زار، دیوانہ عشق۔ هَامٌ بِهِ هَيْمًا وَهَيْمًا (ض) عشق میں دیوانہ ہونا (۲)

پریشان۔ راہ منزل گم کرنے والا۔ هَامَ عَلَيَّ وَجْهَهُ هَيْمًا (ض) حیران و پریشان پھرنا۔ جمع: هَيْمٌ وَهَيْمٌ۔

أَجُوبُ: مضارع واحد متکلم۔ میں گھومتا ہوں۔ جَابَ فِي الْأَرْضِ جُوبًا (ن) گھومنا۔ دورہ کرنا۔

طوائخ: قیاس کے اعتبار سے طوائخہ کی جمع ہونی چاہیے۔ بمعنی ہلاک ہونے والی۔ از طَوْخِ (ن) بَوَطِخِ (ض)

ہلاکت کے قریب ہونا۔ ہلاک ہونا۔ اور مُطِيحَةٌ جمع: مُطِيحَاتٌ ہونی چاہیے بمعنی ہلاک کرنے والی از اِطَاخَةٍ

(افعال) بمعنی ہلاک کرنا؛ لیکن ایسا نہیں ہے، بلکہ طوائخ خلاف قیاس مُطِيحَةٌ کی جمع ہے؛ اس لیے طوائخ کے معنی

ہلاک کرنے والی کے ہوتے ہیں، نہ کہ ہلاک ہونے والی۔ فافہم۔

خَوَمَاتٌ: واحد: خَوْمَةٌ: کسی شے کا بڑا حصہ، شہر کا بڑا حصہ یعنی محلہ۔

خَائِمٌ: پیاسا، جمع: خَوْمٌ و خَوَائِمٌ۔ حام الرّجل (خوفان) پیاسا ہونا۔

أَزْوَدٌ: مضارع واحد متکلم۔ میں تلاش کرتا ہوں۔ راد الشیء روذا (ان) تلاش و جستجو کرنا۔

مَسَارِحٌ: واحد: مَسْرِحٌ: اسم ظرف، چراگاہ (۲) میدان، مجازاً: حدود۔ مَسْرُوحُ النَّظَرِ: حد

نگاہ، مَسْرَحٌ مَسْرُوحَاتٌ (ف) جانوروں کا چراگاہ میں جانا۔

لَمَحَاتٌ: واحد: لَمَحَةٌ: ایک نگاہ۔ سرسری نظر۔ لَمَحَ إِلَيْهِ لَمَحَاتٌ (ف) اچھٹی ہوئی نگاہ ڈالنا، دیکھنا۔

مَسَايِحٌ: واحد: مَسِيحَةٌ (جو اصل میں مَسِيحَةٌ بروزن مفعلة اسم ظرف ہے) سیر کی جگہ،

مجازاً: راستہ۔ مَسَاحٌ فِي الْأَرْضِ مَسَايِحَةٌ (ض) سیاحت کرنا۔ چلنا۔

غَدَوَاتٌ: واحد: غَدْوَةٌ: صبح کا جانا۔ آمد۔ غَدَا عَلَيْهِ غَدْوًا وَغَدْوَةٌ (ن) صبح کے وقت جانا۔ یا آنا۔

رَوْحَاتٌ: واحد: رَوْحَةٌ: شام کو جانا۔ واپسی۔ رَاحٌ رَوْحَانٌ (شام کو جانا۔ یا آنا۔ واپس ہونا۔

كِرِيمٌ: اسم فاعل۔ حخی۔ شریف الطبع۔ جمع: كُرَمَاءٌ۔ كُرَامَةٌ (ک) سخی ہونا۔ صاحب عزت ہونا۔

أَخْلَقٌ: مضارع واحد متکلم۔ میں ذلیل کروں۔ أَخْلَقَ الشَّيْءُ (افعال) پرانا کر دینا۔ مراد: ذلیل کرنا۔

دِيْنَاجَةٌ: چہرہ۔ زخار (۲) ہر چیز کا اولیٰ حصہ۔ جمع: دِيْنَاجٌ، اور اس کی جمع: دَبَابِجٌ وَدَبَابِجٌ۔

أَبُوْحٌ: مضارع واحد متکلم۔ میں ظاہر کروں۔ بَاحٌ بِالشَّيْءِ بُوْحَانٌ (ظاہر کرنا۔

حَاجَةٌ: ضرورت (۲) ضرورت کی چیز۔ جمع: حَاجَاتٌ۔ حَاجَ إِلَيْهِ خَوْجَانٌ (محتاج ہونا۔

أَوْ أُدِيْنَا تَفْرِحُ رُوَيْتُهُ غَمِّي، وَتُرُوِي رُوَيْتَهُ غُلْبِي؛ حَتَّى أَذْنِي خَاتِمَةَ الْمَطَافِ،

وهدتني فاتحة الألفاظ، إلى نادٍ رحيب، فخبو على زحامٍ ورحيب، فولجت غابة

الجمع لأسبر مجلبة اللمع؛ فرأيت في بهرة الحلقة، شخصاً شخت الحلقة، عليه

أهبة السباحة، وأهه رنة السباحة، وهو يطبع الأسجاع بجواهر لفظه، ويفرغ

الأسماع بزواجير وعظه، وقد أحاطت به أخلاط الزمر، إحاطة الهالة بالقمر،

والأكمام بالثمر، فدلقت إليه لأفتيس من فوائده، وألقط بغض فرائده، فسمعته

يقول حين خب في مجاله، وهدرت شفايق أرتجاله:

ترجمہ: یا ایسے ادیب کو (تلاش کرنے لگا) کہ جس کا دیدار میری بے چینی کو دور کر دے۔ اور اس

کا بیان میری تشنگی بچھا دے: حتیٰ کہ مجھے گشت کے اختتام اور (خداوندی) مہربانیوں کے آغاز نے، ایک ایسی مجلس تک پہنچا دیا جو کشادہ تھی۔ اور جو لوگوں کے ہجوم اور رونے کی آواز پر مثل تھی (اَذْنَبی اور هَذَنْبِی کا چونکہ ایک ہی مفہوم ہے اس واسطے اَذْنَبی کا ترجمہ کیا گیا اور هَذَنْبِی کو ترک کر دیا گیا) پس میں لوگوں کے ہجوم میں گھس گیا، تاکہ آنسوؤں کا سبب معلوم کروں۔ تب میں نے حلقہ کے درمیان ایک ایسے لاغر جسم آدمی کو دیکھا جس پر سفر کا سامان تھا۔ اور جس کی مُردوں پر رونے کی سی آواز تھی۔ وہ مثنیٰ جملوں کو اپنے الفاظ کے جواہرات سے آراستہ کر رہا تھا۔ اور اپنے وعظ کی تنبیہات سے کانوں کو کھٹکھٹا رہا تھا اور حالت یہ تھی کہ مختلف قسم کی ٹولیوں نے اُسے ایسا گھیر رکھا تھا، جیسے ہالہ جانند کو اور جھلیاں چپلوں کو گھیرتی ہیں۔ چنانچہ میں اس کے پاس پہنچا، تاکہ اس کی کچھ کارآمد باتیں حاصل کروں اور اس کے کچھ اصول موتی چُن سکوں: تو میں نے اُسے اس وقت یہ کہتے ہوئے سنا، جب کہ وہ اپنی جگہ متحرک ہوا اور اس کے برجستہ کلام کی آواز گونجی۔ کہ (آگے ابوزید سروجی کی تقریر کا آغاز ہے)

تحقیق: اذنب: اذیب۔ فن ادب کا ماہر۔ جمع: اذباء۔ اذْب اذْبًا (ک) فن ادب کا ماہر ہونا۔
تَفْرُجُ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ دور کر دے۔ فَرَّجَ اللَّهُ الْغَمَّ (تفعل) تکلیف دور کرنا۔
رُؤْيَةٌ: دیدار۔ رَأَى رَأْيًا وَرُؤْيَةً (ف) دیکھنا۔

عُمَّةٌ: رُجْعٌ و عُجْمٌ۔ بچھینی۔ تکلیف۔ جمع: عُمَّمٌ۔ عُمَّةٌ عُمَّانٌ (ر) بچھنا۔ تکلیف میں مبتلا کرنا۔
سُرُوبٌ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ سیراب کر دے۔ اَزْوَاهُ اِزْوَاءٌ (افعال) سیراب کرنا۔
اَزْوَى الْعُلَّةِ، پیاس بچھانا۔

عُلَّةٌ: سخت پیاس۔ جمع: عُلُلٌ۔ عُلُّ يَعْلُلُ عُلَّةً (ن) سخت پیاس لگنا۔ یہ مجہول ہی مستعمل ہے۔
اَذْتٌ: ناض واحد مؤنث غائب۔ اس نے پہنچا دیا۔ اَذَى اِلَيْهِ الشَّيْءُ تَادِيَةً (تفعل) پہنچانا۔
خَائِمَةٌ: اسم فاعل مؤنث۔ انتقام۔ انجام۔ جمع: خَائِمَاتٌ۔ خَتَمَ الشَّيْءُ خَتْمًا (ض) ختم کرنا۔
الْمَطَافُ: مصدر مسمى۔ گشت۔ پھیری۔ چکر۔ طَافَ الْمَدِينَةَ طَوَافًا (ن) گشت کرنا۔ گھومنا۔
هَدَتْ: ناضی۔ اس نے راستہ دکھایا۔ هَدَى فُلَانًا اِلَيْهِ هِدَايَةً (ض) راستہ دکھانا۔ راہ نمائی کرنا۔
فَاتِحَةٌ: اسم فاعل مؤنث۔ آغاز۔ ابتداء۔ جمع: فَوَاتِحٌ۔ فَتَحَهُ فَتْحًا (ف) آغاز کرنا۔ کھولنا۔
الطَّافُ: واحد: لَطَفٌ۔ مہربانی۔ کرم۔ لَطَفَ بِهِ يَلْطَفُ لَطْفًا (ن) مہربانی کرنا۔
نَادٍ: اسم فاعل۔ مجلس۔ محفل۔ بزم۔ جمع: اَنْدِيَةٌ۔ نَدَاهُ نَدْوًا (ن) جمع کرنا۔ لوگوں کو اکٹھا کرنا۔

- رَحِيبٌ: صیغہ صفت بمعنی کشادہ۔ جمع: رُحْبٌ۔ رَحِبَ الْمَكَانَ رَحِيْبًا (س) جگہ کا کشادہ ہونا۔
 مُحْتَوٍ: اسم فاعل مشتمل۔ اِحتَوَىٰ علیہ اِحتِواءٌ (اعتال) مشتمل ہونا۔
 زِحَامٌ: ہجوم۔ بھیترزَحْمَةٌ زَحْمًا وَزِحَامًا (ف) دھکا دینا۔ بھیتر لگانا۔
 نَحِيْبٌ: مصدر۔ رونے کی آواز، سکی۔ نَحَبَ نَحْبًا وَنَحِيْبًا (ف) سسکیاں بھرنا، باواز بلند رونا۔
 وَلَجْتُ: ماضی واحد تنکلم۔ میں گھس گیا۔ وَلَجَ النَّيْتُ وَلُوجًا (ض) گھستا۔ داخل ہونا۔
 غَابَةٌ: جنگل۔ مجازاً لوگوں کی بھیتر۔ جمع: غَابَاتٌ۔ جَمَعُ: جمع، جمع، جُمُوعٌ۔
 أَسْبَرُ: مضارع واحد تنکلم۔ میں معلوم کروں۔ سَبْرَةٌ سَبْرًا (ن) معلوم کرنا۔ گہرائی ناپنا۔
 مَجْلِبَةٌ: اسم ظرف، سبب۔ جمع: مَجَالِبٌ۔ جَلَبَهُ جَلْبًا (ن) کھینچنا۔ حاصل کرنا۔
 دَفَعُ: آنسو۔ جمع: دُمُوعٌ۔ نَهْرَةٌ: بیچ۔ درمیان۔ جمع: بُهْرٌ۔
 حَلْفَةٌ: دائرہ۔ گھیرا۔ حلقہ۔ مجازاً: لوگوں کی جماعت۔ جمع: حَلَقٌ وَحَلَقَاتٌ۔
 شَخْصٌ: آدمی، ذات۔ تنفس۔ دور سے نظر آنے والی شے۔ جمع: أَشْخَاصٌ۔
 شَخْتُ: صفت مشبہ برون صَعْبٌ لاغر۔ کمزور۔ جمع: شِخَاتٌ۔ شَخْتُ شُخُوْتًا (ک) کمزور ہونا۔
 خَلْفَةٌ: پیدائشی ہیئت (۲) جسم کی ساخت۔ فطرت۔ خَلَقَ (ن) پیدا کرنا۔ شَخْتُ الْخَلْقَةِ، کمزور جسم۔
 أَهْبَةٌ: سامان سفر۔ تیاری۔ جمع: أَهْبٌ۔ تَأَهَّبَ لِلسَّفَرِ (تعلل) رخت سفر باندھنا۔
 سِيَاحَةٌ: جہاں گردی، سیاحت۔ سَاخَ فِي الْأَرْضِ سِيَاحَةً (ض) گھومنا، سیر و سیاحت کرنا۔
 رَلَّةٌ: رونے کی آواز۔ جمع: رَلَاتٌ۔ رَلَّ رَلِيْنَا (ض) باوازرونا۔
 النَّيَاحَةُ: نوحہ، داویلا، ماتم۔ نَاخَ عَلَى الْمَيِّتِ نُوْحًا وَنِيَاحَةً (ن) مردے پر رونا۔
 يَطْبِيعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ آراستہ کر رہا ہے۔ طَبَعَهُ طَبِيعًا (ف) آراستہ کرنا۔ نقش بنانا۔
 الْأَسْبَجَاعُ: واحد۔ سَجَعٌ: مقفیٰ عبارت۔ ایسا منثور کلام جس کے جملوں کے آخری حرفوں پر حرکت
 وسکون کی یکسانیت کا لحاظ رکھا جائے۔ سَجَعُ الْكَلَامِ سَجْعًا (ف) کلام کو مقفیٰ بنانا۔ قافیہ بندی کرنا۔
 جَوَاهِرٌ: واحد۔ جَوَاهِرٌ: ہر قیمتی پتھر۔
 لَفْظٌ: مصدر بمعنی اسم مفعول۔ کلام۔ جمع: أَلْفَاظٌ، لَفْظٌ (ض) پھینکنا۔ زبان سے نکالنا۔
 يَقْرَعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ قَرَعَ الْأَسْمَاعَ قَرَعًا (ف) کانوں کو کھٹکھٹانا۔
 یعنی متنبہ کرنا۔ الْأَسْمَاعُ: واحد۔ سَمِعَ: قوتِ سَمْعٍ، کان۔

زَوَاجِرٌ: واحد: زَاجِرَةٌ: دھکی۔ تسمیہ۔ اسم فاعل۔ زَجَرَهُ زَجْرًا (ن) دھکا۔ ڈانٹا۔
وَعَظًا: وعظًا۔ نصیحت۔ وَعَظَهُ وَعَظًا وَعَظَةً (ض) نصیحت کرنا۔

هَائِدَةٌ: زَوَاجِرٌ وَعَظًا میں إضافة الصفة إلى الموصوف ہے أي أَلَمَوْا عِظَ الزَّاجِرَةَ۔

هَائِدَةٌ: جتنے بھی مصادر ایسے ہیں جن کا ناکلمہ واو ہے، وہ اکثر باب ضرب سے آتے ہیں۔

أَحَاطَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے گھیرا۔ أَحَاطَ بِهِ إِحَاطَةً (افعل) گھیرنا۔

أَخْلَاطٌ: واحد: خِلْطٌ: وہ شے جس میں دوسری شے کی آمیزش ہو۔ مخلوط چیز۔

زُمْرٌ: واحد: زُمْرَةٌ: جماعت۔ گروہ۔ أَخْلَاطُ الزُّمْرِ: مختلف قسم کی ٹولیاں۔

هَالَةٌ: چاند کے ارد گرد نمایاں ہونے والا گھیرا۔ حلقہ۔ نُزُلٌ: جمع: هَالَاتٌ۔

قَمَرٌ: تیسری شب کے بعد سے آخر ماہ تک کا چاند۔ جمع: أَقْمَارٌ وَأَقْمَرَةٌ۔

أَكْمَامٌ: واحد: كِمٌّ: پھل کے اوپر کی جھلی۔ کلی کا غلاف۔ كَمَّةٌ كَمًّا (ن) چھپانا، ڈھانکنا۔

ذَلَفْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں قریب ہوا۔ ذَلَفَ إِلَيْهِ ذَلْفًا وَذَلُوفًا (ض) قریب ہونا۔

أَقْتَبَسْتُ: مضارع واحد متکلم۔ میں حاصل کروں۔ أَقْتَبَسَ مِنْهُ عَلِمًا إِقْتِبَاسًا (اتعال) استفادہ

کرنا۔ حاصل کرنا۔ فَوَائِدٌ: واحد: فَائِدَةٌ: کارآمد بات۔

أَلْتَقِطُ: مضارع واحد متکلم۔ میں چن سکوں۔ اَلْتَقِطُهُ (اتعال) جمع کرنا، چننا، حاصل کرنا۔

فَرَانِدٌ: واحد: فَرِيدَةٌ: انمول موتی۔ انوکھی اور نایاب شے۔ فَرُوذٌ (ن، س، ک) انوکھا اور یکساں ہونا۔

حَبٌّ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ متحرک ہوا۔ وہ دوڑا۔ حَبَّ فَلَانٌ فِيهِ حَبِيْبًا (ن) دوڑ کر چلنا۔

مَجَالٌ: اسم ظرف، میدان، جگہ۔ جولان گاہ۔ جَالٌ فِي الْأَرْضِ جَوْلَانًا (ن) گھومنا۔

هَدْرٌ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ آواز گونجی۔ هَدَرَ الْبَعِيرُ هَدْرًا (ض) اونٹ کا بلبلانا،

آواز نکالنا۔ شَقَاشِقٌ: واحد: شَقِيشِقَةٌ: اونٹ کے منہ کا جھاگ۔ مجازاً: پر جوش آواز۔

إِرْتَبَالَ: بر جستگی کلام، بدیہ گوئی۔ إِرْتَبَلَ الْكَلَامَ (اتعال) بر جستہ بولنا۔ فی البدیہ کلام کرنا۔

أَيُّهَا السَّادِرُ فِي غُلُوَاتِهِ، السَّادِلُ نُوْبَ خِيَالِهِ، الْجَامِحُ فِي جَهَالِيَّتِهِ، الْجَانِحُ إِلَى
خَزَعِيَلِيَّتِهِ، إِيْلَامٌ تَسْتَمِرُّ عَلَى غَيْكِ، وَتَسْتَمِرُّ مِرْعَى بَغِيكِ، وَحَتَامٌ تَتَنَاهَى فِي
زَهْوِكَ، وَلَا تَنْتَهِي عَنِ لَهْوِكَ! تَبَارُزُ بِمَغْفِصِيَّتِكَ، مَالِكٌ نَاصِيَّتِكَ، وَتَجْعُرِي بِقَبِيحِ

سَبْرَتِكَ، عَلَيَّ عَالِمٍ سَبْرَتِكَ، وَتَوَارَىٰ عَنْ قَرِينِكَ، وَأَنْتَ بِمَرَأَىٰ رَقِيْبِكَ،
وَتَسْتَخْفِي مِنِّ مَمْلُوكِكَ، وَمَا تَخْفَىٰ خَافِيَةٌ عَلَيَّ مَلِيْكِكَ. أَنْظُنُّ أَنْ سَتَنْفَعَكَ حَالُكَ،
إِذْ آتَىٰ أَرْحَاحُكَ! أَوْ يُنْفَذَكَ مَالُكَ، حِينَ تُؤَيِّقُكَ أَعْمَالُكَ! أَوْ يُغْنِي عَنْكَ نَدْمُكَ، إِذَا
زَلَّتْ قَدَمُكَ! أَوْ يُعْطِفُ عَلَيْكَ مَعَشْرُكَ، يَوْمَ يَضْمُكَ مَحْشَرُكَ!

ترجمہ: اس اپنی غلط روی میں بے باک ہونے والے، اپنے دامنِ غرور کو دراز کرنے والے، اپنی نادانیوں میں بے مہار ہونے اور اپنی بیہودگیوں میں مشغول رہنے والے! تو کب تک اپنی بے راہ روی پر قائم رہے گا اور اپنے ظلم کی چراہ گاہ کو پسند کرتا رہے گا۔ اور تو کب تک اپنے غرور میں حد سے بڑھتا رہے گا اور اپنے لہو و لب سے باز نہیں آئے گا۔ تو اپنی پیشانی کے مالک (خالق) کا اپنی نافرمانی کے ذریعہ مقابلہ کرتا ہے اور تو اپنے باطن کی خبر رکھنے والے کے سامنے، اپنی بد چلنی میں دلیر بنتا ہے اور تو اپنے رشتے دار سے چھپتا ہے؛ حالانکہ تو اپنے محافظ کی نگاہ میں ہے اور تو اپنے غلام سے چھپنے کی کوشش کرتا ہے؛ حالانکہ کوئی چھپنے والی بات تیرے مالک سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ تیری (موجودہ) حالت تجھے اس وقت نفع پہنچائے گی، جب کہ تیری رواں گی کا وقت آجائے گا۔ یا یہ کہ تیرا مال تیری جان چھڑائے گا، جب کہ تیرے اعمال تجھے ہلاکت میں ڈالیں گے۔ یا یہ کہ تیری پشیمانی تجھ کو اس وقت فائدہ پہنچائیگی، جب کہ تیرا پیر ڈرگ جائے گا۔ یا یہ کہ تجھ پر رحم کریں گے تیرے قبیلے کے لوگ، جس روز کہ قیامت کا میدان تجھے سمیٹ لے گا۔

تحقیق: سَادِرٌ: اسم فاعل، بے پرواہ، بے باک، گمراہ۔ سَدِرٌ سَدْرًا (س) بے پرواہ ہونا۔ بے باک ہونا، حیران و پریشان ہونا، بھگنا۔

غُلُوَاءٌ: حد سے تجاوز، بے راہ روی (۲) مستی شباب۔ غَلَا فِيهِ غُلُوًّا (ن) مبالغہ کرنا۔ حد سے بڑھنا۔

السَّادِلُ: اسم فاعل۔ دراز کرنے والا۔ لٹکانے والا۔ سَدَلَ الثَّوْبَ سَدْلًا (ن) کپڑا لٹکانا۔

ثَوْبٌ: کپڑا۔ جمع: أَثْوَابٌ وَثِيَابٌ۔ مراد: دامن۔ خِيْلَاءٌ: تکبر۔ غرور۔ اثْرَابٌ۔

جَامِحٌ: اسم فاعل۔ بے لگام۔ سُرْكَشٌ۔ جَمَحَ الرَّجُلُ جَمُوحًا (ف) سرکش ہونا۔ بے لگام ہونا۔

جَهَالَاتٌ: واحد: جَهَالَةٌ۔ نادانی۔ بے وقوفی۔ جَهَلٌ جَهَالَةً (س) نادانانہ ہونا۔

جَالِحٌ: مائل۔ متوجہ۔ جَنَّحَ إِلَيْهِ جُنُوحًا (ف) مائل ہونا۔ مشغول ہونا۔

خَزْ غِبْلَاتٌ: بے ہودگیاں۔ فضول باتیں، ہنسی کی باتیں۔ واحد: خَزْ غِبْلَةً۔

الْأَمُّ: یہ اصل میں "اپنی" حرف جراور "ما" استفہامیہ سے مرکب ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب "ما"

استفہامیہ پر کوئی ایسا حرف جر داخل ہوتا ہے جس کے آخر میں "یا" ہو جیسے: إِلَى۔ حَتَّى، تو أُس إِلَى یا حَتَّى کی "یا" کو تو بصورت الف لکھا جاتا ہے اور "مَا" استفہامیہ کے الف کو گردایا جاتا ہے یعنی الْأَمْ یا حَتَّم لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ اور اگر "مَا" استفہامیہ سے پہلے کوئی ایسا حرف جر آئے جس کے آخر میں یا نہ ہو جیسے لام۔ با وغیرہ، تو اس صورت میں "مَا" کا الف لکھنے اور پڑھنے دونوں صورتوں میں ساقط رہتا ہے یعنی لِمَ۔ بِمَ وغیرہ لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

تَسْتَمِرُّ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو برقرار رہے گا۔ اسْتَمَرَ عَلَيَّ كَذَا (استعمال) برقرار رہنا۔
غِيٌّ: گمراہی۔ غلط روی۔ غَوِيَّ يَغْوِي غَوَايَةَ (س) وَعَوِي يَغْوِي غِيًّا (ض) گمراہ ہونا۔

تَسْتَمِرُّ: مضارع۔ تو پسند کرتا رہے گا۔ اسْتَمَرْتُ الشَّيْءَ (استعمال) پسند کرنا۔ خوش گوار پانا۔

مَرَعِي: اسم ظرف۔ چراگاہ۔ جمع: مَرَاعِي۔ رَعَى رَعِيًّا (ف) چرنا، چرانا (لازم و متعدی)
بَغِيٌّ: ظلم، سرکشی۔ بَغِيٌّ عَلَيْهِ بَغِيًّا (ض) ظلم کرنا۔ سرکشی کرنا۔

حَتَّم: یہ اصل میں حَتَّى مَا تھا، بمعنی کب تک۔ یہ إِلَام کی طرح ہے، جو ابھی چند سطریں پہلے گذرا۔
تَتَنَاهَى: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو حد سے بڑھتا رہے گا۔ تَنَاهَى فِي شَيْءٍ يَتَنَاهَى تَنَاهِيًا

(تقابل) حد سے بڑھنا۔ حد کو پہنچنا۔ انتہاء کو پہنچنا۔

زَهْوٌ: غرور۔ تکبر۔ زُهِيَ الرَّجُلُ زَهْوًا (ن) غرور کرنا۔ اترانا۔ اس معنی میں یہ مجہول مستعمل ہے۔
لَا تَنْتَهِي: مضارع منقح واحد مذکر حاضر۔ تو باز نہیں آئے گا۔ انْتَهَى عَنْهُ (اعتعال) باز آنا۔ رُکنا۔

لَهْوٌ: کھیل کود۔ تفریح۔ بے نتیجہ کام۔ لَهَا لَهْوًا (ن) کھیلنا۔ تفریح کرنا۔ فضول کام کرنا۔

تُبَارِزٌ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو مقابلہ کرتا رہے گا۔ بَارَزَهُ مُبَارَزَةً (مفاعلت) مقابلہ کرنا۔

مَغْصِبَةٌ: گناہ۔ نافرمانی۔ جمع: مَغْصِبِي۔ عَصَاهُ مَغْصِبَةٌ (ض) نافرمانی کرنا۔ گناہ کرنا۔

مَالِكٌ: مالک۔ جمع: مَمْلُوكٌ وَمَمْلَاكٌ۔ نَاصِيَةٌ: پیشانی۔ پیشانی کے بال۔ جمع: نَوَاصِي۔

تَجْتَرِي: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو دلیر بنتا ہے۔ اجْتَرَأَ عَلَيْهِ (اعتعال) بہادری دکھانا۔

فَبِحْ: بدنمائی۔ برائی۔ فَبِحًا وَفَبَاحَةً (ک) برا اور بد شکل ہونا۔ فَبِحٌ، فَبِحٌ، فَبِحٌ۔ برا۔

مِسِيرَةٌ: عادت۔ روش۔ طرز عمل۔ چلن (۲) سوانح حیات۔ جمع: مَسِيرٌ۔

هَائِدَةٌ: فغلة کے وزن پر جو مصادد ہوتے ہیں، وہ فعل کی خاص نوعیت پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: مِسِيرَةٌ خاص روش۔ چلنے کا خاص طریقہ۔ اور خَلَّةٌ مخصوص سفر۔

سَرِيْرَةٌ: دل کی بات۔ راز۔ جمع: سَرَاوِرُ۔ فَعِيْلَةٌ بمعنی مفعولَةٌ۔ سَرَّ الشَّيْءُ سَرًّا (ن) راز میں رکھا۔

تَوَارِي: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو چھپتا ہے۔ تَوَارِي (ف) (ن) پوشیدہ ہونا۔ چھپنا۔

قَرِيْبٌ: رشتہ دار۔ جمع: أَقْرِبَاءُ۔ قَرُبَ قُرْبًا، (ک) نزدیک ہونا۔

مَرَأَى: اسم ظرف۔ دیکھنے کی جگہ۔ مجازاً: نَگاه۔ رَأَى رُؤْيَةً (ف) دیکھنا۔

رَقِيْبٌ: فَعِيْلٌ بمعنی فاعل، محافظ و نگہبان، مراد: اللہ تعالیٰ۔ جمع: رُقَبَاءُ۔ رَقَبَهُ رَقَابَةً (ن) حفاظت کرنا۔

تَسْتَخْفِي: مضارع واحد مذکر حاضر، تو چھپتا ہے۔ اسْتَخْفَاءً (استعمال) چھپنا، چھپنے کی کوشش کرنا۔

مَمْلُوْكٌ: اسم مفعول، غلام، جمع: مَمَائِلِكٌ۔ مَلَكَهُ مَلِكًا (ض) مالک ہونا۔

تَخْفِي: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ چھپتی ہے۔ خَفِيَ خَفَاءً (س) چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔

خَوَافِيَّةٌ: اسم فاعل مؤنث، پوشیدہ بات۔ راز۔ جمع: خَوَافِبُ۔

مَلِيْكٌ: صیغہ بالذکر، جمع: مَلِكَاءُ۔ کامل ملکیت رکھنے والا، بادشاہ، مالک مطلق یعنی اللہ تعالیٰ۔

تَطْنُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو گمان کرتا ہے۔ طَنَّهَ طَنًَّا (ن) گمان کرنا۔

سَتَفَعُ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ نفع پہنچائے گی۔ نَفَعَهُ نَفْعًا (ف) نفع پہنچانا۔

حَالٌ: کیفیت، حالت۔ جمع: أَحْوَالٌ۔ حَالَ الشَّيْءِ حَوْلًا (ن) بدلنا۔

آن: ماضی واحد مذکر غائب۔ وقت آ گیا۔ آنَ يَبِيْنُ أَيْنًا (ض) وقت آنا۔ وقت ہونا۔

إِرْتِحَالٌ: کوچ، روانگی (استعمال) سفر کرنا۔ سفر کے لیے روانہ ہونا۔

يُنْقِذُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ جان چھڑائے گا۔ أَنْقَذَهُ (ف) جان چھڑانا۔ نجات دلانا۔

حِيْنٌ: وقت، موقع، زمانہ۔ جمع: أَحْيَانٌ۔ حَانَ حَيْنًا۔

تَوْبِقُ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ ہلاکت میں ڈالے گی۔ أَوْبَقَهُ (ف) ہلاکت میں ڈالنا۔

يُغْنِي: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ فائدہ پہنچائے گا۔ أَغْنَى الشَّيْءُ عَنْهُ (ف) فائدہ دینا۔

نَدَمٌ: شرمندگی۔ سابقہ فعل پر پچھتاوا۔ نَدِمَ نَدَمًا (س) پشیمان ہونا۔

زَلَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ وہ پھسل۔ زَلَّتْ قَدَمُهُ زَلًّا وَزَلْزَلًا (ض) پیر پھسلنا۔ ڈمکنا۔

فائده: اعضائے جسمیہ جو دو دو ہیں، وہ مؤنث سماعی استعمال کیے جاتے ہیں: البتہ صُدْعٌ، حَذٌّ۔

حَاجِبٌ: میری اس سے مستثنیٰ ہیں۔

يَعْطِفُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ رحم کرے گا۔ عَطَفَ عَلَيْهِ عَطْفًا (ض) مہربانی کرنا۔

شفقت کرنا۔ مغشّر: جماعت۔ قبیلہ۔ قوم۔ جمع: مغاشّر۔

یضم: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ سمیٹے گا۔ ضمّ الشیء ضمناً (ن) سمینا۔ جمع کرنا۔

مخشّر: ام ظرف۔ میدان محشر۔ قیامت کا دن۔ جمع کرنے کی جگہ۔ خشرة حشر (ن) جمع کرنا۔

هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحَبَّةَ اهْتِدَائِكَ، وَعَجَلْتَ مُعَالَجَةَ دَائِكَ، وَفَلَلْتَ شِبَاةَ
اغْتِدَائِكَ، وَقَدَعْتَ نَفْسَكَ فِيهِ أَكْبَرَ أُغْدَائِكَ! أَمَا الْجَمَامُ مِعَاذُكَ فَمَا إِغْدَاؤُكَ!
وَبِالْمَشِيبِ إِنْذَارُكَ، فَمَا أُغْدَارُكَ، وَفِي اللَّحْدِ مَقِيلُكَ فَمَا قَيْلُكَ، وَإِلَى اللَّهِ
مَصِيرُكَ، فَمَنْ نَصِيرُكَ! طَالَمَا أَبْقَطَكَ الدَّهْرُ فَتَنَاعَسْتَ، وَجَذَبَكَ الْوَعْظُ
فَتَفَاعَسْتَ، وَتَجَلَّتْ لَكَ الْعِبْرُ فَتَعَامَيْتَ، وَخَضَّحَ لَكَ الْحَقُّ فَتَمَارَيْتَ،
وَأَذْكَرَكَ الْمَوْتُ فَتَنَاسَيْتَ، وَأَمْنُكَ أَنْ تُوَاسِي فَمَا آسَيْتَ۔

ترجمہ: تو نے اپنی ہدایت کا راستہ کیوں نہ اختیار کیا (یا تو ہدایت پانے کے راستے پر کیوں نہ
گامزن ہوا) اور تو نے اپنی بیماری کے علاج میں کیوں نہ جلت کی۔ اور اپنے ظلم کی دھار کو کیوں نہ کند
بنایا۔ اور تو نے (معاصی سے) اپنے نفس کو کیوں نہ روکا؛ پس وہی تیرا سب سے بڑا دشمن ہے۔ کیا
موت تیرے لیے مقرر نہیں ہے؟ پس کیا ہے تیری تیاری۔ اور بڑھاپے سے تجھ کو ڈرایا جا رہا ہے، پس
کیا ہوگی تیری معذرت (گناہوں سے) اور قبر میں تجھے سونا ہوگا، پس تیرا کیا جواب ہوگا (قبر کے
سوالات کا) اور اللہ ہی کے پاس تجھے پہنچنا ہے، پس کون ہوگا تیرا مددگار (اللہ کی تجھ سے باز پرس کے
وقت)؟؟۔ بہت سی دفعہ تجھے زمانہ نے جگایا؛ مگر تو نے نیند طاری کر لی۔ اور تجھے وعظ نے (خبر کی
طرف) کھینچا؛ لیکن تو پیچھے ہٹ گیا۔ اور تیرے لیے عبرت کی چیزیں ظاہر ہوئیں؛ لیکن تو اندھا بن گیا۔
اور تیرے لیے حق بات منکشف ہوئی، مگر تو نے بحث و مناظرہ کیا اور تجھے موت نے (اپنی آمد کو) یاد
دلایا؛ لیکن تو نے فراموش کر دیا۔ اور تجھے اس بات کا موقع ملا کہ تو اظہار ہمدردی کرے (اس صورت
میں "أَمْنُكَ" کا فاعل "أَنْ تُوَاسِي" بتاویل مصدر ہوگا۔ دوسرا ترجمہ: زمانے نے تجھے قدرت دی کہ تو
وَبِالْمَشِيبِ سے فَمَنْ نَصِيرُكَ تک کا دوسرا ترجمہ (اس اعتبار سے کہ تینوں جملے بھی اَمَّا کے تحت ہوں) کیا
بڑھاپے سے تجھ کو ڈرایا نہیں جا رہا ہے، پس کیا ہوگا تیرا مدد۔ اور کیا قبر میں تجھے سونا نہیں ہے، پس تیرا کیا جواب ہوگا
(قبر کے سوالات کا) اور کیا اللہ تعالیٰ کے پاس تجھے پہنچنا نہیں ہے، پس کون ہوگا تیرا مددگار؟

اظہار ہمدردی کرے، اس صورت میں اَمْكُنْ کا فاعل ”الدَّهْرُ“ ہوگا، اور اَنْ تُوَاسِيَ مفعول بہ؛ لیکن تو نے ہمدردی ظاہر نہ کی۔

تحقیق: هَلَّا: کیوں نہیں۔ حرف تفضیض مرکب از ”هل“ استفہامیہ اور ”لا“ نافیہ۔ برائے اَکْسَاهُ ویرا بختگی (۲) برائے ملامت اور برائے تنبیہ۔

فائدہ: هَلَّا: جب ماضی پر داخل ہوتا ہے، تو ترک فعل پر ملامت کے لئے آتا ہے یعنی اُس وقت برائے ملامت اور برائے تنبیہ ہوتا ہے۔ جیسے: هَلَّا اَمَنْتَ تو آخر ایمان کیوں نہیں لایا۔ یعنی لانا چاہئے تھا۔ اور جب مضارع پر داخل ہوتا ہے، تو کسی فعل کے کرنے پر ابھارنا مقصود ہوتا ہے یعنی اُس وقت برائے اَکْسَاهُ ہوتا ہے۔ جیسے: هَلَّا تَوَمَّنْ تو آخر ایمان کیوں نہیں لاتا یعنی تجھے ضرور ایمان لانا چاہئے۔

انْتَهَبْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے راستہ اختیار کیا۔ اِنْتَهَجَ الطَّرِيقَ (انتعال) طریقہ اختیار کرنا۔ **مَنْحَبَةٌ:** اسم ظرف، راستہ، ارادہ کرنے کی جگہ۔ جمع: مَنْحَبٌ، حَجٌّ حَجَّانٌ (تصد کرنا، حج کرنا۔ اِهْتَدَاءٌ: ہدایت (انتعال) ہدایت پانا۔ راہ یاب ہونا۔

عَجَّلْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے عجلت کی۔ تَعَجَّلَ (تعلیل) جلدی کرنا۔ **مُعَالَجَةٌ:** علاج۔ عَالَجَهُ (منازلت) علاج کرنا۔ ذَاءٌ: بیماری جمع: اذْوَاءٌ۔ ذَاءٌ ذَاءٌ (س) بیمار ہونا۔ **فَلَّلْتُ:** ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے کند کر دیا۔ فَلَ الشَّيْءَ (فلا) (ن) دھاڑ ختم کرنا۔ کند کرنا۔ **شَبَابَةٌ:** دھار۔ جمع: شَبَابٌ وَشَبَوَاتٌ۔

اِغْتَدَاءٌ: زیادتی، ظلم۔ جمع: اِغْتِدَاءٌ اَت. اِغْتَدَى عَلَيْهِ (انتعال) زیادتی کرنا۔ ظلم کرنا۔ **قَدَعْتُ:** ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے روکا، قَدَعَهُ عَنْهُ قَدَعَا (ن) روکنا۔ اَعْدَاءٌ: واحد: عَدُوٌّ، دشمن۔ **اَمَّا:** اس میں دو احتمال ہیں (۱) حرف تنبیہ۔ خبر دار۔ ہوشیار۔ دیکھو۔ سنو۔ یاد رکھو (۲) ہمزہ استفہام انکاری اور مافیہ: اَيُّ اَلَيْسَ الْجَمَامُ مِيعَاذُكَ۔ اَلْحَمَامُ: مقدر کی ہوئی شے۔ قسمت (۲) موت۔ **مِيعَاذٌ:** اسم ظرف۔ وقت مقررہ (۲) وعدہ پورا کرنے کا وقت یا جگہ۔ جمع: مَوَاعِذٌ وَوَعْدَةٌ وَغَدَا (ض) وعدہ کرنا۔ مَوَاعِذُ الْقِطَارِ: ریلوے ٹائم ٹیبل۔

اِعْدَادٌ: تیاری۔ اَعَدَّ الشَّيْءَ (افعال) تیار کرنا۔ مہیا کرنا۔

مَشِيْبٌ: بڑھاپا۔ شَابٌ شَيْبًا وَمَشِيْبًا (ض) بال سفید ہونا۔ بڑھاپا طاری ہونا۔

اِنْدَاؤٌ: (افعال) ڈرانا۔ انجام بد سے چوکرنا کرنا (۲) دھمکی دینا (۳) نوٹس دینا۔

أَعْدَارٌ: واحد: عُدُوٌّ: کسی سابقہ فعل کے ترک کا تدارک۔ معذرت۔ عُدُوٌّ عُدُوٌّ وَمَعْدُوَةٌ (ض)
 معذور سمجھنا۔ عذر قبول کرنا۔ یہ اعداد (بکسر اہزہ) بھی ہو سکتا ہے، اُنْدُوٌّ اِغْدَاوًا (افعال) عذر پیش کرنا۔
 لَحَدٌ: قبر۔ بنگلی قبر۔ جمع: لُحُوذٌ وَالْحَادُ۔ لَحَدٌ اللّٰحْدُ لِحَدَا (ب) لحد ہو کر۔
 مَقْبِلٌ: اسم ظرف۔ آرام گاہ۔ خواب گاہ۔ قَالَ قِيلُوْهُ (ض) دو پہر کو آرام کرنا، سونا۔ آرام کرنا۔
 قَبِلٌ: مصدر بمعنی قول۔ جواب۔ بات۔ قَالَ قَوْلًا وَقَبِلًا (ن) کہنا۔ بولنا۔
 مَصِيْرٌ: مصدر میسی بمعنی واپسی اور رجوع۔ صَارَ اِلَيْهِ صِيْرَةٌ وَمَصِيْرًا (ض) لوٹنا۔ پہنچنا۔
 نَصِيْرٌ: فعل بمعنی فاعل۔ مددگار۔ جمع: نَصْرَاءٌ وَنَصَارٌ۔ نَصْرَةٌ نَصْرًا وَنُصْرَةٌ (ن) مدد کرنا۔
 طَالَمًا: بسا اوقات۔ بہت سی دفعہ۔ طَالَ، فعل ماضی از طَال طُولًا (ن) دراز ہونا۔ ما: کاف۔ ما کافہ
 آنے سے طَالَ فعل نہیں رہتا اور فاعل کا تقاضہ نہیں کرتا۔ مگر صفحہ (۴۲) پر قَلَمًا کے ذیل میں معلوم ہو گیا
 کہ ما: مصدر یہ مراد لینا زیادہ اچھا ہے۔ اس لیے کہ بلا ضرورت الغاء عمل بہتر نہیں۔ اس صورت میں بعد
 والافعل اَيْقَطْ مصدر کی تاویل میں ہو کر طَالَ کا فاعل ہوگا۔ اِي طَالَمَا اِنْقَاطَ الدَّهْرُ اِيَّاكَ۔
 اَيْقَطٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے جگایا۔ اَيْقَطُهُ مِنْ نَوْمِهِ (افعال) جگانا۔ بیدار کرنا۔
 دَهْرٌ: زمانہ دراز، دنیوی زندگی کا پورا زمانہ۔ جمع: ذُهُوْرٌ وَادْهُوْرٌ۔
 تَفَاعَسَتْ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے نیند طاری کر لی۔ تَفَاعَسَ (تفاعل) نیند کا اظہار کرنا۔
 جَذَبٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے کھینچا۔ جَذَبَهُ جَذْبًا (ض) کھینچنا۔ اپنی طرف مائل کرنا۔
 تَفَاعَسَتْ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو پیچھے ہٹ گیا۔ تَفَاعَسَ عَنْهُ (تفاعل) پیچھے ہٹنا۔
 تَجَلَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ وہ ظاہر ہوئیں۔ تَجَلَّى (تفعل) نمودار ہونا۔ ظاہر ہونا، چمکانا۔
 عَيَّرٌ: بصیحت آمیز چیزیں۔ واحد: عَيْرَةٌ۔ عَيَّرَ عَيْرًا (س) عبرت حاصل کرنا۔
 تَعَامَيْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو اندھا بن گیا۔ تَعَامَى (تفاعل) اندھا بننا۔ اپنے کو اندھا ظاہر کرنا۔
 حَضَّحَصَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ منکشف ہوا۔ حَضَّحَصَ الْحَقُّ (باب بفتح) واضح اور
 منکشف ہونا۔ امر حق کا کھل کر سامنے آ جانا۔

تَمَارَيْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے بحث و مناظرہ کیا۔ یا تو نے اظہارِ شک کیا۔ یا تو شک میں
 پڑ گیا۔ تَمَارَى (تفاعل) بحث و مناظرہ کرنا (ر) اظہارِ شک کرنا۔ شک میں پڑنا۔
 اذْكَرٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے یاد دلایا۔ اذْكَرَهُ اذْكَارًا (افعال) یاد دلانا۔

تَنَاسَيْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے فراموش کر دیا۔ تَنَاسَيْتَ (تقابل) مختلف فراموش کرنا۔
أَمْكَنَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اسے موقوفہ ملا۔ یا ممکن تھا۔ أَمْكَنَ الْأَمْرَ فُلَانًا (افعال) ممکن ہونا۔
 قدرت میں ہونا (۲) اس نے قدرت دی۔ أَمْكَنَهُ مِنَ الشَّيْءِ: قدرت دینا۔ قادر بنانا۔
تَوَاسَيْتَ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو اظہار ہمدردی کرے۔ آسَى مُوَاسَاةً (مفاعلت) اظہار ہمدردی کرنا۔

تُوْنِرُ فَلَسَا تُوْعِيهِ عَلِيٌّ ذِكْرَ تَعِيهِ، وَتَخْتَارُ قَصْرًا تَعْلِيهِ عَلِيٌّ بِرِ تُوْلِيهِ، وَتَرْغَبُ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِيهِ، إِلَى زَادٍ تَسْتَهْدِيهِ، وَتُعْلَبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَسْتَهْبِيهِ عَلِيٌّ ثَوْبٍ تَسْتَرِيهِ. يُوَاقِفُ الصَّلَاتِ أَعْلَقُ بِقَلْبِكَ مِنْ مَوَاقِفِ الصَّلَاةِ، وَمُعَالَاةُ الصَّدَقَاتِ آثَرُ عِنْدَكَ مِنْ مُوَالَاةِ الصَّدَقَاتِ، وَصَحَافِ الْأَلْوَانِ أَشْهَى إِلَيْكَ مِنْ صَحَائِفِ الْأَذْيَانِ، وَدُعَابَةِ الْأَقْرَانِ أُنْسٌ لَكَ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ.

تَوَجَّهَ: تو ایسے مال کو جسے تو سمیٹ کر رکھتا ہے، ایسی نصیحت پر ترجیح دیتا ہے، جس کو تجھے (دل میں) محفوظ کرنا چاہیے۔ اور تو ایسے محل کو جسے تو بلند بناتا ہے، ایسی نیکی (کے مقابلے) پر پسند کرتا ہے، جسے تجھے جاری رکھنا چاہیے۔ اور تو ایسے رہنما سے کنارہ کش ہوتا ہے، جس سے کہ تو ہدایت طلب کر سکتا ہے، اور ایسے توشے کی طرف مائل ہوتا ہے، جس کو تو بطور ہدیہ طلب کرتا ہے۔ (دوسرا ترجمہ: اور تو ایسے رہنما کو چھوڑ کر، جس سے تو ہدایت طلب کر سکتا ہے، ایسے توشے کی طرف مائل ہوتا ہے، جس کو تو بطور تحفہ حاصل کرتا ہے) اور تو اس کپڑے کی محبت کو، جس کی تو خواہش رکھتا ہے، ایسے ثواب پر فوقیت دیتا ہے، جس کو تو خرید سکتا ہے۔ قیمتی عطیات نماز کے اوقات کے مقابلے میں تیرے دل سے زیادہ وابستہ ہیں۔ اور مہروں کا اضافہ تیرے نزدیک خیرات کو جاری رکھنے کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور مختلف قسم کے کھانوں کی پلیٹیں، تجھے مذہبی صحیفوں کے مقابلے پر زیادہ مرغوب ہیں۔ اور ہم عمروں سے ہنسی مذاق، تیرے لیے تلاوت قرآن کے مقابلے میں زیادہ انسیت بخش ہے۔

تَحْقِيقٌ تُوْنِرُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو ترجیح دیتا ہے۔ آثَرُهُ عَلَيْهِ إِثَارًا (افعال) ترجیح دینا۔
فَلَسَ: تانبے کا ایک خاص سکہ۔ مراد مال۔ جمع: فُلُوسٌ. وَأَفْلَسَ۔

تُوْعِي: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو سمیٹ کر رکھتا ہے۔ أُوْعَى الشَّيْءَ (افعال) جمع کرنا، محفوظ کرنا،
 ذِكْرٌ: ذکر۔ تَسْبِيحٌ و تَحْمِيدٌ (۲) نصیحت ذِكْرٌ (۱) تَسْبِيحٌ و تَحْمِيدٌ کرنا۔ دل اور زبان سے یاد کرنا۔

تَعَبِي: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو محفوظ کرے۔ وعی الحدیث وغیا (ض) محفوظ کر لینا۔

تَخْتَارُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو پسند کرتا ہے۔ اختارَهُ (انتعال) منتخب کرنا، پسند کرنا۔

قَصْرٌ: محل۔ عالی شان مکان۔ جمع: قُصُورٌ۔ قَصْرٌ مَلِكِيٌّ، شاہی محل۔

تُعَلِّي: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو بلند بناتا ہے۔ اُعْلَى الشَّيْءِ (انعال) اونچا بنانا۔ بلند کرنا۔

بِرٌّ: نیکی، اطاعت، بَرٌّ بِرًا (ض، س) نیک ہونا۔

تُوَلِّي: مضارع واحد مذکر حاضر، تو جاری رکھے اَوَّلِي اِبْنَاءَهُ (انعال) کسی کام کو جاری رکھنا (ر) عطا کرنا۔

تُرَغَّبُ: مضارع واحد مذکر حاضر (۱) تو کنارہ کش ہوتا ہے (۲) تو مائل ہوتا ہے۔ رَغِبَ عَنْهُ رَغْبَةً

(س) اعراض کرنا۔ رَغِبَ اِلَيْهِ رَغْبَةً (س) خواہش کرنا۔ مائل ہونا۔ اس عبارت میں ”رَغِبَ“ کا

استعمال عَنْ اور اِلَى، دونوں صلوں کے ساتھ ہے۔ ترجمہ میں اس کی رعایت کی گئی ہے۔

هَادٍ: اسم فاعل۔ رہنما۔ راہ بر۔ هَدَاهُ هِدَايَةً (ض) رہنمائی کرنا۔

تَسْتَهْدِي: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو ہدایت طلب کرتا ہے۔ اِسْتَهْدَى اِسْتِهْدَاءً (استعمال)

رہنمائی طلب کرنا۔ مشتق از هِدَايَةً (ض)

زَادٌ: توشہ۔ سامان سفر۔ جمع: اَزْوَادٌ وَاَزْوَادَةٌ۔ زَادَهُ بَشِيًّا زَوْدًا (ن) توشہ دینا۔

تَسْتَهْدِي: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو بطور ہدیہ طلب کرتا ہے۔ اِسْتَهْدَاهُ اِسْتِهْدَاءً (استعمال)

ہدیہ طلب کرنا۔ مشتق از هِدِيَّةً بمعنی تحفہ۔

تُغَلِّبُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو فوقیت دیتا ہے۔ غَلَّبَهُ (تفعل) فوقیت دینا۔ ترجیح دینا۔

حُبٌّ: محبت۔ چاہت۔ پسند۔ حَبَّهٗ حُبًّا (ض) چاہنا۔ پسند کرنا۔ محبت کرنا۔

تَسْتَهِي: مضارع۔ تو خواہش رکھتا ہے۔ اِسْتَهَى الشَّيْءِ (انتعال) زیادہ خواہش رکھنا۔ دل چاہنا۔

ثَوَابٌ: بدلہ۔ خاص کر نیک کام کا بدلہ۔ ثَابَ ثَوَابًا وَثَوَابًا (ن) لوٹنا۔

تَشْتَرِي: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو خریدتا ہے۔ اِشْتَرَاهُ (انتعال) خریدنا۔

يَوَاقِفُ: واحد: يَاقُوتٌ: ہیرا۔ ایک خاص قسم کا قیمتی پتھر۔

صَلَاتٌ: واحد: صَلَاةٌ: عطیہ۔ انعام۔ وَصَلَهُ وَصَلًا وَصَلَةً (ض) انعام دینا۔

أَعْلَقُ: اسم تفضیل، زیادہ وابستہ۔ زیادہ قریب۔ علق بَشِيًّا عِلْقًا (س) وابستہ ہونا، لگانا۔

مَوَاقِفُ: واحد: مِيقَاتٌ: وقت محدود۔ وَقْتَهُ وَقْتًا (ض) وقت مقرر کرنا۔ وقت کے ساتھ محدود کرنا۔

مُعَالَاةٌ: مبالغہ۔ اضافہ (مفاعلت) مبالغہ کرنا۔ حد سے بڑھنا۔ غُلُوٌّ (ن) مبالغہ کرنا (۲) مُعَالَاةٌ: بیش قیمت بنانا، مادہ۔ غَلَاءٌ (ن) قیمتی ہونا، گراں ہونا۔ صَدَقَاتٌ: واحد: صَدَقَةٌ: مہر۔
أَقْرُ: اسم تفضیل۔ زیادہ بہتر۔ قابل ترجیح۔ اَثْرُهُ اَثْرًا (ن) ترجیح دینا (۲) عزت کرنا۔
مُوَالَاةٌ: مصدر (مفاعلت) جاری رکھنا۔ کسی کام کا مسلسل کرنا۔

صَدَقَاتٌ: واحد: صَدَقَةٌ: خیرات۔ وہ عطیہ جو نیتِ ثواب دیا جائے۔

صَحَافٌ: واحد: صَحْفَةٌ: بڑا پیالہ۔ طباق۔ بڑی پلیٹ جس میں پانچ آدمی کھانا کھا سکیں۔

أَلْوَانٌ: واحد: لَوْنٌ: رنگ (۲) قسم۔ الف لام قائم مقام مضاف الیہ ای أَلْوَانُ الطَّعَامِ کھانوں کی قسمیں۔ مختلف قسم کے کھانے۔

أَشْهَى: اسم تفضیل۔ زیادہ مرغوب۔ زیادہ پسندیدہ۔ شَهِيهَةٌ شَهْوَةٌ (س) دل چاہنا۔ خواہش کرنا۔
صَحَائِفٌ: واحد: صَحِيفَةٌ: آسمانی کتاب۔ لکھے ہوئے اور اوراق کا مجموعہ۔

أَذْيَانٌ: واحد: دِيْنٌ: مذہب۔ مخصوص عقائد و احکام کا مجموعہ۔ ذَانٌ بِهِ دِيْنًا (ض) مذہب اختیار کرنا۔
دُعَابَةٌ: دل لگی۔ ہنسی مذاق۔ جمع: دُعَابَاتٌ۔ دَعَبَهُ دُعْبًا وَ دُعَابَةً (ف) دل لگی کرنا۔ ہنسی مذاق کرنا۔
أَقْرَانٌ: واحد: قِرْوَنٌ: ہم جولی۔ ہم عمر۔ ساتھی۔

أَنْسٌ: اسم تفضیل۔ زیادہ مانوس۔ زیادہ انسیت بخش۔ أَنْسٌ لَهُ أَنْسًا (ن، س، ب) مانوس ہونا۔

فَائِدَةٌ: کلام عرب میں الٰہی اور لام ایک دوسرے کی جگہ بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ لہذا اَنْسٌ لہ کی جگہ اَنْسٌ اِلَيْهِ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تِلَاوَةٌ: مصدر از تَلَاةً وَ تِلَاوَةً (ن) پڑھنا۔ پڑھ کر سنانا۔

قُرْآنٌ: وہ مقدس آسمانی کتاب، جو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انسانی ہدایت کے لیے نازل کی گئی۔ قرآن کے اشتقاق کے بارے میں تین قول ہیں: (۱) قَرَأَ الشَّيْءُ قَرَاءً اَوْ قُرْآنًا (ف) ملانا، جمع کرنا۔ اس صورت میں قُرْآن یا تو مصدر بمعنی اسم مفعول ہوگا۔ وہ کتاب جس میں تمام علوم و معارف کو جمع کر دیا گیا، یا وہ کتاب جس میں اسلامی اصول و احکام کے ساتھ، تمام دیگر آسمانی اصولی احکام کو بھی جمع کر دیا گیا۔ یا قُرْآن مصدر بمعنی اسم فاعل۔ یعنی ایسی کتاب جو تمام علوم و معارف کی جامع ہے۔ (۲) قَرَأَ الْكِتَابَ قِرَاءَةً وَ قُرْآنًا (ف) پڑھنا۔ قُرْآن مصدر بمعنی اسم مفعول۔ پڑھی ہوئی کتاب۔ یعنی وہ کتاب جو بہت پڑھی جانے والی ہے (۳) قُرْآن اسم غیر مشتق و غیر مصدر۔ کتاب اللہ کا

خاص نام؛ یہی زیادہ بہتر ہے۔

فائدہ: بعض نے قرآن کو "قُرْآن" و "قِرَان" بمعنی ملانا سے ماخوذ سمجھا ہے اور بروزنِ فُعَال بتلایا ہے۔ اس صورت میں قرآن بمعنی "مَقْرُون" ہوگا؛ کیونکہ قرآن کا بعض حصہ بعض سے ملا ہوا ہے، مگر تحقیق اول ہی صحیح ہے، کیونکہ فُعَال کا وزن کلام عرب میں نادر ہے، جبکہ فُعْلَان شائع ذائع اور مشہور ہے (قاموس القرآن)

تَأْمُرُ بِالْعُرْفِ، وَتَنْتَهِيكَ حِمَامَهُ، وَتَحْمِي عَنِ النَّكْرِ وَلَا تَتَحَامَاهُ، وَتُزَخِرُ عَنِ الظُّلْمِ، ثُمَّ تَغْشَاهُ، وَتَخْشَى النَّاسَ، وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ، ثُمَّ أَنْشَدَ:

- (۱) تَبَالِطَابِ دُنْيَا ❁ نَسَى إِلَيْهَا انْصَابَهُ
- (۲) مَا يَسْتَفِينُ غَرَامَا ❁ بِهَا وَقَرَطَ صَبَابَهُ
- (۳) وَلَوْ دَرَى لَكَفَاهُ ❁ مِمَّا يَرُومُ صَبَابَهُ

ترجمہ: تو نیکی کا حکم دیتا ہے اور تو (خود) اس کی حدود کو پامال کرتا ہے، تو برائی سے (لوگوں کو) بچاتا ہے اور تو اس سے نہیں بچتا۔ تو بے عمل کاموں سے روکتا ہے، پھر تو خود کرتا ہے۔ تیرے دل میں لوگوں کا ڈر رہتا ہے؛ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تو اس سے ڈرتا ہے۔ پھر اس نے شعر پڑھے:

ہلاک ہو وہ طالب دنیا، جس نے اپنی عنان تو جبہ کو اس (دنیا) کی طرف پھیر دیا؛ وہ اس پر فریفتہ ہوئے اور شدتِ عشق کی بنا پر ہوش میں نہیں آتا؛ اور اگر اُسے (دنیا کی حقیقت) معلوم ہو جاتی، تو یقیناً اُسے ان چیزوں کی تھوڑی مقدار کافی ہو جاتی، جن کی وہ خواہش رکھتا ہے۔

تحقیق: تَأْمُرُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو حکم کرتا ہے۔ أَمْرُهُ بكذا أَمْرًا (ن) حکم کرنا۔

عُرْف: صیغہ صفت بمعنی معروف۔ نیکی، احسان۔ (۲) اصطلاح۔ جمع: أَعْرَافُ۔

تَنْتَهِيكَ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو پامال کرتا ہے۔ اِنْتَهَيْكَ الشَّيْءَ (اعمال) پامال کرنا۔ بے عزتی کرنا۔ — **حِمَى:** حدود۔ حفاظت گاہ، چراگاہ۔

تَحْمِي: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو بچاتا ہے۔ حِمَامَةٌ حِمَايَةٌ (ض) حفاظت کرنا۔ بچانا۔ یہاں

"النَّاسَ" مفعول محذوف ہے ای تحمیی الناس۔

نُكْرًا: صیغہ صفت بمعنی منکر، برائی۔ ناپسندیدہ بات۔ نُكْرُهُ نُكْرًا وَنُكْرًا اَنَا (ن) ناپسند کرنا۔

لَا تَتَّحَامِي: مضارع مني واحد مذکر حاضر۔ تو نہیں بچتا ہے۔ تَحَامِي (تفاعل) بچنا۔ محتاط رہنا۔
 تَزْحِزِحُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو روکتا ہے۔ زَحْزَحَ عَنْ كَذَا زَحْزَحَةً (بغثوث) ہٹانا۔ باز
 رکھنا۔ یہاں "النَّاس" مفعول محذوف ہے اُی تَزْحِزِحُ النَّاسَ۔

ظَلَمَ: ناانصافی۔ حق تلفی۔ ہر وہ فعل جو بے محل ہو۔ ظَلَمَهُ ظَلْمًا (ض) ظلم کرنا۔ ناانصافی کرنا۔

تَغَشَى: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو چھا جاتا ہے۔ غَشِيَ غَشِيًا (س) ڈھانپنا۔ چھا جانا۔

تَخَشَى: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو ڈرتا رہتا ہے۔ خَشِيَ خَشِيًا (س) ڈرتے رہنا، ڈرنا۔

أَحَقُّ: اسم تفضیل۔ زیادہ حق۔ حق حَقًّا وَحَقَّةً (ض) صحیح ہونا۔ ثابت ہونا۔

أَنْشَدَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے شعر پڑھا۔ أَنْشَدَ الشُّعْرَ (انفعال) بلند آواز سے شعر پڑھنا۔

تَبَّأً: ہلاکت۔ بربادی۔ تَبَّأً (ن) ہلاک ہونا۔ برباد ہونا۔ تَبَّأَهُ، وہ ہلاک ہو۔ تَبَّأَ لِطَالِبٍ

دُنْيَا، طالب دنیا ہلاک ہو۔ تَبَّأَ: فعل محذوف کا مفعول مطلق ہونے کی بنا پر منصوب ہے اُی تَبَّأَ تَبَّأً۔

تَنَّى: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے پھیر دیا۔ تَنَّى الشَّيْءَ تَنِيًّا (ض) موڑنا۔ پھیرنا۔ مائل کرنا۔

انْصَبَّ: پانی کا بہاؤ۔ مجازاً توجہ۔ میلان نفس۔ انْصَبَّ الْمَاءُ (انفعال) پانی بہنا۔ پانی گرنے۔

يَسْتَفِيقُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ ہوش میں آتا ہے۔ اسْتَفَاقَ مِنْهُ (استفعال) ہوش میں آنا۔

عَرَامٌ: فریفتگی۔ عشق۔ اُغْرِمَ بالشَّيْءِ (غراماً) فریفتہ ہونا۔ دلدادہ ہونا۔

فَرَطٌ: شدت و زیادتی۔ حد سے تجاوز۔ جَمَّ: أَفْرَاطٌ۔ فَرَطَ فَرَطًا (ض) زیادہ کرنا۔ حد سے بڑھنا۔

صَبَابَةٌ: عشق و محبت۔ صَبَّ إِلَيْهِ صَبًّا وَصَبَابَةً (س) عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔

دَرِيٌّ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے جانا۔ دَرَى دَرِيَّةً (ض) جانا۔

كَفَى: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ کافی ہوا۔ كَفَاهُ كِفَايَةً (ض) کافی ہونا

يَسْوُمٌ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ خواہش رکھتا ہے۔ رَأَيْتَهُ رَوْسًا (ن) ارادہ کرنا۔ چاہنا۔

خَوَّاهُشَ رَكْنًا — صَبَابَةٌ: پچا ہوا پانی۔ ہر شے کی معمولی مقدار۔ جمع: صَبَابَاتٌ۔

فَانْدَه: فَعَالَةٌ کا وزن کسی شے کے باقی ماندہ حصے پر دلالت کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

اشعار کی ترکیب

(۱) تَبَّأَ: مصدر لام۔ حرف جار، طالب دنیا: مرکب اضافی ہو کر موصوف، تَنَّى: فعل بانفاعل، إِلَيْهَا:

متعلق، انصَابُهُ: مضاف با مضاف الیہ مفعول بہ۔ نَسَى: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صفت اول۔
 (۲) مَا: نایر۔ یَسْتَفِيقُ: فعل با فاعل۔ غَرَّأَمَّا: مصدر، بَا: حرف جر، هَا: ضمیر مجرور (جو راجع ہے دُنْيَا کی طرف) جار با مجرور متعلق غَرَّأَمَّا کے، غَرَّأَمَّا: مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ وَاو: حرف عطف۔ فَرَطُ: صَبَابَةٌ: مَرَّابِ اِضْطَائِي، ہو کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف مفعول لہ ہوا، یَسْتَفِيقُ كَا۔ یَسْتَفِيقُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر صفت ثانی ہوئی طَالِبِ دُنْيَا کی۔ موصوف ہا ہر دو صفت مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا تَبَا کے۔ تَبَا: مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول مطلق ہوا تَبَّ فعل محذوف کا۔ تَبَّ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: دوسرا شعر طَالِبِ دُنْيَا کی صفت ثانیہ کے بجائے جملہ متانفہ بھی ہو سکتا ہے۔

(۳) وَاو عاطف، لَو حرف شرط۔ ذَرَى: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط۔ لَام جواب لَو، كَفَى: فعل، هُوَ: ضمیر مفعول بہ، صَبَابَةٌ: فاعل۔ مَن: حرف جر، مَا: اسم موصول، يُوْزَمُ: فعل با فاعل، هُوَ: ضمیر مفعول بہ (محذوف جو راجع ہے مَا کی طرف) يُوْزَمُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا كَفَى کے۔ كَفَى: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ثُمَّ إِنَّهُ لَبَدَّ عَجَاجَتَهُ، وَغِيضَ مُجَاجَتَهُ، وَاعْتَصَدَ شُكُوْتَهُ؛ وَتَابَطَ هِرَاوَتَهُ. فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ إِلَى تَحْفُزِهِ، وَرَأَتْ تَاهِبَةً لِمَزَايِلِهِ مَرَكُوهُ، أَدْخَلَ كُلُّ مَنْهُمْ يَدَهُ فِي جَيْبِهِ، فَأَقْعَمَ لَهُ سَجَلًا مِنْ سِنِيهِ. وَقَالَ: اضْرَفْ هَذَا فِي نَفْقَتِكَ، أَوْ فَرَقَهُ عَلَي زُفْقَتِكَ، فِقَبْلَهُ مِنْهُمْ مُغْضِيًا، وَأَنْشَى عَنْهُمْ مَثْنِيًا، وَجَعَلَ يُودِعُ مَنْ يُشِيعُهُ، لِيَحْفَى عَلَيْهِ مَهْيَعُهُ، وَيَسْرِبَ مَنْ يُبْعَهُ، لِكَيْ يُجْهَلَ مَرْبَعُهُ.

ترجمہ: پھر اس نے اپنے غبار (کلام) پر پانی چھڑکا (اپنے جوش کو کم کیا) اور اپنے لعاب دہن کو جذب کر لیا (اپنی روانی کلام کو بند کر دیا) اور اپنا مشکیزہ بازو سے لگایا۔ اور اپنا عصا بغل میں لیا، پس جب لوگوں نے اس کی تیاری کو دیکھا اور اس کے اپنی جگہ چھوڑنے کی تیاری کو محسوس کیا، تو ان میں سے ہر ایک نے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں ڈال کر، اپنے عطیہ سے اس کا چنبیل بھر دیا۔ اور کہا کہ: تو یہ رقم اپنے خرچ میں لا، یا اسے اپنے ساتھیوں پر تقسیم کر۔ پس اس نے اس عطیہ کو ان سے سر نیچے کیے ہوئے قبول کر لیا اور ان کے پاس سے شاخوانی کرتا ہوا واپس ہوا۔ اور وہ ان لوگوں کو رخصت کرنے لگا، جو اس کے ساتھ چل

رہے تھے؛ تاکہ ان سے اس کا راستہ مخفی رہے۔ اور وہ منتشر کرنے لگا ان لوگوں کو، جو اس کے پیچھے چل رہے تھے؛ تاکہ اس کی منزل نامعلوم رہے۔

تحقیق: لَبَّدَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے پانی پھیرکا۔ لَبَّدَ الْمَطْرَ الْأَرْضَ تَلْبِيدًا (تفعلیل) پانی سے تر کرنا۔ گردوغبار کو پانی سے دبانا۔ لَبَّدَ عَجَاجَتَهُ: بات کرتے کرتے رک جانا۔
عَجَاجَةٌ: گردوغبار (۲) دھواں۔ جمع: عَجَاجٌ۔ عَجَّتِ الرَّيْحُ عَجْجًا (ض) ہوا کا گرد اڑانا۔
عَيْضٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جذب کر لیا۔ تَغَيْضٌ (تفعلیل) پانی خشک کرنا۔ جذب کرنا۔
مُجَاجَةٌ: بروزن مُعَالَةٌ بمعنی مفعولہ، اعاب دہن۔ رال۔ تھوک۔ مراد: روانی کلام۔ مَجَّ الشَّيْءُ مِنْ فِيهِ (ن) منہ سے تھوک یا رال پڑکانا۔ کلی کرنا۔

اِعْتَصَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بازو سے دبایا۔ اِعْتَصَدَهُ (اعتعال) بازو سے دبانا، بغل میں لینا۔ شَكْوَةٌ: چیزے کی مشک۔ یا چیزے کا ڈول۔ جمع: شِكَاةٌ۔ وَشَكْوَاتٌ۔
تَأَبَّطُ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے بغل میں لیا۔ تَأَبَّطَهُ (تفعل) بغل میں لینا۔
هَرَاوَةٌ: اٹھی۔ چھڑی۔ عصا۔ جمع: هَرِيٌّ وَهَرِيٌّ وَهَرَاوِيٌّ۔
رَنَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے دیکھا۔ رَنَا إِلَيْهِ رَنَوًّا (ن) لگاتار دیکھنا۔ تَلَمَّكَ لُغَاةٌ۔
تَحَفَّزُ: تیاری، تَحَفَّزَ فِي جِلْسَتِهِ (تفعل) اس طرح بیٹھنا کہ اٹھنے کے لیے تیار ہو، سمٹ کر بیٹھنا۔
تَاهَبُ: تیاری۔ تَاهَبَ لَهُ (تفعل) تیار ہونا۔ تیاری کرنا۔ أَهَبَةُ، تِيَارِي، سَامَانٍ سَفَرٌ: جمع: أَهَبٌ۔
هَانَدَهُ: تَحَفَّزُ اور تَاهَبُ میں فرق: —، تَحَفَّزُ: میں تیاری بالارادہ ہوتی ہے۔ اور — تَاهَبُ: کسی کام کے لیے ضروری سامان لے کر تیار ہو جانا۔

مَرَّ اَيْلَةً: (مفاعلت) الگ ہونا۔ جدا ہونا۔ زَائِلُ الْمَكَانِ، جگہ سے ہٹنا۔
مَرَّ كَوْزًا: اسم ظرف، جگہ۔ رہنے کی جگہ۔ جمع: مَرَّ كَوْزًا۔ رَكْوَهُ رَكْوًا (ن) زمین میں گاڑنا۔ جمانا۔
أَدْخَلَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے داخل کیا۔ أَدْخَلَهُ (انعال) داخل کرنا۔
جَيْبٌ: جیب۔ پاکٹ۔ جمع: جُيُوبٌ۔ جَابَ الْقَمِيصُ جَيْبًا (ض) گریبان بنانا۔ کاٹنا۔ جیب کو جیب اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ بھی کرتے سے الگ کاٹ کر لگائی جاتی ہے۔
أَفْعَمَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے بھر دیا۔ أَفْعَمَهُ إِفْعَامًا (انعال) پُر کرنا۔ بھرنا۔
سَجَلٌ: بڑا ڈول۔ جَنْبِلٌ: جمع: سَجَالٌ وَسَجُولٌ۔

مَسَبَّ: عطیہ بخشش (۲) بارش۔ جمع: سُبُوب۔ مَسَابُ الماءِ سَبِيًّا (ض) پانی بہنا۔

إِصْرَفَ: امر واحد مذکر حاضر۔ تو خرچ کر۔ صَرَفَ المالَ صَرْفًا (ض) خرچ کرنا۔

نَفَقَ: خرچ۔ جمع: نَفَقَات۔ نَفَقَ نَفَقًا (ن) ختم ہونا۔ خرچ ہونا۔ أَنْفَقَهُ (افعال) خرچ کرنا۔

فائدہ: صَرَفَ اور انفاق میں فرق: — مطلقاً خرچ کرنا صَرَفَ کہلاتا ہے۔ اور پیوی اور

طالبان علم وغیرہ پر خرچ کرنا انفاق کہلاتا ہے۔

فَرَّقَ: امر واحد مذکر حاضر۔ تو تقسیم کر۔ فَرَّقَ الشَّيْءَ عَلَيْهِ تَفْرِيقًا (تعلیل) تقسیم کرنا۔

رَفَقَ: جمع: رَفَاق۔ رَفَقَ رَفَاقًا (ک) ساتھی بنا۔ شریک کار ہونا۔

قَبِلَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے قبول کر لیا۔ قَبِلَهُ قَبُولًا (س) منظور کرنا۔ قبول کرنا۔

مَغْضَبًا: اسم فاعل، نگاہ نیچی کرنے والا۔ اَغْضَى عَيْنَهُ (افعال) آنکھیں نیچی کرنا۔ آنکھیں بند کرنا۔

إِنْتَنَى: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ واپس ہوا۔ اِنْتَنَى اِنْتِنَاءً (افعال) لوٹنا۔ واپس ہونا۔

مَفْنِيًّا: ثنا خوانی کرنے والا۔ اَفْنَى عَلَيْهِ اِفْنَاءً (افعال) تعریف کرنا۔

جَعَلَ: فعل شروع، جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اسکے آغاز کو بتلاتا ہے، یہ افعال مقاربہ میں سے ہے۔

يُودِعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ رخصت کرتا ہے۔ وَدَعَهُ تَوْدِيْعًا (تعلیل) الوداع کہنا۔

يُسَبِّعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ ساتھ چل رہا ہے۔ سَبَّعَهُ (تعلیل) ساتھ چلنا۔ رخصت کرنا۔

يَخْفِي: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ مخفی رہے۔ خَفِيَ خَفَاءً (س) پوشیدہ ہونا۔

مَهَيَّعَ: اسم ظرف۔ کشادہ راستہ۔ جمع: مَهَيَّعٌ. هَاعَ الشَّيْءُ هَيَاْعًا (ض) راستہ کا کشادہ ہونا۔

يُسَرِّبُ: مضارع، وہ منتشر کرتا ہے۔ سَرَّبَهُ (تعلیل) منتشر کرنا۔ گروہ گروہ بنا کر چھوڑنا۔

يَتَّبِعُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ پیچھے چل رہا ہے۔ تَبَّعَهُ تَبْعًا (س) پیچھے چلنا۔ ساتھ چلنا۔

يُجْهَلُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ نامعلوم رہے۔ جَهَلَهُ جَهَالَةً (س) ناواقف ہونا۔

مَرْبُوعَ: اسم ظرف، منزل۔ قیام کرنے کی جگہ۔ جمع: مَرَابِعٌ. رُبِعَ بِالْمَكَانِ رَبْعًا (ف) قیام کرنا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَاتَّبَعْتُهُ مُوَارِيًا عَنْهُ عِيَانِي، وَقَفَقْتُ إِتْرَهُ مِنْ حَيْثُ

لَا يَرَانِي، حَتَّىٰ أَنْتَهَىٰ إِلَىٰ مَغَارَةٍ، فَانْسَابَ فِيهَا عَلَىٰ غَرَارَةٍ، فَأَمَهَلْتُهُ رَيْثَمَا خَلَعَ

نَعْلَيْهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ هَجَمْتُ عَلَيْهِ، فَوَجَدْتُهُ مُنَافِنًا لِتَلْمِيذٍ عَلَىٰ خُبْرِ مَسْمُودٍ،

وَجَدِي حَيْبِي، وَقَبَائِلُهُمَا حَابِيَةٌ نَبِيْدٌ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا هَذَا، أَيُّكُونُ ذَاكَ خَبْرَكَ، وَهَذَا
مَخْبَرَكَ، فَزَفَرَ زَفْرَةَ الْقَيْظِ، وَكَادَ يَتَمَيُّزُ مِنَ الْقَيْظِ، وَلَمْ يَزَلْ يُحْمَلِقُ إِلَيَّ، حَتَّى
خِفْتُ أَنْ يُسْطَوْ عَلَيَّ. فَلَمَّا أَنْ خَبِتْ نَارَهُ، وَقَوَارِي أُوَارَاهُ، أَنْشَدَ:

ترجمہ: حارث بن ہام نے کہا کہ: میں نے اس کا پیچھا کیا، اپنے کو اس سے پوشیدہ رکھتے
ہوئے اور میں اس کے نشان قدم پر چلا، اس طرح کہ وہ مجھے نہیں دیکھ رہا تھا؛ حتیٰ کہ وہ ایک غار پر پہنچا اور
بے خبری کی حالت میں اس کے اندر تیزی سے گھس گیا۔ پھر میں نے اُسے اتنا موقع دیا کہ وہ اپنے جوتے
اتارے اور اپنے پیر دھولے۔ پھر میں ایک دم اس کے پاس پہنچا تو میں نے اُسے سفید روٹی اور بھنی ہوئی
بکری کے سامنے، ایک شاگرد کے ساتھ پایا۔ اس طرح کہ ان دونوں کے سامنے شراب کی صراحی تھی۔
تب میں نے اس سے کہا: ارے بھلے آدمی کیا وہ (وعظ) تھا تیرا غا ہر اداریہ ہے تیرا باطن! اس پر اس نے
ایک گرم سانس لیا اور وہ قریب تھا کہ غصہ کی وجہ سے پارہ پارہ ہو جائے۔ وہ برابر مجھے گھورتا رہا، یہاں
تک کہ مجھے اس بات کا ڈر ہوا کہ وہ مجھ پر حملہ کر بیٹھے گا۔ پس جب اس کی آگ ٹھنڈی ہوئی (یعنی اس کا
غصہ فرو ہوا) اور اس کا جوش ختم ہوا، تو اس نے شعر پڑھے:

تحقیق: اَبْعَثُ: ماضی واحد شکلم۔ میں نے پیچھا کیا۔ اَبْعَعُهُ (انتعال) پیچھے چلنا۔ پیچھا کرنا۔
مُوَارِيًا: اسم فاعل۔ پوشیدہ رکھنے والا۔ وَاَرَاهُ مُوَارَاةً (مفاعلت) چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔
عِيَانٌ: ذات (۲) مشاہدہ۔ عَايِنَهُ مُعَايِنَةً وَعِيَانًا (مفاعلت) آنکھوں سے دیکھنا۔
قَفُوْتُ: ماضی واحد شکلم۔ میں نشان قدم پر چلا۔ قَفَاهُ قَفْوًا (ن) نشان قدم پر چلنا۔ پیچھے چلنا۔
اَثَرٌ: نشان قدم۔ اَثَرٌ: ہر چیز کا نشان۔ علامت (۲) پرانی عمارت۔ یادگار۔ جمع: اَثَارٌ۔
حَيْثٌ: اسم ظرف یعنی علیٰ الضم، جہاں۔ جس جگہ۔ مِنْ حَيْثٌ: جہاں سے۔ جس جگہ سے (۲) حَيْثٌ
اسم بمعنی حیثیت۔ اعتبار۔ مِنْ حَيْثٌ: جس طرح۔ جس اعتبار سے۔ اس حیثیت سے کہ۔ اس طرح کہ۔
یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔

اِنْتَهَى: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ پہنچا۔ اِنْتَهَى اِلَيْهِ اِنْتِهَاءً (انتعال) پہنچنا۔
مَغَارَةٌ: بڑا گڈھا۔ غار۔ کھڈ (بہت بڑا غار) جمع: مَغَارَاتٌ۔ غَارٌ غَوْرًا (ن) گہرا ہونا۔
اِنْسَابٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ تیزی کے ساتھ گھس گیا۔ اِنْسَابٌ اِنْسِيَابًا (انتعال) تیز
لے۔ فَزَفَرَ زَفْرَةَ الْقَيْظِ: لفظی ترجمہ اس طرح ہے۔ پس اس نے لباس اس لیا گرمی کے لیے سانس کی طرح۔

دوڑنا۔ اصل معنی: سانپ کا زمین پر دوڑنا۔ مرادی معنی: تیزی سے جانا۔ علی: بمعنی مع۔

غَرَاةٌ: غفلت، بے خبری، غرّو غرّاً و غرّو غرّاً (ن) دھوکے میں ڈالنا، بے خبر رکھنا۔

أَمَهَلْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے موقع دیا۔ أَمَهَلْتُ (افعال) مہلت دینا۔ موقع دینا۔ ڈھیل دینا۔

رَيْثَمَا: اتنی دیر کہ۔ جتنی دیر کہ۔ رَيْثُ: وقت کی ایک مقدار، ما، مصدر یہ۔ رَيْثُ کا مابعد جملہ، فی الحقیقت اس کا مضاف الیہ ہوتا ہے۔ اور رَيْثُ، دو جملہ فعلیہ کے درمیان آکر، پہلے فعل کے وقت کو بعد والے فعل سے محدود کرتا ہے یعنی یہ بتاتا ہے کہ پہلے فعل کا سلسلہ، دوسرے فعل کے واقع ہونے تک جاری رہا۔ رَاثُ رَيْثًا (ض) توقف کرنا۔ ٹھہرنا۔ دیر کرنا۔

خَلَعَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے اتارا۔ خَلَعَ النَّعْلَ خَلْعًا (ف) جوتے اتارنا۔ نکالنا۔

نَعْلِي: نعل کا تثنیہ۔ جوتا۔ چپل۔ جمع: نَعَالٌ۔ رَجُلٌ: ناگ۔ قدم، پیر۔ جمع: أَرْجُلٌ۔

هَجَمْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں ایک دم پہنچا، ہجَمَ عَلَيْهِ هَجْمًا وَهُجُومًا (ن) کسی کے پاس ایک بارگی پہنچنا۔ حملہ کرنا۔

مُتَافِقًا: اسم فاعل۔ ہم صحبت۔ ساتھ رہنے والا۔ مُتَافِقَةٌ (مناجات) کسی کے ساتھ ہر وقت رہنا۔

تَلْمِيذٌ: (۱) شاگرد۔ جبکہ اضافت کسی شخص کی طرف ہو۔ جمع: تَلَامِيذَةٌ (۲) طالب علم۔ جبکہ اضافت

کسی ادارے یا مدرسے کی طرف ہو۔ جمع: تَلَامِيذٌ۔

خَبِيرٌ: روٹی۔ نان۔ جمع: أَخْبِيَارٌ۔ خَبِيرٌ الْخُبَيْرِ خَبِيرًا (ض) روٹی پکانا۔ خَبِيَارٌ، روٹی پکانے والا۔

سَمِينٌ: سفید۔ اصل معنی: سفید آٹا۔ میدہ۔ یہ وال کے ساتھ بھی آتا ہے، مگر ذال کے ساتھ فصیح ہے۔

جَذِيٌّ: بکری کا بچہ۔ جمع: أَجْدَادٌ وَجِدَائَانٌ۔

حَنِيدٌ: صیغہ مبالغہ بمعنی مَحْنُوذٌ (فعلیل بمعنی مفعول) بریاں۔ بھونا ہوا۔ حَنْدُهُ حَنْدًا (ض) بھوننا۔

قَبَائِلٌ: طرف۔ آگے۔ سامنے۔ خَابِيَةٌ: شراب کی صراحی (۲) مٹکا۔ مٹی کا بڑا برتن۔ جمع: خَوَابِيٌّ۔

نَبِيذٌ: بمعنی مَتَبُوذٌ (فعلیل بمعنی مفعول) شراب انگور یا شراب تمر۔ جمع: أَنْبِذَةٌ۔ نَبَذَ التَّمْرَ نَبْذًا (ض)

انگور یا کھجور کی شراب بنانا۔

يَا هَذَا: اسم اشارہ سے اگر مخاطب کو خطاب کیا جائے، تو اس سے تحقیر و تذلیل مقصود ہوتی ہے۔ معنی:

ارے او۔ اے شخص۔ ارے بھلے آدمی۔ خَبِيرٌ: خبر، بیان، مراد: ظاہری حالت۔ جمع: أَخْبِيَارٌ۔

مَخْبِيْرٌ: باطن، اندرونی حالت۔ جمع: مَخَابِيْرٌ۔ خَبِيرُ الشَّيْءِ خَبِيْرًا (ن) تجربے سے جان لینا۔

زَفَرًا: ناضی واحد مذکر غائب۔ اس نے لباس لیا۔ زَفَرًا زَفَرًا (ض) لباس لیا۔ خاص کر
غصہ اور رنج کی حالت میں سانس لینا۔ زَفَرَةٌ: لباس لیا۔ آہ۔ جمع: زَفَرَاتٌ۔
الْقَيْظُ: حرارت، گرمی، گرمی کی شدت۔ جمع: أَقْيَاطٌ وَقَيْوُظٌ۔ قَاطٌ الْيَوْمَ قَيْظًا (ض) گرم ہونا۔
كَادَ: قریب تھا وہ، فعل شروع، جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کے آغاز کو بتلاتا ہے، یہ افعال مقابہ
میں سے ہے۔ كَادَ كَوْدًا (ن) قریب ہونا۔

يَتَمَيَّزُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ پارہ پارہ ہو جائے۔ تَمَيَّزَ مِنَ الْغَيْظِ (تعمل) پارہ پارہ
ہونا، پھٹ پڑنا۔ غَيْظٌ: سخت غصہ۔ غَاطٌ غَيْظًا (ض) بہت غصہ دلانا۔ سخت ناراض کرنا۔
لَمْ يَزَلْ: برابر مسلسل۔ فعل ناقص۔ زَالَ زَوَالًا (ن) زائل ہونا۔
يُحْمَلِقُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ گھورتا ہے۔ حَمَلِقَ إِلَيْهِ (بغتر) گھور کر دیکھنا۔
خِيفٌ: ناضی واحد متکلم۔ میں ڈرا۔ خَافَ يَخَافُ خَوْفًا (س) ڈرنا۔
يَسْتَوُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ حملہ کرے گا۔ سَطَا عَلَيْهِ سَطْوًا (ن) حملہ کرنا۔
فَلَمَّا أَنْ: لَمَّا کے بعد اکثر اُن، زائدہ آیا کرتا ہے۔ اس لیے یہاں بھی یہ اُنہ زائدہ ہے۔
خَبَتْ: ناضی واحد مؤنث غائب۔ وہ ٹھنڈی ہوگئی۔ خَبَتْ النَّارُ خَبْوًا (ن) آگ کا ٹھنڈا ہونا۔ بھجنا۔
نَارٌ: آگ۔ جمع: نِيزَانٌ۔ یہ اکثر مؤنث متعمل ہے؛ مگر کبھی مذکر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
تَوَارَى: ناضی واحد مذکر غائب۔ وہ چھپ گیا۔ تَوَارَى تَوَارِيًا (تفاعل) چھپنا۔
أَوَارَ: گرمی، آگ، تیزی (۲) شدت کی پیاس۔ مرادى معنی: جوش۔ جمع: أَوْرٌ۔

لَبِسْتُ الْخَمِيصَةَ أَبْعَى الْخَمِيصَةَ ❁ وَأَنْشَبْتُ ضَيْصِي فِي كُلِّ ضَيْصَةٍ
وَصَبْرَتْ وَعَظِي أُخْبَوْلَةٌ ❁ أَرْنَعُ الْقَيْنِصَ بِهَا وَالْقَيْنِصَةَ
وَأَلْجَابِي الدَّهْرُ حَتَّى وَلَجْتُ ❁ بِلَطْفٍ اِخْتِيَالِي عَلَى اللَّيْلِ عَيْنَةَ
عَلَى أَنْسِي لَمْ أَهْبْ صَرْفُهُ ❁ وَلَا تَبَصُّتْ لِي مِنْهُ قَرِينَصَهُ
وَلَا شَرَعَتْ بِي عَلَى مَوْرِدٍ ❁ يُدَيْسُ عِرْضِي نَفْسَ حَرِينَصَهُ
وَلَوْ أَنْصَفَ الدَّهْرُ فِي حُكْمِهِ ❁ لَمَّا مَلَكَ الْحُكْمَ أَهْلَ النَّقِيصَةَ

ترجمہ: ① میں نے سیاہ چادر اوڑھی ہے، تاکہ میں حلوا حاصل کروں (یا میں سیاہ چادر اوڑھ کر

مٹائی طلب کرتا ہوں) اور میں نے اپنا کاٹنا ہر معمولی مچھلی پر ڈال دیا ہے۔

② اور میں نے اپنے وعظ کو ایک ایسا ذریعہ شکار بنایا ہے، جس سے میں بڑا اور چھوٹا شکار حاصل کرتا ہوں (یا میں اس کے ذریعہ بڑے اور چھوٹے شکار کو قبضہ میں کرتا ہوں)

③ اور زمانے نے مجھے اتنا مجبور بنایا کہ میں اپنی حسن تدبیر سے شیر کے پاس اس کی رہائش گاہ میں پہنچ گیا! ④ لیکن واقعہ یہ ہے کہ (پااس کے باوجود) میں اس زمانے کی گردش سے نہ مرعوب ہوا اور نہ اس کی وجہ سے مجھ پر لڑوہ طاری ہوا (یا نہ اس کی وجہ سے میرے شانے کا گوشت متحرک ہوا)

⑤ اور نہ مجھے لالچی طبیعت ایسے مقام پر لے گئی، جو میری عزت کو تہ لگائے۔

⑥ اور اگر زمانہ اپنے فیصلے میں انصاف کرتا، تو وہ یقیناً عیب داروں کو حکومت کا مالک نہ بناتا۔

تحقیق: لَبَسْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے اوڑھی۔ لَبَسْتُ لَبَسًا (س) اوڑھنا۔ پہننا۔

خَبِيصَةٌ: دھاری دار سرخ یا سیاہ چادر۔ جمع: خَمَائِصُ۔

أُبَغِي: مضارع واحد متکلم، میں طلب کروں۔ بَغِيَ بَغْيًا وَبَغِيَّةً (ض) طلب کرنا، چاہنا۔

خَبِيصَةٌ: فَعِيلَةٌ بمعنی مَفْعُولَةٌ، کھجور اور گھی یا بالائی سے تیار کیا ہوا حلویا مٹھائی۔ جمع: خَبَائِصُ۔

أَنْشَبْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے اٹکادیا۔ اَنْشَبْتُ فِي غَيْرِهِ (انفال) ایک چیز کو دوسری چیز میں

پھنسانا۔ اٹکانا (۲) بچہ گاڑ دینا۔ — شَبَّصْتُ: مچھلی کے شکار کا کاٹنا۔ جمع: شَبَّصُوصٌ۔

شَيْصَةٌ: معمولی اور خراب مچھلی۔ جمع: شَيْصُوصٌ (بدون التاء)

صَيَّرْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے بنایا۔ صَيَّرْتُ تَصْيِيرًا (تفعل) بنانا۔

أُحْبَوِلَةٌ: جال۔ رسی وغیرہ کا چند اجزاء: داؤ۔ بچ۔ ہتکنڈا۔ جمع: أَحْبَائِلُ۔

أُرْبِغُ: مضارع واحد متکلم۔ میں حاصل کرتا ہوں۔ أُرْبِغُهُ إِزَاعَةً (انفال) کسی شے کو بدقت حاصل

کرنا۔ شکار کو تاقو میں لانا۔ مکر و فریب سے طلب کرنا۔

قَيْنِصٌ: نر شکار۔ مجازاً نر مچھلی۔ قَيْنِصٌ بمعنی مَقْنُوصٌ (فعل بمعنی مفعول) شکار کیا ہوا۔

قَيْنِصَةٌ: مادہ شکار۔ مجازاً مادہ مچھلی، قَيْنِصَةٌ بمعنی مَقْنُوصَةٌ۔ شکار کی ہوئی۔ قَيْنِصٌ سے مراد بڑا

شکار یا عمدہ شکار۔ اور قَيْنِصَةٌ سے مراد: چھوٹا یا معمولی شکار ہے۔ قَنْصُ الصَّيْدِ قَنْصًا (ض) شکار کرنا۔

هَانِدَه: أُرْبِغُ الْقَيْنِصَ بِهَا وَالْقَيْنِصَةُ: یہ ضرب النثل ہے جو مکروہیلہ سے روپیہ پیسہ حاصل

کرنے کے وقت بولی جاتی ہے۔

الْبَجَاءُ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے مجبور بنایا۔ اَلْبَجَاءُ اِلَيْهِ اِلْتَجَاءُ (افعال) مجبور بنانا۔ مجبور کرنا۔
فائدہ: اَلْبَجَاءُ: اصل میں اَلْبَجَاءُ ہے، ضرورتِ شعر کی وجہ سے ہمزہ کو خلاف قیاس الف سے بدل دیا گیا، کیوں کہ ہمزہ متحرک ماقبل متحرک کو الف سے بدلنے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔

وَلَجِخْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں داخل ہو گیا۔ وَلَجَ وَوَجَّحَا (ض) داخل ہونا۔

لُطْفٌ: کمال۔ نزاکت۔ باریکی۔ خوبی۔ جمع: اَلطَّافُ۔ لُطْفٌ لَطَافَةٌ (ک) لطیف اور نازک ہونا۔

اِخْتِيَالٌ: چال، تدبیر، اِخْتِيَالٌ اِخْتِيَالًا (افعال) چال چلنا۔ حیلہ کرنا۔ تدبیر کرنا۔ لُطْفٌ اِلْتِيَالٌ، حسن تدبیر۔ لَيْتًا: شیر۔ مراد: بخیل لوگ۔ جمع: لَيْوُثٌ۔

عَيْصَةٌ: عیض، گنجان گھنے درخت، مراد: شیر کے رہنے کی جھاڑی جسے ”کچھار“ کہتے ہیں۔ جمع: عَيْصَانٌ وَأَعْيَاصٌ۔ اس میں ”ہا“ ضمیر کی ہے، جس کا مرجع لَيْتٌ ہے۔

عَلَى اَنْتَبِيْ: عَلِيٌّ بِمَعْنَى مَعَ اَيِّ مَعَ اَنْتَبِيْ۔ اس کے باوجود کہ میں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں۔
 لَمْ اَهْبْ: مضارع واحد متکلم نفی۔ حمد بلم۔ میں مرعوب نہیں ہوا۔ هَابَ هَيْبَةً (س) ڈرنا۔ کسی کی عظمت اور جلالتِ شان سے ڈرنا، اس کا صحیح ترجمہ ہے: مرعوب ہونا۔

صَرَفٌ: گردش۔ انقلاب۔ جمع: صُرُوفٌ۔ صَرَفَ الدَّهْرَ: گردشِ زمانہ۔

نَبِضَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ وہ متحرک ہوا یا اس نے حرکت کی۔ نَبِضَ نَبْضًا (ض) حرکت کرنا۔
 فَرِيضَةٌ: شانے کا گوشت۔ مونڈھے اور سینے کے درمیان کا حصہ۔ جمع: فَرَائِضٌ۔

شَرَعَتْ: ماضی۔ وہ لگی۔ شَرَعَ فِي مَبْوَرِدٍ شَرْعًا (ف) داخل ہونا۔ عبارت میں عَلِيٌّ بمعنی ”فی“ ہے۔ اور یہی میں یا تعدیہ کے لئے ہے۔ شَرَعَ بِهِ فِي مَبْوَرِدٍ: داخل کرنا۔ لے جانا۔

مَوْرِدٌ: چشمہ آب۔ تالاب۔ جمع: مَوَارِدٌ: اسم ظرف از وَرْدٌ وَوَرْدًا (ض) آنا۔

يُدْنَسُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ بٹالگاے۔ دَنَسَ (تقلیل) میلا کرنا۔ عیب دار کرنا۔

عَرَضٌ: آبرو۔ عزت۔ جمع: اَعْرَاضٌ۔ دَنَسَ عَرَضَهُ: آبرو کو بٹلگانا۔

نَفْسٌ: طبیعت، روح، جسم، عقل، ذات۔ جمع: اَنْفُسٌ وَنَفُوسٌ۔

حَرِيضَةٌ: سیزہ صفت۔ لالچی۔ جمع: حَرَائِصٌ۔ حَرَصَ عَلَيْهِ جَرَضًا (ض) لالچ کرنا۔

اَنْصَفٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے انصاف کیا۔ اَنْصَفَ اِنْصَافًا (افعال) انصاف کرنا۔

حُكْمٌ: فیصلہ (r) حکومت۔ اقتدار۔ جمع: اَحْكَامٌ۔ حُكْمُهُ فِي ضَمِيرٍ كَامِرٍ جَرِج الدَّهْرِ ہے۔

مَا مَلَكَ: ماضی منفی واحد مذکر غائب۔ اس نے مالک نہیں بنایا۔ مَلَكَ تَمْلِيْكَ (تعلیل) مالک بنانا۔
 نَقِيْصَةٌ: صیغہ صفت بمعنی مَنْقُوصَةٌ (فَعِيْلَةٌ بمعنی مَفْعُوْلَةٌ) عیب۔ خَامِيٌّ: جمع: نَقَائِصُ۔
 نَقْصَةٌ نَقْصَانٌ: کسی میں کسی شے کی کمی ہونا۔ جیسے: أَيْهَذَا التَّلْمِيْذِ يَنْقُصُكَ الْآدَبُ: اے طالب
 علم تمہارے اندر ادب کی کمی ہے۔

اشعار کی ترکیب

(۱) لَيْسَ: فعل۔ ت: ضمیر فاعل ذوالحال۔ اَلْحَمِيْصَةُ: مفعول بہ۔ اَنْبِيْهُنَّ: جمع نَبِيْةٌ: جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ لَيْسَتْ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو حرف عطف
 اَنْشَبَ: فعل۔ ت: فاعل۔ شِصْبِيٌّ: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ فِیْ: حرف جار۔ كَلَّ شِصْبُهُ: مرکب اضافی ہو کر
 مجرور۔ جار با مجرور متعلق۔ اَنْشَبَتْ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف
 جملہ معطوف ہوا۔

(۲) صَيَّرْتُ: فعل با فاعل، وَغَطِيْ مفعول بہ اول۔ اَخْبُوْلَةُ: موصوف۔ اُرِيْعُ: فعل با فاعل۔ اَلْقَنِيْصُ: معطوف
 علیہ۔ واو حرف عطف۔ اَلْقَنِيْصَةُ: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ، بہا: متعلق ہوا۔ اُرِيْعُ: فعل اپنے
 فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صفت۔ اَخْبُوْلَةُ: موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ صَيَّرْتُ: فعل اپنے
 فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) اَلْبَجَا: فعل۔ ن: وقایہ ی: ضمیر مفعول بہ۔ اَلدَّهْرُ: فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف
 حَتَّىٰ: حرف عطف۔ وَكَلَجْتُ: فعل با فاعل۔ عَيْصَةُ: مفعول بہ، ب: حرف جار، اَلطُّفُ اِخْتِيَالِيٌّ: بترکیب اضافی،
 مجرور۔ ب: حرف جر اپنے مجرور سے مل کر متعلق اول ہوا وَكَلَجْتُ: کا عَلَيَّ اَللَيْثُ: متعلق ثانی۔

(۴) عَلَيَّ: بمعنی مَعَ مضاف، اَنْ: حرف مشبہ بالفعل۔ ن: وقایہ ی: ضمیر اسم لَمْ اَهَبْ: فعل با فاعل۔ صَرَفَةٌ:
 مفعول بہ۔ لَمْ اَهَبْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو حرف عطف۔ لَا نَايَةَ: نَبَضَتْ:
 فعل۔ فَرِيْصَةٌ: فاعل۔ لِي: متعلق اول ہوا نَبَضَتْ کے۔ مِيْنَهُ: متعلق ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے
 مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر اَنْ۔ اَنْ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ
 ہوا عَلَيَّ بمعنی مَعَ کا۔ مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ ہوا وَكَلَجْتُ فعل کا (جو پہلے مصرعہ میں ہے) وَكَلَجْتُ: فعل
 اپنے فاعل و مفعول بہ و مفعول فیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) واو: حرف عطف۔ لَانَا فِی۔ شَرَعَتْ: فعل۔ نَفْسٌ: موصوف۔ حَرِیصَةٌ: صفت۔ موصوف باصفت فاعل، یہی متعلق اول ہوا شَرَعَتْ کے، علی حرف جر۔ مَوْرِدٌ: موصوف۔ یَلْفَسُ: فعل بافاعل۔ عَرَضِی: مضاف با مضاف الیہ مفعول بہ یَلْفَسُ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر صفت ہوئی مَوْرِدٌ کی۔ موصوف باصفت مجرور۔ جار با مجرور متعلق ثانی۔ شَرَعَتْ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

(۶) واو: حرف عطف۔ لَو: حرف شرط۔ اَنْصَفَ: فعل۔ اَلْذَّهْرُ: فاعل۔ فِی حُكْمِهِ: متعلق ہوا۔ اَنْصَفَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط۔ لَام جواب لَو۔ مَلِكٌ: فعل بافاعل۔ اَلْحُكْمُ: مفعول بہ اول۔ اَهْلُ النِّقِیصَةِ: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ ثانی۔ مَلِكٌ: فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ثُمَّ قَالَ لِي: اَذُنٌ فَكُلْ، وَاِنْ شِئْتَ فَكُمْ، وَقُلْ. فَالْتَفَتُّ اِلَى تَلْمِيذِهِ، وَقُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَنْ يُسْتَدْفَعُ بِهِ الْاَذَى، لِتُخْبِرَنِي مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: هَذَا ابُو زَيْدٍ السَّرُوْجِيُّ، سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْاَذْيَاءِ. فَاَنْصَرَفْتُ مِنْ حَيْثُ اَتَيْتُ، وَقَضَيْتُ الْعَجَبَ مِمَّا رَأَيْتُ۔

ترجمہ: پھر اس نے مجھ سے کہا: تم آگے آ کر کھاؤ (تم قریب ہو جاؤ اور کھاؤ) اور اگر (کچھ اور) چاہو، تو کھڑے ہو جاؤ اور کہو۔ پس میں اس کے شاگرد کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ: میں تجھے اس ذات کی قسم دیتا ہوں، جس کے ذریعہ تکلیف دور کرائی جاتی ہے کہ تو مجھ کو ضرور بتائے یہ کون ہے؟ تب اس نے کہا: یہ پردیسوں کا چراغ (راہ) اور ادیبوں کا سر تاج ابو زید سرودجی ہے۔ پس میں جہاں سے آیا تھا وہیں آ گیا اور میں نے جو کچھ دیکھا اس پر بے حد تعجب ہوا۔

تحقیق: اَذُنٌ: امر واحد حاضر۔ تو قریب ہو جا۔ تو آگے آ۔ دَنَا يَدْنُو دُنُو (ن) قریب ہونا۔ اَلْتَفَتُّ: ماضی واحد متکلم۔ میں متوجہ ہوا۔ اَلْتَفَتُّ اِلَيْهِ (انتعال) متوجہ ہونا۔ عَزَمْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے قسم دی۔ عَزَمَ عَلَيَّ فُلَانٌ عَزْمًا (س) قسم دینا۔ يُسْتَدْفَعُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ وہ دور کرائی جاتی ہے۔ اِسْتَدْفَعَ اللّٰهُ الْاَذَى (استعمال) تکلیف دور کرنے کی درخواست کرنا۔

اَذَى: تکلیف۔ اَذِي اَذَى (س) تکلیف میں مبتلا ہونا۔

تُخْبِرُ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تو بتائے۔ أَخْبِرَهُ (انفال) بتانا۔ خبر دینا۔ لَتُخْبِرُنِي میں دونوں ہیں: پہلا نون خفیفہ ہے، اور دوسرا نون وقایہ۔ پہلے کا دوسرے میں ادغام کر دیا گیا۔
 ذَا: بمعنی یہ۔ اسم اشارہ۔ اسمائے اشارات میں اصل اسم اشارہ ذَا ہے۔ اس کے آخر میں اگر "ك" لگادیں، تو بعید کے لیے ہو جاتا ہے۔ جیسے ذَاكَ۔ اور اگر اس کے ساتھ "ه" کا اتصال کر دیا جائے، تو قریب کے لیے ہو جاتا ہے۔ جیسے: هَذَا۔

سِرَاجٌ: چراغ۔ جمع: أَسْرَاجَةٌ.

غُرَبَاءٌ: واحد: غَرِيبٌ، پر دہلی۔ مسافر۔ غُرَبٌ عن وَطَنِهِ غَرَابَةٌ (ک) پر دہلی ہونا۔

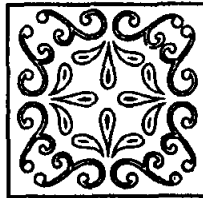
تَاجٌ: تاج۔ سرتاج۔ سہرا۔ جمع: أَتْوِاجٌ وَيَتِجَانٌ، تَاجٌ تَوَجَّانٌ (ن) تاج پہننا۔

أَدْبَاءٌ: واحد: أَدِيبٌ: ادیب۔ فنِ ادب کا ماہر۔ قادر الکلام۔ أَدَبٌ أَدْبَاءٌ (ک) ادیب ہونا۔

انصرفتُ: ماضی واحد متکلم، میں آ گیا۔ میں لوٹ گیا۔ انصرفت منه انصرافاً (انفال) واپس ہونا۔

قضيتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے بے حد تعجب کیا۔ قضيتُ العجب منه قضاءً (ض) بیحد تعجب کرنا۔

العجبُ: تعجب۔ عَجِبَ منه عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔ إِعْجَابٌ (انفال) تعجب میں ڈال دینا۔



دوسرے مقالے ”محلوانیہ“ کا خلاصہ

علامہ حریری نے اس مقالے میں ابو زید سروجی کی زبانی ایسے چھ شعر پیش کئے ہیں، جو عجیب و غریب قسم کی تشبیہات پر مشتمل ہیں۔ اس کے لئے مقالے کو یوں ترتیب دیا گیا ہے کہ:

حارث بن ہمام کہتے ہیں کہ: جب میں بڑا ہوا، تو مجھے علم ادب حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ ایک مرتبہ جب میں اس مقصد کے لیے عراق کے شہر حلوان پہنچا، تو وہاں اچانک ابو زید سروجی سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ اپنا نسب کبھی کبھہ بتاتا ہے اور کبھی کبھہ۔ اور حصولِ معاش کے لیے اگلے سیدھے طریقے اختیار کر رہا ہے؛ لیکن اس کے باوجود پھر بھی حسن بیان، خوش اخلاقی، علم کامل، شاندار بلاغت اور حاضر جوابی جیسی خوبیوں کی وجہ سے لوگ اس کے عیبوں کو چھپاتے تھے اور اس کے دیکھنے کی خواہش کرتے تھے۔ ان عمدہ صفات کی وجہ سے میں نے بھی اس کے ساتھ دوستی کر لی اور ایک زمانے تک ہم دونوں ساتھ رہے؛ لیکن کچھ عرصہ بعد ابو زید غربت کی وجہ سے حصولِ معاش کے لئے عراق سے چلا گیا، اس طرح ہم دونوں جدا ہو گئے۔ میں اپنے وطن لوٹ آیا۔ ایک زمانہ تک ابو زید سے ملاقات نہ ہو سکی اور اس کے زندہ یا مردہ ہونے کا کچھ پتہ نہیں لگ سکا۔ اتفاق سے میں ایک دن ایک کتب خانے میں بیٹھا ہوا تھا، جہاں ادیبوں کی محفل لگتی تھی۔ اچانک ایک پراگندہ حال شخص آیا اور سلام کر کے ایک کنارے پر بیٹھ گیا۔ اور حاضرین کو اپنی فصیح و بلیغ گفتگو سے حیرت میں ڈالنے لگا۔ اس کے بعد اس نے مطالعہ میں مشغول اپنے قریبی شخص سے پوچھا کہ یہ کونسی کتاب ہے جس کا آپ مطالعہ کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: مشہور شاعر ابو عبادہ سحری کا دیوان ہے۔ پھر اس نے پوچھا: کیا آپ کو اس میں کوئی شعر پسند آیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! مجھے ابو عبادہ کا وہ شعر بہت پسند آیا ہے، جس میں دانتوں کو اولوں اور موتیوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نو وارد شخص نے ان معمولی تشبیہات کو اہم سمجھنے کی وجہ سے علم ادب کے ضائع ہونے پر افسوس ظاہر کیا۔ اور پھر خود دانتوں کے لیے عجیب و غریب تشبیہات پر مشتمل دو شعر سنائے۔ حاضرین نے انھیں بہت پسند کیا اور پوچھا: یہ کس کے شعر ہیں؟ اس نے کہا: میرے ہیں۔ مگر حاضرین کو اس کی خستہ حالی دیکھ کر یقین نہیں آیا۔ آخر کار امتحان کے لیے اس کے سامنے ایک طرزی مصرع پیش کیا اور کہا: اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں، تو اس طرز پر مزید شعر کہہ دیں۔ اس نے عجیب و غریب تشبیہات پر مشتمل برجستہ چار شعر کہہ دیئے۔ حاضرین اس کی برجستہ کلامی سے حیران رہ گئے۔ حارث کہتے ہیں: جب میں نے اُسے غور سے دیکھا، تو معلوم ہوا کہ یہ تو ابو زید سروجی ہیں، جن سے شہر حلوان میں ان کی ملاقات رہی تھی۔ جن کی حالت اب بدل گئی ہے، اور بال سفید ہو گئے ہیں۔ حارث نے تعجب سے پوچھا کہ اتنی جلد یہ تبدیلی کیسے؟ ابو زید نے پانچ اشعار میں جواب دیکر کہا کہ: حوادثِ زمانہ نے مجھے بوڑھا اور متغیر کر دیا ہے۔ اس مقالے میں کل سترہ (۱۷) اشعار ہیں جن میں سے پندرہ (۱۵) علامہ حریری کے ہیں؛ ایک ابو عبادہ سحری کا اور ایک ابو الفرج عسائی دمشقی کا ہے۔

الْمَقَامَةُ الثَّانِيَّةُ: "الْحُلُوَانِيَّةُ" دوسرا مجلسی واقعہ شہر "حلوان" کی طرف منسوب ہے۔

الْحُلُوَانِيَّةُ: منسوب الِ حُلُوَان۔ اس میں یاء نسبتی ہے جو مشدود ہے۔ حُلُوَان: شہر بغداد سے چند میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ کا نام ہے، جسے حلوان نامی ایک شخص نے آباد کیا تھا۔ اور جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں فتح ہوا۔ اس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "الْحُلُوَانِيَّةُ"

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ قَالَ: كَلَفْتُ مُذْمِيطْتَ عَنِّي التَّمَانِيْمَ، وَنَيْطْتَ بِي الْعَمَانِيْمَ، بِأَنْ أَغْشَى مَعَانَ الْأَدَبِ، وَأَنْصِي إِلَيْهِ رِكَابَ الطَّلَبِ، لِأَعْلَقَ مِنْهُ بِمَا يَكُونُ لِي زِينَةً بَيْنَ الْأَنَامِ، وَمُزْنَةً عِنْدَ الْأَوَامِ. وَكُنْتُ لِفِرْطِ اللَّهْجِ بِأَفْتِيَا سِهٍ، وَالطَّمَعِ فِي تَقْمِصِ لِبَاسِهِ، أَبَاحْتُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ، وَأَسْتَسْقِي الْوَيْلَ وَالطُّلَّ، وَأَتَعَلَّلُ بَعْسَى وَتَعَلَّلُ. فَلَمَّا حَلَلْتُ حُلُوَانَ، وَقَدْ بَلَوْتُ الْإِخْوَانَ، وَسَبَرْتُ الْأَوْزَانَ، وَخَبَرْتُ مَاشَانَ وَرَانَ، أَلْفَيْتُ بِهَا أَبَا زَيْدِ السَّرُوجِيِّ، يَتَقَلَّبُ فِي قَوَالِبِ الْإِنْتِسَابِ، وَيَنْخَبِطُ فِي أَسَالِبِ الْإِتْسَابِ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے بیان کیا کہا کہ: جب سے میرے تعویذ ہٹائے گئے اور میرے (سر) پر پگڑیاں باندھی گئیں (جب میں سن بلوغ کو پہنچا) مجھے مجلس ادب میں جانے اور اس کی طرف جستجو کی سواریاں دوڑانے کی دھن تھی؛ تاکہ میں اس سے وہ چیز حاصل کر لوں، جو میرے لیے لوگوں میں زینت اور سخت پیاس کے وقت برسنے والا بادل ہو۔ اور میں اس (ادب) کے حصول کے فرط شوق اور لَمُذْمِيطْتَ عَنِّي التَّمَانِيْمَ وَنَيْطْتَ بِي الْعَمَانِيْمَ: اس عبارت سے اہل عرب کے ایک رواج کی طرف اشارہ کیا ہے۔ چونکہ ان کے یہاں رواج یہ تھا کہ جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کے گلے میں تعویذ باندھ دئے جاتے اور جب بالغ ہو جاتا تو ان کو کھول کر پگڑی اس کے سر پر باندھ دی جاتی۔

اس (اوب) کا لباس پہننے کی خواہش کی بنا پر بحث کیا کرتا تھا ہر بڑے اور چھوٹے آدمی سے۔ اور سیراب ہوتا تھا زوردار بارش اور ہلکی بارش سے (یعنی مستفیض ہوتا تھا تھر عالم اور کم مایہ عالم سے) اور میں دل بہلاتا تھا امید اور توقع کے الفاظ سے۔ پھر جب میں حلوان میں مقیم ہوا، اس طرح کہ میں دوستوں کو آزما چکا تھا اور (ان کی) حدیثوں کو معلوم کر چکا تھا اور ان چیزوں سے واقف ہو گیا تھا، جو عیب لگاتی ہیں اور زینت بخشی ہیں (یعنی تجربہ کار بن چکا تھا)، تو میں نے وہاں "ابوزید سرجی" کو اس حال میں پایا کہ وہ نسب بیان کرنے کے طریقوں میں الٹ پلٹ ہو رہا تھا (یعنی وہ مختلف طریقوں سے نسب بیان کر رہا تھا) اور حصول معاش کے طریقوں میں الٹا سیدھا چل رہا تھا۔

تحقیق: کَلْفُ: ناضی واحد متکلم۔ مجھے ذہن تھی یا میں بے حد شوقین تھا۔ کَلِفَ بِهِ كَلْفًا (س) کسی کام کا بے حد شوقین ہونا۔ عاشق ہونا۔ دلدادہ ہونا۔

مَذَّ: بمعنی مِنْ يَظْفِرُ، جملہ فعلیہ یا اسمیہ کی طرف مضاف ہو کر فعل سابق کا ظرف واقع ہوتا ہے۔
مِيَطُّ: ناضی مجہول واحد مؤنث غائب۔ وہ ہٹائے گئے۔ مَطَّطَهُ مِيَطًا (ض) ہٹانا۔ زائل کرنا۔
تَمَائِمٌ: واحد تَمِيمَةٌ: تعویذ یا گنڈا۔ تَمَّ عَنْهُ الْعَيْنُ تَمًّا (ض) تعویذ وغیرہ کے ذریعہ نظر بد کو دور کرنا۔
يَنْطُّ: ناضی مجہول واحد مؤنث غائب۔ وہ وابستہ کی گئی۔ نَاطَهُ نَوَاطًا (ن) لٹکانا۔ وابستہ کرنا۔
عَمَائِمٌ: واحد عَمَامَةٌ: پگڑی۔ وِسَارٌ: اِعْتَمٌ (احتمال) وَتَعَمَّمٌ بَكْدًا (تعلل) پگڑی باندھنا۔
أَغَشَى: مضارع واحد متکلم۔ میں حاضر ہوں۔ غَشِيَ الْمَكَانَ غَشِيَانًا (س) کسی جگہ پر آنا۔
مَعَانٌ: منزل۔ مجلس۔ اَدَبٌ: تعلیم۔ قوتِ راسخ جس کے ذریعہ انسان اشعار بنانے پر قادر ہوتا ہے۔
أَنْضَى: مضارع واحد متکلم۔ میں دوڑاؤں۔ أَنْضَى اِنْضَاءً (افعال) کمر زور بنانا۔ أَنْضَى إِلَيْهِ دَوْرَانًا۔
فَانضَاهُ: اِنْضَاءً کے صلہ میں درحقیقت اِلَى نہیں آتا ہے؛ لیکن چونکہ کتاب میں اسی طرح ہے یعنی اس کے صلہ میں اِلَى آ رہا ہے، اس واسطے اسی طرح لکھا گیا، لہذا جہاں بھی اس کے صلہ میں اِلَى ہوگا وہاں "دوڑانا" ہی ترجمہ ہوگا۔ یا اصل میں چونکہ یہ بصلہ اِلَى نہیں آتا، اس لیے عبارت مزخرف نکال کر بھی ترجمہ کر سکتے ہیں۔ تقدیری عبارت اس طرح ہوگی: اَنَا أَنْضَى الرَّكَّابَ فِي الدَّهَابِ اِلَى۔
رِكَّابٌ: اونٹنی، سواری کا جانور۔ جَمْعٌ: رُكْبٌ. وِ كِتَابٌ: كِتَابٌ کا اطلاق مفرد اور جمع سب پر ہوتا ہے۔
الطَّلَبُ: تلاش، جستجو۔ طَلَبَهُ طَلْبًا (ن) ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا۔
أَغْلَقُ: مضارع واحد متکلم۔ میں حاصل کروں۔ غَلِقَ مِنْهُ بَكْدًا عِلْقًا (س) حاصل کرنا۔

زینة: سجاوٹ۔ آرائش (۲) سامانِ زینت۔ جمع: زینات۔ زانہ زینا (ض) سجانا۔

أَنَامَ: مخلوق۔ عوام۔ اس کا اطلاق صرف انسان اور جنات پر ہوتا ہے۔

مُزِنَةٌ: پانی سے بھرا ہوا بادل۔ برسنے والا بادل۔ جمع: مُزِنٌ۔

أَوَامٌ: تخت پیاس۔ آم الزُّجُلُ أَوْفَانٌ (ن) تخت پیاس لگنا۔

فَرَطٌ: زیادتی۔ کثرت۔ فَرَطٌ فَرَطًا (ن) (ض) آگے بڑھنا۔ سبقت کرنا۔

لَهَجٌ: شدت اشتیاق۔ فرط شوق۔ لَهَجٌ بِهِ لَهَجًا (س) زیادہ مشتاق ہونا۔ دلدادہ ہونا۔

اِقْتِبَاسٌ: (انتقال) اخذ کرنا، حاصل کرنا۔

طَمَعٌ: خواہش۔ لالچ۔ جمع: اطماع۔ طَمِعَ فِيهِ طَمَعًا (س) لالچ کرنا۔

تَقَمُّصٌ: (تفعل) کرتہ پہننا۔ مراد: مطلقاً پہننا۔ لِبَاسٌ: بمعنی مَلْبُوسٌ۔ پوشاک۔ جمع: اللبسة۔

أَبَاحٌ: مضارع واحد متکلم۔ میں بحث کرتا ہوں۔ بَاحٌ فِيهِ (مفاعلت) بحث کرنا۔

جَلٌّ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ بڑا ہے۔ جَلٌّ جَلَالَةٌ (ض) با عظمت ہونا۔ بلند درجہ ہونا۔

قَلٌّ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ چھوٹا ہے۔ قَلٌّ قَلَّةٌ (ض) کم درجہ ہونا۔ کم ہونا۔

أَسْتَسْقِي: مضارع واحد متکلم۔ میں سیراب ہوتا ہوں۔ اسْتِسْقَاءٌ (استعمال) پانی مانگنا۔ سیرابی چاہنا۔

وَبَلٌّ: زوردار بارش۔ موسلا دھار بارش۔ وَبَلَّتِ السَّمَاءُ وَبَلًّا (ض) زوردار بارش ہونا۔

طَلٌّ: ہلکی بارش۔ بھوار۔ جمع: طِلَالٌ وَطَلَّلٌ۔ طَلَّتِ السَّمَاءُ طَلًّا (ن) بارش برسا۔ وَبَلٌّ

اور طَلٌّ کی نسبت مجازاً آسمان کی طرف کریں گے۔

أَتَعَلَّلُ: مضارع واحد متکلم۔ میں دل بہلاتا ہوں۔ تَعَلَّلٌ بِشَيْءٍ (تفعل) دل بہلانا۔ خود کو تسلی دینا۔

عَسَى: فعل جامد۔ فعل تقریب بمعنی توقع اور بمعنی شک۔ ماضی کے علاوہ باقی افعال اس سے نہیں

آتے کبھی اسمیت کے معنی میں بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ یہاں ”عَسَى“ بطور اسم ہی مستعمل ہے؛ اسی

وجہ سے اس پر ”با“ داخل ہے؛ ورنہ فعل پر حرف جر داخل نہیں ہوتا۔

لَعَلَّ: حرف مشبہ بالفعل، برائے توقع اور یقین، اگر اس کے فاعل باری تعالیٰ ہوں تو معنی تحقیق۔

حَلَلْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں مقیم ہوا۔ حَلٌّ حُلُولًا (ن) مقیم ہونا۔ قیام کرنا۔

بَلَوْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے آزما یا۔ بَلَاءٌ بَلَاءً (ن) آزمائش کرنا۔ مصیبت میں ڈالنا۔

إِخْوَانٌ: واحد: أَخٌ۔ بھائی۔ دوست۔ أَخًا يَأْخُو أَخُوَّةً (ن) بھائی بنانا۔ دوست بنانا۔

سَبْرَتْ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے معلوم کیا۔ سَبْرَةٌ سَبْرًا (ن) جانچنا۔ گہرائی معلوم کرنا۔

أَوْزَانٌ: واحد: وَزْنٌ: رتبہ۔ حیثیت۔ بوجھ و زَنَةٌ وَزْنًا (ض) تولنا۔ وزن کرنا۔

خَيْرَتْ: ماضی واحد متکلم۔ میں واقف ہو گیا۔ خَيْرَةٌ خَيْرًا (ن) آزمانا۔ واقف ہونا۔ خَيْرٌ: علم و واقفیت۔

شَانَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے عیب لگایا۔ شَانَ شَيْنًا (ض) عیب لگانا۔

زَانَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے زینت بخشی۔ زَانَ زِينًا (ض) زینت بخشنا، سجانا۔ آراستہ کرنا۔

أَفْقَيْتَ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے پایا۔ أَلْفَاهُ (افعال) پانا۔ بَہَا: بمعنی فِيهَا۔ مرجع ”حلوان“ ہے۔

يَقْلَبُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ الٹ پلٹ ہو رہا ہے۔ قَلْبٌ (تفعل) الٹ پلٹ ہونا۔

قَوَّالبُ: واحد: قَالَبٌ: سانچا۔ مجازاً: طریقہ۔ طرزِ ادا۔ — اِنْتَسَابٌ: (افعال) نسب بیان کرنا۔

يَخْبِطُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ الناسدھا چل رہا ہے۔ خَبِطَ فِي الْمَشْيِ خَبِطًا (ض)

اندھا دھند چلنا۔ بلا تعین منزل چلنا۔ غلط سلط کام کرنا۔

أَسَالَيْبٌ: واحد: أُسْلُوبٌ: طرز۔ طریقہ۔ اِكْتِسَابٌ: کمائی۔ حصولِ زر (افعال) کمانا۔ حاصل کرنا۔

فَيْدَعِي تَارَةً أَنَّهُ مِنْ آلِ سَاسَانَ، وَيَعْتَزِي مَرَّةً إِلَى أَقْيَالِ عَسَانَ، وَيَبْرُزُ طَوْرًا

فِي شِعَارِ الشُّعْرَاءِ، وَيَلْبَسُ حِينًا كِبْرَ الْكِبْرَاءِ، بَيْنَ أَنَّهُ مَعَ تَلَوْنِ حَالِهِ، وَتَبِينِ

مِحَالِهِ، يَتَحَلَّى بِرُوءٍ وَرِوَايَةٍ، وَمُدَارَاةٍ وَدِرَايَةٍ، وَبَلَاغِيَةٍ رَائِعَةٍ، وَبِدْيَهَةِ مُطَاوِعَةٍ،

وَآذَابِ بَارِعَةٍ، وَقَدَمِ لِأَغْلَامِ الْعُلُومِ فَارِعَةٍ، فَكَانَ لِمَحَاسِنِ آلَاتِهِ، يُلْبَسُ عَلَيَّ

عَلَابِهِ، وَلِسَعَةِ رِوَايَتِهِ، يُضْنِي إِلَى رِوَايَتِهِ، وَلِخِلَابَةِ عَارِضَتِهِ، يُرْغَبُ عَنِ

مُعَارَضَتِهِ؛ وَلِعُدْوَانَةِ بِنَادِهِ، يُسَعَفُ بِمُرَادِهِ.

ترجمہ: پس وہ کبھی تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ شاہانِ فارس کے خاندان سے ہے اور کبھی وہ قبیلہ

عسان کے امراء کی طرف نسبت کرتا ہے، وہ کبھی شاعروں کے بھیس میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی بڑے

لوگوں کی بڑائی کا لباس پہنتا ہے، لیکن وہ اپنی حالت کے بدلتے رہنے اور اپنے فریب کے آشکارا ہونے

کے باوجود، آراستہ رہتا ہے حسنِ ظاہر اور حسنِ بیان سے، خوشِ اخلاقی اور علمِ کامل سے، شاندار بلاغت اور

قابو میں رہنے والی حاضر جوابی سے، زبردست علوم اور علوم کے پہاڑوں پر چڑھنے والے قدموں سے؛

پس اس کے حسنِ صفات کی بنا پر اس کے عیبوں پر پردہ ڈالا جاتا تھا۔ اور اس کی وسعتِ بیان کی بنا پر اس

کے دیکھنے کی خواہش کی جاتی تھی اور اس کی قوت گویائی کی کشش کی بنا پر اس کے مقابلے سے اعراض برتا جاتا تھا۔ اور اس کی شیریں بیانی کے باعث اس کی مراد کو پورا کیا جاتا تھا۔

تحقیق: یَدْعِي: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ دعویٰ کرتا ہے۔ اِدْعَاءُ (افتعال) دعویٰ کرنا۔ تَارَةً: کبھی۔ ایک دفعہ۔ جمع: تَارَاتٍ وَتَيْرٍ وَتَيْرٌ۔

سَمَانٌ: شاہانِ فارس کا لقب۔ آلِ سَمَاسَانَ: فارس کے بادشاہوں کا خاندان۔

يَعْتَرِي: مضارع، وہ نسبت کرتا ہے۔ اِعْتَرَى اِلَى فُلَانٍ (افتعال) نسبت کرنا، منسوب ہونا۔

اَقْبَالٌ: واحد: قَبِيلٌ: امیر۔ نواب۔ راجہ۔ زمانہ جاہلیت میں ملوک۔ یمن کا لقب۔

غَسَانٌ: ملک یمن کے ایک قبیلہ کا نام ہے (۲) ملک شام میں واقع ایک چشمہ کا نام بھی ہے، جہاں

اہل یمن نے سیلِ عرم سے بھاگ کر سکونت اختیار کی تھی۔ مَرَّةً: ایک دفعہ۔ کبھی۔ جمع: مَرَاتٍ وَمِرَازٍ۔

يَبْرُزُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ ظاہر ہوتا ہے۔ بَرَزَ بُرُوزًا (ن) ظاہر ہونا۔ نمایاں ہونا۔

طَوْرًا: بحالتِ نصب، کبھی۔ ایک دفعہ۔ طَوْرٌ: بحالتِ رفع، بمعنی حالتِ جمع: اَطْوَارٌ۔

شِعَارٌ: بھیس۔ مخصوص لباس۔ خاص علامت یا نشان۔ جمع: شِعَائِرٌ وَأَشْعِرَةٌ وَشِعَارَاتٌ۔

يَلْبَسُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ پہنتا ہے۔ لَبَسَ لِبْسًا (س) پہننا۔

حِينًا: کبھی (۲) وقت۔ زمانہ۔ موقع۔ جمع: اَحْيَانٌ حَيَانٌ حَيْنًا (ض) وقت آنا۔

كَبِيرٌ: بڑائی، عظمت۔ كَبِيرًا (ک) بڑا ہونا۔ كَبِيرًا: واحد: كَبِيرٌ: بڑا۔ بلند مرتبہ۔

بَيْدٌ: بمعنی غَیْر۔ لیکن۔ مگر۔ اس کے باوجود۔ تاہم۔ پھر بھی۔ یہ لفظ ہمیشہ اُن اور اس کے مابعد

کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ فُلَانٌ كَثِيرٌ الْمَالِ بَيْدَ اَنَّهُ بِخَيْلٍ۔

تَلَوْنٌ: (تفعل) رنگ بدلتے رہنا (۲) بار بار بدلنا۔ تَبَّيَّنَ: (تفعل) ظاہر ہونا۔ آشکارا ہونا۔

مُحَالٌ: (بضم الهمیم) ناممکن، باطل۔ وہ کلام جو اپنے حقیقی معنی سے پھرا ہوا ہو۔ اسمِ ظرف از حَوْلِ

(ن) بدلنا۔ مُحَالٌ (بکسر الهمیم) حاصلِ مصدر، مکروفریب۔ جھوٹ۔ مَخَالَةٌ مَخَالَةً وَمَخَالًا (مخالۃ)

مکروفریب کرنا۔ یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں؛ لیکن مقام کے اعتبار سے بکسر الهمیم بہتر ہے۔

يَنْحَلِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ آراستہ رہتا ہے۔ نَحَلَى (تفعل) آراستہ ہونا، آراستہ رہنا۔

رَوَاءٌ: ظاہری حسن۔ رونق۔ بہار۔ رَوِيٌّ رَوِيٌّ وَرِيًّا وَرَوِيٌّ (س) سیراب ہونا۔ سرسبز ہونا۔

رَوَايَةٌ: بیان، مراد: مَحْسَنٌ بیان (۲) حدیث۔ جمع: رَوَايَاتٌ رَوِيٌّ رَوَايَةٌ (ض) بیان کرنا۔

مُدَارَاةٌ: دلداری۔ خوش اخلاقی (مناعت) دلداری کرنا۔ خوش اخلاقی سے پیش آنا۔ نرمی کا برتاؤ کرنا۔
دِرَايَةٌ: کامل واقفیت۔ علم و بصیرت۔ ذہنی دیوانہ (ض) جاننا۔ واقفیت حاصل کرنا۔ علم حاصل کرنا۔
بَلَاغَةٌ: عمدگی کلام۔ حسن بیان۔ کلام کا مقصدناے حال کے مطابق ہونا۔ یا انسان کا مقصدناے حال کے مطابق کلام کرنا۔ بَلَّغَ بَلَاغَةً (ک) شستہ بیان ہونا، فصیح و بلیغ ہونا۔

رَابِعَةٌ: اسم فاعل مَوْنَتْ۔ شاندار۔ خوشنما۔ رَاعٍ رَوْعَانٍ) بھلا معلوم ہونا۔ شاندار معلوم ہونا۔
بَدِيهَةٌ: حاضر جوابی۔ برجستگی۔ بے ساختہ بات۔ جمع: بَدَائِهٌ۔ بَدَاهَةٌ (ف، ک) برجستہ بولنا۔
مُطَاوَعَةٌ: اسم فاعل مَوْنَتْ۔ فرمانبردار۔ قبضہ میں رہنے والی۔ مُطَاوَعَةٌ (مناعت) دوسرے کے اشارہ پر چلنا۔ آداب: واحد: أَدَبٌ: تمیز۔ قہم کے علوم معارف، یہاں یہی معنی مراد ہیں۔

بَارِعَةٌ: صیغہ صفت مَوْنَتْ۔ باکمال۔ زبردست۔ بَرَاةٌ: (ن، س، ک) ماہر ہونا۔
قَدَمٌ: بیزح: أَقْدَامٌ۔ اَعْلَامٌ: واحد: عَلَمٌ: پہاڑ (۲) بڑی شخصیت۔ یہاں لام بمعنی علی ہے۔
فَارِعَةٌ: اسم فاعل مَوْنَتْ۔ چڑھنے والی۔ فَرَّعَ فَرْعَانًا) چڑھنا۔ بلند ہونا۔
مَحَابِسٌ: خوبیاں۔ واحد: حُسْنٌ (خلاف قیاس) حُسْنٌ حُسْنًا (ک) بہتر ہونا۔ عمدہ ہونا۔

آلَاتٌ: واحد: آلَةٌ: ہتھیار۔ اوزار (۲) مشین۔ مجازاً: صفت۔ طریقہ بیان۔
يُلْبَسُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب۔ پردہ ڈالا جاتا ہے۔ اَلْبَسَ عَلَيْهِ (انفال) پردہ ڈالنا۔
عِلَاتٌ: واحد: عِلَّةٌ: بیماری۔ روگ۔ عیب (۲) سبب۔ عِلُّ الْإِنْسَانِ عِلَّةٌ (ض) بیمار ہونا۔
سَعَةٌ: وسعت۔ کشادگی۔ طوالت۔ وَسِعَ الشَّيْءُ وَسْعَةً وَسَعَةً وَسِعَةً (س، ح) کشادہ ہونا۔

يُضَيُّ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس کی خواہش کی جاتی ہے، ضَيُّهُ إِلَيْهِ صَبْوَانٌ) مائل ہونا۔
خِلَابَةٌ: جاذبیت۔ کشش۔ اصل معنی: فریب نظر۔ خَلَبَهُ خَلْبًا وَخِلَابَةً (ن) دھوکہ دینا۔ نرم کلامی سے فریفتہ کرنا۔ دل موہ لینا، گردیدہ بنانا۔ — غَارِضَةٌ: قادر الکلامی۔ قوت گویائی۔
يُزْعَبُ: مضارع مجہول۔ اس سے اعراض برتا جاتا ہے۔ زَعِبَ غَنَةً وَغَبَةً (س) اعراض کرنا۔

مُعَارِضَةٌ: مقابلہ (۲) مخالفت۔ غَارِضَةٌ مُعَارِضَةٌ (مناعت) مقابلہ کرنا (۲) مخالفت کرنا۔
عُدْوِيَّةٌ: شیرینی۔ مٹھاس۔ عَذْبٌ عَذْبًا وَعَدْوِيَّةٌ (ک) شیریں ہونا۔ مٹھا ہونا۔
إِبْرَادٌ: بیان۔ ذکر۔ أَوْزَدَهُ إِبْرَادًا (انفال) بیان کرنا۔ ذکر کرنا (۲) لانا۔
يُسْعَفُ: مضارع مجہول، وہ پوری کی جاتی ہے، اُسْعَفَ بِمُرَادِهِ (انفال) ضرورت پوری کرنا، مدد کرنا۔

فَتَعَلَّقْتُ بِأَهْدَابِهِ لِخَصَائِصِ آدَابِهِ، وَنَافَسْتُ فِي مُصَافَاتِهِ لِنَفَائِسِ صِفَاتِهِ: شعر:

(۱) فَكُنْتُ بِهِ أَجْلُوهُ هُمُومِي وَأَجْتَلِي * زَمَانِي طَلَقَ الْوَجْهَ مُلْتَمِعَ الضِّيَا
 (۲) أَرْمِي قُرْبَهُ قُرْبِي وَمَغْنَاهُ غَنِيَّةٌ * وَرُؤْيَتَهُ رِيَا وَمَخْيَاهُ لِي حَيَا
 وَلَبَسْنَا عَلَى ذَلِكَ بُرْهَةً، يُنْشِئُ لِي كُلَّ يَوْمٍ نَزْهَةً، وَيَذَرُ عَنْ قَلْبِي شِبْهَةً، إِلَى أَنْ
 جَدَحْتُ لَهُ يَدَ الْإِمْلَاقِ كَأَسِّ الْفِرَاقِ، وَأَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ بِتَطْلِيْقِ الْعِرَاقِ، وَلَقَطْتُهُ
 مَعَاوِزَ الْإِرْزَاقِ إِلَى مَفَاوِزِ الْآفَاقِ، وَنَظَّمَهُ فِي مِلْكِ الرَّقَاقِ خُفُوقَ رَأْيَةِ الْإِخْفَاقِ،
 فَشَحَذَ لِلرَّحْلَةِ غِرَارَ عَزْمَتِهِ، وَظَعَنَ يَفْتَاذَ الْقَلْبِ بِأَرْمِيَتِهِ:

ترجمہ: پس میں اس کے علوم کی خصوصیات کی بنا پر، اس کے دامنوں سے وابستہ ہو گیا اور اس کے ساتھ خالص دوستی کرنے میں، اس کی صفات کی عمدگی کی وجہ سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ شعر:

① صورت یہ تھی کہ میں اس کے ذریعہ اپنے غموں کو زائل کرتا تھا اور اپنے زمانے کو مسکراتا ہوا اور خوب چمکتا ہوا دیکھتا تھا۔ ② اس کے قرب کو قربت، اس کی منزل کو سامانِ تمول، اس کے دیدار کو آبیاری اور اس کی زندگی کو اپنے لیے تروتازگی سمجھتا تھا۔

اور ہم اس حالت پر ایک عرصہ تک رہے، اس طرح کہ وہ میرے لیے ہر روز تفریح کا سامان پیدا کرتا تھا۔ اور میرے دل سے ہر الجھن (علمی شبہات) کو دور کرتا تھا: یہاں تک کہ اس کے لیے دستِ افلاس نے جامِ فرقت تیار کیا۔ اور اُسے روزینے کے نقدان نے عراق چھوڑنے پر آمادہ کیا۔ اور امداد کے نقدان نے اُسے دنیا کے بیابانوں میں پہنچا دیا۔ اور اُسے نامرادی کے پرچم کی حرکت نے، ساتھیوں کی جماعت میں شامل کر دیا۔ پس اس نے سفر کے لیے اپنے عزم کی دھار کو تیز کیا (یعنی سفر کا پختہ ارادہ کر لیا) اور وہ اپنے (بیان) کی لگاموں سے دلوں کو کھینچتا ہوا روانہ ہو گیا:

تحقیق: تَعَلَّقْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں وابستہ ہو گیا۔ تَعَلَّقَ بِهِ تَعَلَّقًا (تَفَعَّلَ) وابستہ ہونا۔ لُكِّنَا۔

أَهْدَابٌ: واحد: هَذْبٌ اور هَذْبٌ کا واحد: هَذْبَةٌ: دامن۔ پَلَا۔ هَذْبَةُ الْعَيْنِ: پلک۔

خَصَائِصٌ: واحد: خَصِيصَةٌ: کمالات۔ ایسی صفت جس میں کوئی منفرد ہو۔

نَافَسْتُ: ماضی واحد متکلم۔ میں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نَافَسَ فِي الشَّيْءِ مُنَافَسَةً

(منازلت) کارِخیر میں دوسرے پر سبقت لے جانا۔ مقابلہ کرنا۔ کسی چیز میں اضافہ اور مبالغہ کرنا۔

مُصَافَاةٌ: خالص دوستی۔ صَافَاةٌ مُصَافَاةٌ (مفاسات) خالص دوستی کرنا۔ بے غرض تعلق رکھنا۔

نَفَاسٌ: واحد: نَفِيسَةٌ: عمدہ اور بہتر شے۔ نَفَاسَةٌ (ک) عمدہ اور لطیف ہونا۔

صِفَاتٌ: واحد: صِفَةٌ بمعنی وصف، اچھی اور بری کیفیت۔ وَصْفُهُ وَصْفًا (ض) صفت بیان کرنا۔

أَجْلُو: مضارع واحد متکلم۔ میں زائل کرتا ہوں۔ جَلَا النِّهْمَ جَلَاءً (ن) زائل کرنا۔ دور کرنا۔

هُنُومٌ: واحد: هَمٌّ۔ رنج۔ غم۔ هَمُّ الأَمْرِ فُلَانًا هَمًّا (ن) رنجیدہ کرنا۔ غمگین کرنا۔

أَجْتَلِي: مضارع واحد متکلم۔ میں دیکھتا ہوں۔ اجْتِيَاءٌ (اعتال) دیکھنا۔ اچھی طرح دیکھ لینا۔

طَلَّقَ: صیغہ صفت، کشادہ، کھلا ہوا۔ جَمَّ: أَطْلَاقٌ۔ طَلَّقَ الوَجْهَ طَلَاقَةً (ک) چہرے کا کھلانا۔

وَجْهٌ: چہرہ۔ جَمَّ: وَجُوهٌ۔ طَلَّقَ الوَجْهَ: خندہ رو۔ مَسْرَاتًا هُوَا: طَلَاقَةُ الوَجْهِ: خندہ روئی۔

مَلْتَمِعٌ: اسم فاعل۔ چمکنے والا۔ چمکتا ہوا۔ اَلْمِتْمَاعُ (اعتال) چمکانا۔ روشن ہونا۔

الضِّيَاءُ: جمع: أضواءٌ۔ ضياءٌ ضوؤٌ اَوْ ضِيَاءٌ (ن) روشن ہونا۔ مَلْتَمِعُ الضِّيَاءِ: خوب چمکتا ہوا۔

أَرَى: مضارع واحد متکلم۔ میں سمجھتا ہوں۔ رَأَى زَوْيَةً (ض) دیکھنا۔ خیال کرنا۔ سَمَّحْتًا۔

قُرْبٌ: نزدیکی مکان۔ قُرْبَةٌ: مرتبہ کے اعتبار سے نزدیکی۔ قُرْبِي وَقُرَابَةٌ: نبسی قرب۔ وقد

يطلق أحدها على الآخر مجازاً. قُرْبُ قُرْبًا وَقُرْبَةٌ وَقُرَابَةٌ وَقُرْبِي (ک) نزدیک ہونا۔

مَعْنَى: اسم ظرف۔ مکان۔ منزل۔ جمع: مَعَانِي. غَنِي بِالْمَكَانِ غَنِيًّا (س) مقیم ہونا۔

غُنِيَّةٌ: دولت۔ منفعت کی چیز۔ سامانِ تمول۔ غَنِي غَنِيٌّ وَغِنَاءٌ (س) مالدار ہونا۔

رِيًّا: سیرابی۔ آبیاری۔ رَوِي رِيًّا وَرَوِي (س) سیراب ہونا۔

مَحْيَا: مصدر مہمی۔ زندگی۔ حَيِيَ حَيَاةً (س) زندہ رہنا۔ — حَيَا: بارش۔ ترو تازگی۔

لَبِثْنَا: ماضی جمع متکلم۔ ہم ٹھہرے۔ لَبِثَ لَبِثًا وَلَبِثْنَا (س) ٹھہرنا۔ توقف کرنا۔

بُرْهَةٌ: وقت کا کچھ حصہ۔ ایک عرصہ۔ مطلقاً زمانہ۔ جمع: بُرْهَاتٌ وَبُرْهَاتٌ۔

يُنْشِئُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ پیدا کرتا ہے۔ اِنْشَاءٌ (افعال) پیدا کرنا۔ ایجاد کرنا۔ بنانا۔

نُزْهَةٌ: تفریح (۲) سامانِ تفریح۔ سامانِ دلچسپی۔ جمع: نُزْهَةٌ وَنُزْهَاتٌ۔

يَذَرُّ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ دور کرتا ہے۔ ذَرَأَ غَنَةً ذَرَاءً (ف) دور کرنا۔ زائل کرنا۔

۱. اُزَى اصل میں اُزَاؤِي تھا۔ یسآ متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یا کوالف سے بدل دیا، پھر مزہ کی حرکت نقل

کر کے ماقبل کوئی اب دوالف جمع ہوئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک کو حذف کر دیا۔ اُزَى ہو گیا۔

شَبِيهَةٌ: شک، شبہ، الجھن۔ جمع: شَبِيهَةٌ۔ جَذَخْتُ: ماضی واحد مَوْنَتْ غائب۔ اس نے تیار کیا۔ جَدَحٌ جَذَخَ (ف) ایک شے کو دوسری شے میں ملا کر تیار کرنا۔ گھولنا۔
 اِمْلَاقٌ: مفلسی۔ تتکدتی۔ اَمْلَقَ الرَّجُلُ اِمْلَاقًا (انعال) مفلس ہونا۔
 كَأْسٌ: گلاس۔ جام۔ پیالہ۔ پیالی۔ جمع: كُؤُوسٌ، كَأْسُ الْفِرَاقِ: جامِ فرات۔
 فِرَاقٌ: جدائی۔ علیحدگی۔ فَارَقَهُ مُفَارَقَةً وَفِرَاقًا (مفاعلت) جدا ہونا۔ الگ ہونا۔
 اَعْرَجَى: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے آمادہ کیا۔ اِعْرَأءُ (انعال) اُكْسَانًا۔ آمادہ کرنا۔
 عَدَمٌ: ناہوت۔ فقدان۔ عَدِمَ الشَّيْءُ عَدْمًا (ر) گم کرنا۔

عِرَاقٌ: واحد: عِرَاقٌ: چھوڑی ہوئی ہڈی۔ چوس ہوئی ہڈی۔ مراد: معمولی خوراک۔ عِرَاقُ الْعَظْمِ عِرَاقًا (ن) ہڈی سے سارا گوشت اتارنا۔ ہڈی چھوڑنا۔ عِرَاقٌ كِي جَمْعُ عِرَاقٍ قَلِيلُ الْاِسْتِمَالِ ہے؛ کیونکہ عِرَاقٌ كِي جَمْعٌ: فِعَالٌ (بکسر الفاء) کے وزن پر آتی ہے، نہ کہ فِعَالٌ (بضم الفاء) کے وزن پر۔
 تَطْلِيْقٌ: (تفصیل) چھوڑنا۔ عِرَاقٌ: دریائے دجلہ اور فرات کے کنارے پر واقع ایک ملک کا نام ہے۔
 لَفَظَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب۔ اس نے پھینک دیا۔ مراد: پہنچا دیا۔ لَفَظَتْ لَفْظًا (ض) پھینکا۔
 مَعَاوِزٌ: واحد: مَعْوِزٌ۔ اصل معنی: بوسیدہ کپڑا؛ لیکن یہاں یہ معوز مصدر کے معنی میں ہے بمعنی نَقْدَانٌ۔ اِفْلَاسٌ۔ عَوِزُ الرَّجُلِ عَوِزًا (س) مفلس ہونا۔

اِرْفَاقٌ: ہمدردی۔ مَدُوٌّ اِرْفَاقًا اِرْفَاقًا (انعال) نفع پہنچانا۔ مدد کرنا۔
 مَفَاوِزٌ: واحد: مَفَازَةٌ: اسم ظرف۔ جھگل۔ بے آب و گیاہ میدان۔ جائے ہلاکت۔ جائے نجات، چونکہ جھگل جائے ہلاکت ہے، اس لیے اسے مَفَازَةٌ کہتے ہیں۔ یا جھگل کو مَفَازَةٌ نیک فال کے طور پر کہتے ہیں؛ جیسے سانپ کے ڈسے ہوئے کو تھوڑا لا سلیم کہتے ہیں۔ (۲) مصدر مسمی بمعنی کامیابی اور نجات۔ فَازٌ فَوْزًا (ن) کامیاب ہونا۔ نجات پانا (۲) ہلاک ہونا۔ مرنا۔

اَفَاقٌ: کنارہ، آسمان۔ جہان۔ عالم۔ واحد: اَفَقٌ وَ اَفَقٌ۔
 نَظَمٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے شامل کر دیا۔ نَظَمَهُ نَظْمًا (ض) ملا نا۔ منسلک کرنا۔
 مِسْلَكٌ: بڑی۔ دھاگا۔ تار۔ لائن۔ سلسلہ۔ مراد: جماعت۔ جمع: اَسْلَکٌ۔
 رِفَاقٌ: واحد: رِفِیقٌ: ساتھی۔ دوست۔ مراد: ہم سفر ساتھی (۲) واحد: رِفِیقَةٌ: ساتھیوں کی جماعت۔
 حُقُوقٌ: حرکت۔ حَقَّقَ الرَّأْيَةَ حَقْفًا وَ حُقُوقًا (ض) حرکت کرنا۔ جھنڈے کا لہلہانا۔

رَايَةً: جُزْءًا۔ پرچم۔ جمع: رَايَاتٌ۔ إِخْفَاقٌ: نامرادی۔ ناکامی۔ (افعال) ناکام رہنا محروم ہونا۔
 شَحَذٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے تیز کیا۔ شَحَذَهُ شَحْذًا (ف) تیز کرنا۔
 رَحَلَةٌ: رواگلی۔ سَفَرٌ: حَلٌّ رَحَلًا وَرَحَلَةً (ف) روانہ ہونا۔ سَفَرُکَرْنَا۔ عِرَازٌ: دھار۔ جمع: أُعْرُوَةٌ۔
 عَزْمَةٌ: مصدر مرآة، ارادہ۔ پختہ ارادہ۔ وہ مصدر جس کے آخر میں "ة" لگادی جائے، وہ "مصدر
 مَرَّةً" کہلاتا ہے۔ یعنی فعل کے ایک دفعہ واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ عَزَمَ الْأَمْرَ وَعَلَيْهِ عَزْمًا
 وَعَزْمَةٌ (ض) پختہ ارادہ کرنا۔

ظَعَنٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ روانہ ہو گیا۔ ظَعَنَ ظَعْنًا (ف) سفر کرنا۔ روانہ ہونا۔
 يَفْتَادُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ کھینچتا ہے۔ اِفْتَادَهُ اِفْتِيَادًا (افعال) لگام پکڑ کر چلانا۔ کھینچنا۔
 أَرْمَةٌ: واحد: زمام۔ لگام۔ باگ۔ ٹکیل۔

اشعار کی ترکیب

(۱) فَا: تفریغیہ، مکان: فعل ناقص، ت: ضمیر اسم، بہ: متعلق مقدم۔ اَجَلُوْ: فعل بافاعل۔ هُمُوْمِي: مرکب
 اضافی ہو کر مفعول بہ۔ اَجَلُوْ: فعل بافاعل و مفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔
 اَجَلِيْ: فعل بافاعل۔ وَمَانِي: مرکب اضافی ہو کر ذوالحال۔ طَلَقَ الْوَجْهَ: حال اول۔ مُلْتَمِعَ الضُّيَا: مرکب
 اضافی ہو کر حال ثانی۔ ذوالحال دونوں حالوں سے مل کر مفعول بہ۔ اَجْتَلِيْ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر
 معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوف ہو کر کَانَ کی خبر۔ کَانَ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
 (۲) اَرْمِي: فعل بافاعل۔ قُرْبِيْ: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ مَغْنَاهُ: مرکب اضافی
 ہو کر معطوف اول۔ واو حرف عطف۔ رُوَيْتُهُ: مرکب اضافی ہو کر معطوف ثانی۔ واو: حرف عطف۔ مَحْيَاةُ: مرکب
 اضافی ہو کر معطوف ثالث۔ معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مفعول بہ اول۔ قُرْبِيْ: معطوف علیہ۔ واو:
 حرف عطف، عُثِيْبَةُ: معطوف اول، واو: حرف عطف رِيًّا: معطوف ثانی واو: حرف عطف، حَيَاةُ: معطوف ثالث۔
 معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ لَسِي: متعلق۔ اَرْمِي: فعل بافاعل اور دونوں مفعولوں اور
 متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَمَارَاقِيْبِيْ مِنْ لَاقِيْبِيْ بَعْدَ بَعْدِهِ ﴿١٠﴾ وَلَا شَاقِيْبِيْ مِنْ سَاقِيْبِيْ لِيُوْصَالِيْهِ

الْمَقَامَةُ الثَّانِيَّةُ: "الْحُلُوْا بِيَّةُ"

وَلَا لَاحَ مُذْنَدٌ نِدْلُ فَضْلِهِ ﴿۱۰﴾ وَلَا ذُو خَلَالٍ حَازَ مِثْلَ خِلَالِهِ
 وَاسْتَسْرَّ عَنِّي حِينًا، لَا أَعْرِفُ لَهُ عَرِينًا، وَلَا أُجِدُّ عَنْهُ مَبِينًا، فَلَمَّا أَبْتُ مِنْ غَرْبَتِي،
 إِلَى مَنْبِتِ شُعْبَتِي، حَضَرَتْ ذَارُ كُتْبِهَا التِّي هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَأَدِّبِينَ، وَمُلْتَقَى
 الْقَاطِئِينَ مِنْهُمْ، وَالْمُتَغَرِّبِينَ، فَدَخَلَ ذُو لَحْيَةٍ كَثْبَةٌ، وَهَيْئَةٌ رَثْبَةٌ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ
 الْجُلَاسِ، وَجَلَسَ فِي أُخْرِيَاتِ النَّاسِ، ثُمَّ أَخَذَ يَنْدِي مَافِي وَطَائِهِ، وَيُعْجِبُ
 الْحَاضِرِينَ بِفَضْلِ خِطَابِهِ. فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ: مَا الْكِتَابُ الَّذِي تَنْتَظِرُ فِيهِ؟ فَقَالَ: ذِيوَانُ
 أَبِي عَبَادَةَ الْمَشْهُودِ لَهُ بِالْإِجَادَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَثَرْتَ لَهُ فِيمَا لَمَحْتَهُ، عَلَيَّ بِدِينِ
 اسْتَمْلَحْتَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ! قَوْلُهُ:

كَأْتَمَّا يَنْسِمُ عَنْ لَوْلُو ﴿۱۱﴾ مُنْضِدٌ أَوْ بَرِدٌ أَوْ أَقْحَاحٌ
 فَإِنَّهُ أَبْدَعَ فِي التَّشْبِيهِ الْمَوْذِعِ فِيهِ.

ترجمہ: (۱) پس مجھے نہیں بھایا وہ شخص، جو اس کے چل جانے کے بعد مجھ سے ملا۔ اور نہ مجھے
 وہ شخص جس نے مجھے (اپنی طرف) کھینچا اپنے تعلق کا مشتاق بنا۔ کا (دوسرا ترجمہ: اور نہ وہ شخص مجھے
 مشتاق بنا۔ کا (اپنا) جس نے مجھے اپنے تعلق کے لیے آمادہ کیا)

(۲) اور نہ اس کے دور ہو جانے کے وقت سے، کوئی اس کے علم کا ہم پلہ نظر آیا۔ اور نہ کوئی ایسی
 دوستی والا نظر آیا، جو اس جیسی خصالتیں رکھتا ہو۔

وہ مجھ سے ایک زمانہ تک پوشیدہ رہا، اس طرح کہ نہ مجھے اس کا ٹھکانہ معلوم تھا اور نہ میں اس کی خبر
 دینے والے کو پاتا تھا۔ پس جب میں اپنے سفر سے اپنے وطن واپس ہوا اور اس کے اس کتب خانے
 میں حاضر ہوا، جو اہل ادب کی مجلس اور ان میں سے شہر کے باشندوں اور مسافروں کی جائے اجتماع تھا
 پس ایک گنجان ڈاڑھی والا اور خستہ حال آدمی اندر آیا، اس نے حاضرین کو سلام کیا اور لوگوں کے اخیر
 میں بیٹھ گیا۔ پھر وہ وہ (علیٰ ذخیرے) جو اس کے ذہن میں تھے ظاہر کرنے لگا (یا پھر وہ ان چیزوں کو
 ظاہر کرنے لگا، جو اس کے ظرفِ دماغ میں تھیں) اور حاضرین کو اپنے فصیح کلام سے حیرت میں ڈالنے
 لگا۔ پھر اس نے اس شخص سے، جو اس کے متصل تھا کہا کہ: یہ کوئی کتاب ہے جس کا تم مطالعہ کر رہے ہو؟
 اس پر اس نے جواب دیا کہ (یہ) اُس ابوعبادہ (شاعر) کا دیوان ہے، جس کی عمدہ کلامی کا اعتراف کیا
 گیا ہے (دوسرا ترجمہ: (یہ) ابوعبادہ شاعر کا وہ دیوان ہے جس کے عمدہ کلمے جانے کا اعتراف کیا گیا

ہے) پھر اس نے کہا: کیا تم نے اس حصہ میں جسے تم نے دیکھا، اس ابو عبادہ کی کوئی ایسی انوکھی چیز پائی ہے، جسے تم نے پسند کیا ہو۔ تو اس نے کہا: ہاں! اس کا قول کائنما الخ:

”ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ مسکرارہی ہے ترتیب دئے ہوئے موتیوں سے، اولوں یا بابونہ کے پھولوں سے“۔ کیونکہ اس نے جدت پیدا کی ہے، اس تشبیہ میں جو مذکور ہے اس شعر میں۔

تحقیق: مزارق: ماضی منفی؛ وہ نہیں بھایا۔ راقہ رواقا (ن) بھلا معلوم ہونا، بھانا، اچھا لگنا۔

لاق: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ ملا۔ لاقہ وہ یلیق لیقا (ض) ملنا۔ لگنا۔ چپکنا۔

بعذ: دوری، بعذ بعذا (ک) وبعذ بعذا (س) دور ہونا۔

شاق: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے مشتاق بنایا۔ شاقه شوفا (ن) مشتاق بنانا۔ شوق دلانا۔

ساق: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے آمادہ کیا یا نکایا۔ سوق (ن) ہنکانا۔ ساق لہ: آمادہ کرنا۔

وصال: میل۔ ملاپ۔ تعلق۔ واصله فواصله و وصالا (مفامات) کسی سے تعلق رکھنا۔

لاخ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ نظر آیا۔ دکھائی دیا۔ لاح لوخا (ن) دکھائی دینا۔ ظاہر ہونا۔

نذ: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ دور ہوا۔ نذ نذا (ض) دور ہونا۔ قبضہ سے نکلنا۔ بھاگنا۔

نذ: ہم پلہ۔ یعنی جو کسی انسان کے تمام اوصاف میں برابر ہو، مماثل۔ جمع: أنذاد۔

فضل: کمال۔ جمع: أفضال۔ فضل علیہ فضلا (ن) فوقیت لے جانا۔

خلال: واحد: خلة (ضم الحاء) دوستی۔ خلال: واحد: خلة (فتح الحاء) عادت خصلت۔

حاز: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے جمع کیا۔ حاز حوزا (ن) جمع کرنا۔

استسر: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ پوشیدہ رہا۔ استسرا (استعمال) پوشیدہ ہونا۔ پوشیدہ رہنا۔

چھپنا۔ مشتق از سر معنی پوشیدگی۔ حین: زمانہ۔ وقت۔ جمع: أحيان۔ حان حینا (ض) وقت آنا۔

لااعرف: مضارع منفی واحد متکلم۔ میں نہیں پہچانتا ہوں۔ عرفہ عرفانا (ض) جاننا۔ پہچاننا۔

عورین: بھکانہ۔ منزل۔ کچھار۔ بیت الاسد۔ جمع: عورن و عورائن۔

لااجد: مضارع منفی واحد متکلم۔ میں نہیں پاتا ہوں۔ وجدہ و جدنا (ض) پانا۔

فبین: اسم فاعل۔ خبر دینے والا۔ ظاہر کرنے والا۔ ابانہ ابانۃ (انعال) خبر دینا۔ ظاہر کرنا۔

أبت: ماضی واحد متکلم۔ میں واپس ہوا۔ آب أونا (ن) لوٹنا۔ واپس ہونا۔

عربة: بے وطنی۔ سفر۔ غرب عن وطنہ عربۃ (ن، ک) مسافر ہونا۔ وطن سے دور ہونا۔

مَنْبِتُ الشَّعْبَةِ: وطن۔ جائے ولادت۔ مَنْبِتُ: اسم ظرف، اگنے پاپیدا ہونے کی جگہ۔ نَبَتْ نَبْتًا وَ نَبَاتًا (ن) اگنا۔ پیدا ہونا۔ شَعْبَةٌ: جماعت۔ شاخ۔ جمع: شَعْبٌ وَ شَعَابٌ۔

مُنْتَدِيٌّ: اسم ظرف۔ مجلس۔ بزم۔ جمع: مُنْتَدِيَّاتٌ۔ اِنْتِدَاءٌ: مجلس میں جمع ہونا (انتقال)

مُتَأَدِّبِينَ: واحد: مُتَأَدِّبٌ۔ اسم فاعل۔ باادب۔ مہذب۔ ادیب۔ تَأَدَّبَ (تفعل) مہذب بنا۔

مُلْتَقَىٌّ: اسم ظرف۔ جائے ملاقات۔ جائے اجتماع۔ اِنْتِقَاءٌ (انتقال) ملنا۔ آمنا سامنا ہونا۔

الْقَاطِطِينَ: واحد: قَاطِطٌ۔ اسم فاعل۔ باشندہ۔ قَطَنَ بِالْمَكَانِ قُطُونًا (ن) رہنا۔

مُتَغَرِّبِينَ: واحد: مُتَغَرِّبٌ۔ اسم فاعل۔ پردیسی۔ مسافر۔ تَغَرَّبَ (تفعل) سفر کرنا۔ ویس سے نکلنا۔

ذُوٌّ: بمعنی والا۔ صاحب۔ جمع: اُولُوْهُنَّ غَيْرَ لَفْظِهِ۔ لِحْيَةٌ: داڑھی۔ جمع: لُحْيٌ وَ لِحْيٌ۔

كَنَّةٌ: صيغة صفت مؤنث۔ گنجان۔ گھنی۔ بھری ہوئی۔ جمع: كَنَنَاتٌ۔ كَنَّ الشَّعْرُ كَنَانَةً (ض) (س)

گنجان ہونا۔ گھنا ہونا۔ هَيْئَةٌ: حالت (۲) صورت جمع: هَيْئَاتٌ۔

رَثَّةٌ: صيغة صفت مؤنث۔ خراب و خستہ۔ پراگندہ۔ جمع: رِثَاثٌ، رَثٌ رَثًا وَ رَثَانَةٌ (ض) (ک)

خراب و خستہ ہونا۔ کپڑوں کا بوسیدہ اور پرانا ہونا۔

سَلَّمَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے سلام کیا۔ سَلَّمَ عَلَيْهِ تَسْلِيمًا (تفعل) سلام کرنا۔

جَلَّاسٌ: واحد: جَالِسٌ: بیٹھنے والے۔ حاضرین۔ جلس جُلُوسًا (ض) بیٹھنا۔

أَخْرِيَّاتٌ: واحد: أَخْرِيٌّ: اسم تفضیل مؤنث۔ بمعنی آخر۔ پچھلا حصہ۔

أَخَذَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ فعل شروع، جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کے آغاز کو بتلاتا ہے۔

يُنْدِيٌّ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ ظاہر کرتا ہے۔ اِنْدَاءٌ (افعال) ظاہر کرنا۔ يَنْدُوْ (ن) ظاہر ہونا۔

وَطَابٌ: واحد: وَطْبٌ: مشکیزہ۔ دودھ کا برتن۔ مراد: ذہن اور دماغ۔

يُعْجِبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ حیرت میں ڈالتا ہے۔ اَعْجَبَ (افعال) حیرت میں ڈالنا۔

فَضْلٌ: مصدر بمعنی اسم فاعل۔ جدا کرنے والا۔ حق اور باطل یا اچھے اور برے میں فرق کرنے والا

۱. مَنْبِتُ "بکسر الباء" اہم ظرف خلاف قیاس۔ کیونکہ قیاس یہ ہے کہ ثنائی مجرد کے جس مضارع کا مین کلمہ مضموم یا مفتوح ہو، اس سے اسم ظرف مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَنْصُورٌ وغیرہ۔ اور اگر مین کلمہ کسور ہو، تو مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے مَنْضُوبٌ وغیرہ۔ مگر اس قاعدے سے چند الفاظ مستثنیٰ ہیں، جن میں سے ایک مَنْبِتُ ہے کہ اس میں مین کلمہ مضموم ہے، پھر بھی اسم ظرف بکسر الباء ہے۔

(۲) یا بمعنی اسم مفعول: الگ الگ اور واضح کیا ہوا۔ فَصَّلَ فَصْلًا (ض) جدا کرنا۔ الگ کرنا۔
 خِطَابٌ: کلام۔ تقریر۔ جمع: خِطَابَاتٌ۔ فَضْلُ الْخِطَابِ: بے باکانہ کلام۔ فصیح و بلیغ کلام۔
 صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے، اُی: الْخِطَابُ الْفَاصِلُ یا الْخِطَابُ الْمَفْصُولُ۔
 یَلْبِي: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ قریب ہے۔ وَوَلِيَهُ وَوَلِيَانٌ متصل ہونا۔ قریب ہونا۔
 تَنْظُرٌ: مضارع واحد مذکر حاضر۔ تم مطالعہ کر رہے ہو۔ نَظَرَ فِيهِ نَظْرًا (ن) غور کرنا، مطالعہ کرنا۔
 دِيْوَانٌ: کتاب اشعار۔ مجموعہ کلام منظوم۔ جمع: دِيْوَانِيْنَ۔
 أَبُو عُبَادَةَ: عرب کے قبیلہ ”طلحہ“ کے مشہور، فصیح ترین شاعر ولید بن عبد اللہ سحری کی کنیت ہے۔
 الْمَشْهُوْذَةُ: اسم مفعول۔ تصدیق کیا ہوا۔ گواہی دیا ہوا۔ مصدقہ۔ مانا ہوا۔ تسلیم شدہ۔ شہید لہ
 بَکَذَا شَهَادَةً (س) گواہی دینا۔ تصدیق کرنا۔ یہ أَبُو عُبَادَةَ کی صفت بھی ہو سکتا ہے، اس وقت یہ مجرور
 ہوگا اور دِيْوَانٌ کی بھی، اُس صورت میں مرفوع ہوگا۔

الْإِجَادَةُ: عمدہ کلامی، اَجَادَ إِجَادَةً (افعال) اچھی بات کہنا۔ یہاں یہ مصدر معروف و مجہول دونوں
 ہو سکتا ہے، اسی لیے ترجمہ دونوں طرح کیا گیا ہے۔

عَشْرَتٌ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو مطلع ہوا۔ عَشَرَ عَلَيْهِ غُزُورًا (ن) واقف ہونا۔ پتہ لگانا۔
 لَمَحَتْ: ماضی وان: نہر حاضر۔ تو نے دیکھا۔ لَمَحَهُ لَمَحًا (ف) اچھتی ہوئی نگاہوں سے دیکھنا۔
 بَدِيْعٌ: اسم فاعل۔ انوکھا، عجیب، عمدہ، جمع: بَدَائِعٌ۔ بَدَعَ بَدَاعَةً (ک) انوکھا ہونا، بے مثال ہونا۔
 اسْتَمْلَحَتْ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے پسند کیا۔ اسْتَمْلَحَ الشَّيْءَ (اسْتَعَالَ) پسند کرنا۔ عمدہ سمجھنا۔
 كَانَمَا: گویا کہ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے۔ كَانُ: حرف مشبہ بالفعل۔ عَا كَانُ۔
 يَتَسِمٌ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ مسکر رہا ہے۔ يَتَسَمُ بِسَمًا (ض) مسکرانا۔ کھلنا۔ شگفتہ ہونا۔
 هَانِدَةٌ: اکثر نسخوں میں یہ لفظ ”تَنَسِمٌ“ مؤنث کا صیغہ لکھا ہوا ہے؛ جب کہ صحیح تَنَسِمٌ ہے۔
 لَوُلُوْا: واحد: لَوُلُوْةٌ: موتی۔ مراد: موتی جیسے دانٹ۔ جمع: لَوَالِيْ۔

فَانِدَةٌ: اسمائے اجناس دو قسم کے ہیں (۱) وہ اسمائے اجناس جن میں زاور مادہ ایک ہی لفظ سے
 بنتے ہیں یعنی مذکر کے آخر میں ”ة“ لگانے سے مؤنث بن جاتے ہیں۔ جیسے: قِطْعَةٌ سے قِطْعَةٌ اور نَمْلٌ
 سے نَمْلَةٌ۔ (۲) وہ اسمائے اجناس جن میں تذکیر و تانیث نہیں ہوتی یا تذکیر و تانیث ایک ہی لفظ سے
 نہیں ہوتی، ان کے آخر میں ”ة“ لگانے سے فرد واحد مراد ہوتا ہے۔ اسے تائید وحدت کہتے ہیں جیسے:

عَنْبَ سے عَنبًا اور لُوْلُو سے لُوْلُوَّةٌ۔

مَنْضَةٌ: اسم مفعول۔ مرتب، تہ بہ تہ، تَنْضِيْدٌ (تفعلیل) ترتیب دینا۔ سامان کو تہ بہ تہ رکھنا۔

بَوْدٌ: اسم جنس۔ اولاً۔ واحد: بَوْدَةٌ۔ مراد: سفید اور لطیف دانت۔

أَفَاحٌ: جمع الجمع۔ واحد: أَفْحُوَانٌ و هو جمع أَفْحُوَانَةٍ: بابونہ یا گل بابونہ۔ ایک جڑی یا ایک نبات جو دو واؤں میں استعمال کی جاتی ہے اور جس کے پھول چھوٹے اور خوشنما ہوتے ہیں۔ اہل عرب گل بابونہ سے عمدہ دانتوں کو تشبیہ دیتے ہیں۔

أَبْدَعُ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جدت پیدا کی۔ ابْدَاعٌ (افعال) جدت پیدا کرنا۔ انوکھا بنانا۔

تَشْبِيَةٌ: (تفعلیل) تشبیہ دینا۔ ایک شے کی صفت ظاہری، دوسرے کے لیے ثابت کرنا۔

الْمُوْدَعُ: اسم مفعول بمعنی مذکور۔ اُوْدَعُ الْكِتَابِ ابْدَاعًا (افعال) ذکر کرنا۔ لکھنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) فَا: عاطفہ ابتدا یے۔ مَآ: تانیہ۔ رَاقٍ: فعل ن۔ وقایہ ی۔ ضمیر مفعول بہ، مَن اسم موصول۔ لَاقٍ: فعل بافاعل، ن۔ وقایہ ی۔ ضمیر مفعول بہ۔ بَعْدُ بَعْدُ: بترکیب اضافی مفعول فیہ۔ لَاقٍ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مفعول فیہ سے مل کر صلہ مَن اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل ہو ا رَاقٍ: کا۔ رَاقٍ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف مایہ، واو: حرف عطف لا: تانیہ۔ شَاقٍ: فعل ن۔ وقایہ ی۔ ضمیر مفعول بہ۔ مَن اسم موصول۔ سَاقٍ: فعل بافاعل، ن۔ وقایہ ی۔ ضمیر مفعول بہ۔ لام: حرف جار۔ وصالہ: مرکب اضافی ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق۔ سَاقٍ: فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ مَن: اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل ہوا شَاقٍ کا۔ شَاقٍ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف اول۔

(۲) واو: عاطفہ۔ لا: تانیہ۔ لَاحٍ: فعل بِنَدٍّ: مصدر۔ لِفَضْلِهِ: متعلق ہوا بِنَدٍّ کے۔ بِنَدٍّ: مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف مایہ، واو: حرف عطف لا: تانیہ زائدہ۔ ذُو خِلَالٍ: مرکب اضافی ہو کر موصوف۔ حَازٍ: فعل بافاعل، و فاعل خِلَالِهِ: بترکیب اضافی مفعول بہ۔ حَازٍ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ موصوف با صفت معطوف۔ معطوف مایہ با معطوف فاعل لَاحٍ کا۔ لَبِي: متعلق ہوا لَاحٍ کے۔ مُنَدٍّ: (برائے ظرفیت) مضاف۔ نَدٍّ: فعل۔ ضمیر مستتر فاعل (جو راجع ہے بِنَدٍّ کی طرف جو لَاحٍ کا فاعل ہونے کی وجہ سے رتبہ مقدم ہے)۔ نَدٍّ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ لَاحٍ کا۔ لَاحٍ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور

متعلق سے مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیا اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

فائدہ: ہم نے وَلَا شَاقِبِيْنيْ مِنْ سَاقِيْنيْ لِوِصَالِهِ کے دو ترجمے تحریر کئے ہیں؛ پہلے ترجمہ کے اعتبار سے

لِوِصَالِهِ كَأَمَلِ شَاقٍ سے ہوگا۔ اور دوسرے ترجمہ کے اعتبار سے سَاقٍ سے، فافہم!!

(۳) كَمَا: حرف مشبہ بالفعل مَا: کاوز (جس نے كَمَا کو مل سے روک دیا) يَتَسِمُ: فعل بافاعل۔ عَن:

حرف جر، لَوْلُو: موصوف۔ مَفْضُود: صفت۔ موصوف باصفت۔ مَطُوف: مایہ۔ أَوْ: حرف عطف، بَرِيْد: معطوف اول۔

أَوْ: حرف عطف، أَفْجَاح: معطوف ثانی۔ معطوف علیا اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور۔ جَارٌ بِمَجْرُورٍ متعلق ہوا

يَتَسِمُ کے۔ يَتَسِمُ: فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَقَالَ لَهُ: يَا لِلْعَجَبِ، وَلِضَيْعَةِ الْأَدَبِ! لَقَدْ اسْتَسْمَنْتُ — يَاهَذَا — ذَا وَرَمٍ،

وَنَفَخْتُ فِي غَيْرِ صَرْمٍ، أَيْنَ أَنْتَ عَنِ النَّبِيِّ النَّذْرِ، الْجَامِعِ مُشَبَّهَاتِ الثُّغْرِ، وَأَنْشَدَ:

(۱) نَفْسِي الْفِدَاءُ لِنَفْرِ رَاقٍ مَبْسَمُهُ ❀ وَزَانُهُ شَنْبٌ نَاهِيكَ مِنْ شَنْبٍ

(۲) يَفْتَرُ عَنْ لَوْلُو رَطْبٌ وَعَنْ بَرِيْدٍ ❀ وَعَنْ أَفْجَاحٍ وَعَنْ طَلْعٍ وَعَنْ حَبَبٍ

فَاسْتَجَادَهُ مِنْ حَضْرٍ وَاسْتَحْلَاهُ، وَاسْتَعَادَهُ مِنْهُ وَاسْتَمْلَاهُ۔

ترجمہ: تو ابوزید نے اس سے کہا: بڑا ہی تعجب ہے اور بہت ہی افسوس ہے ادب کے ضائع ہونے پر! میاں تم نے تو روم والے کو موٹا سمجھ لیا ہے اور نہ جلنے والی لکڑی کو دھونکا ہے (ایک ایسی شے سے استفادہ کرنا چاہا ہے، جس میں افادہ کی صلاحیت نہیں) تم تو اس شعر سے دور ہو، جو انوکھا ہے اور دانتوں کی تشبیہات پر حاوی ہے۔ اور اس نے شعر پڑھے:

① میری جان ان دانتوں پر نثار ہے، جن کی جائے تبسم خوشنما ہے۔ اور جن کو ایسی چمک نے زینت بخشی ہے، جو تمہیں ہر دوسری چمک سے بے نیاز کر دینے والی ہے۔ (۴) وہ (محبوب) مسکراتا ہے تروتازہ موتیوں، اولوں، بالونہ کے پھولوں، کھجور کی کلیوں اور پانی کے بلبلوں سے۔

پس حاضرین نے ان اشعار کو پسند کیا اور ان سے لطف اندوز ہوئے اور اس سے اعادہ کی درخواست کی اور ان اشعار کی املاء کرائی۔

تحقیق: لِلْعَجَبِ: لام حرف جر برائے استغاش۔ اگر لام جارہ، مستغاث پر داخل ہو یا ضمیر متکلم ”ی“ کے علاوہ دیگر ضمائر مجرور سے ملحق ہو تو مفتوح ہوگا۔ لام امر کبھی مجرور اور کبھی مفتوح ہوتا ہے۔

لام زائدہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، جو کبھی برائے تاکید اور کبھی برائے استغاثہ استعمال ہوتا ہے۔

عَجَبٌ: مُسْتَعَاثٌ — یعنی وہ ذات جسے مدد کے لیے طلب کیا جائے۔ یا جس سے فریاد کی جائے **بِاللَّعْجَبِ**: أَيْ تَعَالَى أَيُّهَا الْعَجَبُ وَسَاعِدْ نَبِيَّ، ”اے تعجب آ تو اور میری مدد کر“۔ اَکْرَبُ لِلْعَجَبِ كَو بَكْسِرِ اللّٰمِ بِرَهْمِیْنَ۔ تَوْعَجَبٌ مُسْتَعَاثٌ لہ ہو جائے گا۔ اور مستغاث محذوف ہوگا۔ جیسے یَسْأَلُونَمُ أَحْضَرُوا لِلتَّعْجُبِ: ”اے تو تم تعجب کے لیے حاضر ہو“۔ عَجِبَ مِنْهُ عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔

لِضَيْعَةٍ: یہاں لام برائے استغاثہ اور ضیْعَةٌ: مُسْتَعَاثٌ لہ ہے۔ ضیْعَةٌ: ہلاکت۔ فقدان۔ تباہی ضَاعَ الشَّيْءُ ضَيْعًا وَضَيْعَةٌ (ض) ضائع ہونا۔ ہلاک ہونا۔

اسْتَسَمَّنَتْ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے موٹا سمجھ لیا۔ اسْتَسَمَّنَ (استعمال) موٹا سمجھنا۔

فَانْدَه: قَبِدَ اسْتَسَمَّنَتْ ذَاوَرَمٍ: یہ ایک مثل ہے جو ایسے وقت پر بولی جاتی ہے جبکہ انسان کسی بڑی چیز کو اچھا سمجھے جو درحقیقت اچھی نہ ہو یعنی حقیقت سے ناواقف ہو اور ظاہر سے دھوکا کھا جائے۔

وَرَمٌ: سو جن۔ جلد کا ابھار۔ وَرَمٌ وَرَمًا (حسب) وَتَوَرَّمَ (تفعل) سو جتا۔ ورم آجانا۔

نَفَخَتْ: ماضی واحد مذکر حاضر۔ تو نے دھونکا۔ نَفَخَ نَفْخًا (ن) پھونکنا۔

ضَرَمٌ: ایندھن، آگ پکڑنے والی لکڑی۔ غَيْرُ ضَرَمٍ: نہ جلنے والی لکڑی، ضَرِمَتِ النَّارُ ضَرَمًا

(س) آگ سلگنا بھڑکنا۔

فَانْدَه: نَفَخَتْ فِي غَيْرِ ضَرَمٍ: یہ بھی ایک ضرب المثل ہے، جو اس شخص کے لیے بولی جاتی

ہے، جو کسی چیز کو بے موقع رکھے، مراد: ایسے شخص کی تعریف کرے، جو تعریف کا مستحق نہ ہو۔

أَيْنَ: بمعنی کہاں، جہاں، اَیْنِ کے بعد ”مِنْ“ اور ”عَنْ“ دونوں آتے ہیں؛ اِگر عَنْ ہو، تو اَیْنِ کے

مدخول میں غفلت مراد ہوگی اور تقدیری عبارت اس طرح ہوگی: اَیْنِ اَنْتَ عَنْهُ اَی غَافِلًا عَنْهُ اَوْ

بَعِيدًا عَنْهُ۔ اور اِگر اَیْنِ کے بعد ”مِنْ“ ہو، تو ”أَيْنَ“ کا مدخول مفضول عن دار ”مِنْ“ کا مدخول افضل

ہوگا جیسے اَیْنِ الثَّرَى مِنَ الثَّرِيَا۔

النَّدْرُ: مصدر بمعنی اسم فاعل۔ اَلْوَكَا۔ بے نظیر۔ نَدَرَ نَدْرًا وَنَدْرًا (ن) اَلْوَكَا ہونا۔ کیا ب ہونا۔

جَامِعٌ: اسم فاعل۔ حاوی۔ مثل۔ جمع۔ جَوَامِعُ۔ جَمَعَ جَمْعًا (ف) سمیٹنا۔ اکٹھا کرنا۔

مُشَبَّهَاتٌ: واحد: مُشَبَّهَةٌ: اسم مفعول۔ تشبیہ یا تشبیہ یا ہوا کلام۔ تشبیہ (تفعل) تشبیہ دینا۔

نَفَرٌ: دانوں کا مجموعہ۔ اگلے دانت (۲) منہ۔ جمع۔ نَفَرٌ۔

أَنْشَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے شعر پڑھا۔ أَنْشَدَ الشُّعْرَ (افعال) بلند آواز سے شعر پڑھنا۔
نَفْسٌ: روح۔ جان۔ جسم۔ شخص جمع: نَفُوسٌ وَأَنْفُسٌ۔

فِدَاءٌ: قربان۔ قربانی۔ جان نثاری۔ فِدَاءَهُ بِكَذَا يَفْدِي فِدَاءً (ض) نثار کرنا۔ قربان کرنا۔
مَبْسُومٌ: اسم ظرف۔ جائے تبسم۔ مراد ہونٹ اور منہ۔ جمع: مَبْسُومٌ مَبْسُومًا (ض) مسکرانا۔
زَانَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے زینت بخشی۔ زَانَهُ زَيْنًا (ض) زینت دینا۔ آراستہ کرنا۔ سجانا۔
شَنَّبَ: دانتوں کی چمک۔ صفائی۔ شَنَّبَ الثُّغْرَ شَنْبًا (س) دانتوں کا چمکدار ہونا۔

نَاهِيكَ: بمعنی كَسَائِكَ: تیرے لیے کافی ہے۔ تجھے بے نیاز کرنے والا ہے۔ اصل میں یہ لفظ مقام مدح میں بطور تعجب کے استعمال ہوتا ہے، پھر کثرت استعمال کی وجہ سے ہر تعجب کی جگہ میں استعمال ہونے لگا۔ نَاهِي: اسم فاعل، روکنے والا، جمع: نَوَاهٍ وَنَهَائَةٌ نَهَى عَنْهُ نَهْيًا (ف) روکنا۔ منع کرنا (۲) نَاهِيكَ: اسم فعل بمعنی اِنتَه۔

يَفْتَرُ: مضارع واحد مذکر غائب۔ وہ مسکراتا ہے۔ اِفْتَرَا (افعال) مسکرانا۔ دانت ظاہر ہونا۔ چمکانا۔
رَطَّبَ: صيغة مبالغة، تروتازہ۔ رَطَّبَ رُطُوبَةً وَرَطَابَةً (س) تر ہونا۔ نازک ہونا۔ خوشگوار ہونا۔
طَلَعَ: کلی، پھول۔ پھل۔ جمع: أَطْلَاعٌ. طَلَعَ الشَّجْلُ طَلْعًا (ن) کھجور کے درخت پر کلیاں نکلنا۔
پھل آنا۔ حَبَبٌ: پانی کا بلبل (۲) سلیقے سے لگے ہوئے دانت۔ خوشنما دانت۔

اِسْتَجَادَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے پسند کیا۔ اِسْتَجَادَهُ (ا) استعجاب۔ پسند کرنا۔ عمدہ پانا۔
اِسْتَحْلَى: ماضی واحد مذکر غائب۔ وہ لطف اندوز ہوا۔ اِسْتَحْلَاهُ (ا) استعلاء۔ لطف لینا۔ بیٹھا سمجھنا۔
اِسْتَعَادَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے اعادہ کی درخواست کی۔ اِسْتَعَادَهُ مِنْ فُلَانٍ اِسْتِعَادَةً (ا) استعجال۔ لوٹانے کو کہنا، اعادہ کرنا۔

اِسْتَمَلَى: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے املا کرائی۔ اِسْتَمَلَاهُ الْكِتَابَ اِسْتِمْلَاءً (ا) استعجال۔ املا کرنا۔ املا کرانے کی درخواست کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) نَفْسِي: مرکب اضافی ہو کر مبتدأ۔ اَلْفِدَاءُ: مصدر۔ لام: حرف جار۔ فَعْرٌ: موصوف۔ رَاقٍ: فعل۔
مَبْسُومٌ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ رَاقٍ: فعل اپنے فاعل سے مل کر "طوف مایہ" واو: حرف عطف۔ زَانَ: فعل،

۵: ضمیر مفعول بہ، شَنَب: موصوف۔ ناہیک: مرکب اضافی ہو کر خبر مقدم، من: زائدہ، شَنَب: مبتدا مؤخر، (دوسری ترکیب: ناہیک: قائم مقام مبتدا، من شَنَب: ثابت کے متعلق ہو کر قائم مقام خبر) مبتدا خبر سے مل کر صفت، شَنَب: موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل زان کا۔ زان: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف۔ معطوف نایہ معطوف سے مل کر صفت ہوئی نَسْفِی کی موصوف با صفت مجرور۔ جار مجرور متعلق ہوا الفداء کے۔ الفداء مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) یَقْتَرُ: فعل با فاعل۔ عن: حرف جر۔ لَوْلُو رَطِبَ: مرکب توسیعی ہو کر مجرور۔ جار با مجرور معطوف نایہ۔ واو: حرف عطف، عن: بَرَدٍ: معطوف اول۔ واو: حرف عطف۔ عن: اقاح: معطوف ثانی، واو: حرف عطف عن طَلَع: معطوف ثالث۔ واو: حرف عطف عن حَبِیْب: معطوف رابع۔ معطوف نایہ اپنے چاروں معطوفوں سے مل کر متعلق ہوا یَقْتَرُ کے۔ یَقْتَرُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَسَبَلْ لِمَنْ هَذَا الْبَيْتُ؟ وَهَلْ حَيٌّ قَائِلُهُ أَوْ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: أَيُّمَ اللَّهِ، لَلْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ، وَلِلصَّدَقِ حَقِيقٌ بِأَنْ يُسْتَمَعَ؛ إِنَّهُ يَأْقُومُ لِنَجِيَّتِكُمْ مَذَّ الْيَوْمِ. قَالَ: فَكَأَنَّ الْجَمَاعَةَ أَرْتَابَتْ بَعزْوَتِهِ، وَأَبَتْ تَصْدِيقَ دَعْوَتِهِ؛ فَتَوَجَّسَ مَا هَجَسَ فِي أَفْكَارِهِمْ، وَفِطْنِ لِمَا بَطَنَ مِنْ اسْتِكْكَارِهِمْ؛ وَحَاذِرٌ أَنْ يَفْرُطَ إِلَيْهِ ذَمٌّ. فَقَرَأَ: إِنَّ بَغْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ. ثُمَّ قَالَ: يَا رَوَاةَ الْقُرَيْضِ وَأَسَاةَ الْقَوْلِ الْمَرِيضِ! إِنَّ خِلَاصَةَ الْجَوْهَرِ تَظْهَرُ بِالسُّبْكِ، وَيَدَّ الْحَقِّ تَصْدَعُ رِداءَ الشُّكِّ، وَقَدْ قِيلَ فِيمَا غَيْرَ مِنَ الزَّمَانِ: عِنْدَ الْإِمْتِحَانِ يُكْرَمُ الرَّجُلُ أَوْ يَهَانَ، وَهَذَا أَنَا قَدْ عَرَضْتُ خَيْبَتِي لِلْإِخْتِيَارِ؛ وَعَرَضْتُ حَقِيقَتِي عَلَى الْإِعْتِبَارِ.

ترجمہ: اور پوچھا گیا کہ یہ شعر کس کا ہے؟ کیا اس کا قائل زندہ ہے یا مر چکا ہے؟ تو اس نے کہا: خدا کی قسم! حق بات ہی اتباع کیے جانے کے زیادہ اہل ہے اور سچائی ہی سنی جانے کی مستحق ہے۔ اوگو! حقیقت میں وہ آج کے دن تم سے ہم کلام ہے۔ راوی نے کہا: (یہ سن کر) ایسا محسوس ہوا جیسے لوگوں نے اس کی نسبت میں شک کیا ہو اور اس کے دعوے کو سچ ماننے سے انکار کیا ہو۔ پس ابو زید نے اس بات کو بھانپ لیا، جو ان کے ذہنوں (داؤں) میں کھٹکی۔ اور وہ ان کے اس استعجاب کو سمجھ گیا، جو چھپا ہوا تھا اور اسے اپنی طرف مذمت کے سبقت کر جانے کا ڈر ہوا؛ چنانچہ اس نے ﴿إِنَّ بَغْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾

(کہ بعض گمان گناہ کا ذریعہ ہوتے ہیں) پڑھا۔ پھر اس نے کہا: اے شعر نقل کرنے والو! اور غلط کلام کو درست کرنے والو! بلاشبہ جوہر کی اصلیت آگ پر رکھنے سے ظاہر ہو جاتی ہے اور حق کا ہاتھ شک کی چادر کو پھاڑ دیتا ہے۔ اور گزشتہ زمانے میں کہا گیا ہے کہ: "امتحان کے وقت انسان کی عزت کی جاتی ہے یا ذلت" اور دیکھیے میں نے جانچ کے لیے اپنا مخفی ذخیرہ (علم) بالکل سامنے رکھ دیا ہے اور اپنا توشے دان (سرماہِ علم) جانچنے کے لیے پیش کر دیا ہے۔

تحقیق حقی: صفت مشبہ، زندہ۔ جمع: أحياء۔ حبی حیاة (س) زندہ رہنا۔

مبت: صفت مشبہ بروزنِ ضعف مردہ۔ مراہوا۔ جمع: أفوات۔ مات مؤنثا (ن) مرنا۔

أَيْمُ اللَّهِ: خدا کی قسم — حروف قسم میں سے ہے۔ بفتح الهمزة اور بکسر الهمزة دونوں طرح مستعمل ہے۔ نیز "ہمزہ" کو "ہا" سے بدل کر "ہینم اللہ"۔ "ہمزہ" اور "یا" کو حذف کر کے صرف "مُ اللہ" بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اَيْمُ اللہ اصل میں اَيْمَنُ اللہ تھا۔ نون کو تخفیفاً حذف کر دیا گیا۔

لَلْحَقِّ: لام تاکید۔ الْحَقُّ: حق بات، سچ۔ (۲) سچائی۔ یہ صیغہ صفت بھی ہو سکتا ہے اور مصدر بھی:

أَحَقُّ: اسم تفضیل، زیادہ لائق، زیادہ مستحق، زیادہ حقدار۔ حَقٌّ حَقًّا (ض) ثابت ہونا۔ لائق ہونا۔

يَتَّبِعُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس کی اتباع کی جائے۔ اِتِّبَاعُ (اتعال) پیروی کرنا۔

لِلصِّدْقِ: لام تاکید۔ صِدْقٌ: کلام کی صفت بھی بن سکتا ہے اور مشکلم کی بھی۔ بمعنی سچائی۔ صَدَقَ

صِدْقًا (ن) سچ بولنا (۲) کلام کا واقع کے مطابق ہونا۔ حَقِيقٌ: صفت مشبہ، لائق، مستحق۔

يُسْتَمَعُ: مضارع مجہول، وہ سُنی جائے۔ اِسْتَمَعَ لَهُ وَ اِلَيْهِ (اتعال) غور سے سنا۔ توجہ دینا۔

لِنَجِيٍّ: لام تاکید۔ نَجِيٌّ: صفت مشبہ بروزنِ کبریتم، ہم کلام۔ امر از۔ جمع: اَنْجِيَّةٌ۔ نَجَاهُ

نَجْوًا وَ نَجْوَى (ن) رازدارانہ بات کرنا۔ سرگوشی کرنا۔ وَ مُنَاجَاةٌ (مناعلت)۔

مُذَّيْنُومٌ: آج کے دن۔ مُذَّ: بمعنی فنی۔ مُذَّ: اصل میں مُنْذٌ کا مخفف ہے، یہی وجہ ہے کہ اجتماع

ساکین کے وقت مُذَّیْ ذال کو ضمہ دیتے ہیں۔ جیسے: مُذَّيْنُومٌ۔ اگر اصل میں ضمہ نہ ہوتا تو کسرہ دیتے۔

فَانْدَهُ: مُذَّ اور مُنْذٌ دونوں حرف جر ہونے کی صورت میں اسم زمان پر داخل ہوتے ہیں، اب اگر

زمانہ ماضی ہو، تو "مِنْ" کے معنی میں ہوتے ہیں۔ جیسے: مَارَ اَيْتَهُ مُذَّ اَوْ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے

اسے جمع کے دن سے نہیں دیکھا) اگر زمانہ حال ہو، تو "فِي" کے معنی میں ہوتے ہیں جیسے کتاب میں

مذکور ہے۔ اور یہ کبھی ظرف بھی ہوتے ہیں — سَمَّانٌ: گویا کہ۔ اِيَّا مَحْسُوسٌ ہوا جیسے کہ۔

اِرْتَابَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے شک کیا۔ اِرْتَابَ بِهِ (اعتمال) شک کرتا۔
 عَزْوَةٌ: مصدر مَرَّةً۔ نسبت۔ ایک دفعہ نسبت کرتا۔ عَزَاهُ اِلَى فُلَانٍ عَزْوًا (ن) نسبت کرتا۔
 اَبَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے انکار کیا۔ اَبَى اِبَاءً (ض) انکار کرتا۔
 تَصْدِيقٌ: (تفعل) سچ ماننا۔ سچا ٹھہرانا۔ ذَعْوَةٌ: بمعنی دعویٰ۔ جمع: دَعْوَاتٌ۔
 تَوَجَّسَ: ماضی، اس نے بھانپ لیا۔ تَوَجَّسَ (تفعل) تازا نا۔ بھانپنا۔ دل کی بات محسوس کر لینا۔
 هَجَسَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ دل میں کھنکی۔ هَجَسَ فِي الْفِكْرِ هَجَسًا (ض) دل میں کھلنا۔
 اَفْكَارٌ: واحد: فِكْرٌ۔ ذہن۔ عقل۔ فکر۔ خیال۔ فِكْرٌ فِيهِ فِكْرًا (ض) سوچنا۔ غور کرتا۔
 فِطْنٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ سمجھ گیا۔ فِطْنٌ لَهُ فِطْنًا وَفِطْنَةً وَفِطَانَةً (س) سمجھنا۔
 بَطَّنٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ چھپا۔ بَطَّنَ بَطْنًا وَبَطْنًا (ن) چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔
 اِسْتِجَارٌ: استعجاب (استعمال) غلط سمجھنا۔ انجہی سمجھنا، ناپسند کرتا۔
 حَادَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اسے ڈر ہوا۔ مُحَادَرَةٌ (مفاعلت) ڈرنا۔ احتیاط برتنا۔ بچنا۔
 يَفْرُطُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ سبقت کرے۔ فَرَطَ اِلَيْهِ فَرَطًا (ن) سبقت کرتا۔
 ذَمٌّ: مذمت۔ ذَمُّهُ ذَمًّا (ن) مذمت کرتا۔ ظَنٌّ: گمان۔ خيال۔ ظَنُّ ظَنًّا (ن) خيال کرنا، گمان کرتا۔
 اِثْمٌ: گناہ۔ جرم۔ جمع: اِثْمٌ۔ اِثْمًا وَاِثْمًا (س) گناہ کرتا۔ جرم کرتا۔
 رَوَاةٌ: واحد: رَاوِيٌّ: نقل کرنے والا۔ رَوَاهُ رِوَايَةً (ض) نقل کرتا، روایت کرتا۔
 فَائِدَةٌ: ہر اسم فاعل ناقص یا یالی کی جمع "فُضَاةٌ" کے وزن پر ہوتی ہے۔
 قَرِيضٌ: فَعِيلٌ بمعنی اسم مفعول: شعر۔ قَرَضَ الشَّعْرَ قَرِيضًا (ض) شعر کہنا۔
 اُسَاةٌ: واحد: اَسِيٌّ: اسم فاعل۔ اصلاح کرنے والا۔ طيب۔ اَسَا اَسْوًا (ن) علاج کرتا۔
 اَلْقَوْلُ الْمَرِيضُ: بمعنی غلط کلام۔ خلاصۃً: اصلیت۔ حقیقت۔ اصل۔ نچوڑ۔
 جَوْهَرٌ: قیمتی پتھر۔ قیمتی معدنیات۔ جمع: جَوَاهِرٌ۔
 اَلسَّبْكُ: مصدر (ن) سونا چاندی یا دیگر معدنیات کو آگ پر پگھلانا۔ ڈھالنا۔ کھرا کھوٹا دیکھنا۔
 تَصَدَّعٌ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ پھاڑ دیتا ہے۔ صَدَعٌ صَدْعًا (ف) پھاڑنا۔ شکاف ڈالنا۔
 رِدَاءٌ: چادر۔ لباس۔ جمع: اَزْدِيَّةٌ۔ شَكٌّ: شک۔ وہم۔ جمع: شُكُوكٌ۔
 غَيَّرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ گندرا۔ غَيَّرَ غُبُورًا (ن) گندرا (۲) باقی رہنا۔ یہ خدا دیش سے ہے۔

إفْتِحَانٌ: آزمائش (افتعال) آزمائش میں ڈالنا۔ مسیبت میں ڈالنا۔ کسوٹی پر رکھنا۔

يُكْرَمُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس کی عزت کی جاتی ہے، اُكْرِمَهُ (افعال) عزت کرنا۔

يُهَانُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس کی توہین کی جاتی ہے۔ اُهَانَ (افعال) ذلیل کرنا۔

هَأ: حرف تنبیہ۔ لیجیے۔ دیکھیے۔ سینے۔

عَرَضْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پورے طور پر پیش کر دیا۔ عَرَضَ الشَّيْءَ لَهُ (تفعیل)

پورے طور پر پیش کرنا۔ کلیہ ظاہر کرنا۔ عَرَضَ الشَّيْءَ عَلَيْهِ عَرْضًا (ض) پیش کرنا۔ سامنے لانا۔

خَبِيئَةٌ: چھپی ہوئی شے، ذخیرہ۔ جمع: خَبَائِيَا۔ اسم فاعل مؤنث از خَبَأَهُ خَبَيْتًا (ف) چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔

إِخْتِيَارٌ: جاچ (افتعال) آزمانا، جانچنا۔ ٹیسٹ کرنا۔

حَقِيْقَةٌ: تھیلا۔ مسافر کے لیے خوراک وغیرہ کا تھیلا یعنی تو شے دان۔ مراد: سرمایہ علم۔ جمع: حَقَائِبُ.

إِعْتِيَارٌ: جاچ۔ امتحان۔ اِعْتَبَرَ الشَّيْءَ اِعْتِيَارًا (افتعال) جانچنا۔

فَابْتَدَرَ أَحَدٌ مِّنْ حَضْرَةٍ، وَقَالَ: أَعْرِفُ بَيْنَنَا لَمْ يَنْسَجْ عَلَىٰ مَنَوَالِهِ، وَلَا سَمَحَتْ

قَرِيحَةٌ بِمِثَالِهِ، فَإِنِ آتَرْتَ إِخْتِلَابَ الْقُلُوبِ، فَانظِمَّ عَلَىٰ هَذَا الْأَسْلُوبِ، وَأَنْشُدْ:

فَأَمْطَرْتَ لَوْلُوًّا مِّنْ نَّرْجِسٍ وَسَقَتْ ﴿١﴾ وَرَذَا وَعَضَّتْ عَلَىٰ الْعُنَابِ بِالْبُرْدِ

فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا كَلَمَحِ الْبَصْرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ، حَتَّىٰ أَنْشُدَ فَأَعْرَبُ:

(١) سَأَلْتَهَا حِينَ زَارَتْ نَضُو بَرُوقِهَا أَلْ ﴿٢﴾ فَاِنِّي وَإِنْدَاعِ سَمْعِي أَطِيبَ الْخَبْرِ

(٢) فَزَخَزَحَتْ شَفَقًا عَشِيًّا سَنَا قَمَرٍ ﴿٣﴾ وَسَاقَطَتْ لَوْلُوًّا مِّنْ خَاتَمِ عَطْرِ

فَحَارَ الْحَاضِرُونَ لِبِدَا هَيْتِهِ، وَأَعْتَرَفُوا بِنَزَاهَتِهِ.

ترجمہ: پس حاضرین میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے کہا: میں ایک ایسا شعر جانتا

ہوں کہ اس کے طرز پر نہ کوئی شعر تیار کیا گیا اور نہ کسی ذہن نے اس کی مثال پیش کی ہے، اس لیے اگر

تجھے دلوں کو مائل کرنا پسند ہو، تو اسی طرز پر شعر تیار کر (یہ کہا) اور شعر پڑھا:

اس مجہوبہ نے نرس جیسی آنکھ سے (آنسوؤں کے) موتی برسائے اور اس نے گلاب جیسے رخسار کو

سیراب کر دیا۔ اور ادا لے جیسے دانتوں سے، عناب کی سی انگلیوں کو دبایا۔

پس آنکھ چپکنے بلکہ اس سے بھی کم وقت نہیں گزرا تھا کہ اس نے شعر پڑھا اور اس نے غرابت پیدا

کردی (انوکھاپن پیدا کر دیا)

① جس وقت اس نے ملاقات کی، تو میں نے اس سے اپنالال نقاب ہٹانے اور میرے کان میں عمدہ ترین خبر پہنچانے کی درخواست کی۔ (۲) تو اس نے شفق جیسا نقاب ہٹایا، جس نے چاند کی روشنی کو (یعنی چاند سے کھڑے کے جمال کو) چھپا رکھا تھا۔ اور اس نے خوشبودار انگشتری جیسے منہ سے، کلام کے موتی برسائے۔

اس پر حاضرین اس کی بے ساختگی کلام پر حیرت میں پڑ گئے۔ اور انہوں نے (شک و شبہ سے) اس کی براءت کا اقرار کیا۔ یعنی اس بات کا اقرار کیا کہ اس کے اشعار صاف ستھرے اور دوسروں کے کلام کی چوری سے بالکل منزہ اور پاک ہیں۔

تحقیق: ابتذر: ماضی واحد مذکر غائب، وہ آگے بڑھا۔ ابتذار (افعال) سبقت کرنا۔

لَمْ یَنْسِجْ: مضارع مجہول نفی، جو علم، وہ نہیں تیار کیا گیا۔ نَسَجَ الشَّعْرَ نَسْجًا (ن) شعر کہتا، بنانا۔

مِنَوَالٍ: طرز۔ اسلوب۔ طریقہ۔ جمع: مَنَاوِیلٌ۔

مَسْمُوحٌ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے سخاوت کی۔ مَسَّحَ بَکْذَا مَسْمُوحًا (ف) دل کھول

کر دینا۔ بَخَّشَ کرنا۔ قَرِیْحَةٌ: ذہن۔ عقل۔ طبیعت۔ جمع: قَرَائِحُ۔

أَقْرَبْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے پسند کیا۔ أَقْرَبُ (افعال) ترجیح دینا۔ پسند کرنا۔

إِخْتِلَابٌ: (افعال) کھینچنا۔ مائل کرنا۔ کلام کے ذریعہ متاثر کرنا۔

أَنْظَمَ: امر واحد حاضر، تو شعر تیار کر۔ نَظَّمَ الشَّعْرَ نَظْمًا (ض) نظم بنانا۔ قافیہ بند اور باوزن کلام

تیار کرنا۔ ترتیب دینا۔ أَسْلُوْبٌ: طریقہ۔ طرز۔ ڈھنگ۔ جمع: أَسْلُوْبٌ۔

أَمْطَرْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے برسایا۔ أَمْطَرْتُ (افعال) برسانا۔

لَوْلَوْ: واحد: لَوْلَوْ: موتی، مراد: آنسو۔ جمع: لَالِی۔

نَوَجَسَ: نرگس کا معرب۔ ایک خوبصورت پھول جس سے آنکھ کو تشدید دی جاتی ہے۔ مراد: خوشنما آنکھ۔

وَرْدٌ: گلاب۔ پھول۔ مراد: گلاب جیسا رخسار۔ جمع: وَرْدٌ۔

عَضَّتْ: ماضی، اس نے دانتوں سے دیا یا۔ عَضَّ عَلَیْهِ غَضًّا (ن) دانتوں سے دبانا۔ کاٹنا۔

عُنَابٌ: ایک خاص قسم کا سرخ سیاہی مائل پھل، جو عام طور پر بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔ مراد:

عُنَابٌ جیسی انگلی یا انگلی کا پورا۔ واحد: عُنَابَةٌ۔

فائدہ: یہ شعر ابو الفرج عسائی دمشقی کا ہے، انھوں نے اس شعر میں حرف تشبیہ ذکر کیے بغیر پانچ تشبیہات ذکر کی ہیں؛ چنانچہ آنکھوں کو گلِ زرگس کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ آنسوؤں کو موتیوں سے، رخساروں کو گلاب سے، اور مہندی لگی انگلیوں کے پوروں کو عناب سے، اور دانتوں کو اولوں سے تشبیہ دی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجھ کو بوجہ نے غمِ فراق میں گلِ زرگس جیسی خوبصورت آنکھوں سے موتیوں کی طرح حسین آنسو بہائے، جو اس کے گلاب کی طرح سرخ رخساروں پر بہتے چلے گئے اور اس نے شرم و حیا کی وجہ سے عناب جیسی سرخ انگلیوں کے پوروں کو، اولوں کی طرح سفید دانتوں سے دبا رکھا تھا۔

لَمَّحٌ: جھپک، سرسری نظر۔ **لَمَّحَ إِلَيْهِ لَمَّحًا** (ف) اچھتی ہوئی نگاہوں سے دیکھنا۔

بَصْرًا: نگاہ۔ مراد: آنکھ۔ **جمع: أَبْصَارٌ**۔ **كَلَّمَحِ الْبَصَرِ**: چشمِ زدن میں۔ آنکھ جھپکنے کے برابر۔

أَوْ: برائے اضراب بمعنی بیل۔ **أَقْرَبُ**: اسم تفضیل، زیادہ قریب۔ **قُرْبًا** (ک) قریب ہونا۔

أَغْرَبَ: ماضی واحد مکرعائب، اس نے غرابت پیدا کر دی۔ **أَغْرَبَ فِي كَلَامِهِ** اِغْرَابًا

(افعال) غرابت پیدا کرنا۔ انوکھا پن پیدا کرنا۔

سَأَلَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے درخواست کی۔ **سَأَلَهُ الشَّيْءُ سُؤَالَ** (ف) مانگنا۔ درخواست کرنا۔

فائدہ: **سَأَلٌ**: دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے، جب یہ دونوں مفعولوں کی طرف بلا واسطہ

متعدی ہوتا ہے، تو اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں: مانگنا، درخواست کرنا، جیسے: **سَأَلْتُهُ دِيْهَمًا** (م)

میں نے اس سے ایک درہم مانگا) اور جب یہ دوسرے مفعول کی طرف بواسطہ ”عَسْن“ متعدی ہوتا

ہے، تو معنی ہوتے ہیں: معلوم کرنا، دریافت کرنا جیسے: **سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَلَمِ** (میں نے اس سے قلم کے

متعلق معلوم کیا)

زَارَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے ملاقات کی۔ **زَارَةً زِيَارَةً** (ن) ملاقات کرنا۔

نَضَوُ: مصدر۔ **نَضَا الثُّوبَ نَضْوًا** (ن) کپڑا ہٹانا یا اتارنا۔

بُرُقَعٌ: بضم القاف۔ **وَيَجُوزُ بَفَتْحِ الْقَافِ** بمعنی نقاب۔ **برقع**۔ **جمع: بُرُقَعٌ**۔

قَانِي: گھبراہٹ۔ اسم فاعل، **قَنَانًا قَنَانًا** (ن) گھبراہٹ ہونا۔ **إِنْدَاعٌ** (افعال) امانت رکھنا۔

سَمِعَ: کان۔ **جمع: أَسْمَاعٌ وَأَسْمَعٌ**۔ **جمع الجمع: أَسْمَاعٌ وَأَسْمَاعٌ**۔ **سَمِعَ سَمْعًا** (س) سنا۔

أَطْيَبَ: اسم تفضیل۔ **خوشگوار**۔ عمدہ ترین۔ **طَابَ طَيْبًا** (ض) خوشگوار ہونا۔ صاف اور اچھا ہونا۔

زَخَزَخَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے ہٹایا۔ **زَخَزَخَتْ** (باب بغنوة) ہٹانا۔ ہلانا۔ دور کرنا۔

شَفَقٌ: غروب آفتاب کے بعد کی سرفی۔ جمع: أَشْفَاقٌ مراد: شفق جیسا آفتاب یا برقع۔

عَشَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چھپایا۔ عَلَّشَاهُ تَغَشِيَةً (تعلیل) ڈھا پٹا۔ چھپانا۔

سَنَا: چمک، مراد: چہرے کا حسن و جمال۔ سِنِي يَسْنِي سَنَا وَسَنَا (س) چمکتا۔ روشن ہوتا۔

قَمَرٌ: چاند۔ مراد: چاند سا کھڑا۔ حسین چہرہ۔ جمع: أَقْمَارٌ۔

سَاقَطَتْ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے برسائے۔ سَاقَطَةٌ (مفالمت) برسانا، گراتے رہنا۔

خَاتَمٌ: انگشتری، مراد: انگشتری جیسا منہ۔ جمع: خَوَاتِمٌ۔ چون کہ معشوق بہت کم باتیں کرتے ہیں،

اس لیے ان کے منہ کو انگوٹھی سے تشبیہ دی ہے؛ گویا ان کا منہ چھوٹا ہوتا ہے، اس لیے وہ کم بولتے ہیں۔

عَطْرٌ: صیغہ صفت، خوشبودار۔ عَطْرٌ عَطْرٌ (س) خوشبودار ہونا۔ عِطْرٌ: خوشبو۔ جمع: عُطُورٌ۔

فَانَدَه: اس شعر میں علامہ حریری نے چار تشبیہات ذکر کی ہیں۔ برقع کو شفق سے تشبیہ دی ہے،

چہرے کو قمر سے، الفاظ و کلام کو موتیوں سے، اور منہ کو انگوٹھی سے۔ ابو الفرج غسانی کے شعر میں پانچ

تشبیہات تھیں۔ تو بظاہر یہ شعر اُس سے کم درجہ کا ہوا؛ لیکن ایسا نہیں ہے۔ علامہ حریری نے پانچویں تشبیہ کو

چھوڑ دیا، اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کہ پانچویں تشبیہ (انگلیوں کے پوروں کو عناب سے

تشبیہ دینا) یہاں لانا مناسب نہیں؛ کیونکہ یہ موقع جدائی کا ہے اور جدائی کے وقت مہندی نہیں لگائی

جاتی، مہندی تو خوشی کے وقت لگائی جاتی ہے، تو ایسے وقت میں عناب سے تشبیہ دینا مناسب نہیں، بلکہ

بجائے اس تشبیہ کے وہ تشبیہ ہونی چاہیے جو آئندہ شعر میں آ رہی ہے، نیز علامہ حریری کے دوسرے شعر کی

تشبیہات زیادہ لطیف ہیں۔

حَارٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ حیرت میں پڑ گیا۔ حَارٌ حَيْرَةٌ وَ حَيْرٌ أَنَا (س) حیرت میں پڑنا۔

بَدَاهَةٌ: حاضر جوابی۔ بے ساختگی۔ بَدَاهَةٌ (ف) برجستہ بولنا۔

إِعْتَرَفُوا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے اقرار کیا۔ إِعْتَرَفَ بِكَذَا (مفعل) اقرار کرنا۔

نَزَاهَةٌ: براءت۔ پاکدامنی۔ نَزَاهَةٌ (س) پاک و صاف ہونا۔ پاک دامن ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) فَا: تفریغیہ۔ أَمْطَرَتْ: فعل ہا فاعل۔ لَوَّلُوا: مفعول بہ۔ مِن نَوْجِمْ: متعلق۔ أَمْطَرَتْ: فعل اپنے فاعل

و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ وَلَوْ: حرف عطف۔ سَقَّتْ: فعل ہا فاعل۔ وَرَزَا: مفعول بہ۔ سَقَّتْ: فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف اول، واو: حرف عطف، عَضَّتْ: فعل بافاعل عَلَى الْعُنَابِ: متعلق اول۔
بِالْبُرْدِ: متعلق ثانی۔ عَضَّتْ: فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں
معطوفوں سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۲) سَأَلْتُ: فعل بافاعل هَا: ضمیر مفعول اول۔ جِئِنَ: ظرف مضاف زَارَتْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر
مضاف الیہ، جِئِنَ: مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ، نَضَوُ: مضاف، بَرَّ فَعْبَهَا: مرکب اضافی ہو کر موصوف، الْقَانِئِ
صفت۔ موصوف با صفت مضاف الیہ۔ نَضَوُ: مضاف با مضاف الیہ معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف اِیْدَاعِ: مصدر
مضاف۔ سَمْعِي: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ (تاکم مقام مفعول اول) اِیْدَاعِ کا۔ أُطِيبَ الْخَبِيرِ: مرکب اضافی
ہو کر مفعول بہ (ثانی)۔ اِیْدَاعِ: مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے
معطوف سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ سَأَلْتُ کا۔ سَأَلْتُ: فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) فَا: تفریعیہ۔ زَحَزَحَتْ: فعل بافاعل۔ مُسْفَقًا: موصوف، عَشِي: فعل بافاعل، سَمْنَا قَمَرِ: مرکب
اضافی ہو کر مفعول بہ، عَشِي: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، موصوف با صفت مفعول بہ، زَحَزَحَتْ:
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف سَأَقَطْتُ: فعل بافاعل، لَوُؤُا: مفعول بہ۔
مِن: حرف جار۔ خَاتَمِ عَطِيرٍ: مرکب توصیفی ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق۔ سَأَقَطْتُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ
اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

فَلَمَّا أَنَسَ اسْتِنْسَاهُمْ بِكَلامِهِ، وَأَنْصَبَابَهُمْ إِلَى شِعْبِ إِكْرَامِهِ، أَطْرَقَ كَطَرْقَةِ
الْعَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: دُونَكُمْ بَيْتَيْنِ آخِرَيْنِ، وَأَنْشَدَ:

(۱) وَأَقْبَلْتُ يَوْمَ جَدِّ الْبَيْنِ فِي حَلْبٍ ❁ سُوْدُ نَعَضُ بَنَانِ السَّادِمِ الْخَصِيرِ

(۲) فَلَاحَ لَيْلٍ عَلَى صُبْحِ أَقْلُهُمَا ❁ غُضْنَ وَضَرَمَتِ الْبِلُورِ بِالذَّرْرِ

فَجِيئِيذِ اسْتَسْنَى الْقَوْمُ قِيَمَتَهُ، وَاسْتَفْزَرُوا دِيَمَتَهُ، وَاجْمَلُوا عَشْرَتَهُ، وَجَمَلُوا قَشْرَتَهُ.

ترجمہ: پس جب اس نے اپنے کلام کے ساتھ، ان کے مانوس ہو جانے اور اس کے اکرام
کے طریقے کی طرف ان کے میلان کو محسوس کیا، تو اس نے آنکھ جھپکنے کے بقدر سر جھکایا، پھر کہا: تم دو شعر
اور سنو اور شعر پڑھے:

① جس روز جدائی واقع ہوئی (محبوب اور محبوبہ کے درمیان) تو وہ سیاہ کپڑوں میں پشیمان اور دم بخود آدمی کی طرح، انگلیاں دانتوں سے دبائے ہوئے سامنے آئی۔

② تو صبح پر رات اس طرح ظاہر ہوئی کہ ان دونوں کو اٹھائے ہوئے تھی ایک شاخ۔ اور اس نے بلور کی سی انگلیوں کو موتیوں جیسے دانتوں سے دبار کھا تھا۔

پس اس وقت لوگوں نے اس کی حیثیت کو بڑا محسوس کیا اور اس کی بارش کلام کو کثیر پایا اور انھوں نے اُس کے ساتھ اچھا معاملہ کیا اور اس کا لباس بہتر بنا دیا۔

تحقیق: اَنَسَ: ماضی، اس نے محسوس کیا۔ اَنَسَ الشَّيْءُ اِنْبَاسًا (افعال) محسوس کرنا۔ جاننا۔

اِسْتِنْسَأَسَ: مصدر از اِسْتَأْنَسَ بہ (استفعال) وَاِنْسَ بہ اِنْسَا (س) مانوس ہونا۔

اِنْصَبَابٌ: میلان۔ اِنْصَبَ الْمَاءُ (افعال) پانی بہنا۔ اِنْصَبَ اِلَيْهِ۔ متوجہ ہونا۔ مائل ہونا۔

شِعْبٌ: طریقہ۔ راستہ۔ اصل معنی: پہاڑی راستہ۔ گھائی۔ جمع: شِعَابٌ۔

اَطْرَاقٌ: ماضی واحد مکرغائب، اس نے سر جھکایا۔ اَطْرَاقُ (افعال) سر جھکانا۔ گردن نیچی کرنا۔

كَطَرَفَةٍ: کاف بمعنی بقدر۔ برابر۔ طَرَفَةٌ: ایک نگاہ۔ آنکھ کی ایک حرکت۔ طَرَفَ بَصْرَهُ اِلَى كَذَا طَرَفًا (ض) نگاہ اٹھانا۔ طَرَفَ: نگاہ۔ آنکھ۔ جمع: اَطْرَافٌ۔

ذُو نَحْمٍ: ذُوْن: اسم فعل۔ بمعنی خُذْ۔ لَوْ مَنُوْا۔ اس صورت میں اس کی اضافت کاف زائدہ کی طرف ہوتی ہے۔

اَقْبَلْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ سامنے آئی۔ اَقْبَلَ اِنْبَالًا (افعال) آنا۔ سامنے آنا۔

جَدًّا: ماضی واحد مکرغائب، وہ واقع ہوئی۔ جَدَّ الشَّيْءُ جَدًّا (ض) واقع ہونا۔ ثابت ہونا۔

بَيْنَ: جدائی۔ فراق (۲) اصل، ملاپ۔ بَانَ بَيْنًا وَبَيْنُوْنَةً (ض) جدا ہونا۔ ملنا (یہ اضافہ میں سے ہے)

حُلَلٌ: واحد: حُلَّةٌ: پوشاک۔ کپڑوں کا جوڑا۔ سُوْدٌ: واحد: اَسْوَدٌ: سیاہ۔ مَسْوَادٌ (س) سیاہ ہونا۔

تَعَضُّ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ دانتوں سے دباتی ہے۔ عَضَّ عَضًّا (ن، س) دانتوں سے دبانا۔ دانتوں سے کاٹنا۔ بَنَانٌ: واحد: بَنَانَةٌ: انگلی کا پورا۔ مجازاً: انگلی۔

نَادِمٌ: اسم فاعل۔ شرمندہ۔ نَدِمَ عَلَی الْأَمْرِ نَدَمًا وَنَدَامَةً (س) پشیمان ہونا۔

حَصِيْرٌ: صیغہ صفت۔ دم بخود، جو بولنا چاہے مگر نہ بول سکے۔ حَصِرَ (س) زبان بند ہونا۔ رک جانا۔ لَآخٌ: ماضی واحد مکرغائب، وہ ظاہر ہوئی۔ لَآخَ لَوْحًا (ن) ظاہر ہونا۔

لَيْلٍ: رات۔ مراد: بال۔ جمع: لَيْالِي۔ صُبْحٌ: صبح۔ مراد: روشن چہرہ۔

أَقْلٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اٹھایا۔ أَقْلٌ أَقْلًا لَا (افعال) اٹھانا۔ بلند کرنا۔

غَضَنٌ: شاخ۔ مراد: قد و قامت۔ جمع: أَغْصَانٌ۔

ضُرْمَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے دیا۔ ضُرْمَةٌ (تفصیل) سختی سے ڈاڑھوں سے دبانا۔ یا کانٹا۔ ضُرْمَسٌ (ض) ڈاڑھ یا دانت سے پکڑنا یا دبانا۔ ضُرْمَسٌ: ڈاڑھ جمع: أَضْرَامَسٌ۔

بِلُورٍ: یا بِلُورٍ: ایک شفاف پتھر۔ خاص قسم کا شیشہ۔ بِلُورٍ (اردو میں بھی بِلُورِ ہی کہتے ہیں) واحد: بِلُورَةٌ مراد: صاف و شفاف انگلیاں۔ ذَرَرٌ: واحد: ذَرَّةٌ: موتی۔ مراد: دانت۔

مفادہ: ابوالفرج غسانی کے شعر فَأَمْطَرَ تَلْحُجَّ کے مقابلے میں علامہ حریری اَمْطَرَ تِ كِي جگہ سَأَقَطْتُ لَائِي۔ لُورٌ لُورٌ کے مقابلے میں لُورٌ لُورٌ ہی لائے ہیں، وہاں اس سے مراد آنسو تھے اور یہاں کلام (موتی کے ساتھ آنسوؤں کو بھی تشبیہ دیتے ہیں نیز الفاظ و کلام کو اور دانتوں کو بھی تشبیہ دیتے ہیں) نَرَجِسٌ کے مقابلے میں "خاتم" لائے، اور وَرْدَا کے مقابلے میں سَنَا قَمَرٍ لَائِي، وہاں ابوالفرج نے گلاب سے تشبیہ دے کر رخسار کی سرخی بتائی، جبکہ یہاں سَنَا قَمَرٌ کہہ کر چہرے کی سفیدی بتلائی؛ لیکن وَعَضَّتْ عَلَي الْعُنَابِ بِالْبُرْدِ کے مقابلے میں کچھ نہیں کہا۔ اور اس تشبیہ کو علامہ نے مناسب نہیں سمجھا؛ اس لیے مزید دو شعر لاکر وَعَضَّتْ عَلَي الْعُنَابِ بِالْبُرْدِ کے مقابلے کے لیے وَضُرْمَتْ بِالْبُورِ بِالذَّرِّ، لائے اور اپنے فنی کمالات کا مظاہرہ کیا۔ علامہ حریری نے ان آخری دو شعروں میں سیاہ زلفوں کو رات کے ساتھ تشبیہ دی ہے، چہرے کو صبح کے ساتھ، قد کو شاخ کے ساتھ، انگلیوں کے پوروں کو بلور کے ساتھ، اور دانتوں کو موتی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ ان دو شعروں کا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو جب وہ جدائی کے دن غم اور سوگ کے سیاہ کپڑے پہن کر سامنے آئی، انگلیاں منہ میں دبائے ہوئے۔ اس کی سیاہ زلفیں اس کے چمکتے چہرے پر لہرا رہی تھیں۔ درخت کی شاخ کی طرح نرم و نازک اور لباقد تھا۔ اور وہ بلور کی طرح سفید انگلیوں کو موتی کی طرح حسین دانتوں سے دبائے ہوئے تھی۔

اِسْتَسْنَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے برا محسوس کیا۔ اِسْتَسْنَأَ (استعمال) بڑا سمجھنا۔ زیادہ سمجھنا، بڑا قرار دینا۔ سَنَى وَسَنَأَ (س) بلند ہونا؛ بلند رہنا ہونا۔

قِيَمَةٌ: حیثیت، قیمت، قدر جمع: قِيَمٌ۔

اِسْتَفْزَرُوا: ماضی جمع مذکر غائب۔ انھوں نے کثیر پایا۔ اِسْتَفْزَرُوا (استعمال) زیادہ سمجھنا۔ بہت پانا۔

دِيمَةٌ: مسلسل ہونے والی ہلکی بارش۔ جھڑی۔ مراد: شعری کلام۔ جمع: دِيمَمٌ۔
 أَجْمَلُوا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے اچھا کیا۔ أَجْمَلُ إِجْمَالًا (افعال) بہتر بنانا۔
 عَشْرَةٌ: میل جول۔ برتاؤ۔ معاشرۃ: کا اسم مصدر۔ عاشرۃ معاشرۃ: باہم مل جل کے رہنا۔
 جَمَلُوا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے بہتر بنا دیا۔ تَجْمِيلٌ (تفعلیل) خوبصورت بنانا۔ بہتر بنانا۔
 قَشْرَةٌ: چھلکا۔ مراد: تین پوش کپڑا۔ لباس۔ پوشاک۔ جمع: قَشْرٌ۔ قَشْرٌ (نہن) چھینکا، چھلکا اتارنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) واو: حرف عطف أَقْبَلْتُ: فعل، ضمیر مستتر ذوالحال۔ يَوْمٌ: مضاف جَدُّ الْبَيْنِ: فعل بافاعل مضاف الیہ۔
 يَوْمٌ: مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ۔ فی: حرف جر۔ حُلِّلْتُ سُوْدٌ: مرکب توصلی ہو کر مجرد۔ جار با مجرد و متعلق۔
 تَعَصُّ: فعل بافاعل۔ بَنَانٌ: مضاف۔ السَّادِمُ الْخَصِيرُ: مرکب توصلی ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ
 مفعول بہ۔ قَعَصٌ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ أَقْبَلْتُ: فعل اپنے
 فاعل اور مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) لا: تفصیلیہ لاح: فعل، لَيْلٌ: موصوف، غَلِيٌّ ضَبِيحٌ: متعلق، أَقْبَلُ: فعل، هَمًا: ضمیر مفعول بہ (پورا جمع ہے
 لَيْلٌ اور ضَبِيحٌ کی طرف) غَضَنٌ: فاعل۔ أَقْبَلُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف
 عطف، ضَرَسْتُ: فعل بافاعل، الْبَلُورُ: مفعول بہ۔ بِاللَّذَرِ: متعلق۔ ضَرَسْتُ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور
 متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف صفت ہوئی لَيْلٌ کی۔ لَيْلٌ: موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔
 لاح: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قَالَ الْمُخْبِرُ بِهِذِهِ الْحِكَايَةِ سَنَا رَأَيْتَ تَلْهَبُ جَذْوَبِهِ، وَتَأَلَّقُ جَلْوَبِهِ، أَمَعَتْ
 النَّظْرَ فِي تَوَسُّمِهِ، وَسَرَّخَتْ الطَّرْفَ فِي مَيْسَمِهِ، فَإِذَا هُوَ شَيْخُنَا السَّرْوَجِيُّ. وَقَدْ
 أَقْمَرَ لَيْلَهُ الدُّجُوجِي، فَهَنَاتٌ نَفْسِي بِمَوْرِدِهِ، وَابْتَدَرَتْ اسْتِلَامَ يَدِهِ، وَقُلْتُ لَهُ:
 مَا الَّذِي أَحَالَ صِفَتَكَ؟ حَتَّى جَهَلْتُ مَعْرِفَتَكَ؟ وَأَيُّ شَيْءٍ شَيَّبَ لِحْيَتَكَ؟ حَتَّى
 أَنْكَرْتُ حَلِيَّتَكَ؟ فَأَنْشَأَ يَقُولُ:

ترجمہ: (اس حکایت کو بیان کرنے والے نے کہا کہ) جب میں نے اس کے انکارے کی

شعلہ زنی (یعنی اس کے ذہن کی تیزی) اور اس کے چہرے کی چمک کو دیکھا، تو میں نے اُسے شناخت کرنے کے لیے غور سے دیکھا اور اس کی خاص علامت پر نگاہ دوڑائی، تو اچانک معلوم ہوا کہ وہ ہمارا شیخ سرودجی ہے، دراصل ایک اس کی تاریک رات روشن ہو گئی تھی (اس کے سیاہ بال سفید ہو گئے تھے)، تو میں نے اس کی آمد پر خود کو مبارکباد پیش کی اور اس کے ہاتھ کو چومنے کے لیے آگے بڑھا اور میں نے اس سے کہا: وہ کیا چیز ہے جس نے تیری ظاہری صورت کو بدل دیا ہے، اس حد تک کہ میں تیری شناخت سے ناواقف رہا اور وہ کونسی چیز ہے جس نے تیری ڈاڑھی کو نمب بنا دیا؛ یہاں تک کہ اجنبی سمجھا میں نے تیری ظاہری حالت کو، پس وہ کہنے لگا:

تَحْقِيقٌ تَلَهَّبُ: آگ کا بھڑکنا۔ آگ کا لپٹیں مارنا۔ لَهَبٌ (س) آگ سے شعلہ نکلنا۔

جَذْوَةٌ: انکارہ۔ آگ کا شعلہ۔ جمع: جَذْدَى — تَأَلَّقَى: (تفعیل) چمکانا۔

جَلْوَةٌ: جھلک۔ کسی شے کا ایک دفعہ ظاہر ہونا۔ مراد: چہرہ۔ جَلَا الْأَمْرَ جَلْوًا وَجَلَاءً (ن) ظاہر ہونا۔ أَمْعَنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے غور سے دیکھا۔ أَمْعَنَ النَّظْرَ فِي الْأَمْرِ (افعال) غور کرنا۔

گہری نظر سے دیکھنا

تَوَسَّمْتُ: (تفعیل) شناخت کرنا۔ علامت کے ذریعہ پہچاننا۔ تَأْتَانَا۔

سَرَّخْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے نظر دوڑائی۔ سَرَّخَ الطَّرْفَ (تفعیل) نظر دوڑانا۔ نَظَرَ ذَاتَنَا۔ طَرَفٌ: آنکھ۔ جمع: أَطْرَافٌ۔

مَيَسَّمْتُ: علامت۔ نشان (ر) داغ لگانے کا آلہ۔ جمع: مَوَاسِمٌ وَمَيَاسِمٌ۔ اسم آواز و مَسْمَةٌ

وَسَمًا (ض) نشان لگانا۔ داغ لگانا۔

أَقَمَرٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ روشن ہو گئی۔ أَقَمَرَ اللَّيْلَ (افعال) رات کا چاند سے روشن ہونا۔

الدُّجُوجِيُّ: الدُّجُوجُ: اسم مبالغہ۔ سیاہ ترین۔ ذُجُّ اللَّيْلِ ذُجًّا (ن) رات کا تاریک ہونا۔

هَنَاتٌ: ماضی واحد متکلم، میں نے مبارک باد دی۔ هَنَأْتُ بِكَذَا تَهْنِئَةً (تفعیل) مبارک باد دینا۔

مَوْرِدٌ: مصدر مسمی معنی آمد، وَرَدَ عَلَيْهِ وَرُودًا وَمَوْرِدًا (ض) آنا۔

إِسْتِئْلَامٌ: چومنا، بوسہ دینا (تفعال)

أَحَالَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بدل دیا۔ أَحَالَ إِحَالََةً (افعال) بدل دینا۔

صِفَةٌ: ظاہری کیفیت۔ حالت۔ جمع: صِفَاتٌ — حَتَّى: اس حد تک کہ۔ یہاں تک کہ۔

جَهَلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نادانف رہا۔ جَهَلَّ جَهَالَةً (س) نادانف ہونا۔

مَعْرِفَةٌ: مصدر میسی۔ پہچان۔ شناخت۔ عَرَفَ الشَّيْءَ عَرَفَانًا وَمَعْرِفَةٌ (ض) پہچانا۔ جاننا۔

شَيْبٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سفید بنا دیا۔ تَشَيَّبَ (تفعلیل) بوڑھا بنا دینا، بال سفید کر دینا۔

أَنْكَرْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے اجنبی سمجھا۔ أَنْكَرَ الشَّيْءَ (افعال) اجنبی سمجھنا۔ نہ پہچانا۔

جَلِيَّةٌ: زیور۔ زینت۔ مراد: ظاہری صورت۔ جمع: جَلِيٌّ۔

أَنْشَأَ: فعل شروع، جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کے آغاز کو بتلاتا ہے۔

(۱) وَقَعَ الشَّوَابِبُ شَيْبًا ❁ وَالذَّهْرُ بِالنَّاسِ قَلْبٌ

(۲) إِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ ❁ فَفِي غَدٍ يَتَغَلَّبُ

(۳) فَلَا تَنْتَفِي بِوَمِيضٍ ❁ مِنْ بَرْقِهِ فَهُوَ خَلْبٌ

(۴) وَاضْبِرْ إِذَا هُوَ أَضْرَى ❁ بِكَ الْخَطُوبُ وَالْأَلْبُ

(۵) فَمَاعَلَى التَّبْرِ عَارٌ ❁ فِي النَّارِ حِينٌ يُقَلِّبُ

ثُمَّ نَهَضَ مُفَارِقًا مَوْضِعَهُ، وَمُسْتَضْحِبًا الْقُلُوبَ مَعَهُ.

ترجمہ: ① حوادث کی ضرب (دقوع) نے بوڑھا بنا دیا۔ اور زمانہ لوگوں کو بہت ہی پلٹیاں دیتا ہے۔ (یا زمانہ لوگوں کے لیے بڑا ہی انقلاب انگیز ہے) ② اگر وہ کسی دن میں کسی شخص کا مطیع ہو جاتا ہے، تو وہ آئندہ کل میں اس پر غلبہ پالیتا ہے ③ اس لیے اس کی بجلی کی چمک پر بھروسہ مت کر؛ کیوں کہ وہ انتہائی پُر فریب ہے ④ اور تم اس وقت صبر کرو جب کہ وہ زمانہ مصائب کو تمہارے پیچھے لگادے اور (تمہارے لیے) جمع کر دے ⑤ کیوں کہ خالص سونے کے لیے کوئی عیب نہیں ہوتا، آگ میں ڈالنے کے وقت جب کہ اسے الٹ پلٹ کیا جاتا ہے۔

پھر وہ اپنی جگہ چھوڑتا ہوا اور اپنے ساتھ دلوں کو لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

تحقیق: وَقَعَ: اثر، ضرب۔ دَقُوعٌ۔ وَقَعَ وَقَعًا وَوَقُوعًا (ف) واقع ہونا۔ گرنا۔

شَوَابِبٌ: واحد: شَابِيَةٌ: آمیزش۔ ملاوٹ۔ مراد: آفت۔ شَابٌ شَوَابًا (ن) آمیزش کرنا۔

قَلْبٌ: صیغہ مبالغہ۔ انقلاب انگیز۔ بہت الٹنے پلٹنے والا۔ قَلْبَهُ قَلْبًا (ض) الٹنا، پلٹنا۔

دَانَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مطیع ہوا۔ دَانَ لَهُ دِينًا (ض) فرمانبردار ہونا۔ مطیع ہونا۔

یَوْمٌ: دن۔ وقت۔ زمانہ۔ جمع: اَیَّامٌ

عَدَاً: کل آئندہ (۲) مستقبل۔

یَتَغَلَّبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ غلبہ پالیتا ہے۔ تَغَلَّبْتُ (تعمل) فتحیاب ہونا۔ غلبہ پالیتا۔

لَا یَتَّبِعُ: فعل نبی واحد مذکر حاضر، تو بھروسہ مت کر۔ وَوَلِّقْ بِهِ وَوَلُّوْا (حسب) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا۔

وَمِیْنُصٌ: حاصل مصدر۔ چمک۔ وَمَمَّضَ النَّبْرُقَ وَمَمَّضَا وَمِیْنُصًا (ض) کوندنا۔ چمکنا۔

بِرَاقٍ: بجلی۔ آسانی ہو یا مصنوعی۔ بَرَّاقٌ بَرَّاقًا (ن) چمکنا۔ ظاہر ہونا۔

خُلِبٌ: صیغہ مبالغہ۔ انتہائی پر فریب۔ انتہائی دھوکے باز۔ خَلَبْتُ خَلْبًا (ن) دام فریب میں پھنسنا۔

اَضْمِرٌ: امر حاضر، تو صبر کر۔ صَبَرْنَا عَلَیْهِ صَبْرًا (ض) برداشت کرنا۔ صبر کرنا۔

اَضْرَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پیچھے لگایا۔ اَضْرَى فُلَانًا بِهٖ اِضْرَاءً (افعال) پیچھے لگانا۔

خُطُوْبٌ: واحد: خُطْبٌ: مصیبت۔ پریشانی۔

اَلْبُ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جمع کر دیا۔ اَلْبُ الْقَوْمَ تَأْلِیْمًا (تفعلیل) جمع کرنا۔

یَبْرُ: واحد بیخوہ: بے ڈھلا سونے کا ڈالا۔ وہ کھراسونا جو کان سے نکال کر صاف نہ کیا گیا ہو۔

عَارٌ: عیب۔ شرم۔ جمع: اُغْبِیَارٌ۔ عَارٌ فُلَانًا غَيْرًا (ض) عیب لگانا۔

یُقَلِّبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ الٹ پلٹ کیا جاتا ہے، تَقَلِّبْتُ (تفعلیل) الٹ پلٹ کرنا۔

مُفَارِقٌ: اسم فاعل۔ جدا ہونے والا، فَارَقَهُ مُفَارِقَةً (مفاعلت) جدا ہونا۔ الگ ہونا۔

مَوْضِعٌ: اسم ظرف۔ جگہ۔ رکھنے کی جگہ۔ جمع: مَوَاضِعٌ۔ وَضَعَ الشَّیْءَ وَضَعًا (ف) رکھنا۔

مُسْتَضْحَبٌ: اسم فاعل۔ ساتھ لینے والا۔ اِسْتَضْحَبَ الشَّیْءَ (استفعال) ہمراہ لینا۔ ساتھ لینا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) وَقَعُ الشُّوَابِ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ شَبِيبٌ: فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر

معطوف علیہ۔ واو حرف عطف الذہن: مبتدا۔ قَلْبٌ: صیغہ مبالغہ۔ بِالنَّاسِ: متعلق۔ قَلْبٌ: صیغہ مبالغہ اپنے فاعل

اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۲) اِنْ: حرف شرط۔ دَانَ: فعل بافاعل۔ یَوْمًا: مفعول فیہ۔ لِشَخْصٍ: متعلق۔ دَانَ: فعل اپنے فاعل

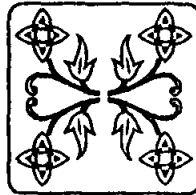
ومفعول فیہ اور متعلق سے مل کر شرط۔ فَا: جزائیہ۔ فِی غَدٍ: متعلق مقدم ہوا یَتَغَلَّبُ کے۔ یَتَغَلَّبُ: فعل اپنے فاعل اور

متعلق مقدم سے مل کر جزاء۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۳) فَا: تفریعیہ۔ لَاتَبَقُ: فعلِ نَبی بافاعل۔ بَا: حرف جر۔ وَ مِیْضُ: موصوفِ مِّنْ بَرَقَہ: متعلق ہوا کتابین کے۔ کَسَابِین: صیغہ اسمِ فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوفِ باصفت مجرد۔ جارِ با مجرد متعلق ہوا لَاتَبَقُ کے۔ لَاتَبَقُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر نَبی، فَا: جوابِ نَبی۔ هُوَ: مبتدا۔ حُلْبُ: صیغۂ مبالغہ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جوابِ نَبی۔ نَبی، جوابِ نَبی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) وَاو: عاطفہ، اِصْبِرْ: فعلِ بافاعل۔ اِذَا: ظرفیہ مضاف۔ هُوَ: مبتدا اَضْرَبِ: فعلِ بافاعل۔ بَلَک: متعلق۔ اَلْخَطُوبُ مفعول بہ۔ اَضْرَبِ: فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ وَاو: حرفِ عطف۔ اَلْب: فعلِ فاعل سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبرِ هُوَ: مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر مضاف الیہ اِذَا ظرفیہ کا۔ مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ۔ اِصْبِرْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) فَا: تفریعیہ مَآ: مشابہہ لیس عَلٰی النَّبِیِّ: متعلق اول ہوا ثَابِتًا مَحذُوف کے۔ فِی النَّارِ: متعلق ثانی۔ جِئِنْ ظرف مضاف، یُقَلَّبُ: فعلِ با نائبِ فاعل۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ جِئِنْ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا ثَابِتًا کا۔ ثَابِتًا: صیغہ اسمِ فاعل اپنے فاعل و مفعول فیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم۔ عَارَ اسمِ مؤخر۔ مَآ مشابہہ لیس اپنے اسمِ مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



تیسرے مقالے ”دیناریہ“ کا خلاصہ

علامہ حریری نے ابوزید سرجی کی زبانی، اشعار میں بڑے خوبصورت انداز میں، پہلے درہم کی تعریف کی ہے اور پھر مذمت۔ درہم کی تعریف اور مذمت ہی اس مقالے کی ادبی خصوصیت اور مقصد ہے۔

چنانچہ حارث بن ہمام کہتے ہیں کہ: میں ایک دن چند دوستوں کے ساتھ، شعر و شاعری کی مجلس میں بیٹھا تھا، اچانک بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک لنگڑا شخص آیا، اولاً اس نے سلام کیا، اس کے بعد اہل مجلس کی خوب تعریف کی، پھر اس نے اپنی سابقہ خوشحالی اور سخاوت کا تذکرہ کیا۔ اور بڑے پردرد اور فصیح اسلوب میں اپنی موجودہ بد حالی اور مصائب زمانہ کا تذکرہ کیا۔ میں اس کے فصیح و بلیغ اسلوب سے بے حد متاثر ہوا اور اس کی بد حالی اور غربت پر مجھے بڑا رحم آیا، چنانچہ میں نے ایک درہم نکال کر اس سے کہا کہ: اگر تم نظم میں اس کی تعریف کر دو، تو یہ تمہیں دیدیا جائے گا۔ اس نے برجستہ نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ گیارہ (۱۱) شعروں میں اس کی تعریف کر دی۔ اور دینار لے کر منہ میں رکھ لیا۔ جب وہ جانے لگا، تو میں نے واپس بلایا اور دوسرا درہم نکال کر کہا کہ: اگر تم اشعار میں اس کی برائی بیان کر دو، تو یہ بھی تمہارا ہے۔ چنانچہ اس نے فی البدیہہ نو (۹) شعروں میں درہم کی مذمت و برائی بیان کر دی اور اس طرح اس نے دوسرا درہم بھی لے لیا۔ حارث بن ہمام کہتے ہیں: مجھے خیال آیا کہ شاید یہ ابوزید ہے اور اس کا لنگڑا بننا مکرو فریب ہے۔ میں نے قریب جا کر کہا: صحیح چلو، میں نے تمہیں پہچان لیا ہے کہ تم کون ہو۔ ابوزید نے کہا: کیا تم حارث ہو؟ میں نے کہا: ہاں! اس کے بعد میں نے اس کا حال چال معلوم کیا اور کہا کہ: تم کیوں لنگڑا بنے ہو؟ اس کے جواب میں ابوزید نے تین شعروں میں اپنی اس حرکت کی وجہ بیان کر دی۔ چنانچہ کہا کہ: مجھے لنگڑا بننے کی کوئی خوشی نہیں ہے، میں تو اس طرح روزی کمانے کے لیے دروازہ کھٹکھٹاتا پھرتا ہوں۔ اس حالت میں اگر کوئی ملامت کرتا ہے، تو میں کہہ دیتا ہوں کہ میں لنگڑا ہوں اور لنگڑے کے لیے کوئی حرج نہیں۔

اس مقالے میں کل تیس (۲۳) اشعار ہیں،

تیسرے مقالے ”دیناریہ“ کا خلاصہ

الْمَقَامَةُ الثَّلَاثَةُ: "الدِّينَارِيَّةُ"

تیسرا مجلس واقعہ "دینار" کی طرف منسوب ہے۔

الدِّينَارِيَّةُ: منسوب الی دینار۔ دینار: سونے کا ایک سکہ۔ جمع: دِنَانِيرٌ۔ اس مقامے میں دینار کی بہت عمدہ انداز میں تعریف کی گئی ہے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ اس کی برائی بھی بڑے اچھے انداز میں کی گئی ہے۔ اسی کی طرف نسبت کر کے اس مقامہ کا نام رکھا گیا "الدیناریہ"

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ قَالَ: نَظَمَنِي وَأَخَذَانَا لِي نَادٍ، لَمْ يَخْبُ فِيهِ مُنَادٍ، وَلَا كَبَا
قَدْ حُذِرْنَا، وَلَا ذَكَتْ نَارُ عُنَادٍ؛ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَجَادَبُ أَطْرَافَ الْأَنَاشِيدِ، وَنَتَوَارَدُ
طَرَفَ الْأَسَانِيدِ، إِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَيْهِ سَمَلٌ، وَفِي مَشِيئِهِ قَوْلٌ. فَقَالَ: يَا أَخَايَرِ
الدُّخَايِرِ، وَبَشَائِرِ الْعَشَائِرِ، عَمُوا صَبَاخًا، وَأَنْعَمُوا اضْطِيبَاخًا، وَأَنْظُرُوا إِلَى مَنْ
كَانَ دَانِدِيٍّ وَنَدِيٍّ، وَجِدَّةٍ وَجَدِيٍّ، وَعَقَّارٍ وَقُرِيٍّ، وَمَقَارٍ وَقُرِيٍّ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے واقعہ بیان کیا۔ کہا کہ: مجھے اور میرے کچھ ساتھیوں کو ایک ایک مجلس نے اکٹھا کیا کہ جس میں نہ کوئی سائل نہ کام رہا تھا اور نہ چتماق کی رگڑ بے نتیجہ رہی تھی (یعنی نہ کسی ذہن کی کاوش بے نتیجہ رہی تھی) اور نہ مخالفت کی آگ بھڑکی تھی۔ پس جس وقت ہم عمدہ قسم کے اشعار ایک دوسرے سے سن رہے تھے اور عمدہ قسم کے مستند واقعات باری باری بیان کر رہے تھے کہ اچانک ہم میں ایک ایسا شخص کھڑا ہوا جس پر پھٹے ہوئے کپڑے تھے اور اس کی چال میں لنگڑاپن تھا۔ پس اس نے کہا کہ: اے بہترین ذخیرہ بننے والو! (اے بروقت کام آنے والو) اور اے کنبے کے لیے بشارت بننے والو تمہاری صبح خوشگوار ہو اور تمہارا ناشتہ پُر لطف ہو، تم اس شخص کے حال پر نظر کرو جو صاحب مجلس اور صاحب بخشش تھا جو صاحب تمول اور داد و دہش والا تھا جو جاگیردار بستیوں کا مالک تھا جو ضیافت کے برتنوں اور ضیافت کے کھانوں والا تھا۔

تحقیق: نَظَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اکٹھا کیا۔ نَظَمَهُ نَظْمًا (ض) جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔
أَخَذَانُ: واحد: جَذَنُ: ساتھی۔ لنگوٹیا یا ر۔ خَاذَنَةٌ مُخَاذَنَةٌ (مفاعلت) دوستی کرنا۔ ساتھی بننا۔
نَادٍ: اسم فاعل۔ مجلس۔ جمع: أُنْدِيَةٌ. نَدَا الْقَوْمَ نَدْوًا (ن) جمع کرنا۔

لَمْ يَخِبْ: مضارع نفی۔ حمد، بلہم، وہ ناکام نہیں رہا۔ خَابَ خَيْبَةً (ض) ناکام ہونا۔ نامراد رہنا۔
مَنَادٍ: اسم فاعل۔ پکارنے والا۔ آواز لگانے والا۔ مراد: سَأَلُ۔ مُنَادَاةٌ (مفاعلت) پکارنا۔ آواز دینا۔
لَا كِبَا: ماضی منفی واحد مذکر غائب، وہ بے نتیجہ نہیں رہی۔ كَبَا الزُّنْدُ كَبْوًا (ن) چھمقناق کا بے

آگ ہونا، شعلہ نہ نکالنا۔ مجازاً کسی شے کا بے نتیجہ رہنا۔

فَذَحَّ: مصدر (ف) چھمقناق کے ذریعہ آگ نکالنا۔ فذاحة: لائٹریا سگریٹ لائٹ۔

زِنَادٌ: واحد: زُنْدٌ: چھمقناق۔ وہ پتھر یا آلہ جس کو رگڑنے سے آگ کا شعلہ ظاہر ہوتا ہے۔ زُنْدٌ: وہ پتھر جو اوپر رکھا جائے اور زُنْدَةٌ: وہ پتھر جو نیچے رکھا جائے۔ ان دونوں کو رگڑ کر آگ پیدا کی جاتی ہے۔

لَا ذَكَّتْ: ماضی منفی واحد مؤنث غائب، آگ نہیں بھڑکی۔ ذَكَّتِ النَّارُ ذُكُوءًا (ن) آگ بھڑکنا۔
فَعَلَدَهُ: لَا ذَكَّتْ میں ماضی پر لانا فیہ داخل ہے۔ لانا فیہ کے ماضی پر داخل ہونے کی شرط "لَا" کا مکرر

آنا ہے۔ جیسا کہ: فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَىٰ میں ہے۔ چنانچہ لَا كِبَا اور لَا ذَكَّتْ میں بھی "لَا" مکرر ہے۔

عِنَادٌ: مخالفت۔ دشمنی۔ عَانَدٌ مُعَانَدَةٌ وَعِنَادًا (مفاعلت) حق کی مخالفت کرنا۔

بَيْنَا: اصل میں بَيْنَ أَوْقَاتٍ ہے، تخفیف کے لیے أَوْقَاتٍ کا الف باقی رکھ کر بَيْنَ کے ساتھ ملا دیا گیا اور باقی حصہ حذف کر دیا گیا۔ کبھی بَيْنَ کے آخر میں "مَآ" کا اضافہ کر کے بَيْنَمَا کہتے ہیں۔ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یہ دونوں شروع کلام میں آتے ہیں اور ظرف زمان مفاعلات کے معنی میں آتے ہیں۔ جیسے: بَيْنَمَا أَنَا تَكُنْتُ أَقْرَأُ قُرْءَانَ الْبَابِ جس وقت میں کتاب پڑھ رہا تھا اچانک دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ معنی: جب۔ جب کہ۔ جس وقت۔ اسی درمیان کہ۔ دریں اثنا کہ۔

تَجَادَبَ: مضارع جمع متکلم، ہم ایک دوسرے سے سن رہے ہیں۔ تَجَادَبَ أَطْرَافَ الْحَدِيثِ (تفاعل) باہم تبادلہ خیال کرنا۔ تَجَادَبَ أَطْرَافَ الْأَنَاشِيدِ، ایک دوسرے سے اشعار سننا۔

أَطْرَافٌ: واحد: طَرْفٌ: کنارہ (۲) عمدہ اور منتخب شے۔ أَطْرَافُ الْأَنَاشِيدِ: منتخب اشعار۔

أَنَاشِيدٌ: واحد: أُنشُودَةٌ: ایسے اشعار جو خاص ترنم سے پڑھے جائیں۔ گانا۔ ترانہ۔ النَّشِيدُ الْوَطَنِيُّ وَالْأُنشُودَةُ الْوَطَنِيَّةُ: تو می گیت یا ترانہ۔

تَوَارَدُ: مضارع جمع منظم، ہم باری باری بیان کر رہے ہیں۔ تَوَارَدَ (تقابل) کے بعد دیگر آتا۔ بلا تصد چند افراد کا ایک ساتھ آنا۔ چند شاعروں کا بلا تصدا ایک ہی جیسا کلام کہنا۔ مراد: باری باری کام کرنا۔
 طُرْفٌ: واحد: طُرْفَةٌ: انوکھی شے۔ چنگلا۔ دلچسپ بات۔ طُرْفٌ طُرْفَةٌ (ک) انوکھا اور عمدہ ہونا۔
 أَسَانِيدٌ: واحد: إسنَادٌ: مصدر بمعنی اسم مفعول: ایسا کلام جس کا سلسلہ یا تسلسل اس کے قائل کے ساتھ قائم ہو۔ مستند اور قابل اعتماد کلام۔ طُرْفٌ الْأَسَانِيدِ: عمدہ قسم کے مستند واقعات۔ إسنَاد کے اصل معنی: سہارا دینا، کلام کا منظم کی طرف منسوب کرنا۔

إِذْ: برائے مفاعلات۔ بمعنی: اچانک۔ إِذْ يَا إِذَا مَفَاجَاتِيهِ كِي پیمان یہ ہے کہ اگر اس کی جگہ مَفَاجَاة سے مشتق کوئی فعل رکھ دیا جائے، تو معنی درست ہو جائیں۔
 بِنَا: (ب) بمعنی فِي. شَخْصٌ: آدمی۔ ذات۔ جمع: أَشْخَاصٌ۔

سَمَلٌ: پراتا کپڑا۔ جمع: أَسْمَالٌ. سَمَلٌ الثَّوْبُ سَمَلًا (ن س) کپڑوں کا پھٹنا یا پراتا ہونا۔
 مِشْيَةٌ: بروزن فِعْلَةٌ: چال۔ چلنے کا خاص انداز۔ فِعْلَةٌ كَاوْنٌ نُوَيْتِ بِنَانِ كِي لیے آتا ہے۔
 مَشَى مَشْيًا (ض) چلنا۔ قَوْلٌ: لنگڑاپن۔ شدت کا لنگڑاپن۔ قَوْلٌ قَوْلًا (س) بری طرح لنگڑا ہونا۔
 أَخَانِرٌ: واحد: أَخِيْرٌ: بہترین۔ خَيْرٌ كَاوْنٌ تَفْضِيلِ اِبْنِي اَصْلٍ پَرِ هِي۔ أَخِيْرٌ كِي اَلْفِ كُو كَثْرَتِ اِسْتِمَالِ كِي بَاعْثِ اَحْذَفِ كِي "يَا" كَاوْنِ "خَاء" سَاكُنِ كُو دِي دِي اَجَا تَا هِي اَو رِخِيْرٌ اِسْتِمَالِ كِي اَجَا تَا هِي، اَلْبِتِّ جَمْعِ اَصْلِ كِي مَطَابِقِ لَاتِي هِي۔ خَارِ الشَّيْءِ خِيْرًا (ض) مَخْتَبِ كَرْنَا۔ چھاٹنا۔

ذَخَالِرٌ: واحد: ذَخِيْرَةٌ۔ وہ مال یا سامان جو وقت ضرورت کے لیے محفوظ رکھا جائے۔ مراد: ایسے اشخاص جن سے وقت ضرورت نفع اٹھایا جائے۔ ذَخَرَهُ ذَخْرًا اَو ذَخْرًا (ف) ذخیرہ کرنا۔ وقت ضرورت کے لیے کوئی شے محفوظ کرنا۔ اسٹاک کرنا۔

بَشَائِرٌ: واحد: بَشَائِرَةٌ (بضم الباء و کسرا) خوشخبری۔ بَشْرِيْهِ بَشْرًا (ن) خوش کرنا۔ خوش ہونا۔
 عَشَائِرٌ: واحد: عَشِيْرَةٌ: قبیلہ۔ خاندان۔ یعنی ایسے افراد کا مجموعہ، جو ایک ساتھ گزر بسر کرتے ہوں۔
 عَمُوا: امر جمع حاضر۔ تم خوش حال رہو۔ وَعَمَّ وَعَمَّا (ض) خوش حالی کی دعا دینا۔
 صَبَاحًا: صَبَحَ صَبَاحًا (ف) صبح کے وقت آنا۔ عَمُوا صَبَاحًا تَهْمَارِي صَبْحًا اَجْمَعِي هُو۔ صبح بخیر۔
 اَنْعَمُوا: امر جمع حاضر تم پر لطف ہو، اَنْعَمَ اِنْعَامًا (فعل) خوشحال بنانا۔ مزے میں ہونا۔ خوشحال ہونا۔
 اِضْطَبَّاحًا: صبح کے وقت کھانا۔ پینا۔ ناشتہ کرنا۔ اس میں "ط" تائے اِتْعَالِ سے بدلی ہوئی ہے۔

نَدْبِيٌّ: مجلس۔ محفل۔ صفت مشبہ بروزن فِعِيلٌ۔ نَدَا الْقَوْمَ نَدْوًا (ن) جمع کرنا۔
 نَدَى: سخاوت۔ اصل معنی تری۔ جمع: اُنْدِيَّةٌ وَأَنْدَاءٌ۔ نَدْبِيٌّ نَدَى (س) ترہونا۔ نَدَى وَفِيضٌ هَوْنَا۔
 جَدَّةٌ: جمول۔ بالدارى۔ وَجَدَ الرَّجُلُ وَجْدًا وَجَدَّةً (ض) بالدار ہونا۔
 جَدَا: عطیہ۔ بخشش۔ جَدَا فَلَانًا جَدْوًا وَجَدَا (ن) عطا کرنا۔ بخشش۔
 عَقَارٌ: زمین۔ غیر منقولہ جائداد۔ جمع: عَقَارَاتٌ۔ قُرَى: واحد: قَرْيَةٌ۔ لہتی۔ آبادی۔ گاؤں۔
 مَقَارٌ: واحد: مِقْرَى یا مِقْرَاءٌ۔ اسم آلہ: آلۃ ضیافت۔ برتن (۲) اسم بالذہب: بزمیہمان نواز۔
 قُرَى: ضیافت (۲) طعام ضیافت قُرَى الضَيْفِ قُرَى (ض) مہمان نوازی کرنا۔ ضیافت کرنا۔

فَمَا زَالَ بِهِ قُطُوبُ الْخُطُوبِ، وَخُزُوبُ الْكُرُوبِ، وَشَرَرُ شَرِّ الْحُسُودِ،
 وَانْتِيَابُ النُّوبِ السُّودِ؛ حَتَّى صَفِرَتِ الرَّاحَةُ، وَقِرَعَتِ السَّاحَةُ، وَغَارَ الْمَنْبَعُ،
 وَنَبَا الْمَرْتَعُ، وَأَقْوَى الْمَجْمَعُ، وَأَقْضُ الْمَضْجَعُ، وَاسْتَحَالَتِ الْحَالُ، وَأَعْوَلَ
 الْعِيَالُ، وَخَلَّتِ الْمَرَابِطُ، وَرَجِمَ الْقَابِطُ، وَأَوْدَى النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ، وَرَلَى لَنَا
 الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ، وَآلَ بِنَا الدَّهْرُ الْمَوْقِعُ، وَالْفَقْرُ الْمُدْفِعُ، إِلَى أَنْ اخْتَدَيْنَا
 الْوَجْعَى، وَاعْتَبَيْنَا الشُّجْعَى، وَاسْتَبَطْنَا الْجَوْعَى، وَطَوَيْنَا الْأَخْشَاءَ عَلَى الطَّوَى،
 وَانْكَحَلْنَا السُّهَادَ، وَاسْتَوَطْنَا الْوِهَادَ، وَاسْتَوَطْنَا الْقَتَادَ، وَتَنَاسَيْنَا الْأَقْتَادَ،
 وَاسْتَبَطْنَا الْحَيْنَ الْمُجْتَنَحَ، وَاسْتَبَطْنَا الْيَوْمَ الْمُنْتَحَ؛ فَهَلْ مِنْ خَيْرِ آسٍ، أَوْ سَمِجِ
 مَوَاسٍ، أَوْ الَّذِي اسْتَخْرَجَنِي مِنْ قَيْلَةٍ، لَقَدْ أَمْسَيْتُ أَخَا عَيْلَةٍ، لِأَمَلِكِ بَيْتِ لَيْلَةٍ.

ترجمہ: پس اس پر برابر رہی مصائب کی سختی، تکلیفوں کی لڑائیاں، حسد کرنے والے کے شرکی
 چنگاریاں اور اس پر تسلسل رہا سخت مصائب کا؛ حتیٰ کہ ہاتھ خالی ہو گیا، مہن خانہ ویران ہو گیا، چشمہ دولت
 خشک ہو گیا، مکان ناموافق ہو گیا، مجلس سنان ہو گئی، خوابگاہ تکلیف دہ بن گئی اور حالت بالکل بدل گئی۔
 بچے آہ و بکا کرنے لگے، اصطبل خالی ہو گئے، رشک کرنے والوں کو رحم آ گیا، مویشی اور سامان سب ختم
 ہو گیا اور ہمارے حال پر حسد کرنے والوں اور مصیبت پر خوش ہونے والوں کو ترس آ گیا۔ مہلک زمانے
 اور رسوا کن افلاس نے ہمیں اس حد تک پہنچا دیا کہ ہم نے برہنہ پائی کو جو تا اور رنج و غم کو (یا گلے میں
 انگلی ہوئی ہڈی کو) غذا بنا لیا اور شدت غم سے پیٹ بھر لیا، آنتوں کو سخت بھوک پر لپیٹ لیا، بے خوابی کو

سرمہ اور زمین کے گڑھوں کو رہائش گاہ بنالیا اور کانٹوں دار درخت کو ہم نے نرم سمجھ لیا۔ ہم پالانوں کو ہول گئے، ہم نے اس ہلاکت (موت) کو جو ملیا میٹ کر دینے والی ہے اچھا سمجھ لیا اور ہم نے (اپنے لیے) مقررہ دن (موت کے دن) کو ست رقرار پایا۔ پس کیا کوئی شریف و غمخوار اور سخی و مددگار آدمی ہے؟! کیونکہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے قبیلہ کے قبیلے سے پیدا کیا، میں ایسا محتاج ہو گیا ہوں کہ رات کی روزی (یا نانِ شینہ) بھی نہیں رکھتا۔

تحقیق: مَا زَالَ: فعل ناقص۔ کسی کام کے تسلسل پر دلالت کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

قُطِبَ: نختی۔ ناگواری، ترش روئی۔ قَطَبٌ قُطُوبًا (ض) چہرہ پر ناگواری کے نشن پڑنا۔ ترش رو ہونا۔

خُطِبَ: واحد: خَطْبٌ: حادثہ۔ مصیبت۔ بڑا معاملہ (۲) حالت، حال۔

حُرُوبٌ: واحد: حَرْبٌ: جنگ۔ لڑائی۔ حَرْبٌ (ن) لڑنا۔ مُحَارَبَةٌ (مفاعلت) جنگ کرنا۔

الْكُرُوبُ: واحد: كَرْبٌ: بے چینی۔ تکلیف۔ كَرْبٌ كَرْبًا (ن) بے چین بنانا۔ تکلیف میں مبتلا کرنا۔

شُرُورٌ: واحد: شَرَارَةٌ: چنگاری۔ شَرٌّ: فساد۔ برائی۔ جمع: شُرُورٌ، شَرٌّ شَرًّا (ن) شرارت کرنا۔

حَسُودٌ: اسم مبالغہ۔ بہت حسد کرنے والا۔ جمع: حُسُودٌ۔ حَسَدٌ حَسَدًا (ن) حسد کرنا۔ کسی سے جلنا یعنی کسی کی نعمت اور خوشحالی کو دیکھ کر اپنے لیے خواہش کرنا اور دوسرے سے اس کا زوال چاہنا۔

اِنْتِيَابٌ: (انتعال) پیش آنا۔ اِنْتِيَابُهُ اِنْتِيَابًا (انتعال) کسی شے کا یکے بعد دیگرے یا بار بار آنا۔

نُوبٌ: واحد: نُوبَةٌ: مصیبت۔ آفت (۲) واحد: نُوبَةٌ: باری، نمبر، بخارا آنے کا وقت۔

سُودٌ: واحد: سُودَاءٌ: معنی سیاہ۔ مجازی معنی: سخت۔ سُودٌ سُودًا (س) کالا ہونا۔ سیاہ ہونا۔

صَفْرَتٌ: ماضی واحد مَوْثٌ غائب، وہ خالی ہو گیا۔ صَفْرٌ صَفْرًا وَصُفْرًا (س) خالی ہونا۔

رَاحَةٌ: بہتھی۔ ہاتھ۔ جمع: رَاحٌ وَرَاحَاتٌ۔

قِرْعَتٌ: ماضی واحد مَوْثٌ غائب، وہ ویران ہو گیا۔ قِرْعَتِ السَّاحَةِ قِرْعًا (س) ویران ہونا۔

خالی ہونا۔ سَاحَةٌ: صحن۔ گھروں کے درمیان کھلی ہوئی جگہ۔ جمع: سَاحٌ وَسَاحَاتٌ۔

عَارٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ خشک ہو گیا۔ عَارَ الْمَاءِ عَوْرًا (ن) پانی خشک ہو جانا۔ گہرا ہونا۔

مَنْبَعٌ: چشمہ۔ مراد: چشمہ دولت۔ جمع: مَنَابِعٌ۔ نَبْعُ الْمَاءِ نَبْعًا (ف) چشمہ بہنا۔ جاری ہونا۔

نَبَاٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ناموافق ہو گیا۔ نَبَاَ الْمَرْبِعِ بَفْلَانٍ نَبَوًا (ن) گھر کا ناموافق ہونا۔

مَرْبِعٌ: اسم ظرف۔ منزل۔ مکان۔ جمع: مَرَابِعٌ۔ رَبِعٌ بِالْمَكَانِ رَبْعًا (ف) قیام کرنا۔ ٹھہرنا۔

أَقْوَى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ سنان ہوگی۔ أَقْوَتِ الدَّارُ إِقْوَاءً (افعال) گھر ویران ہو جانا۔
 مَجْمَعٌ: جائے اجتماع۔ مجلس۔ جمع۔ مَجَامِعٌ۔ جَمَعَ جَمْعًا (ن) اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا۔
 أَقْضَى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تکلیف دہ ہوگی۔ أَقْضَى الْمَضْجِعُ إِقْضَاءً (افعال) خوابگاہ کا
 کھر در اور تکلیف دہ ہونا۔ مَضْجِعٌ: اسم ظرف۔ لیٹنے یا سونے کی جگہ۔ بستر۔ خوابگاہ۔ جمع:
 مَضَاجِعٌ۔ مَضَجَعٌ ضَجْعًا (ن) پہلو پر لیٹنا۔ مجازاً: مطلقاً لیٹنا۔
 اسْتَحَالَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ بالکل بدل گئی۔ اسْتَحَالَ الشَّيْءُ (استعمال) بدل جانا۔
 حَالٌ: حالت۔ جمع: أَحْوَالٌ وَأَحْوَالَةٌ. أَعْوَلٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے آہ و بکاء
 کی۔ أَعْوَلٌ إِغْوَالًا (افعال) آہ و زاری کرنا۔ واویلا کرنا۔ زور زور سے رونا۔
 عِيَالٌ: واحد: عَيْلٌ۔ بیوی بچے۔ اہل و عیال۔ وہ افراد جن کی کفالت مرد کے ذمے واجب ہو۔
 عَالٌ الرَّجُلُ عِيَالُهُ عَوْلًا وَعِيَالَةٌ (ن) پرورش کرنا۔ خرچ اٹھانا۔ کفالت کرنا۔
 خَلَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ خالی ہو گئی۔ خَلَا الْمَكَانُ خُلُوًّا وَخَلَاءً (ن) خالی ہونا۔
 مَرَابِطٌ: واحد: مَرَبِطٌ۔ اسم ظرف، گھوڑوں اور چوپایوں کے باندھنے کی جگہ۔ اصْطَبِلَ۔ رَبَطَهُ
 وَرَبَطًا (ن) باندھنا۔ رَجِمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے رحم کیا۔ رَجِمَ رَحْمَةً (س) رحم کرنا۔
 غَابِطٌ: اسم فاعل۔ رشک کرنے والا۔ جمع: غَبِطٌ. غَبِطَ غَبْطًا وَغَبِطَةً (ض) رشک کرنا یعنی کسی
 دوسرے کی خوبی یا نعمت کو دیکھ کر، اس کے زوال کو نہ چاہتے ہوئے، اپنے لیے اس کی خواہش کرنا۔
 أَوْذَى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ختم ہو گیا۔ أَوْذَى إِيْدَاءً (افعال) ہلاک ہونا۔
 نَاطِقٌ: اسم فاعل۔ زبان والا۔ مراد: جانور یا مراد: خادم وغیرہ۔ نَطَقَ نَطْقًا (ض) بولنا۔
 صَامِتٌ: اسم فاعل۔ خاموش رہنے والا۔ بے زبان۔ گم سم۔ مراد: وہ سامان جو حیوانات کے علاوہ
 ہو۔ یا مراد: جانور۔ صَمَّتْ صَمْتًا (ن) خاموش ہونا۔ خاموش رہنا۔
 رَثِيٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، اسے ترس آ گیا۔ رَثِيَ لَهُ رَثِيًّا وَرَثَاءً (ض) رحم کرنا۔ ترس کھانا۔
 حَاسِدٌ: اسم فاعل۔ حسد کرنے والا۔ جمع: حُسَادٌ۔ حَسَدَهُ حَسَدًا (ن) حسد کرنا۔ کسی سے جلنا۔
 شَامِتٌ: اسم فاعل۔ مصیبت پر خوش ہونے والا۔ شَمِتَ شِمَاتَةً (س) کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔
 آلٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پہنچا دیا۔ آلٌ إِلَيْهِ أَوْلًا (ن) لوٹنا۔ آلٌ بِسَبِّهِ إِلَيَّ كَذَا:
 لوٹا دینا، پہنچا دینا، اس میں باقاعدہ کے لئے ہے۔

مَوْقِعٌ: اسم فاعل۔ ہلاکت خیز۔ مہلک۔ اَوْقَعَ الدَّهْرُ بِهِ (افعال) مصیبت میں ڈالنا۔ ہلاک کرنا۔
فَقْرٌ: عربی۔ افلاس جمع۔ مَقْفُورٌ (خلاف قیاس) فَقْرٌ فَقْرًا (س) مفلس ہونا۔ محتاج ہونا۔
مُذَقِّعٌ: اسم فاعل۔ رسوا کن۔ ذلت آمیز۔ اَذَقَعَهُ (افعال) مفلس بنا دینا، ذلیل اور رسوا کرنا۔
اِخْتَذَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے جو بنا لیا۔ اِخْتَذَى (افعال) جو بنا نا۔
وَجِيٌّ: برہنہ پائی۔ وَجِيٌّ وَجِيٌّ (س) برہنہ پا ہونا۔ زیادہ چلنے سے پاؤں کا پتلا ہو جانا، گھس جانا۔
اِغْتَذَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے غذا بنا لیا۔ اِغْتَذَى (افعال) غذا بنا نا۔ کھانا۔
شَجِيٌّ: رنج و غم (ر) گلے میں انگی ہوئی ہڈی۔ شَجِيٌّ شَجِيٌّ (س) غمگین ہونا۔ رنجیدہ ہونا
 (ر) گلے میں ہڈی وغیرہ اٹکنے سے تکلیف میں مبتلا ہونا۔

اِسْتَبَطْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے پیٹ بھر لیا۔ اِسْتَبَطْنَا (استفعال) پیٹ میں داخل کرنا۔ پیٹ بھرنا۔
جَوِيٌّ: سوزش، شہت، غم، سوزش، عشق۔ جَوِيٌّ جَوِيٌّ (س) سوزش، غم، سوزش، عشق میں مبتلا ہونا۔
طَوِيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے لپیٹ لیا۔ طَوِيٌّ طَوِيٌّ (ض) لپیٹنا۔ اُخْشَاءٌ: واحد۔ حَشَا: آنت۔
طَوِيٌّ: شدت کی بھوک۔ طَوِيٌّ طَوِيٌّ (س) انتہائی بھوکا ہونا۔ بھوک سے تڑپنا۔
اِشْتَحْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے سرمہ بنا لیا۔ اِشْتَحَلَّ (افعال) سرمہ لگانا۔ وَكَمَحَلَّ (ف)
مُهَادٌ: بے خوابی، نہ سونے کا مرض۔ سَهَدَسَهَلَهَا وَسَهَادًا (س) نیند نہ آنا، بے خوابی میں مبتلا ہونا۔
اِسْتَوَطْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے رہائش گاہ بنا لیا۔ اِسْتَوَطْنَا (استفعال) وطن بنانا۔
وَهَادٌ: واحد۔ وَهْدَةٌ: نشیبی زمین۔ گڈھا۔

اِسْتَوَطْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے نرم سمجھ لیا۔ اِسْتَوَطَّ الشَّيْءُ (استفعال) نرم محسوس کرنا۔
قَتَادٌ: واحد۔ قَتَادَةٌ: ایک خاردار درخت، جس کے کانٹے سوئی کی طرح تیز اور جس پر چڑھنا محال ہے۔
 کسی مشکل الحصول کام کی مثال کے لیے عربی میں کہا جاتا ہے: هَذَا أَمْرٌ ذُو نَهْ خَزْطِ الْقَتَادِ: یہ کام ایسا ہے کہ اس کے مقابلے میں شجر قناد کو کاٹنا آسان ہے۔

تَنَاسَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم بھول گئے۔ تَنَاسَى (تفاعل) بھلا دینا۔ دل سے نکال دینا۔

أَقْتَادٌ: واحد۔ قَتَدٌ: وہ لکڑی جس سے پالان تیار کیا جائے مراد پالان اور کجاوہ۔

اِسْتَبَطْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے اچھا سمجھ لیا۔ اِسْتَبَطْنَا (استفعال) اچھا سمجھنا۔

حَيِّنٌ: ہلاکت۔ موت۔ حَانَ الرَّجُلُ حَيْنًا وَحَيْنُوفَةً (ض) ہلاک ہونا۔

مُجْتَبَحٌ: اسم فاعل۔ صفایا کرنے والا۔ ملیا میٹ کرنے والا۔ بیخ و بن سے کاٹ دینے والا۔ اجْتَبَحَ (انتعال) جڑ سے اکھاڑ دینا۔ ہلاک کرنا۔

اسْتَبَطْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے ست رفتار پایا۔ اسْتَبَطْنَا (استعمال) ست رفتار پانا یا سمجھنا۔
مُنَاحٌ: اسم مفعول۔ مقدر۔ مقرر۔ اِتَّاحَهُ اِتَّاحَةً (افعال) مقدر کرنا۔ قسمت میں لکھنا۔
حُرٌّ: شریف النفس۔ معزز (۲) آزاد۔ جمع: أَحْرَارٌ۔ حَرِيرٌ حَرَارًا (س) آزاد ہونا۔ حَرٌّ حُرِّيَّةٌ (س) شریف الاصل ہونا۔

آسٍ: اسم فاعل۔ غم خوار۔ مدگار۔ جمع: أَسَاءَةٌ۔ أَسَاءَةٌ أَسَاءَةٌ (ان) اظہار ہمدردی کرنا۔ غم خوری کرنا۔
سَمَّحٌ: صفت مشبہ۔ فراخ دل۔ سخی۔ جمع: سَمَّاحٌ۔ سَمَّحٌ سَمَّاحَةٌ (ک) فراخ دل ہونا، سخی ہونا۔
مُوَاسٍ: مدگار۔ غم خوار۔ اسم فاعل اِزْمُوْا اِسَاءَةً (مفاعلت) اظہار ہمدردی کرنا۔ غم خوری کرنا۔
قَوِّ الدِّي: فابرائے تعلیل۔ واؤ قسمیہ۔ الَّذِي اسم موصول۔

اسْتَخْرَجَ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے پیدا کیا۔ اسْتَخْرَجَهُ (استعمال) پیدا کرنا۔ نکالنا۔
قَيْلَةٌ: عرب کا ایک معزز قبیلہ، یا بنت ارقم غسانیہ کا نام، جس کے بطن سے عرب کے دو مشہور و معروف قبیلے اوس و خزرج تولد ہوئے۔

أَمْسَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں ہو گیا ہوں۔ اِمْسَاءٌ (افعال) ہو جانا۔ فعل ناقص۔
أَخَاعِيْلَةٌ: مفلس، محتاج۔ اَخٌّ: صاحب، والا، عَيْلَةٌ: بغیرت، تنگ دستی، عَالٌ عَيْلَةٌ (ض) محتاج ہونا۔
بَيْتٌ: روزی۔ بَيْتٌ لَيْلَةٌ: نان شبینہ۔ اتنی غذا جسے کھا کر رات بسر کی جا سکے۔ بَاتٌ بَيْتَوَةٌ (ض) رات گزارنا۔ بَيْتٌ اسی سے مشتق ہے۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ: فَأَوَيْتُ لِمَفَاقِرِهِ، وَلَوَيْتُ إِلَى اسْتِنْبَاطِ فَقْرِهِ، فَأَبْرَزْتُ دِينَارًا، وَقُلْتُ لَهُ اِخْتِيَارًا: إِنَّ مَدْحَتَهُ نَظْمًا، فَهُوَ لَكَ حَتْمًا، فَأَنْبِرِي يَنْشِدُ فِي الْحَالِ مِنْ غَيْرِ اِتِّحَالٍ:

- (۱) أَكْرِمٌ بِهِ أَصْفَرَ رَأَقَتْ صَفْرَتُهُ ❁ جَوَابِ آفَاقِ تَرَامَتْ سَفْرَتُهُ
- (۲) مَا نُورَةٌ سَمِعْتُهُ وَشَهْرَتُهُ ❁ قَدْ أُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنَى أُسْرَتُهُ
- (۳) وَقَارَنْتُ نَجْحَ الْمَسَاعِي خَطْرَتُهُ ❁ وَخَبَيْتُ إِلَى الْأَنَامِ غُرَّتُهُ

- (۴) كَأَنَّمَا مِنَ الْقُلُوبِ نُقِرْتُهُ ﴿۴﴾ بِهِ يَصُولُ مَنْ حَوْنَهُ صُرْتُهُ
 (۵) وَإِنْ تَفَانَتْ أَوْ تَوَانَتْ عِنْتُهُ ﴿۵﴾ يَأْحَبُّهَا نَصَارُهُ وَنَضْرَتُهُ
 (۶) وَحَبْدًا مَغْنَاتُهُ وَنَضْرَتُهُ ﴿۶﴾ كَمِ أَمْرِ بِهِ اسْتَبَيْتَ اِمْرَتُهُ
 (۷) وَمُتَرَفٍ لَوْلَاهُ دَامَتْ حَسْرَتُهُ ﴿۷﴾ وَجَيْشٍ هَمَّ هَزَمْتُهُ كَرْتُهُ
 (۸) وَبَذْرِ تَمَّ أَنْزَلْتُهُ بَذْرَتُهُ ﴿۸﴾ وَمُنْتَشِبِطٍ تَلَطَّى جَمْرَتُهُ
 (۹) أَسْرُنْجَوَاهُ فَلَانَتْ شِرْتُهُ ﴿۹﴾ وَكَمِ أُسْبِرٍ أَسْلَمْتُهُ أَسْرَتُهُ
 (۱۰) أَنْقَذَهُ حَتَّى صَفَتْ مَسْرَتُهُ ﴿۱۰﴾ وَحَقِّ مَوْلَى أْبَدَعْتُهُ فِطْرَتُهُ
 لَوْلَا التُّقَى لَقُلْتُ: جَلَّتْ قُدْرَتُهُ

توجہ: حارث بن ہمام نے (یہ سننے کے بعد) کہا کہ: مجھے اس کی تنگدستیوں پر رحم آیا اور میں اس کے جملے اخذ کرنے کی طرف مائل ہوا؛ چنانچہ میں نے ایک دینار نکالا اور اس سے بطور آزمائش کہا کہ اگر تو ظلم میں اس کی تعریف کر دے، تو یہ لازمی طور پر تیرا ہے۔ پس وہ فوراً ہی شعر کی چوری کیے بغیر اشعار پڑھتا ہوا سامنے آیا:

① یہ دینار کتنا معزز ہے جب کہ یہ سنبہر ہے اور اس کا سنبہر اپن شاندار ہے۔ یہ سارے جہان میں بہت گھومنے والا ہے، اس کا سفر دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ ② اس کا ذکر اور اس کی شہرت زبانوں پر رہتی ہے (یعنی ایک دوسرے سے منقول ہوتی ہے) اس کی دھاریوں میں متول کار ازود لیت کر دیا گیا ہے۔ ③ اس کی حرکت، کوششوں کو کامیابی سے قریب کر دیتی ہے۔ اور اس کی چمک لوگوں کے لیے بہت ہی محبوب بنا دی گئی ہے، ④ گویا کہ اس کا سونا دلوں سے (تراشا گیا) ہے، اس کے ذریعہ وہ شخص جس کی تھیلی اُسے محیط ہے، حملہ آور ہوتا ہے، ⑤ اگرچہ اس کا کتبہ ختم ہو چکا ہو یا کمزور پڑ چکا ہو۔ کیا خوب ہے اس کا سونا اور اس کی تازگی ⑥ اور کیا خوب ہے اس کی منفعت اور اس کی مدد۔ بہت سے حکمراں ہیں کہ اسی کے ذریعہ ان کی حکمرانی قائم ہوئی (یا مضبوط ہوئی) ⑦ اور بہت سے عیش پرست ایسے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتا، تو ان کی حسرت ہمیشہ رہتی۔ اور بہت سے غموں کے لشکر ایسے ہیں کہ ان کو ٹھکست دیدی ہے اس کے پے در پے حملوں نے۔ ⑧ اور بہت سے ماہ کامل ایسے ہیں کہ ان کو نیچا تار لیا ہے (آسمان حسن سے) اس کی بڑی تھیلی نے۔ اور بہت سے ایسے غضب ناک انسان کہ جن کی آتش غضب بجڑک رہی تھی، ⑨ اُس (دینار) نے ان سے سرگوشی کی، تو ان کی تیزی ختم ہو گئی۔ اور بہت سے ایسے قیدی کہ جن

کوان کے خاندان نے بے یار و مددگار چھوڑ دیا، اس نے ان کو نجات دلائی: ﴿۱۵﴾ حتیٰ کہ ان کی سرستیں بے غبار ہو گئیں۔ اور قسم ہے مولائے برحق کی کہ جس کی تخلیق نے اسے ایجاد کیا ہے۔

اگر (کفر کا) ذر نہ ہوتا، تو میں کہہ دیتا کہ اس کی قدرت بڑی زبردست ہے۔

تحقیق: أَوَيْتُ: ماضی واحد متکلم، مجھے رحم آیا۔ أَوْى لُهُ يَأْوِي اُوينا (ض) رحم کرنا۔ ترس کھانا۔

مفارقة: واحد: فَقِرَ: خلاف قیاس۔ قیاس مَفْقَرٌ ہے۔ غربت، تنگدستی۔ فَقِرَ فَقْرًا (ک) مفلس ہونا۔

لَوَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں مائل ہوا۔ لَوِي اِلَيْهِ لِيَا (ض) مائل ہونا۔ لَوِي عَلَيْهِ لِيَا (ض) متوجہ ہونا۔

استنباط: (استعمال) اخذ کرنا۔ کسی عبارت سے کوئی مفہوم یا مضمون نکالنا۔

فَقِرَ: واحد: فَقِرَةٌ: جملہ۔ عبارت کا کوئی منتخب جملہ۔ خاص نکتہ۔

أَبْرَزْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر، میں نے نکالا۔ أَبْرَزْتُه (انعال) ظاہر کرنا۔ نکالنا۔ بُرُوزًا (ن) ظاہر ہونا۔

اِخْتِبَارًا: آزمائش۔ اِخْتَبَرَهُ (انعال) آزمائش کرنا۔ جانچنا۔

نَظَّمَ: مصدر بمعنی اسم مفعول: مَنْظُومٌ، مَنْظُومٌ کلام، نَظَّمَ الشَّعْرَ نَظْمًا (ض) نظم بنانا۔

حَتَمًا: یقینی طور پر۔ لازمی طور پر۔ حَتَمَ الأَمْرَ عَلَيْهِ حَتْمًا (ض) لازم کرنا۔

إِنْبَرَى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ سامنے آیا۔ إِنْبَرَى لَهُ إِنْبِرَاءً (انعال) سامنے آنا، آگے بڑھنا۔

فِي الحال: ابھی۔ فِي النور۔ فوراً۔ اسی وقت۔

إِنْتِحَالَ: علمی سرتق، غلط انتساب، إِنْتَحَلَهُ (انعال) دوسرے کے کلام کو اپنی طرف منسوب کرنا۔

أَكْرَمَ بِهِ: فعل تعجب، بروزن أَفْعَلِ بِهِ: وہ کتنا معزز ہے۔ بڑا ہی معزز ہے۔ اس میں واحد، تشنیہ،

جمع سب برابر ہوتے ہیں: صرف ضمیر سے فرق ہوتا ہے۔ كُرْمٌ كَرَامَةٌ (ک) معزز ہونا۔

أَصْفَرَ: زرد۔ سنہرا۔ صیغہ صفت۔ جمع: صُفْرٌ۔ صُفْرَةٌ: زردی۔ سنہرا پن۔

رَأَفْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ شاندار ہے۔ رَأَفَهُ رَوْقًا (ن) خوشنما ہونا۔ بھلا ہونا۔

جَوَّابٌ: اسم مبالغہ، سیاح۔ بہت گھومنے والا۔ جَابَ البِلَادَ جَوَّابًا (ن) سیر و سیاحت کرنا۔

آفاق: عالم۔ جہاں۔ واحد: أَفُقٌ۔ جَوَّابٌ آفاقٌ: جہاں گرد۔ دنیا میں بہت گھومنے والا۔ سیاح۔

تَرَامَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ پھیلا ہوا ہے۔ تَرَامَيْ (تفاعل) وسیع اور پھیلا ہوا ہونا۔

سَفْرَةٌ: سفر۔ ایک سفر۔ سَفَرَ الرَّجُلُ سَفْرًا وَسَفْرًا (ن) مسافر ہونا۔ سفر کے لیے روانہ ہونا۔

مَأثُورَةٌ: مقبول۔ زباں زد۔ اسم مفعول أَثَرَهُ (ن) نقل کرنا۔

سَمْعَةٌ: سنی ہوئی بات (۲) ذکر خیر (۳) شہرت۔ شہرۃ: شہرت، ذکر، شہرۃ شہرۃ (ف) مشہور کرنا۔
 أُوْدِعَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب، ودیعت کر دیا گیا۔ اِیْذَاعٌ (انما) امانت رکھنا۔ سپرد کرنا۔
 مِسْرٌ: راز۔ مجید۔ جمع: امسراؤ۔ غِنْبِي: تمول۔ مالداری۔ فراخ دستی۔ غِنْبِي غِنْبِي (س) مالدار ہونا۔
 اَمْسُوَةٌ: واحد: مِسْرٌ اُو: وہ خط یا نشان جو تھیلی پر ہوتا ہے (۲) پیشانی کی شکن۔ مراد: نقوش اور دھاریاں۔
 قَارَنَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے قریب کر دیا۔ مُقَارَنَةٌ (مفصلات) ملانا۔ ایک شے کا
 اوصاف میں کسی دوسری شے کے قریب کر دینا۔

نَجَّحَ: (لجج النون وضمها) کامیابی۔ نَجَّحَ نَجَّحًا (ف) کامیاب ہونا۔

مَسَاعِي: واحد مَسْعِي: کوشش۔ دوڑ دھوپ۔ مصدر مَسَى از مَسَعَى (ف) کوشش کرنا۔

خَطْرَةٌ: ایک حرکت۔ جنبش۔ خَطَرَ خَطَرَ اَنَا (ض) حرکت کرنا۔ ہلنا۔

حُبِيَّتٌ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب، وہ محبوب بنا دی گئی۔ حَبِيَّتٌ اِلَيْهِ (تفعیل) محبوب بنا دینا۔

غُرَّةٌ: چمک۔ حسن و جمال۔ جمع: غُرٌّ غُرٌّ اَوْ غُرَّةٌ (س) روشن پیشانی والا ہونا۔

نُقْرَةٌ: سونے یا چاندی کا پگھلایا ہوا گڑا۔ جمع: نُقْرٌ وَنُقَارٌ۔

يَضُؤُ: مضارع، وہ حملہ آور ہوتا ہے۔ صَالَ عَلَيْهِ ضَوْلًا (ن) حملہ کرنا۔ حملہ آور ہونا۔

حَوَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ محیط ہے۔ حَوَى حَوَايَةً (ض) حاوی ہونا۔ گھیرنا۔ جمع کرنا۔

ضُرَّةٌ: تھیلی۔ جمع: ضُرٌّ، تَفَانَتْ: ماضی، وہ ختم ہو چکی۔ تَفَانِي (تفاعل) فنا ہو جانا۔ ختم ہو جانا۔

تَوَانَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ کمزور پڑ گیا۔ تَوَانِي (تفاعل) کمزور پڑ جانا۔ ست ہونا۔

عِنْرَةٌ: کنبہ۔ خاندان یا خاندان کے افراد۔ نُضَارٌ: خالص سونا۔ واحد: نُضْرَةٌ۔

حَبْدًا: کلہرے تحسین۔ بہت خوب۔ کیا خوب۔ کیا کہنے ہیں۔ حَبٌّ: فعل ماضی، ذَا: اسم اشارہ فاعل۔

یہ لفظ ہمیشہ اسی ترکیب کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ حَبٌّ حُبًّا (ن) محبوب و پسندیدہ ہونا۔

نَضْرَةٌ: رونق۔ تازگی۔ خوشنمائی۔ آب و تاب۔ نَضِرَ نَضْرًا وَنَضْرَةً (ن) س، ک) تروتازہ ہونا۔

مَغْنَاةٌ: منفعت۔ جمع: مَغَالِبِي مصدر مَسَى از غِنْبِي غِنْبِي (س) مالدار ہونا۔

كَمْ: خبریہ برائے تکثیر۔ اپنے مدخول علیہ کی زیادتی تعداد یا زیادتی وقوع پر دلالت کرتا ہے۔

آمر: اسم فاعل۔ حکمران۔ اَمْرَةٌ اَمْرًا (ن) حکم کرنا۔

اِسْتَبْتٌ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ قائم ہوئی یا مضبوط ہوئی۔ اِسْتَبْتَابٌ (استعمال) جم جاتا۔

گرجانا۔ پختہ ہو جانا۔ ثُبُوت (ن) ثابت ہونا۔ جَمْنَا۔ بعض نَسُوں میں اِسْتَبْتَّ کے بجائے اِسْتَبَّتَّ ہے۔ مصدر اِسْتَبْتَاب (استعمال) قائم ہونا۔ رَاخ ہونا۔ درست ہونا۔ مادہ تَبَّ (ن) ہلاک ہونا۔
 اِمْرَةٌ: حکومت۔ ریاست۔ سرداری۔ اَمْرٌ عَلَيْهِمْ اَمْرًا و اِمْرَةٌ (ن) امیر بننا، حاکم بننا۔
 مُتَرَفٌّ: اسم مفعول۔ عیش پرست۔ مالدار۔ اُنْرَفَهُ (افعال) خوش حال بنانا۔ عیش پرست بنانا۔
 دَامَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ ہمیشہ رہی۔ دَامَ ذُو اَمَانٍ (ن) ہمیشہ رہنا۔ مسلسل ہونا۔ برقرار رہنا۔
 حَسْرَةٌ: پچھتاوا۔ انتہائی افسوس (کسی گذری ہوئی چیز پر) جمع حَسَرَاتٌ، حَسِرَ عَلَيَّ الشَّيْءُ حَسْرًا و حَسْرَةٌ (س) گذری ہوئی چیز پر افسوس کرنا۔ جَبِيشٌ: لشکر۔ جمع: جَبِيشٌ۔ جَبِيشٌ: جَبِيشٌ۔
 هَمٌّ: غم۔ فکر جمع: هُمُومٌ۔ هَمُّ الْاَمْرِ فَلَانَا هَمًّا (ن) رنجیدہ کرنا۔ غمگین کرنا۔
 هَزَمَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے شکست دیدی۔ هَزَمَ هَزْمًا (ض) شکست دینا۔ ہراننا۔
 كَرَّوَةٌ: زوردار حملہ۔ مکرر حملہ۔ پے در پے حملہ۔ كَرَّوْ عَلَيْهِ كَرًّا (ن) لوٹ لوٹ کر حملہ کرنا۔
 بَدَّرَ: پورا چاند۔ چودھویں رات کا چاند۔ جمع: بَدَّرٌ۔ تَمَّ: صیغہ صرفت بمعنی کامل۔ بَدَّرْتَمَّ پورا چاند۔ مراد: حسین و جمیل چہرہ۔ موصوف کی اضافت صفت کی طرف ضرورت شعری کی بنا پر کردی گئی۔ تَمَّ تَمًّا و تَمَّامًا (ض) پورا ہونا۔

اَنْزَلَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے نیچے اتار لیا۔ اَنْزَلَهُ اِنْزَالًا (افعال) اتارنا۔ نیچے اتارنا۔
 بَدَّرُوَةٌ: دس ہزار دینار کی تھیلی۔ مراد: مال کی بڑی مقدار۔ جمع: بَدَّرٌ و بَدَّرُوَةٌ۔
 مُسْتَشِيْبٌ: اسم فاعل، غضب ناک، آگ، بگولا، اِسْتَشَاطَ الرَّجُلُ (استعمال) غصہ سے آگ بگولا ہونا۔
 تَنَلَطَّى: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ بھڑک رہی ہے۔ تَنَلَطَّى (تفعل) آگ بھڑکنے کا کہنا۔
 جَمْرَةٌ: انگارہ۔ آگ کا شعلہ۔ آگ۔ جمع: جَمْرٌ و جَمْرَاتٌ۔ جَمْرٌ جَمْرًا (ن) آگ جلانا۔ دہکانا۔
 اَسْرٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سرگوشی کی۔ اَسْرٌ اِلَيْهِ (افعال) خفیہ بات کرنا۔ سرگوشی کرنا۔
 نَجْوَى: سرگوشی، آہستہ کلام۔ جمع: نَجَاوَى۔ نَجَاهُ نَجْوًا و نَجْوَى (ن) سرگوشی کرنا۔
 لَانَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ نرم ہو گئی، لَانَ لَيْنًا (ض) نرم ہونا۔ شِوَةٌ: تیزی، غضب ناک۔
 كَمَّ: خبریہ برائے تکثیر۔ اَمِيْرٌ: قیدی۔ جمع: اَمْرُوٌّ و اَمْرَاوِيٌّ۔ اَسْرَةٌ اَسْرًا (ض) قید کرنا۔
 اَسْلَمَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ اَسْلَمْتُ فَلَانًا: (افعال) بے یار و مددگار چھوڑنا۔ اَسْرَةٌ: خاندان۔ گھرانہ۔ جمع: اَسْرٌ۔

أَنْقَذَ: ماضی واحد کر غائب، اس نے نجات دلائی۔ أَنْقَذَهُ إِنْقَاذًا (انفال) نجات دلا، جان بچانا۔
صَفَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ بے غبار ہوگئی۔ صَفَا صَفْوًا وَصَفَاءً (ن) صاف وخالص
ہونا۔ بے غبار ہونا۔ مَسْرُوعٌ: خوشی۔ مصدر میسر از مسرہ سرورًا و مَسْرُوعٌ (ن) خوش کرنا۔

وَحَقَّقَ مَوْلَى: واو: برائے قسم، حَقٌّ: بمعنی سچ یا سچائی۔ مَوْلَى: بمعنی آقا۔ مالک۔ جمع: مَوَالٍ۔ یہاں
باری تعالیٰ کی ذات مبارکہ مراد ہے۔ وَحَقَّقَ مَوْلَى: قسم ہے مولائے برحق کی۔

أَبْدَعَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے ایجاد کیا۔ اَبْدَاعٌ (انفال) ایجاد کرنا، نئی بات پیدا کرنا۔
فِطْرَةٌ: تخلیق۔ جبکہ نسبت اللہ کی طرف ہو۔ مصدر متعدی معروف (۲) پیدا آتش۔ مصدر لازم مچھول
پیدا کیا جانا۔ فَطَرَ اللَّهُ الْعَالَمَ (ن) اللہ کا دنیا کو پیدا کرنا۔

تَقَى: ڈر۔ پرہیز گاری۔ تَقَى يَتَّقِي تَقَى (ض) ڈرنا۔ ڈر کے باعث منکر سے بچنا۔ پرہیز کرنا۔
اس کا مادہ وَفَى ہے، واو کو "تا" سے بدل دیتے ہیں۔

جَلَّتْ: ماضی، وہ بڑی زبردست ہے۔ جَلَّ جَلَالًا وَجَلَالَةً (ض) بلند مرتبہ ہونا۔ بڑا ہونا۔ عظیم
الشان ہونا۔ قُدْرَةٌ: طاقت و قدرت۔ جمع: قُدْرَاتٌ۔ قَدَرَ عَلَيْهِ قُدْرَةً (ض) قادر ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) اَنْكِرْمُ: صیغہ امر بمعنی فعل ماضی۔ با: زائدہ۔ ہ: ضمیر فاعل ذوالحال (جو راجع ہے دینار کی طرف) اَصْفَرُ:
صیغہ بصفت۔ اس میں ضمیر ذوالحال، رَاقَتْ: فعل صَفَرْتُهُ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ رَاقَتْ: فعل اپنے فاعل سے
مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل، اَصْفَرُ: صیغہ بصفت اپنے فاعل سے مل کر حال اول، جَوَابُ: صیغہ
مبالغہ مضاف، اس میں ضمیر ذوالحال، آفَاقٍ: مضاف الیہ، تَرَامَتْ: فعل۔ سَفَرْتُهُ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔
تَرَامَتْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل ہوا جَوَابُ کا۔ جَوَابُ: صیغہ مبالغہ
اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر حال ثانی۔ ہ: ضمیر ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے مل کر فاعل ہوا اَنْكِرْمُ کلا۔
اَنْكِرْمُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فانصدہ: اَنْكِرْمُ بہ: کے بارے میں مذکورہ رائے سیبویہ وغیرہ کی ہے۔ ان کی رائے پر اَنْكِرْمُ میں ضمیر فاعل
نہیں ہے؛ بلکہ بہ: میں ہا: ضمیر فاعل ہے۔ فراء اور زختری وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ اَنْكِرْمُ: صیغہ امر ہی ہے،
اس میں اَنْتَ: ضمیر مستتر فاعل ہے، اور بہ: میں ہا: ضمیر مفعول بہ ہے۔

(۲) مَأْتُوْرَةٌ: خبر مقدم۔ مَصْفَعَةٌ: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ شَهْرَةٌ: مرکب اضافی ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا مؤخر۔ مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
فَذَاوُدَعَتْ: فعل۔ اَمِيْرَةٌ: مرکب اضافی ہو کر نائب فاعل۔ سَبُو الغنِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ اُوْدَعَتْ: فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) واو: حرف عطف۔ قَارَنْتَ: فعل۔ خَطَرْتُهٗ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ نَجَحَ الْمَسَاعِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ قَارَنْتَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف۔ حَبِيْتٌ: فعل۔ غُرْتُهٗ: مرکب اضافی ہو کر نائب فاعل۔ اِلٰى الْاَنَامِ: متعلق، حَبِيْتٌ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۴) كَمَا: حرف مشبہ بالفعل۔ مَا: كاف نَقَرْتُهٗ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا مؤخر۔ مِنْ الْقُلُوْبِ: جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا نَائِبٌ (مخذوف) کے، نَائِبٌ: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ يَصُوْنُ: فعل۔ بِهٖ: متعلق مقدم۔ مَنْ: اسم موصول۔ حَوْتٌ: فعل۔ هٗ: ضمیر مفعول بہ، صُرْتُهٗ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ حَوْتٌ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ اسم موصول صلہ سے مل کر فاعل۔ يَصُوْنُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) واو: برائے وصل۔ اِنَّ: وصلیہ برائے شرط۔ تَقَانَتْ: فعل۔ عَتَرْتُهٗ: مرکب اضافی ہو کر فاعل تَقَانَتْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ۔ اُو: حرف عطف۔ تَوَانَتْ: فعل، ضمیر فاعل، تَوَانَتْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط۔ فَهَوُ جَوَابٌ اَلْسَانِي: جزاء (مخذوف)، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا، يٰ: حرف ندا، قَوْمٌ: منادی مخذوف، حرف ندا، منادی سے مل کر ندا، حَبٌ: فعل مدح ذَا: فاعل۔ نَضَارَةٌ: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ نَضَرْتُهٗ: مرکب اضافی ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مخصوص بالمدح۔ حَبٌ: فعل اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جواب ندا۔

(۶) واو: حرف عطف۔ حَبٌ: فعل مدح۔ ذَا: فاعل۔ مَفَنَانَةٌ: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ نَضَرْتُهٗ: مرکب اضافی ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مخصوص بالمدح۔ حَبٌ: فعل اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ كَمْ: خبریہ تمیز۔ اَمِيْرٌ: تمیز۔ تمیز تمیز سے مل کر مبتدا۔ اِنْتَبَهْتَ: فعل۔ اِمْرَةٌ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ بِهٖ: متعلق مقدم ہوا اِنْتَبَهْتَ کے۔ اِنْتَبَهْتَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۷) واو: حرف عطف۔ کسم: خبریہ (مخروف) تمیز۔ مُتَرَفِّ: تمیز۔ تمیز تمیز سے مل کر مبتدا۔ لَوْلَا: حرف شرط۔ هُ: ضمیر قائم مقام هُو کے مبتدا۔ مَوْجُودٌ: خبر مخدوف (کیونکہ مبتدا کی خبر جب عام ہوتی ہے یعنی مَوْجُودٌ، ثابت، کائن وغیرہ تو واجب الخذف ہوتی ہے) اَدَامَتْ: فعل۔ حَسْرَةٌ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ کسم: خبریہ (مخروف) تمیز۔ جیشِ هَمٍّ: مرکب اضافی ہو کر تمیز۔ تمیز تمیز سے مل کر مبتدا۔ هَزَمَتْ: فعل۔ هُ: ضمیر مفعول بہ۔ کَرِهَتْ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ هَزَمَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ یا معطوف جملہ معطوف ہوا۔

(۸) واو: حرف عطف۔ کسم: خبریہ (مخروف) تمیز۔ بَدَرَتْ: مرکب اضافی ہو کر تمیز۔ تمیز تمیز سے مل کر مبتدا۔ اَنْزَلَتْ: فعل۔ هُ: ضمیر مفعول بہ۔ بَدَرَتْ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ اَنْزَلَتْ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف۔ کسم: خبریہ (مخروف) تمیز۔ مُسْتَشِيْبٌ: موصوف۔ تَنَلَطَّى: فعل۔ جَعَرَتْ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ تَنَلَطَّى: فعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف با صفت، تمیز، تمیز تمیز سے مل کر مبتدا۔

(۹) اَسْرَ: فعل۔ نَجَّوْا: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ۔ فَا: تفریحیہ، لانت۔ فعل، بشرطہ: مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ یا معطوف خبر کسم مُسْتَشِيْبٌ: کی، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا، واو: حرف عطف۔ کسم: خبریہ تمیز۔ اَسْبِرَ: موصوف۔ اَسْلَمَتْ: فعل۔ هُ: ضمیر مفعول بہ۔ اَسْرَتْ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر تمیز۔ تمیز یا تمیز مبتدا۔

(۱۰) اَنْفَلَدَ: فعل یا فاعل۔ هُ: ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ حَسَى: عاطفہ۔ صَفَّتْ: فعل۔ مَسْرُوقٌ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واو: حرف جر برائے قسم۔ حَقٌّ: مضاف۔ مَوْلَى: موصوف۔ اَبْدَعَتْ: فعل۔ هُ: ضمیر مفعول بہ۔ فِطْرَتْ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ اَبْدَعَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ مَوْلَى: موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اَقْبِسِمٌ: فعل مخدوف کے، اَقْبِسِمٌ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم۔

لَوْلَا: حرف شرط، التَّقْطِی: مبتدا۔ مَوْجُودٌ: خبر (مخروف) مبتدا، خبر سے مل کر شرط۔ لام: جواب لَوْلَا۔
 قُلْتُ: فعل بافاعل۔ جَلْتُ: فعل۔ قَدَرْتُ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر مقولہ۔ قُلْتُ: فعل
 اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم، جواب قسم سے مل کر جملہ تسمیہ
 انشائیہ ہوا۔

ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ بَعْدَ مَا أُنشِدَهُ، وَقَالَ: أَنْجَزَ حُرٌّ مَا وَعَدَ، وَسَخَّ خَالَ إِذَا رَعَدَ.
 فَبَنَدْتُ الدِّينَارَ إِلَيْهِ، وَقُلْتُ: خُذْهُ غَيْرَ مَأْسُوفٍ عَلَيْهِ، فَوَضَعَهُ فِي فِيهِ، وَقَالَ: بَارِكِ
 اللَّهُمَّ فِيهِ، ثُمَّ شَمَّرَ لِلْإِنشَاءِ، بَعْدَ تَوَفِيَةِ الثَّنَاءِ. فَتَشَاتَّ لِي مِنْ فُكَاهَتِهِ نَشْوَةٌ غَرَامٍ،
 سَهَّلْتُ عَلَيَّ اتِّصَافَ غَيْرِ غَرَامٍ، فَجَرَّدْتُ لَهُ دِينَارًا آخَرَ، وَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لَكَ فِي أَنْ
 تَذُمَّهُ، ثُمَّ تَضَمَّهُ؟ فَأَنْشَدَ مُرْتَجِلًا وَشَدَا عَجَلًا:

ترجمہ: اسے اشعار سنانے کے بعد پھر اس نے اپنا ہاتھ پھیلا یا، اور کہا کہ: شریف آدمی جو وعدہ
 کرتا ہے، اسے پورا کرتا ہے۔ اور برسنے والا بادل جب گر جاتا ہے تو برستا ہے۔ پس میں نے اس کے
 سامنے دینار پھینک کر کہا کہ: تو اسے کسی افسوس کے بغیر لے لے۔ چنانچہ اس نے اسے اپنے منہ میں
 رکھ کر کہا کہ: اے اللہ! تو اس میں برکت عطا فرما! پھر وہ تعریف کا حق ادا کرنے کے بعد واپسی کے لیے
 تیار ہوا۔ پس میرے لیے اس کی خوش کلامی سے، ایسا نشہِ محبت پیدا ہوا کہ جس نے میرے لیے ایک نئی
 رقم کی ادائیگی کو آسان بنا دیا۔ چنانچہ میں نے اس کے لیے ایک دوسرا دینار علیحدہ کر کے کہا کہ: کیا تیری
 خواہش ہے کہ تو اس کی مذمت کرے، پھر اسے لے لے؟ تو اس نے برجستہ شعر تیار کیے اور جلدی
 جلدی یہ اشعار پڑھنے لگا:

تَحْقِيقٌ: بَسَطَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پھیلا یا۔ بَسَطَهُ بَسَطًا (ن) پھیلا تا۔ بچھانا۔
 أَنْجَزَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پورا کیا۔ أَنْجَزَ الْوَعْدَ (افعال) وعدہ پورا کرنا۔
 حُرٌّ: شریف الطبع۔ آزاد۔ جمع: أَحْرَارٌ۔

فائدہ: أَنْجَزَ حُرٌّ مَا وَعَدَ: شریف آدمی اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔ یہ ایک ضرب المثل
 ہے۔ اس کا پس منظر اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ عرب میں حادث نامی ایک شخص تھا۔ اس نے مشہور
 شاعر "امرؤ القیس" کے دادا "صخر بن مھطل" سے کہا کہ میں ایک ایسے قبیلے کو جانتا ہوں، جس کے پاس

بہت مال و دولت ہے؛ لیکن طاقت کے اعتبار سے کمزور ہے، آپ ان پر حملہ کر کے مال چھین لیں؛ لیکن اس کا پتہ میں اس شرط پر بتاؤں گا کہ آپ اس میں سے پانچواں حصہ مجھے دیں۔ اس نے شرط منظور کر لی۔ حارث نے اس کا پتہ بتا دیا۔ چنانچہ وہ گئے اور حملہ کر کے سارا مال چھین لائے۔ جب واپس آکر وہ حارث سے ملے، تو حارث نے کہا "أَنْجَزَ خُرْتُ مَا وَعَدَ" سب سے پہلے اس جملے کو حارث ہی نے استعمال کیا، پھر یہ ضرب المثل ہو گیا۔ جب کسی کو اس کا وعدہ یاد دلانا ہوتا ہے، تو یہ جملہ بولتے ہیں۔

مَسَحَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ برسا۔ مَسَحَ مَسْحًا وَمَسْحًا (ن) بادل کا برسنے۔

خَالَ: (اسم فاعل) برسنے والا بادل، یا ایسا بادل جس سے بارش کی توقع ہو۔ جمع: خَيْلَانٌ، مراد:

خِی آدی۔ خَالَ الشَّيْءَ يَخَالُ خَيْلًا وَخَالَ وَخَيْلَانًا (س) گمان کرنا۔

رَعَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ گرجا۔ رَعَدَ السَّحَابُ رَعْدًا (ف) گرجنا۔

نَبَذَ: ماضی واحد متکلم، میں نے پھینکا۔ نَبَذَهُ نَبْذًا (ض) پھینکنا۔ ذَالًا۔

مَأْسُوفٌ: اسم مفعول بمعنی افسوس۔ أَسِفَ عَلَيْهِ أَسْفًا (س) افسوس کرنا۔ رنجیدہ ہونا۔

فِيهِ: فی بمعنی فَمَ: منہ۔ جمع: أَفْوَاهٌ۔ فَمَ کے آخر سے میم کو حذف کر دیا گیا اور تہا حرف "فَا" فَمَ پر دلالت کرتی ہے۔ حالت رفع میں واو کے ساتھ "فُو"، حالت نصب میں الف کے ساتھ "فَا" اور

حالت جر میں یا کے ساتھ "فِي" استعمال ہوتا ہے۔ اور اس میں "ة" ضمیر سائل کی طرف راجع ہے۔

بَارَكَ: امر واحد حاضر، تو برکت عطا فرما۔ بَارَكَ اللَّهُ فِيهِ مُبَارَكَةً (مفاعلت) برکت دینا۔

شَمَّرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تیار ہوا۔ شَمَّرَ لِلْأَمْرِ (تفعیل) تیار اور آمادہ ہونا۔

انْبَسَاءٌ: واپسی۔ انْبَسَى انْبِسَاءً (انفعال) واپس ہونا۔ لوٹنا، مڑنا۔

تَوْهِيَةٌ: (تفعیل) پورا پورا ادا کرنا۔ پورا حق دینا۔ تَنَاءٌ: تعریف جمع: اَنْبِيَةٌ۔

نَشَأَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ پیدا ہوا۔ نَشَأَ نَشْأًا (ف) پیدا ہونا۔

فَكَاهَةٌ: (بضم الفاء) خوش کلامی۔ لطیفہ۔ تفریحی بات۔ خوش طبعی۔ جمع: فُكَاهَاتٌ، فَكَاهَةٌ (فتح

الفاء) مصدر از فِكَهَ فِكْهًا وَفَكَاهَةٌ (س) پر لطف ہونا۔ خوش مزاج ہونا۔

نَشْوَةٌ: (بتکلیف النون) نشہ۔ مستی۔ کیف و سرور۔ نَشِيَ نَشْوًا وَنَشْوَةً (س) نشہ میں ہونا۔ مست ہونا۔

عَوَامٌ: عشق و محبت۔ شدت اشتیاق۔ نَشْوَةٌ عَوَامٌ: نشہ محبت۔ اَعْوَمٌ بہ (انفعال) فریفتہ ہونا۔

سَهَّلَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے آسان بنا دیا۔ سَهَّلَتْ (تفعیل) آسان بنانا۔

اَبْتِنَاف: از سر نو کوئی کام کرنا۔ (افتعال)۔ اِبْتِنَافُ: تاوان (افتعال) تاوان ادا کرنا۔
 جَوْدَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے تلخہ کیا۔ جَوْدَةٌ مِنْ كَذَا (تعلیل) ایک شے کو دوسری میں
 سے نکالنا۔ تَدَمُّمٌ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو ذمت کرے۔ ذَمُّهُ ذَمًّا (ن) برا کہنا۔ تَقْدِیرُ کرنا۔
 تَضَمُّمٌ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو ملا لے۔ ضَمُّهُ ضَمًّا (ن) ملانا۔ سَمِئْنَا۔
 اَنْشَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے شعر پڑھا۔ اَنْشَدَ الشَّعْرَ (افعال) شعر پڑھنا۔
 مُرْتَجِلًا: اسم فاعل۔ برجستہ۔ بے ساختہ۔ بلا توقف۔ بلا سوچے۔ اِرْتَجَلَ الْكَلَامَ (افتعال)
 بے ساختہ اور برجستہ کلام کرنا۔ فی البدیہہ کلام کرنا۔

شَدَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ گنگلتا یا۔ شَدَا شَدْوًا (ن) گانا۔ تَرَمَّ سَے پڑھنا۔ گنگلتانا۔
 عَجَلًا: صیغہ صفت بمعنی عاجل اسم فاعل۔ جلدی کرنے والا۔ عَجَلَ عَجَلًا (س) جلدی کرنا۔

- (۱) تَبَّالَهُ مِنْ خَادِعٍ مَمَادِقٍ ❁ أَصْفَرَ ذِي وَجْهَيْنِ كَالْمُنَافِقِ
- (۲) يَنْدُو بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الْوَامِقِ ❁ زِينَةُ مَعْشُوقٍ وَلَوْنُ عَاشِقِ
- (۳) وَخُبَّةٌ عِنْدَ ذَوِي الْحَقَائِقِ ❁ يَدْعُو إِلَى اِزْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ
- (۴) لَوْلَاهُ لَمْ تُقْطِعْ يَمِينُ سَارِقٍ ❁ وَلَا بَدَتْ مَظْلِمَةٌ مِنْ فَاسِقِ
- (۵) وَلَا اَشْمَأَزَّ بِاِحْلٍ مِنْ طَارِقِ ❁ وَلَا شَكَا الْمَمْظُولُ مِثْلَ الْغَائِقِ
- (۶) وَلَا اسْتَعِينَدُ مِنْ حَسُودٍ رَاشِقِ ❁ وَشَرُّ مَا فِيهِ مِنَ الْخَلَائِقِ
- (۷) اَنْ لَيْسَ يُغْنِي عَنْكَ فِي الْمَضَائِقِ ❁ اِلَّا اِذَا فَرَّارَ الْاَبْقِ
- (۸) وَاَهْلًا مَنِ يَقْبِذُهُ مِنْ خَالِقِ ❁ وَمَنْ اِذَا نَاجَاهُ نَجْوَى الْوَامِقِ
- (۹) قَالَ لَهُ قَوْلَ الْمُحِقِّ الصَّادِقِ ❁ لَا رَأْيَ فِيهِ وَضَلِكَ لِي فَفَارِقِ

توجہ: ① ہلاکت ہو اس دینار کے لیے، جو دھوکے باز اور ملاوٹ کرنے والا ہے۔ جو زور
 زو ہے اور منافق کی طرح دوزخا ہے۔ ② وہ عاشق کی نظر میں دو صفتوں کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے:
 معشوق کی سی زینت میں اور عاشق کے سے رنگ میں۔ ③ اور اس کی محبت اہل دانش کے نزدیک،
 خالق کی ناراضگی مول لینے کا سبب بنتی ہے۔ ④ اگر یہ نہ ہوتا، تو نہ چور کا دایاں ہاتھ کاٹا جاتا اور نہ کسی
 فاسق سے جرم ظاہر ہوتا۔ ⑤ نہ کوئی بخیل رات کو آنے والے سے ناک بھوں چڑھاتا۔ اور نہ کوئی

صاحب قرض (ٹلایا جانے والا) قرض روکنے والے کے ٹال منول کی شکایت کرتا۔ ⑥ اور نہ بدنگاہ حاسد سے پناہ مانگی جاتی۔ اور اس میں سب سے بری عادت یہ ہے کہ: ⑦ یہ تنگ نایوں میں (یعنی تھیلیوں میں رہتے ہوئے) فائدہ نہیں پہنچا سکتا (دوسرا ترجمہ: یہ تجھے تنگیوں (یعنی مالی پریشانیوں) میں فائدہ نہیں پہنچا سکتا) الا یہ کہ (یا مگر جب کہ) وہ بھاگنے والے غلام کی طرح براہ فرار اختیار کرے۔ ⑧ شاباش اس شخص کو جو اسے پھیک دیتا ہے چیل پہاڑ سے۔ اور شاباش ہے اس شخص کو کہ جب اس سے یہ دینار عاشق کی طرح سرگوشی کرے۔ ⑨ تو وہ اس سے بچے اور حق پسند آدمی کی سی بات کہہ دے کہ میں تیرے ساتھ تعلق میں کوئی نفع نہیں پاتا، اس لیے تو مجھ سے دور ہو (یا میری رائے تجھ سے نلنے کی نہیں، تو دور ہو)

تحقیق: تَبَّ: بمعنی ہلاکت۔ بربادی۔ تَبَّ الشَّيْءُ تَبًّا (ض) ہلاک و برباد ہونا۔ تَبًّا: بصورتِ نصب بطور بدعا استعمال کیا جاتا ہے۔ تَبًّا لَهٗ: وہ برباد ہو۔ وہ ہلاک ہو۔

خَادِعٌ: اسم فاعل۔ دھوکے باز۔ خَدَعَهُ خَدْعًا وَخَدَعَهُ (ف) دھوکا دینا۔ چال چلنا۔
مَمْدَاقٌ: اسم فاعل۔ غیر مخلص۔ ملاوٹ کرنے والا۔ دَوَّرْخَا: منافق۔ مَادَّقَهُ فِي الْوَدِّ مَمْدَاقَةً کسی کے ساتھ غیر مخلصانہ دوستی یا تعلق رکھنا۔ وَمَدَّقَ الْوَدَّ (ن) دوستی میں مخلص نہ ہونا۔

أَصْفَرُ: صیغہ صفت بمعنی زرد۔ صُفْرَةٌ: زردی، سنہرا پن۔ ذُو وَجْهَيْنِ: دو رخا۔ دو چہرے والا۔ وَجْهَيْنِ: تثنیہ، واحد: وَجْهٌ: چہرہ۔ جَمٌّ: وَجْوهٌ. ذُو وَجْهَيْنِ: کتنا یہ ہے دونوں طرف کے نقش و نگار سے۔ یا مراد یہ ہے کہ وہ کبھی اس کے پاس ہے اور کبھی دوسرے کے پاس۔

مُنَافِقٌ: اسم فاعل۔ دو رخا۔ نفاق برتنے والا۔ وہ شخص جو دل میں کفر چھپائے ہوئے ہو اور زبان سے ایمان ظاہر کرتا ہو۔ مُنَافِقَةٌ (مفاعلت) نفاق برتنا۔ باطن کے خلاف ظاہر کرنا۔ دو رخا بات کرنا۔

يَبْدُو: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ظاہر ہوتا ہے۔ بَدَا بَدْوًا (ن) ظاہر ہونا۔ روشن ہونا۔

وَأَمِقٌ: اسم فاعل۔ عاشق۔ محبت۔ وَمَقٌّ يَمِقُ وَمَقًّا (ح) محبت کرنا۔ عشق کرنا۔

زَيْنَةٌ: حسن و جمال، بناؤ سنگار۔ جَمْعُ زَيْنٍ. زَانَهُ زَيْنًا (ض) سجانا، آراستہ کرنا۔

مَعشُوقٌ: اسم مفعول بمعنی محبوب۔ عَشِيقُهُ عَشِيقًا (س) غایت درجہ محبت کرنا۔ عاشق ہونا۔ فریفتہ

ہونا۔ عَاشِقٌ: اسم فاعل۔ بہت محبت کرنے والا۔ محبت میں دیوانہ، جَمْعُ: عَشَاقٌ وَعَاشِقُونَ۔

فَانْدَهُ: یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ معشوق کی زینت تو اچھی ہوتی ہے، پھر معشوق کی زینت کے ظاہر

ہونے سے دینار کی مذمت کس طرح ہوئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دینار کی تشبیہ زینت معشوق اور لون عاشق کے مجموعہ سے ہے اور اس مجموعہ کا ایک جز یعنی لون عاشق خراب ہے اور ایک جز کے خراب ہونے سے کل خراب ہو جایا کرتا ہے۔ دینار میں زینت معشوق سے مراد اس کا نقش و نگار ہے اور لون عاشق سے مراد اس کا زرد ہونا، کیونکہ عاشق کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ دینار کی ظاہری حالت کو دیکھنے والا اس سے محبت کرنے لگتا ہے، پھر انجام کار اس کو وہی تکلیف ہوتی ہے جو ایک عاشق کو ہوتی ہے؛ لہذا زینت معشوق اور لون عاشق سے دو چار ہوتا ہے۔

حُبٌّ: محبت۔ حِبَّةٌ حُبًّا (س بن) محبت کرنا، — ذَوِي الْحَقَائِقِ: اہل دانش۔ حقیقت آشنا لوگ۔

حَقَائِقُ: واحد: حَقِيقَةٌ: سچائی، حقیقت، صداقت۔ حَقٌّ الْأَمْرِ حَقًّا (ض) سچا ہونا، ثابت ہونا۔

يَذْعُو: مضارع واحد مذکر غائب، وہ سبب بنتا ہے۔ ذَعَا إِلَيْهِ ذَعْوَةً (ن) داعی ہونا۔ سبب بننا۔

إِرْتِكَابٌ: (بفتح) مرتکب ہونا، گناہ کرنا۔ سَخَطٌ: نارنگی، سَخَطُهُ سَخَطًا (س) ناراض ہونا۔

لَمْ تَقْطَعْ: مضارع مجہول واحد مؤنث غائب نفی۔ جَدِ بِلَمْ، وہ نہ کاٹا جاتا۔ قَطَعَهُ قَطْعًا (ن) کاٹنا۔

سَارِقٌ: اسم فاعل۔ چور۔ جمع: سَرَّاقٍ۔ سَرَقَ سَرَقًا و سَرَفَةً (ض) چرانا۔ چوری کرنا۔ لوٹنا۔

لَا يَبْدَتْ: ماضی منفی واحد مؤنث غائب، وہ ظاہر ہوئی۔ بَدَأَ بَدْؤًا (ن) ظاہر ہونا۔

مَظْلَمَةٌ: ظلم۔ جرم۔ گناہ۔ جمع: مَظَالِمٌ۔ ظَلَمَ ظَلَمًا و مَظْلَمَةً (ض) ظلم کرنا۔

فَاسِقٌ: اسم فاعل۔ گناہ گار۔ نافرمان۔ بدکار۔ جمع: فُسَّاقٍ۔ فَسَقَ فُسُوقًا (ن) نافرمان ہونا۔

لَا إِشْمَازٌ: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے ناک بھوں نہیں چڑھایا۔ إِشْمَزَ إِشْمَازًا (باب اِفْشِعْرَاز)

ناگواری محسوس کرنا۔ ناک بھوں چڑھانا۔ شَمَزَ شَمَزًا (ن) نفرت کرنا۔

بَاخِلٌ: اسم فاعل۔ بخیل۔ جمع: بُخَيْلٌ۔ بَخِلَ بَخْلًا (س) کنجوسی کرنا۔ بَخِيلٌ كُنُوسٌ۔ جمع: بُخْلَاءٌ۔

طَارِقٌ: اسم فاعل۔ رات کو آنے والا۔ جمع: طُرَاقٌ۔ طَرَقَهُ طَرَقًا (ن) رات کو آنا۔ کھٹکھٹانا۔

شَكَا: ماضی، اس نے شکایت کی۔ شَكَا إِلَى فُلَانٍ بكذا شَكُوًا و شَكَايَةً (ن) شکایت کرنا۔

مَنْطُوتٌ: اسم مفعول۔ ٹلا یا جانے والا شخص۔ مراد: قرض خواہ۔ مَنْطَلٌ مَطْلًا (ن) ٹلانا یعنی کسی

شخص سے کوئی وعدہ کر کے پھر جانا اور دوسرے وقت پر محمول کرتے رہنا۔ ٹال منول کرنا۔

عَائِقٌ: اسم فاعل۔ روکنے والا۔ جمع: عَوَاقِقٌ و عَوَائِقُ۔ عَاقَهُ عَنِ الشَّيْءِ عَوَاقًا (ن) روکنا۔

أَسْتَعِيذُ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، پناہ مانگی گئی۔ أَسْتَعَاذُ بِهِ مِنْ كَذَا (بفتح) پناہ مانگنا۔

حَسُوْدٌ: اسم مبالغہ۔ بہت حسد کرنے والا۔ جمع: حَسَدٌ حَسَدٌ حَسَدًا (ن) حسد کرتا۔
 رَاشِقٌ: بدنگاہ۔ نظر لگانے والا۔ گھور کر دیکھنے والا۔ اسم فاعل از رَشِقٌ بِبَصَرِهِ وَرَشَقًا (ن) گھور کر
 دیکھنا۔ نظر کا تیر مارنا۔ خَلَائِقٌ: واحد: خَلِيقَةٌ: عادت۔ طبیعت۔ اُنْ: مخفف من المثلث۔
 يُغْنِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اَغْنَى عَنْهُ اِغْنَاءٌ۔ نفع پہنچانا۔ بے نیاز کر دینا۔
 مَضَابِقٌ: واحد: مَضْبِقٌ: تنگ جگہ، مراد: تھیلی (۲) تنگی۔ ضَاقٌ ضَيْقًا (ض) تنگ ہونا۔
 فَرٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے راہ فرار اختیار کی۔ فَرٌّ فَرًّا وَفِرًّا (ض) بھاگنا۔ فرار ہونا۔
 اَبَقٌ: اسم ناعل۔ بھگولڑا۔ اَبَقٌ اَبَقًا وَابْنًا (ض) بھاگنا۔ غلام کا آقا کے قبضہ سے نکل بھاگنا۔
 وَاهَا: کلمہ تخرین اور کلمہ تعجب۔ شاباش ہے۔ بہت خوب ہے۔
 يَقْدِفُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پھینک دیتا ہے۔ قَدَفَهُ قَدْفًا (ض) پھینکنا۔
 حَالِقٌ: یہاڑ کی بلندی یا صاف اور چکننا پہاڑ۔ جمع: حَلَقَةٌ۔
 نَاجِبٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سرگوشی کی۔ نَاحَاهُ مِنْ جَاةٍ (مفاعلت) سرگوشی کرنا۔
 مُجَوِّ: اسم فاعل۔ حق پسند۔ حق گو۔ اُحِقُّ اِحْقَاقًا (انفال) ثابت کرنا۔ حق بات کہنا۔
 صَادِقٌ: سچا۔ مخلص۔ دیانت دار۔ اسم فاعل از صَدَقَ صَدْقًا (ن) سچ بات کہنا۔ سچ بولنا۔
 رَأْيٌ: رائے۔ خیال۔ نصیحت۔ جمع: آرَاءٌ۔ رَأَاهُ رَأْيًا وَرُؤْيَةً (ف) دیکھنا (۲) رائے رکھنا۔
 وَضَلٌ: تھلاپ۔ تھلنق۔ میل۔ وَضَلَهُ بِكَذَا وَضَلًا (ض) ملانا۔ جوڑنا۔
 فَارِقٌ: امر حاضر۔ تو جدا ہو جا۔ فَارَقَهُ مَفَارَقَةً (مفاعلت) جدا ہونا۔ الگ ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) اَبَسَا: مصدر۔ لام حرف جار۔ ذمیر ذوالحال۔ مِنْ: حرف جار بیانہ۔ دِينَارٌ (مخروف) موصوف۔
 خَادِعٌ: صفت اول۔ مَمَادِقٌ: صفت ثانی، اَضْقَرٌ: صفت ثالث، ذِي وَجْهَيْنِ: موصوف۔ كَالْمَنَاقِبِ: متعلق ہوا
 کائن: مخروف کے، کائن: شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر صفت رابع۔
 دِينَارٌ: موصوف اپنی چاروں صفتوں سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا کائنًا مخروف کے۔ کائنًا: شبہ
 فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا قَبًا: کے۔
 تَبًا: مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول مطلق ہوا، تَبٌ: فعل مخروف کا۔ تَبٌ: فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) یَئْتِدُوْ : فعل بافاعل۔ بَا : حرف جار۔ وَضَفَیْنِ : مبدل منہ زَیْنَةَ مَعْشُوْقٍ "مرکب اضافی ہو کر معطوف

علیہ۔ وَاو : حرف عطف۔ لَمَوْنِ عَاشِقِی : مرکب اضافی ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل۔

مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور۔ جَار با مجرور متعلق ہے؛ یَئْتِدُوْ کے۔ لَا م : حرف جار۔ عَیْنِ الرَّاٰوِقِ : مرکب اضافی

ہو کر مجرور۔ جَار با مجرور متعلق ہوا یَئْتِدُوْ کے۔ یَئْتِدُوْ : فعل بافاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) حُبٌّ : مضاف، ہ : ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ بَیْنَدٌ : مضاف۔ ذَوِی : مضاف

الیہ مضاف، اَلْحَقَاقِی : مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا عِنْدَ کا۔ عِنْدَ : مضاف

اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم ہوا، یَدْعُوْ : کا یَدْعُوْ : فعل بافاعل، اِلٰی : حرف جار۔ اِزْیَکَابِ : مضاف۔

سُخْطِ اَلْخَالِیْقِ : مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، اِزْیَکَابِ : مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جَار با مجرور

متعلق ہوا یَدْعُوْ کے، یَدْعُوْ : فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ

اسیہ خبریہ ہوا۔

(۴) لَوْلَا : حرف شرط۔ ہ : قائم مقام هُوَ کے، مبتدا۔ مَوْجُوْدٌ : خبر (مخذوف) مبتدا خبر سے مل کر

شرط۔ اَمْ تَقْطَعُ : فعل۔ یَمِیْنِ سَارِقِ : مرکب اضافی ہو کر نائب فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ۔

وَا : حرف عطف۔ لَا : نافیہ۔ بَدَثٌ : فعل، مَظْلَمَةٌ : فاعل۔ مِنْ فَاسِقِ : متعلق ہوا بَدَثٌ کے۔ بَدَثٌ : فعل اپنے

فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول۔

(۵) وَلَا اِسْمَاؤُ : واو : حرف عطف۔ لَا : نافیہ۔ اِسْمَاؤُ : فعل۔ بَا حِجْلِ : فاعل۔ مِنْ طَارِقِ : متعلق ہوا

اِسْمَاؤُ کے، اِسْمَاؤُ : فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی۔ وَاو : حرف عطف۔ لَا : نافیہ۔ فَسَاكًا : فعل۔

اَلْمَمْطُوْلُ : فاعل۔ مَطَّلَ الْعَاقِبِ : مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہو کر معطوف ثالث۔

(۶) وَلَا اَسْتَعِيْدُ : واو : حرف عطف، لَا : نافیہ۔ اَسْتَعِيْدُ : فعل ماضی مجہول با نائب فاعل۔ مِنْ : حرف جار۔

حَسُوْدٍ : موصوف۔ رَاشِقِی : صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جَار با مجرور متعلق ہوا اَسْتَعِيْدُ کے۔

اَسْتَعِيْدُ : فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف رابع معطوف علیہ اپنے چاروں معظوفوں سے مل کر

جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وَاو : حرف عطف، شَرٌّ : مضاف۔ مَا : اسم موصول۔ فِیْہِ : متعلق ہوا بِتَّ : فعل (مخذوف) کے۔ بِتَّ : فعل

اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول، صلہ سے مل کر ذوالحال، مِنْ الْخَلَائِقِ: متعلق ہوا کائِنَا: (مخروف) کے۔ کائِنَا: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال، حال سے مل کر مضاف الیہ۔ شَرٌّ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔

(۷) اَنْ تَفْسِرَہِ، تَفْسِرَہِ: فعل ناقص، اس میں ضمیر مستتر اسم، یُغْنِی: فعل بافاعل، عَنكَ: اور فی الْمَضَابِقِ: دونوں متعلق۔ اِلَّا: حرف استثناء مفرغ۔ اِذَا: ظرفیہ مضاف۔ قَوٌّ: فعل۔ فِیْ اَرَا الْاَبِی: مرکب اضافی ہو کر مفعول مطلق، قَوٌّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا اِذَا: ظرفیہ کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا یُغْنِی: کا۔ یُغْنِی: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی لَیْسَ: کی۔ لَیْسَ: اپنے اسم و خبر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) وَ اَهَا: کلمہ اعجاب بمعنی اَعْجَبَ: اَعْجَبَ: فعل۔ ضمیر فاعل۔ لام: حرف جار۔ مَنْ: اسم موصول۔ یَقْذِفُ: فعل بافاعل، ہ: ضمیر مفعول بہ، مِنْ حَالِی: متعلق۔ یَقْذِفُ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ مَنْ: اسم موصول، اِذَا: حرف شرط، نَاجَا: فعل بافاعل، ہ: ضمیر مفعول بہ، فَجَوَى الْوَابِقِ: مرکب اضافی ہو کر مفعول مطلق۔ نَاجَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔

(۹) قَالَ: فعل بافاعل، لَه: متعلق، قَوْلٍ: مضاف، الْمَحْقِقِ الصَّادِقِ: موصوف، صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا قَالَ: کا۔ لَا: اے نفی جنس، وَاي: اس کا اسم، فِی وَضْلِكَ: متعلق اول ہوا کائِنَا: کے، لَی: متعلق ثانی۔ کائِنَا: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر معطوف علیہ، فَا: عاطفہ، فَا رِقِ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ ہوا قَالَ: کا۔ قَالَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق اور مقولہ سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر صلہ، اَمِنْ: اسم موصول کا۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر محرور، جار محرور سے مل کر متعلق ہوا وَ اَهَا: بمعنی اَعْجَبَ: کے۔ اَعْجَبَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَغْرَزَ وَ بَلَكَ اَفَقَالَ: وَالشَّرْطُ اَمْلَكَ، فَفَنَحْتُهُ بِالذَّيْنَارِ الثَّانِي،
وَقُلْتُ لَهُ: عَوَّذُهُمَا بِالْمَثَانِي، فَأَلْفَاهُ فِي فِيمِه، وَقَرَنَهُ بِتَوَامِهِ، وَانْكَفَأَ يَحْمَدُ مَغْدَاهُ،
وَيَمْدَحُ النَّادِي وَنَدَاهُ. قَالَ اَلْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ: فَتَاجَانِي قَلْبِي بِأَنَّهُ أَبُو زَيْدٍ، وَأَنْ

تَعَارَ جَهُ لَكَبِدًا. فَاسْتَعَدَّ تَهُ وَقُلْتُ تَهُ: قَدْ عَرَفْتُ بَوْشِيكَ، فَاسْتَقِمَّ فِي مَشِيكَ. فَقَالَ:
إِنِّي كُنْتُ أَنَسَ هَمَامٍ، فَحَيَّيْتُ بِإِكْرَامٍ، وَحَيَّيْتُ بَيْنَ كِرَامٍ. فَقُلْتُ: أَنَا الْحَارِثُ،
فَكَيْفَ حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ؟ فَقَالَ: أَتَقَلَّبُ فِي الْحَالَيْنِ: بُؤْسٍ وَرَخَاءٍ. وَأَنْقَلَبُ مَعَ
الرَّيْحَيْنِ: زَعَزَعٍ وَرُخَاءٍ. فَقُلْتُ: كَيْفَ أَدْعَيْتَ الْقَزَلَ، وَمَا مِثْلُكَ مَنْ هَزَلَ!
فَاسْتَسْرَّ بِشْرُهُ الَّذِي كَانَ تَجَلَّى، ثُمَّ أَنْشَدَ حِينَ زَلَى:

ترجمہ: تو میں نے اس سے کہا: تیری بارش (نصاحت کلام) کہ ہندرزور دار ہے! تو اس نے
کہا: شرط کو پورا کرنا سب سے مقدم ہے (شرط سب سے زیادہ مستحق تکمیل ہے) پس میں نے اسے دوسرا
دینار دیکر کہا کہ: تو ان دونوں کو سورہ فاتحہ کے ذریعہ محفوظ کر لے۔ پس اس نے اُس دینار کو اپنے منہ میں
ڈال لیا اور اُسے اس کے ساتھی کے ساتھ ملا دیا۔ اور وہ اس حال میں واپس ہوا کہ وہ اپنی صبح کی آمد کی
تعریف کر رہا تھا؛ مجلس اور اس کی سخاوت کو سراہ رہا تھا۔ حارث بن ہمام نے کہا کہ: مجھ سے میرے دل
نے کہا کہ: یہ ابوزید ہے اور اس کا لنگر ابن جانا ایک مکر ہے۔ پھر میں نے اُسے واپس بلا کر کہا کہ: میں نے
تیری طرح سازی کو جان لیا ہے (میں نے تجھ کو تیرے سن کلام سے پہچان لیا ہے) اس لیے تو اپنی چال میں
سیدھا ہو جا۔ تو اس نے کہا: اگر تو ابن ہمام ہے، تو تو اعزاز کے ساتھ زندہ رکھا جائے اور شریف لوگوں
کے درمیان تو عمر گزارے۔ پس میں نے کہا: میں حارث ہوں؛ لیکن (تو بتا) تیرا کیا حال ہے اور
واقعات کیسے ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں دونوں حالتوں: تنگی اور فراخی میں مقلب رہتا ہوں اور
دونوں قسم کی ہواؤں: آندھی اور ہلکی ہوا کے ساتھ بدلتا رہتا ہوں۔ تو میں نے کہا کہ: تو نے لنگر لے پن کا
دعویٰ کیسے کیا؛ حالانکہ تجھ جیسا کوئی آدمی نہیں ہے کہ جس نے مذاق کیا ہو (یعنی تجھ جیسا آدمی مذاق نہیں کیا
کرتا) پھر اس کی وہ خوشی، جو ظاہر ہو رہی تھی غائب ہو گئی۔ پھر جب وہ واپس ہوا، تو اس نے شعر پڑھے:

تحقیق: مَا غَزَزَ: فعل تجب۔ کتنا زیادہ ہے۔ غَزَزَ غَزَاةً (ک) بہت ہونا۔

وَبَلَّ: زبردست بارش۔ مراد: کلام مسلسل۔ کلام فصیح۔ وَبَلَّ (ض) موسلا دھار بارش ہونا۔

الشَّرْطُ: شرط، وہ شے یا وہ قید جس پر کسی دوسری شے کا تحقق موقوف ہو، جمع: شُرُوطٌ وَشَرَائِطٌ.

شَرَطَ عَلَيْهِ بِكَذَا شَرْطًا (ض) شرط کرنا۔

أَمْلَكَ: اسم تفضیل۔ زیادہ حقدار۔ زیادہ مستحق ملکیت۔ مَلَكَهُ مَلَكَاً (ض) مالک ہونا۔ ملکیت

حاصل کرنا۔ تقدیری عبارت: الشَّرْطُ أَمْلَكَ بِالْوَفَاءِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: شرط ہر چیز سے پہلے پوری کی

جانی چاہیے۔ وَالشَّرْطُ أَمْلَكُ: یہ ایک کہاوت ہے، جو اس وقت بولی جاتی ہے جب کوئی شخص اپنی شرط بھول گیا ہو اور اس کو وہ شرط یاد دلائی ہو، چونکہ اشعار سننے کے بعد حارث بن ہمام نے سب وعدہ دوسرا دینا نہیں دیا تھا، اس لیے اس نے کہا: وَالشَّرْطُ أَمْلَكُ کہ شرط کو پورا کرنا سب سے مقدم ہے۔ اس محاورے کا استعمال سب سے پہلے حکیم عرب: اُبَی جَرَّہِی نے کیا۔ ایک مرتبہ ان کے پاس دو آدمی جھگڑتے ہوئے آئے، ان میں سے ایک نے کوئی شرط لگائی تھی؛ مگر وہ اب اس کو پورا نہیں کرنا چاہتا تھا، اس وقت اُبَی جَرَّہِی نے کہا: وَالشَّرْطُ أَمْلَكُ (کتاب الامثال للمیدانی ص ۳۶۷)

نَفَحَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے دیا۔ نَفَحَهُ بِالْمَالِ نَفْحًا (ف) دینا۔ عطا کرنا۔ عَوَّذٌ امر واحد حاضر، تو محفوظ کر لے۔ عَوَّذَهُ بِاللَّهِ (تفصیل) اسماء باری تعالیٰ کے ذریعہ حفاظت کرنا۔ عَوَّذَهُ بِالْمَشَانِي: سورہ فاتحہ کے ذریعہ حفاظت کرنا۔

مَشَانِي: سورہ فاتحہ۔ واحد: مَفْشَاةٌ: دوہری چیز۔ دوہرائی جانے والی شے۔ چوں کہ سورہ فاتحہ نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے، اس لیے اس کو مشانی کہتے ہیں، یا اس لیے کہ یہ دو بار نارل، رئی ہے: ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور دوسرے مدینہ منورہ میں۔ فَنَسِيَ ثَمَانِيًا (ض) موٹا نا۔ لوٹانا۔

أَلْفِي: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ڈال لیا۔ أَلْفَاهُ الْبِقَاءُ (انفال) ڈالنا۔

قَرُونَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ملا دیا۔ قَرْنَهُ بِكَذَا قَرْنَا (ض) ملانا۔

تَوَّأَمَ: جوڑواں بچہ۔ جمع: تَوَّأَمٌ. اَتَّأَمَتِ الْمَرْأَةُ اِتِّتَامًا (انفال) جوڑواں بچہ جننا۔

اِنْكَفَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ واپس ہوا۔ اِنْكَفَأَ اِلَيْهِ اِنْكِفَاءً (انفال) لوٹنا۔

مَغْذَى: (۱) مصدر مبی: صبح کے وقت آنا۔ اَزْغَدِي اِلَيْهِ غَدْوًا (ن) صبح کے وقت آنا۔

النَّادِي: اسم فاعل۔ مجلس۔ جمع: اَنْدِيَّةٌ وَنَوَادٍ۔ نَدَا الْقَوْمَ نَدْوًا (ن) جمع ہونا، مجلس میں حاضر ہونا۔

نَدَى: تری، سخاوت۔ بخشش۔ جمع: اَنْدَاءٌ. نَدَى نَدَى (س) تر ہونا۔ نخی و فیاض ہونا۔

تَعَارُجٌ: (تعارف) لشکر ابن جانا۔۔۔ تَكَيْدٌ: مکر۔ فریب۔ جمع: تَكْيُودٌ. كَادَهُ تَكْيِدًا (ض) مکر کرنا۔

اِسْتَعَدَّتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے واپس بلا یا۔ اِسْتَعَادَةٌ (استعمال) واپس لینا۔ واپس بلانا۔

عَرَفْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پہچان لیا۔ عَرَفَهُ عِرْفَانًا وَ مَعْرِفَةً (ض) پہچانا۔ جاننا۔

وَشِي: مجلس کاری۔ کپڑوں کے پھول۔ مراد: حسن کلام یا طبع سازی۔ جمع: وِشَاءٌ. وَشَى الثُّوبَ

وَشِيًا (ض) تیل بوٹے بنانا۔ مزین کرنا۔

اِسْتَقِيمَ: امر حاضر، تو سیدھا ہوا۔ اِسْتِقَامَةً: سیدھا ہونا (استعمال) — مَشَى: چال۔ (ض) چلنا۔
حَيِيَّتَ: ماضی مجہول واحد مذکر حاضر، تو زندہ رکھا جائے۔ حَيَاةُ حَيِيَّةً (تفعلیل) زندہ رکھنا۔ زندگی
عطا کرنا۔ اِكْرَامٌ: اعزاز۔ اِكْرَامُ الرَّجُلِ اِكْرَامًا (انفال) تعظیم۔ نا۔

حَيِيَّتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو عمر گزارے۔ حَيِيَّةً حَيَاةً (س) زندہ رہنا۔
كِرَامٌ: شریف لوگ (۲) نخی۔ واحد: كَرِيمٌ۔ كَرَمٌ كِرَامَةٌ (ک) صاحب عزت ہونا۔ نخی ہونا۔

خَوَادِثٌ: واحد: حَادِثَةٌ: واقعہ، سانحہ، مصیبت۔ حَدَقَهُ الْأَمْرَ حُدُوْقًا (ن) پیش آنا۔ واقع ہونا۔
اِنْقَلَبَ: مضارع واحد متکلم، میں منقلب رہتا ہوں۔ تَقَلَّبَ (تفعل) پلٹنا۔ متغیر ہونا۔

بُؤْسٌ: تنگ حالی۔ بد حالی۔ بَيْسٌ بُؤْسًا (س) تنگ دست ہونا۔ بد حال ہونا۔ محتاج و فقیر ہونا۔
رَخَاءٌ: خوشحالی۔ آسودگی۔ رَخَا الْعَيْشُ رَخَاءً (ن) آسودہ حال ہونا۔ زندگی خوشگوار ہونا۔

اِنْقَلَبَ: مضارع واحد متکلم، میں بدلتا رہتا ہوں۔ اِنْقِلَابٌ (انفال) بدلنا، الٹنا، پلٹنا۔
زَعَزَعٌ: آندھی۔ تیز ہوا۔ جمع: زَعَزَعٌ زَعَزَعَةٌ (بعثر) زور سے ہلانا۔

رَخَاءٌ: نرم و ہلکی ہوا۔ قَزَلٌ: لنگڑا پن۔ شدت کا لنگڑا پن۔ قَزَلٌ قَزَلًا (س) لنگڑا ہونا۔
هَزَلٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مذاق کیا۔ هَزَلٌ فِي الْكَلَامِ هَزَلًا (ض) مذاق کرنا۔

اِسْتَسْرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ غائب ہو گئی۔ اِسْتَسْرَا: غائب ہونا۔ چھپنا (استعمال)
بَشْرٌ: خوشی۔ چہرے کی بشارت۔ بَشْرٌ بَشْرًا (س) خوش ہونا۔

تَجَلَّى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ظاہر ہوا۔ تَجَلَّى (تفعل) ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔
وَلَّى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ واپس ہوا۔ وُلَاةٌ تَوْلِيَةٌ (تفعلیل) اعراض کرنا۔ پیٹھ پھیرنا۔

(۱) تَعَارَجْتُ لِأَرْغَبَةَ فِي الْعَرَجِ ❁ وَلَكِنْ لِأَفْرَعِ بَابِ الْفَرَجِ

(۲) وَأَلْقَى حَبْلِي عَلَى غَارِبِي ❁ وَأَسْلَكَ مَسْلَكَ مَنْ قَدَّمَ رَج

(۳) فَإِنْ لَأَمْسِي الْقَوْمَ قُلْتُ اغْدِرُوا ❁ فَلَيْسَ عَلَيَّ أُعْرَجُ مِنْ حَرَج

ترجمہ: ① میں لنگڑا بن گیا لنگڑے پن میں خواہش کی وجہ سے نہیں؛ لیکن (میں اس لیے لنگڑا بنا) تاکہ کشادگی رزق کا دروازہ کھلے گا۔ ② اور اپنی رسی اپنے کندھے پر ڈال دوں (یعنی آزاد پھروں، جہاں چاہوں جاؤں) اور اس شخص کا طریقہ اختیار کروں، جو معاملات کو غلط مصلط کرتا ہے۔ یعنی

جو شخص زندگی میں بھیس بدل کر چلتا پھرتا ہے، میں نے اسی کا طریقہ اختیار کیا ہے۔

(۳) پس اگر لوگ مجھ کو ملامت کریں، تو میں کہہ دوں گا کہ (مجھ کو) معذور سمجھو، کیوں کہ لنگڑے پر کوئی گناہ نہیں (یا لنگڑے پر کوئی مواخذہ نہیں ہے)

تحقیق: تَعَارَ جَتْ: ماضی واحد متکلم۔ میں لنگڑا بنا، تَعَارَجَ (فاعل) لنگڑا بنا۔

رَغَبَةٌ: خواہش۔ شوق۔ جمع: رَغَبَاتٌ۔ رَغِبَ فِیْ كَذَا رَغْبَةً (س) خواہش کرنا۔ شوق کرنا۔

عَرَجٌ: لنگڑا پن۔ عَرَجَ عَرَجًا (س) لنگڑا ہونا۔ لنگڑا کر چلنا۔

أَفْرَعٌ: مضارع واحد متکلم، میں کھٹکھٹاؤں۔ فَرَعَ الْبَابَ فَرَعًا (ف) کھٹکھٹاتا۔ دستک دینا۔

فَرَجٌ: مصیبت کے بعد راحت۔ کشادگی۔ خوشحالی۔ فَرَجَ فَرَجًا (ض) کشادگی پیدا کرنا۔

أَلْقِي: مضارع واحد متکلم، میں ڈالوں، أَلْقَاهُ (افعال) ڈالنا، منسوب ہے أَفْرَعٌ پر عطف کی وجہ سے۔

حَبْلٌ: رسی۔ رسا، ذوری، سُحِلٌ۔ جمع: حَبَلٌ۔ حَبَلَهُ حَبْلًا (ن) باندھنا۔ رسی سے باندھنا۔

عَارِبٌ: کندھا۔ جمع: عَوَارِبٌ۔ إلقاء الحبل علی الغارب: بے مہار چھوڑنا۔ آزاد کرنا۔

أَسَلْتُ: مضارع واحد متکلم، میں اختیار کروں، سَلْتُ الْمَسْلُوكَ سُلُوكًا (ن) راستہ پر چلنا،

طرز عمل اختیار کرنا۔ سَلْتُكَ: اسم ظرف، طریقہ، راستہ، جمع: مَسَالِكٌ۔

مَرَجٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خلط ملط کیا۔ مَرَجَهُ مَرَجًا (ض) خلط ملط کرنا۔

لَامٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ملامت کی۔ لَامَهُ لَوْمًا (ن) ملامت کرنا۔

إِعْدِرُوا: امر جمع حاضر، تم معذور سمجھو۔ عَدْرَةٌ عَدْرًا (ض) معذور خیال کرنا۔ عذر قبول کرنا۔

أَعْرَجٌ: صیغہ صفت۔ بمعنی لنگڑا۔ جمع: عَرَجٌ۔

فَاعِدَةٌ: أَعْرَجٌ صفت مشبہ ہے اسم تفضیل نہیں؛ اس لیے اگر ان دو عیب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔

حَرَجٌ: گناہ۔ اعتراف۔ قصور۔ تنگی۔ حَرَجَ حَرَجًا (س) گناہ گار ہونا۔ تنگ ہونا۔ تنگی میں مبتلا ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) تَعَارَ جَتْ: فعل بافاعل۔ لآ: (نافیہ) زائدہ، رَغْبَةٌ: مصدر۔ فِی الْعَرَجِ: متعلق رَغْبَةٌ: مصدر

اپنے متعلق سے مل کر مفعول لاء، تَعَارَ جَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول لاء سے مل کر معطوف علیہ۔

واو: حرف عطف، لیکن: حرف استدراک غیر عامل۔ لِأَفْرَعِ: میں ام کی ہے (جس کے بعد اُن: نامہ مقدر

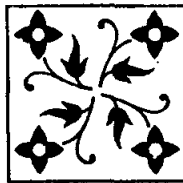
ہوتا ہے) اَقْرَعُ: فعل بافاعل۔ بَابُ الْفَرَجِ: مرکب اضافی ہو کر مفعول ہے۔ اَقْرَعُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔

(۲) واو: حرف عطف۔ اَلْقِي: فعل بافاعل۔ مَنبَلِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ عَلِي: حرف جار۔ غَارِبِي: مرکب اضافی ہو کر جرور، جار با مجرور متعلق ہوا اَلْقِي: کے۔ اَلْقِي: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف اول۔

واو: حرف عطف۔ اَسْنَلُكُ: فعل بافاعل۔ مَسْنَلُكُ: مضاف، مَن: اسم موصول۔ قَدْ مَرَجَ: فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ۔ مل کر مفعول فیہ (یا مفعول بہ) ہوا اَسْنَلُكُ: کا۔ اَسْنَلُكُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ (یا مفعول بہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبری ہو کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور ہوا اَلْقَرَعُ: کے لام: کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا تَعَارَجَتْ: فعل محذوف کے۔ تَعَارَجَتْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۳) لَمَّا: تفریعیہ۔ اِنَّ: حرف شرط، لَمَّا: فعل۔ نوزا: نون تانیہ۔ ی: ضمیر مفعول بہ۔ اَلْقَوْمُ: فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط۔ قُلْتُ: فعل بافاعل۔ اِغْدُوْا: فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ۔ قُلْتُ: فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جزا۔ شرط بڑا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

لَمَّا: تعلیلیہ۔ لَيْسَ: فعل ناقص۔ عَلِي اَعْرَجَ: متعلق ہوا کَانِنَا کے۔ کَانِنَا: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم۔ مَن: زائدہ۔ حَوَّجَ: اسم مؤخر، لَيْسَ: فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



چوتھے مقامے ”دمیاطیہ“ کا خلاصہ

اس مقامے میں حارث بن ہام نے ایسے دو آدمیوں کی فصیح گفتگو نقل کی ہے، جن کا رویہ اور برتاؤ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔ ایک کا معاملہ اور برتاؤ یہ ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ نیکی اور احسان کا طریقہ اختیار کرتا ہے، وہ ہر برائی کا بدلہ بھی اچھائی اور نیکی ہی سے دیتا ہے، جب کہ دوسرے آدمی کا مزاج برابر برابر کا ہے یعنی اچھائی کا بدلہ اچھائی اور برائی کا بدلہ برائی۔ قصہ کی ترتیب اس طرح ہے کہ حارث بن ہام کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے آخر رات میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ جب سب ساتھی سو گئے، تو میں نے دو آدمیوں کے آپس میں، بات چیت کرنے کی آواز سنی۔ ان میں سے ایک آدمی دوسرے سے پوچھتا ہے کہ دوست و احباب اور بڑوسیوں کے ساتھ آپ کا برتاؤ کس قسم کا ہے؟ وہ بڑے فصیح انداز میں جواب دیتا ہے کہ میرا معاملہ حسن سلوک کا ہے، برائی کا جواب بھی اچھائی ہی سے دیتا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میرا مزاج تو ترکی بہ ترکی کا ہے۔ اچھائی کا بدلہ اچھائی اور برائی کا بدلہ برائی۔ بات چیت ختم ہو گئی۔ صبح ہونے لگی۔ حارث کہتے ہیں کہ: میں ان کی فصاحت و بلاغت سے بہت متاثر ہوا۔ میرے دل میں ان سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ میں صبح سویرے ان کی ملاقات کے لیے نکلا، میں نے دیکھا کہ یہ تو ابو زید سروجی اور اس کا بیٹا ہیں۔ دونوں بڑی خستہ حالت میں پھٹی پرانی چادریں اوڑھے ہوئے ہیں۔ مجھے ان کے سال پر بڑا رحم آیا اور میں ان کو قافلے میں بلا لایا۔ ساتھیوں کو ان کا تعارف کرایا اور خوب مدد بھی کرائی۔ لوگوں سے پیسے بوزرنے کے بعد، ابو زید سروجی نے مجھ سے کہا کہ: میرا بدن نہایت گندہ اور میلا ہو گیا ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں تریجی بستی میں غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر آ جاؤں۔ حارث نے کہا: جلدی واپس آنا۔ چنانچہ باپ بیٹے کو لے کر تریجی سے روانہ ہو گیا۔ قافلے کے ساتھیوں نے ان کی واپسی کا کافی انتظار کیا، مگر وہ واپس نہ آئے۔ میں نے ساتھیوں سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے اس نے ہمیں دھوکا دیا ہے، لہذا اب چلنے کی تیاری کرنی چاہئے۔ چنانچہ جب میں اپنے اونٹ پر کجاہہ کسنے کے لیے چلا، تو دیکھا کہ پالان کی لکڑی پر ابو زید کے تین شعر لکھے ہوئے ہیں، جن میں وہ حارث کے احسان اور اپنے فرار کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں کسی کبیر کی وجہ سے آپ لوگوں سے جدا نہیں ہو رہا ہوں؛ بلکہ مری عادت ہی یہ ہے کہ کھاؤ پیو اور چلتے ہوں۔ میں نے قافلے والوں کو اس کا لکھا ہوا پڑھوایا، تا کہ غصہ کرنے والے اس کو معذور سمجھیں۔ سب کو اس کی واہیات باتوں پر تعجب ہوا۔ اور اس کے شر سے پناہ مانگی، اور پھر ہم روانہ ہو گئے، اس کے بعد ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارے بجائے اس کے جال میں کون پھنسا۔ اس مقامے میں کل چودہ اشعار ہیں۔

الْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ: "الدِّمِياطِيَّةُ"

چوتھا مجلسی واقعہ شہر "دمیاط" کی طرف منسوب ہے۔

الدِّمِياطِيَّةُ: مَنْسُوبٌ إِلَى دِمِيَاطَ: اس میں یائے نسبتی ہے؛ جو مشدود ہے۔ دِمِيَاطُ: ملک مصر میں ایک ساحلی شہر ہے؛ جو بحر شہر کے کنارے پر، مصر سے نوے میل کی دوری پر واقع ہے؛ اسی کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "الدِّمِياطِيَّةُ"

أَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: نَلَعْنَتْ إِلَى دِمِيَاطَ، عَامَ هَيْبِطٍ وَمِيَاطَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَرْمُوقُ الرُّخَاءِ، مَرْمُوقُ الْإِخْوَاءِ، أَسْحَبُ مَطَارِفِ الثَّرَاءِ، وَأَجْتَلِي مَعَارِفِ السَّرَاءِ. فَرَأَفْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوا عَصَا الشَّقَاقِ، وَارْتَضَعُوا أَفَارِيقَ الْوِفَاقِ، حَتَّى لَأَحْوَا كَأَسْنَانِ الْمَشْطِ فِي الْإِسْتِوَاءِ، وَكَالْنَفْسِ الْوَاحِدَةِ فِي السِّيَامِ الْأَهْوَاءِ. وَكُنَّا مَعَ ذَلِكَ نَسِيرُ النَّجَاءِ، وَلَا نَرَحُلُ إِلَّا كُلُّهُ جَاءَ، وَإِذَا نَزَلْنَا مَنَزِلًا، أَوْ وَرَدْنَا مَنَهَلًا، اخْتَلَسْنَا اللَّبْتَ؛ وَلَمْ نُطِلِ الْمَكْتُ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا کہ: میں نے گز بڑا اور بے چینی کے سال میں "دمیاط" کا سفر کیا؛ میں اس وقت انتہائی خوشحال تھا اور میرے ساتھ دوستی پسند کی جاتی تھی۔ میں دولت کی چادریں گھینتا تھا اور خوشی کے چہرے دکھاتا تھا۔ پس میں نے کچھ ایسے ساتھیوں کی معیت اختیار کی، جنہوں نے اختلاف کو بالکل ختم کر دیا تھا اور اتحاد کا بہترین دودھ پی لیا تھا؛ (بالکل متحد تھے، آپس میں کسی قسم کی مخالفت نہ تھی) حتیٰ کہ وہ برابری میں نکلتے۔ کے داندانوں کی طرح اور خواہشات کے اتحاد میں ایک جسم کے مانند دکھائی دینے لگے (پسند و ناپسند میں سب کا معیار ایک جیسا تھا؛ جو ایسے چلتا وہی دوسرا چاہتا) اس صورت حال کے ساتھ ہم تیز چل رہے تھے اور صرف تیز رفتار اونٹنی ہی پر سفر کر رہے تھے اور جب ہم کسی منزل پر ٹھہرتے، یا کسی چشمے پر اترتے، تو تھوڑی دیر ٹھہرتے اور قیام کو لمبانا کرتے۔

تَحْقِيقٌ: طَعْنَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے سفر کیا۔ طَعَنَ اِلَيْهِ طَعْنًا (ف) روانہ ہونا۔ سفر کرنا۔
عَامٌ: سال۔ جمع: اَعْوَامٌ۔ **هَيَاطٌ**: شور و غل۔ گڑبڑ۔ **هَاطٌ**: مہایطۃ و ہیاتا (مفاعلت) شور و غل کرنا۔ گڑبڑ کرنا۔ **مِیَاطٌ**: دھینکا مٹھی۔ **مَاطٌ**: مہمایطۃ و مہیاتا (مفاعلت) ہٹانا۔ زائل کرنا۔ **هَیَاطٌ** و **مِیَاطٌ**: اضطراب و بے چینی۔

مَرْمُوقٌ: اسم مفعول۔ جس کی طرف دیکھا جائے۔ قابل لحاظ۔ **رَمَقَهُ** رَمَقًا (ن) دیکھنا۔ نگاہ ڈالنا۔
رَخَاءٌ: خوش حالی۔ **رَخَاءٌ** (ن) آسودہ حال ہونا۔ تقدیری عبارت: **ذُو رَخَاءٍ مَرْمُوقٌ** ہے۔

مَرْمُوقٌ: پسندیدہ۔ محبوب۔ اسم مفعول از **وَمَقَهُ** يَمِقُ و مَقًا (حسب) محبت کرنا۔ چاہنا۔

إِخَاءٌ: دوستی۔ بھائی بندی۔ **آءَا فُلَانًا مَوَاخَاةً وَإِخَاءً** (مفاعلت) بھائی بنانا، دوست بنانا۔

أَسْحَبٌ: مضارع واحد متکلم، میں گھسیتا ہوں۔ **سَحَبَهُ** سَحْبًا (ف) گھسینا۔ کھینچنا۔

مَطَارِفٌ: واحد: **مِطْرَفٌ** و **مُطْرَفٌ**: دھاری دار خوشنمار۔ کُجَر چادر۔

ثَوَاءٌ: دولت۔ **ثَوِي الرَّجُلِ ثَوَاءٌ** (س) مالدار ہونا۔ **ثَوِيٌّ**: بھفت مشبہ۔ دولت مند۔ جمع: **الثَوِيَاءُ**۔

أَجْتَلِيٌّ: مضارع واحد متکلم، میں دیکھتا ہوں۔ **اجْتَلَى الشَّيْءُ اجْتِلَاءً** (اتعمال) دیکھنا۔

مَعَارِفٌ: واحد: **مَعْرِفٌ**: شناسا۔ (۲) چہرہ۔ چہرے کے محاسن۔ **عَرَفَهُ** مَعْرِفَةً (ض) پہچاننا۔

سَرَاءٌ: خوشی۔ **سَرَةٌ** سُرُورٌ و **سَرَاءٌ** (ن) خوش کرنا۔ **وَسُرٌّ** سُرُورٌ و **سَرَاءٌ**: خوش ہونا۔

رَأْفَقْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے معیت اختیار کی۔ **رَأْفَقَهُ** (مفاعلت) ساتھ ہونا، ساتھ رہنا۔

صَحْبٌ: واحد: **صَاحِبٌ**: ساتھی۔ **صَحْبَةٌ** صُحْبَةٌ (س) ساتھ ہونا۔ ایک ساتھ زندگی بسر کرنا۔

شَقْوًا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے ختم کر دیا۔ **شَقَّ شَقًّا** (ن) پھاڑنا۔ چیرنا۔ **شَقَّ عَصَا**

الشَّقَاقِ اختلاف ختم کرنا۔ **عَصَا**: لاشی۔ **ذُنْدًا**: جمع: **عَصِيٌّ**، **رَعِيصِيٌّ**۔

شِقَاقٌ: لڑائی جھگڑا، اختلاف۔ **شَافَهُ** مُشَافَةً و **شِقَاقًا** (مفاعلت) لڑائی جھگڑا کرنا، مخالفت کرنا۔

إِرْتِضَعُوا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے دودھ پیا۔ **إِرْتِضَاعٌ** (اتعمال) دودھ پینا۔

أَفَاوِنِقٌ: واحد: **فَيْقَةٌ** (خلاف) تیار کرنا۔ دودھ جو ایک مرتبہ دو بنے یا پینے کے بعد تھن یا پستان کے

گلے حصہ میں جمع ہو جائے۔ مراد: خالص اور عمدہ دودھ۔

وَدَاقٌ: حاصل مصدر۔ اتحاد۔ اتفاق۔ **وَأَفَقَهُ** مَوَافَقَةً و **وَفَاقًا** (مفاعلت) اتفاق کرنا۔

لَاخُوا: ماضی جمع مذکر غائب، وہ دکھائی دیئے۔ **لَاخَ لَوْحًا** (ن) ظاہر ہونا۔ دکھائی دینا۔

أَسْنَانٌ: واحد: سِنَّ. دانت، دندانہ۔ مَسْطٌ: مَسَطًا: كَتَمًا: كَتَمًا: جمع: أَمْشَاطٌ۔

إِسْتَوَاءٌ: برابری، اعتدال، سید۔ اِسْتَوَى اِسْتَوَاءً (افعال) برابر ہونا۔

نَفْسٌ: جسم۔ جمع: نَفُوسٌ۔ اِلْتِمَامٌ (افعال) متحد ہونا۔ چند چیزوں کا باہم جڑنا۔

أَهْوَاءٌ: خواہشات۔ واحد: هَوَى: اس کا استعمال زیادہ تر غیر محمود چیزوں کے لیے ہوتا ہے۔

نَسِيرٌ: مضارع جمع متکلم، ہم چلتے ہیں۔ سَارَ سَيْرًا (ض) چلنا۔

نَجَاءٌ: تیز رفتاری۔ نَجَا نَجَاءً (ن) تیز چلنا۔

لَا تَزُولُ: مضارع ضعیفی جمع متکلم، ہم سفر کر رہے ہیں۔ رَحَلَ عَنْهُ رَحْلًا (ف) سفر کرنا۔ روانہ ہونا۔

هَوْنًا: تیز رفتاری۔ جمع: هَوَجٌ۔ نَزَلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم اترے۔ نَزُولٌ (ض) اترنا۔

مَنْزِلٌ: اسم ظرف رہائش گاہ۔ مکان۔ جمع: مَنْزِلٌ۔

وَرَدْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم پانی پر آئے۔ وَرَدَ الْمَنْهَلُ وَرُودًا (ض) پانی پر آنا۔ چشمے پر آنا۔

مَنْهَلٌ: اسم ظرف۔ چشمہ۔ آب۔ گھاٹ۔ جمع: مَنْاهِلٌ۔ نَهَلَ نَهْلًا (س) پہلی بار پانی پینا۔

اِخْتَلَسْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے مختصر کیا۔ اِخْتَلَسَ: (افعال) اچکنا (۲) مختصر کرنا۔

لَبَّيْتُ: قیام۔ لَبَيْتُ لَبًّا (س) قیام کرنا۔ ٹھیرنا۔ اِخْتَلَسَ اللَّبْتُ: مختصر قیام کرنا۔ تھوڑی دیر ٹھیرنا۔

لَمْ نَطُلْ: مضارع جمع متکلم نفی۔ حمد، ہم نے لمبا نہیں کیا۔ أَطَالَ الشَّيْءُ اطِّالَةً (افعال) لمبا کرنا۔

مَكَّتْ: (ضم الميم وفتحها) قیام۔ مَكَّتْ مَكَّتًا (ن) ٹھیرنا، قیام کرنا۔

فَعَنَّا لَنَا اِعْمَالَ الرُّكَّابِ، فِي لَيْلَةٍ نَيْتِيَةِ الشَّبَابِ، غَدَا فِيَةِ الْاِهَابِ. فَاسْرَيْنَا اِلَى اَنْ
نَضَا اللَّيْلُ دُبَابَهُ، وَسَلَّتِ الصُّبْحُ خَضَابَهُ. فَحِينِ مَلْنَا السُّرَى، وَمَلْنَا اِلَى الْكُرَى،
صَادَفْنَا اَرْضًا مُخْضَلَّةَ الرُّبَا، مُعْتَلَّةَ الصَّبَا، فَتَخَيَّرْنَاهَا مَنَاحًا لِلْعَيْسِ، وَمَحَطًّا
لِلتَّغْرِيسِ. فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيْطُ، وَهَدَأَ بِهَا الْاَطِيْطُ، وَالْفَطِيْطُ، سَمِعْتُ صَيْتًا مِنْ
الرَّجَالِ، يَقُوْلُ لِسَمِيْرِهِ فِي الرَّحَالِ: كَيْفَ حَكْمُ سَيْرَتِكَ، مَعَ جَيْلِكَ وَجَيْرَتِكَ؟
فَقَالَ: اُرْغَبِي الْجَارَ، وَلَوْ جَارَ، وَابْذُلِي الْوِصَالَ لِمَنْ صَالَ، وَاحْتَمِلِي الْخَلِيْطَ، وَلَوْ
اَبْدَى التَّخَلِيْطُ، وَاَوْدُ الْحَمِيْمِ، وَلَوْ جَرَّ عَنِي الْحَمِيْمِ، وَافْضَلِ الشَّقِيْقَ عَلٰى
الشَّقِيْقِ، وَافِي لِلْعَشِيْرِ، وَاِنْ لَمْ يُكَافِي بِالْعَشِيْرِ.

ترجمہ: پس ہمیں ایک نو آغاز اور سیاہ ترین شب میں، اونٹنیوں کے استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ ہم نے رات کو سفر کیا، یہاں تک کہ رات نے اپنی جوانی کو زائل کر دیا (تاریکی ختم ہو گئی) اور صبح نے اپنا خضاب اتار دیا (صبح کی روشنی پھیل گئی) پس جب ہم رات کے سفر سے اکتا گئے اور ہمیں نیند کی خواہش ہوئی، تو ہم اتفاقاً ایک ایسی زمین پر پہنچے، جس کے ٹیلے سرسبز اور ہوا خوشگوار تھی، تو ہم نے اس زمین کو اونٹنیوں کے لیے قیام گاہ اور شب گذاری کے لیے منزل بنا لیا۔ پس جب اس سرزمین میں ساتھی مقیم ہو گئے اور اس میں اونٹوں کی آواز اور خرنٹوں کی آواز بند ہو گئی، تو میں نے ایک بلند آواز والے شخص کو اپنے شہینہ ہم کلام سے، جو کہ پالان میں تھا یہ کہتے ہوئے بنا کہ: تیری عادت کا فیصلہ اپنے ہمعصروں اور پڑوسیوں کے ساتھ کیسا ہے؟ تو اس نے کہا کہ: میں پڑوسی کا خیال رکھتا ہوں؛ اگر چہ وہ ظلم کرے۔ اور میں اس شخص کے ساتھ تعلق کی کوشش کرتا ہوں، جو حملہ آور ہوتا ہے۔ اور میں ساتھی کو نبھاتا ہوں، اگر چہ وہ دھوکے کا اظہار کرے۔ اور میں رشتہ دار سے محبت کرتا ہوں، اگر چہ وہ مجھے گرم پانی کے گھونٹ پلائے۔ میں سکے بھائی پر مشفق دوست کو ترجیح دیتا ہوں۔ اور میں زندگی کے ساتھی کے لیے وفا کرتا ہوں، اگر چہ وہ دسواں حصہ بھی بدلہ نہ دے۔

تحقیق: عَنْ: ماضی واحد مذکر غائب، ضرورت پیش آئی۔ عَنْ لَهُ الشَّيْءُ عَنَّا (نہیں) سامنے آنا، پیش آنا۔ — اِغْمَالٌ: مصدر از اَعْمَلَ الرَّكَّابُ: کام میں لینا۔ استعمال کرنا (افعال) رَكَّابٌ: واحد زَا جَلَّةٌ (من غیر لفظہ) سواری کے اونٹ۔ جمع: رُكْبٌ وَرَكَّابٌ. فِتْيَةٌ: فِتْيٌ كَامُونٌ۔ نوخیز۔ فِتْيٌ يَفْتِي فِتْيًى (س) طاقت ور ہونا۔ نو جوان ہونا۔ شَبَابٌ: جوانی۔ لَيْلَةُ فِتْيَةِ الشَّبَابِ۔ نوخیز جوانی والی رات۔ یعنی خوب تاریک (جر میں چاند نہ ہو۔ یہ مینے کی ایرانی راتوں میں ہوتا ہے) شَبٌّ شَبَابًا (ض) جوان ہونا۔

غَدَاةٌ: غَدَاةٌ كِطْرٌ نَسَبٌ، سیاہ ترین، کالے کوڑے جیسی کالی، غَدَاةٌ: کالاکوڑا، جمع: غَدَاةٌ. اِبْهَابٌ: بے رنگی اور بے صاف کی ہوئی کھال۔ جمع: اُهْبٌ۔ جلد بمعنی کھال، یہ عام ہے۔ اَسْرَيْنَا: ماضی جمع تکلم، ہم نے رات کو سفر کیا۔ اَسْرَى اِسْرَاءً (افعال) رات میں چلنا۔ نَصَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے زائل کر دیا۔ نَصَا النُّزْبَ نَصْوًا (ن) کپڑا اتارنا، ہٹانا۔ شَبَابٌ: مصدر بمعنی جوانی۔ یہ شابث بمعنی جوان کی جمع بھی ہے، مگر وہ یہاں مراد نہیں ہے۔ سَلَّتْ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اتار دیا۔ سَلَّتْ سَلْتًا (ض) زائل کرنا۔ اتار دینا۔

خَضَبٌ: نائی رنگ یا رنگین دواء، جس سے بالوں کو رنگا جائے۔ خَضَبُهُ خَضْبًا وَخَضَابًا (ض)
خضاب کرنا۔ رنگنا۔۔۔ مَلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم اکتا گئے۔ مَلْنَا (س) اکتانا۔ گھبرانا۔

سُرِي: رات کا سفر۔ سَرِي سُرِي (ض، س) رات میں چلنا۔

مَلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہمیں خواہش ہوئی۔ مَالٌ إِلَيْهِ مَيْلًا (ض) راغب ہونا۔ مائل ہونا۔ چاہنا۔

كُرِي: نیند یا اونگھ، جمع: أُنْكَرَاءٌ۔ كُرِي كُرِي (س) سونا۔ اونگھنا۔

صَادَفْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے اتفاقاً پایا۔ صَادَفَهُ مُصَادَفَةً (مفادلت) اچانک پانا۔ اتفاقاً پانا۔

مُخَضَّلَةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث۔ سرسبز و شاداب۔ اخضلالٌ (باب امرار) سرسبز و شاداب ہونا۔

رَبَا: واحد، رَبْوَةٌ (بتلخیص الرءاء) ٹیلہ۔ بلند زمین۔ رَبَا رَبْوًا (ن) بڑھنا۔ زیادہ ہونا۔

مُغْتَلَةٌ: اسم فاعل، خوشگوار۔ اغتلالٌ (اعتقال) ہوا کا بھیگا ہوا ہونا۔ خوش گوار ہونا۔

صَبَا: مشرق سے آنے والی ہوا۔ پُروا ہوا (مؤنث سماعی)۔ جمع: صَبَوَاتٌ وَأَصْبَاءٌ۔

تَخَيَّرْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے منتخب کیا۔ تَخَيَّرَ (تفعل) منتخب کرنا۔ چھانٹنا۔ ترجیح دینا۔

مَنَاحٌ: اسم ظرف۔ قیام گاہ۔ منزل۔ جمع: مَنَاحَاتٌ۔ أُنَاخَ بِالْمَكَانِ (افعال) قیام کرنا۔

عَيْسٌ: اعلیٰ نسل کا اونٹ۔ سفید و بھورے رنگ کا اونٹ۔ واحد: أُعَيْسٌ۔ مؤنث: عَيْسَاءٌ۔

مَحَطٌّ: اسم ظرف۔ عارضی قیام گاہ۔ سفر کی منزل۔ پڑاؤ۔ حَطَّ حَطًّا (ن) قیام کرنا۔ اترنا۔

تَعَرَيْسٌ: شب گذاری (تفعلیل) شب گزارنا۔ آرام کے لیے آخر شب میں قیام کرنا۔

حَلٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مقیم ہو گیا۔ حَلَّ الْمَكَانَ حُلُولًا (ن) اترنا۔ مقیم ہونا۔

خَرَيْطٌ: فاعل، یعنی فاعل، میل جول رکھنے والا۔ یعنی ساتھی۔ رفیق۔ جمع: خُرَيْطٌ وَخُرَيْطَاءٌ۔ جَلَطَ

الْقَوْمَ خَلَطًا (ض) گھل مل جانا، قوم میں شامل ہو جانا۔

هَدَأٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بند ہو گئی۔ هَدَأُ هَدْوًا (ف) ٹھہرنا، ساکن ہونا۔

أَطِيظٌ: حاصل مصدر۔ اونٹوں کی آواز۔ أَطَأَ الإِبِلُ أَطًا وَأَطِيظًا (ض) اونٹ کا بولنا۔ بلبلانا۔

عَظِيظٌ: حاصل مصدر۔ خرانے۔ سوتے وقت تنفس کی آواز۔ عَظَّ فِي نَوْمِهِ عَظًّا وَعَظِيظًا

(ض) خرانے لینا۔ صَيِّتًا: صفت مشبہ۔ بلند آواز والا۔ صَاتَ صَوْتًا (ن) آواز دینا، آواز نکالنا۔

سَمِيرٌ: فاعل، بمعنی فاعل۔ رات کے وقت ہم کلام۔ قصہ گو۔ جمع: سَمَرَاءٌ۔ سَمَرَهُ سَمْرًا (ن)

رات کو کہانی یا قصہ بیان کرنا۔۔۔ وَحَالٌ: واحد: رَحَلٌ: اونٹ کا کبادہ۔ پالان۔

سیرة: عادت۔ خصلت۔ چلنے کا خاص طریقہ۔ رُوش، جمع۔ سیر۔ سیراً (ض) چلنا۔

جینل: نسل۔ ایک صدی کے لوگ۔ قبیلہ۔ ہمعصر لوگ۔ جمع: اَجْبِیَالٌ۔

جیرة: واحد: جَار: پڑوسی۔ جَوَار: پڑوس۔ جَاوِرَةٌ مُجَاوِرَةٌ وَجَوَارٌ (مفاعلت) پڑوسی بننا۔

فائدہ: ایک جملہ میں دو لفظ صورتہ یکساں اور معنی میں مختلف ہوں، اس کو صنعتِ اجناس کہتے ہیں۔

أَعْي: مضارع واحد متکلم، میں خیال رکھتا ہوں۔ رَعَاهُ رَعِيًّا وَرِعَايَةً (ف) خیال رکھنا۔

جَار: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ظلم کیا۔ جَارٌ غَیْبٌ جَوْرًا (ن) ظلم کرنا۔ ستانا۔

أَبْدَلُ: مضارع واحد متکلم، میں کوشش کرتا ہوں۔ بَدَلُهُ بَدَلًا (ن) خرچ کرنا (۲) کوشش کرنا۔

وَصَالَ: تعلق، ملاپ۔ وَاصَلَهُ مُوَاصَلَةً وَوَصَالًا: تعلق رکھنا۔

صَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے حملہ کیا۔ صَالَ عَلَيْهِ صَوْلًا (ن) حملہ کرنا۔

أَحْتَمِلُ: مضارع واحد متکلم، میں نبھاتا ہوں۔ اِحْتِمَالٌ: (افعال) نبھانا۔ برداشت کرنا۔

أَبْدَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ظاہر کیا۔ أَبْدَاهُ اِبْدَاءً (افعال) ظاہر کرنا۔

تَخْلِيضٌ: بکر۔ جعل سازی۔ مغالطہ آمیزی۔ تلبیس۔ دھوکہ (تفہیل) فریب دینا۔

أَوْدُ: مضارع واحد متکلم، میں محبت کرتا ہوں۔ وَذُوهُ وَذًا (س) محبت کرنا۔

حَمِيمٌ: صفت مشبہ واحد مذکر۔ گہرا دوست (۲) رشتہ دار۔ جمع: أَحِمَاءٌ۔

جَرَعُ: ماضی، اس نے گھونٹ گھونٹ پلایا، جَرَعَهُ الْمَاءُ (تفہیل) تھوڑا تھوڑا پلانا، گھونٹ گھونٹ پلانا۔

حَمِيمٌ: گرم کھولتا ہوا پانی۔ جمع: حَمَائِمٌ۔ حَمٌّ حَمًّا (ن) گرم ہونا۔

أَفْضَلُ: مضارع واحد متکلم، میں ترجیح دیتا ہوں۔ فَضَّلَهُ عَلَيَّ غَيْرَهُ تَفْضِيلًا: ترجیح دینا۔ پسند کرنا۔

شَفِيقٌ: مہربان۔ شَفِيقٌ: جمع: شَفِيقَاءٌ۔ شَفِيقٌ عَلَيْهِ شَفِيقًا (س) مہربانی کرنا۔ شفقت کرنا۔

شَفِيقٌ: آدھا چیرا ہوا حسد، حقیقی بھائی، گویا کہ دونوں ایک ہی شخص کے دو ٹکڑے ہیں، جمع: أَشْفَاءٌ،

شَقُّ الشَّيْءِ شَقًّا (ن) چیرنا، پھاڑنا۔

أَفِي: مضارع واحد متکلم، میں وفا کرتا ہوں۔ وَفَى بِالشَّيْءِ وَفَاءً (ض) پورا کرنا۔ پورا حق دینا۔

عَشِيرٌ: یعنی معاشرہ، ہم صحبت۔ ساتھی۔ جمع: عَشْرَاءٌ. عَاشِرَةٌ مُعَاشِرَةٌ (مفاعلت) کسی کے

ساتھ رہنا۔ زندگی گزارنا۔

لَمْ يُكَافِي: مضارع واحد مذکر غائب نفی۔ حمد بلم، اس نے بدلہ نہیں دیا۔ كَافَأَهُ عَلَى الشَّيْءِ

مُكَافَأَةٌ وَكِفَاءَةٌ (مفاعلت) اچھے کام کا بدلہ دینا۔ انعام دینا۔ غشیمز۔ دسواں حصہ۔ جمع۔ اَعْشِمَاءُ۔

وَأَسْقَلُ الْجَزِيلَ لِلنَّزِيلِ، وَأَعْمُرُ الزَّمِيلَ بِالْحَمِيلِ، وَأَنْزِلُ سَمِيرِي مَنْزِلَةَ أَمِيرِي،
وَأَجِلُ أُنَيْسِي مَحَلَّ رَيْسِي، وَأُوْدِعُ مَعَارِفِي عَوَارِفِي، وَأُولِي مُرَافِقِي مُرَافِقِي، وَالْيُنَّ
مَقَالِي لِلْقَالِي، وَأُدِيمُ تَسَالِي عَنِ السَّالِي، وَأَرْضِي مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ، وَأَقْعُ مِنَ
الْحَزَاءِ بِأَقْلِ الْأَجْزَاءِ، وَلَا أَتْظَلُّمُ حِينَ أَظْلَمُ، وَلَا تُنْعَمُ وَلَوْ لَدَغْنِي الْأَرْقَمُ. فَقَالَ لَهُ
صَاحِبُهُ: وَيْلَكَ يَا بُنَيَّ! إِنَّمَا يُضَنُّ بِالْحَصِينِ، وَيَنَاقَسُ فِي الثَّمِينِ؛ لَكِنَ أَنَا لَا آتِي غَيْرَ
الْمَوَاتِي، وَلَا أَسْمُ الْعَاتِي بِمَرَاعَاتِي، وَلَا أَصَافِي مَنْ يَأْتِي إِنْصَافِي، وَلَا أُوَاجِي مَنْ
يُلْغِي الْأَوَاجِي، وَلَا أُمَالِي مَنْ يُخَيِّبُ آمَالِي، وَلَا أَبَالِي بِمَنْ صَرَمَ حَبَالِي، وَلَا أَدَارِي
مَنْ جَهَلَ مِقْدَارِي، وَلَا أَعْطِي زَمَامِي مَنْ يُخْفِرُ ذَمَامِي، وَلَا أَبْذُلُ وَدَادِي لِأَضْدَادِي،
وَلَا أَدْعُ لِإِعَادِي لِلْمَعَادِي، وَلَا أَعْرِسُ الْأَيَادِي فِي أَرْضِ الْأَعَادِي.

ترجمہ: اور میں مہمان کے لیے زیادہ سے زیادہ چیز کو بھی کم سمجھتا ہوں۔ اور میں ساتھی کو احسان سے ڈھانپ لیتا ہوں۔ میں اپنے قصہ گو کو، اپنے سردار کا رتبہ اور اپنے رفیق کو، اپنے سردار کی جگہ دیتا ہوں اور میں اپنے شناسائیوں کو اپنے عطیات دیتا ہوں، (اور میں اپنے عطیات میں اپنی خوبیاں شامل کر دیتا ہوں) میں اپنے ساتھی کو اپنی ضرورت کی چیزیں دیدیتا ہوں اور دشمن سے نرم بات کرتا ہوں۔ میں فراموش کر دینے والے کے متعلق برابر پوچھتا چھ کرتا ہوں۔ میں حق کامل کے بجائے تھوڑی سی مقدار پر راضی ہو جاتا ہوں اور بدلے کے کم سے کم جز پر قناعت کر لیتا ہوں۔ جب مجھ پر ظلم کیا جاتا ہے، تو میں ظلم کی فریاد نہیں کرتا، اور نہ میں بدلہ لیتا ہوں؛ خواہ مجھے زہریلا سانپ کاٹ ڈالے۔ تو اس سے اس کے ساتھی نے کہا کہ بیٹا تجھ پر تعجب ہے! بخل تو صرف بخل ہے، کے ساتھ کیا جاتا ہے (دوسرا ترجمہ: بخل تو صرف بخل کے لائق یعنی عمدہ چیز ہی میں کیا جاتا ہے) اور زیادہ سے زیادہ خواہش صرف قیمتی چیز ہی کی لگتی ہے؛ لیکن میں ناموافق آدمی کے قریب نہیں ہوتا اور نہ میں سرکش آدمی کو اپنی رعایت کا نشان لگاتا ہوں۔ نہ میں ایسے شخص سے خالص تعلق کرتا ہوں، جو میرے ساتھ انصاف کرنے سے انکار کرتا ہو۔ اور نہ میں اس شخص کو بھائی بنا تا ہوں، جو رشتہائے اخوت کو ختم کر دیتا ہو۔ نہ میں اس شخص کی مدد کرتا ہوں، جو میری امیدوں پر پانی پھیر دیتا ہو۔ اور نہ میں ایسے شخص کی پروا کرتا ہوں، جو میرے رشتوں کو منقطع کر دیتا ہو۔

نہ میں اس شخص کی خاطر داری کرتا ہوں، جو میرے مرتبے سے ناواقف ہو۔ اور نہ میں اپنی باگ اس آدمی کو دیتا ہوں، جو میرے ساتھ عہد توڑ دیتا ہو۔ اور نہ میں اپنی محبت اپنے مخالفین کے لیے صرف کرتا ہوں اور نہ اپنی دھسکی دشمنی کرنے والے کے لیے ترک کرتا ہوں۔ اور نہ میں دشمنوں کی سرزمین میں، نعمتوں کے پودے لگاتا ہوں۔

تحقیق: اَسْتَقِلُّ: مضارع واحد متکلم، میں کم سمجھتا ہوں۔ اِسْتَقَلُّهُ اِسْتِقْلَالًا (استعمال) تھوڑا سمجھتا۔

جَزَيْلٌ: اسم فاعل۔ بہت۔ جمع: اَجْزَالٌ وَجَزَالٌ۔ جَزَلٌ جَزَالَةٌ (ک) کثرت سے ہونا، بہت ہونا۔

نَزِيلٌ: مہمان۔ جمع: نَزَلَاءٌ۔ نَزَلَ بِالْقَوْمِ وَعَلَيْهِ نَزُولًا (ض) مہمان بنا۔

أَعْمُرُ: مضارع واحد متکلم، میں ڈھانپ لیتا ہوں۔ غَمْرُهُ غَمْرًا (ن) ڈھانپنا۔

زَمِيلٌ: ساتھی۔ شریک کار۔ جمع: زَمَلَاءٌ۔ زَمَلَهُ زَمَلًا (ن) کسی کے ساتھ سواری پر بیٹھنا۔ ہم رکاب ہونا۔

جَمِيلٌ: احسان۔ حسن سلوک (۲) خوبصورت۔ جمع: جُمَلَاءٌ۔ جَمَالَ (ک) خوبصورت ہونا۔

خوش اخلاق ہونا۔ یہاں موصوف محذوف ہے اَيُّ الْعَطَاءِ الْجَمِيلُ: خوبصورت عطیہ۔

أَنْزَلَ: مضارع واحد متکلم، میں مرتبہ دیتا ہوں۔ أَنْزَلَ فَلَانًا مَنْزِلَةً فَلَانًا (انفال) مرتبہ دینا۔ کسی

کا درجہ مقرر کرنا۔ اصل معنی ہیں: اتارنا۔ مَنْزِلَةٌ: مرتبہ، مرتبہ۔ جمع: مَنَازِلٌ۔

أَجَلَ: مضارع واحد متکلم، میں جگہ دیتا ہوں۔ أَحَلَّهُ إِخْلَالًا (انفال) جگہ دینا۔ کسی جگہ پر اتارنا۔

أَنْيَسٌ: اسم فاعل: ساتھی۔ دوست۔ جمع: أَنْسَاءٌ۔ أَنْسَأُ أَنْسَاءً (س، ک) مانوس ہونا۔ چاہنا۔

مَحَلٌّ: اسم ظرف: جگہ۔ مرتبہ۔ جمع: مَحَالٌّ۔ (۲) مصدر مبني از حَلَّ الْمَكَانَ حُلُولًا (ن) اترنا۔

رَيْسٌ: سربراہ۔ صدر۔ سید۔ جمع: رُؤَسَاءٌ۔ رَأْسٌ رِئَاسَةٌ (ف) صدر بننا۔ صدارت کرنا۔

أَوْدِعَ: مضارع واحد متکلم، میں امانت رکھتا ہوں۔ أَوْدَعَهُ إِيدَاعًا (انفال) امانت رکھنا۔

مَعَارِفٌ: واحد: مَعْرِفٌ: شناسا اور واقف کار لوگ، عَرَفَهُ مَعْرِفَةً (ض) پہچاننا۔

عَوَارِفٌ: واحد: عَارِفَةٌ: پہچاننے والی (۲) عطیہ، یہاں یہی مراد ہے اور فَاعِلَةٌ معنی مفعولہ ہے۔

أَوْلِيٌّ: مضارع واحد متکلم، میں دیدیتا ہوں۔ أَوْلَاهُ إِيْلَاءًا (انفال) مالک بنانا۔ عطا کرنا۔

مُرَافِقٌ: اسم فاعل، ساتھ رہنے والا۔ مراد: دوست۔ رَفِيقٌ هَدْمٌ۔ رَافِقُهُ مُرَافِقَةٌ: ساتھ رہنا۔

مَرَافِقٌ: ضرورت کی چیزیں۔ نفع بخش چیزیں۔ واحد: مَرَفِقٌ وَمَرَفِقٌ۔ مَرَافِقُ الْحَيَاةِ: ضروریات

زندگی۔ مَرَافِقُ الْمَنْزِلِ: گھر کے ضروری حصے، باورچی خانہ، غسل خانہ وغیرہ۔ رَفَقَهُ رَفَقًا (ن) نفع دینا۔

أَلَيْنُ: مضارع واحد متکلم، میں نرم کرتا ہوں۔ أَلَانَ الشَّيْءَ إِلَانَةً (افعال) نرم کرنا۔

قَالِي: اسم فاعل: دشمن۔ قَلَاةٌ قَلِيٌّ (س) دشمنی رکھنا۔ بغض رکھنا۔

فَانَدَه: باب سبغ سے جو مصدر متکمل لام ہوگا، وہ اسی وزن پر آئے گا، جیسے: بَلِيٌّ، قَلِيٌّ وغیرہ۔

أَدِينُمُ: مضارع واحد متکلم، میں ہمیشہ کرتا ہوں۔ أَدَامَهُ إِدَامَةً (افعال) قائم رکھنا۔ جاری رکھنا۔

تَسْتَأَلُ: پوچھتا چھ۔ تَحْقِيقٌ وَتَفْتِيشٌ۔ سَأَلَهُ عَنْهُ سُؤلاً وَتَسْتَأَلُ (ف) پوچھنا۔ معلوم کرنا۔

تَسْتَأَلُ مصدر ہے برائے مبالغہ اور جو مصدر بروزن تَفْعَالُ آتے ہیں، وہ مبالغہ کے لیے ہوتے ہیں۔

سَالِي: اسم فاعل۔ فراموش کرنے والا۔ بے تعلق اختیار کرنے والا۔ سَلَاةٌ سَلَوًا (ن) فراموش

کرنا۔ بے تعلق ہو جانا۔ دوستی ترک کرنا۔

أَرْضِي: مضارع واحد متکلم، میں راضی ہو جاتا ہوں۔ رَضِيَ رَضِيٌّ (س) رضامند ہونا۔ مان لینا۔

وَفَاءٌ: حقِ کامل۔ حق واجب۔ وَفَى بِالشَّيْءِ وَفَاءً (ض) پورا کرنا۔ پورا حق دینا۔

الْفَاءُ: حق سے کم۔ تھوڑی سی چیز۔ لَفَاءٌ حَقُّهُ لَفَاءً (ف) حق سے کم دینا۔ پورا حق دینا (اضداد)

أَقْعُ: مضارع واحد متکلم، میں قناعت کر لیتا ہوں۔ قَنِعَ قَنَاعَةً (س) تھوڑی مقدار پر راضی ہونا۔

جَزَاءٌ: بدلہ۔ جَزَاهُ بِكَذَا جَزَاءً (ض) اچھایا یا برابر بدلہ دینا۔

أَقْلُ: اسم تفضیل۔ بہت کم۔ کم سے کم۔ قَلَّ قَلَّةً (ض) کم ہونا۔ أَجْزَاءُ: واحد: جُزْءٌ: حصہ۔ ٹکڑا۔

لَا أَتَطَلَّمُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں ظلم کی فریاد نہیں کرتا ہوں۔ تَطَلَّمْتُ (تعمل) ظلم کی فریاد کرنا۔

أُظَلِّمُ: مضارع مجہول واحد متکلم، مجھ پر ظلم کیا جاتا ہے۔ ظَلَمَهُ ظُلْمًا (ض) ظلم کرنا۔ ناانصافی کرنا۔

لَا أَنْقِمُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں بدلہ نہیں لیتا ہوں۔ نَقِمَ مِنْهُ نَقْمًا (ض) بدلہ لینا۔

لَذَغٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے کانا۔ لَذَغَ لَذْغًا (ف) ڈسنا۔ ڈنک مارنا۔

أَرْقَمُ: چستکبر اسانپ۔ زہریلا سانپ۔ مراد: سخت ترین دشمن۔ جمع: أَرْقِمٌ۔

وَيْكٌ: مرکب ہے لفظ "وَيْ" اور "کاف" خطاب سے۔ وَيْ: برائے استعجاب یا برائے زجر و

توبیخ، یہ بصریوں کی رائے ہے۔ (۲) کو فیوں کے نزدیک وَيْ: بخفف ہے وَيْلٌ کا بمعنی ہلاکت۔ "لام"

حذف کر کے کاف خطاب بڑھا دیا گیا وَيْكٌ ہو گیا۔ یہ لفظ اظہار تعجب اور اظہار افسوس اور بددعا کے لیے

استعمال ہوتا ہے۔ معنی: تجھ پر افسوس ہے۔ تجھ پر تعجب ہے۔ تیرا ناس ہو۔ تو غارت ہو۔ کم بخت۔

يُضَنُّ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ بخل کیا جاتا ہے۔ ضَنَّ بِهِ ضَنْناً (س) انتہائی بخل کرنا۔

صَبِيْنٌ: صيغة مبالغة، انتہائی بخل کرنے والا (ر) فعلیل بمعنی مفعول یعنی مَصْنُوْنٌ: وہ شے جس میں بخل کیا جائے۔ یعنی قیمتی اور نفیس شے۔ جمع: أَصْنَاءُ۔

يُنَافِسُ: مضارع مچھول واحد مذکر غائب، اس کی خواہش کی جاتی ہے۔ نَافَسَهُ فِي الشَّيْءِ (مفاعلت) کسی بہتر کام میں مسابقت کرنا۔ خواہش کرنا۔

ثَمِيْنٌ: اسم فاعل: قیمتی۔ بیش قیمت شے۔ ثَمُنٌ ثَمَانَةٌ (ک) بیش قیمت ہونا۔

لَا أُجِبِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں قریب نہیں ہوتا ہوں۔ اُنِّي اِنِّيَانَا (ض) آتا۔ قریب ہونا۔

مُوَاتِي: اسم فاعل: موافق۔ وَاثَاهُ عَلَيَّ الْأُمْرُ مُوَاتَاةٌ وَوِثَاءَةٌ (مفاعلت) موافقت کرنا۔

لَا أُبْسِمُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں نشان نہیں لگاتا ہوں۔ وَسَمٌ وَسْمٌ (ض) نشان لگانا۔

عَاتِي: اسم فاعل: سرکش۔ مغرور۔ جمع: عُتَاةٌ. عَتَا عُتُوًّا وَعَيْتًا (ن) سرکشی کرنا، تکبر کرنا۔

مُرَاعَاةٌ: رعایت، پاسداری۔ رَاعَاهُ مُرَاعَاةً (مفاعلت) حقوق کا خیال رکھنا، لحاظ کرنا، رعایت کرنا۔

لَا أَصَافِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں خالص تعلق نہیں کرتا ہوں۔ صَافَاهُ مُصَافَاةً (مفاعلت)

خالص دوستی کرنا۔ خالص محبت کرنا۔

يَأْبِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ انکار کرتا ہے۔ اُبِي اِبْنَاءُ (ض، ف) انکار کرنا۔ ناپسند کرنا۔

لَا أُوْجِبِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں بھائی نہیں بناتا ہوں۔ آخَاهُ مُوْأَخَاةً (مفاعلت) بھائی بنانا۔

يُلْغِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ختم کر دیتا ہے۔ اَلْغَى الشَّيْءَ اِلْغَاءً (افعال) ختم کرنا۔

أَوْجِسِي: واحد: أُحْيِيَّةٌ يَا أُحْيِيَّةُ: رشتہ۔ رابطہ۔ تعلق۔ اصل معنی: وہ رسی جسے دوہرا کر کے زمین

میں گاڑا جائے اور اس کا حلقہ نما حصہ باہر نکلا رہے، اس میں جانوروں کو باندھتے ہیں۔

لَا أُمَالِي: مضارع منفی، میں مدد نہیں کرتا ہوں، مَالَاهُ عَلَيَّ الْأُمْرُ مَمَالَاةٌ وَمِالَاءَةٌ (مفاعلت) مدد کرنا۔

يُخَيِّبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ امید پر پانی پھیر دیتا ہے۔ خَيَّبَ أَمَلَهُ (تفعیل) امید پر

پانی پھیرنا۔ أَمَالِي: واحد: أَمَلٌ: امید۔ تَوَقَّعَ - أَمَلَهُ أَمَلَانٌ (ن) امید کرنا۔

لَا أُبْسَالِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں پروا نہیں کرتا ہوں۔ بَسَالِي بِهِ مُبَالَاةً (مفاعلت) پروا

کرنا۔ توجہ دینا۔ یہ مصدر ہمیشہ منفی استعمال ہوتا ہے۔

صَرَمٌ: ناضی، اس نے کاٹ دیا۔ صَرَفَهُ صَرْمًا (ض) کاٹنا۔

جَبَالٌ: واحد: حَبَلٌ: رسی۔ مراد: تعلق اور رشتہ۔

لَا أَدَارِي: مضارع منفی، میں دل جوئی نہیں کرتا ہوں۔ دَارَاهُ مَدَارَاهُ (مفاعلت) دل جوئی کرنا۔
مَقْدَارٌ: حیثیت۔ رتبہ۔ جمع: مَقَادِيرُ۔ قَدَرٌ فَلَانَا قَدْرًا (ض) قدر کرنا۔ رتبہ دینا۔

زِمَامٌ: لگام۔ باگ ڈور۔ جمع: أَزِمَةٌ۔ ذِمَامٌ: عہد و پیمان۔ ذمہ داری۔ جمع: أَدِمَّةٌ وَذِمَائِمٌ۔

يُخْفِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عہد توڑتا ہے۔ أَخْفَرَ الْعَهْدَ (افعال) عہد توڑ ڈالنا۔

وَدَادٌ: دوستی، محبت، تعلق۔ وَدَّهٌ وَدًّا وَوَدَادًا (س) محبت کرنا۔ دوستی کرنا۔ مُوَادَّةٌ وَوَدَادًا (مفاعلت)۔

أَضْدَادٌ: واحد: ضِدٌّ۔ صیغہ صفت، مخالف، دشمن۔ ضَدُّهُ ضِدًّا (ن) دشمنی میں غالب آنا۔

لَا أَدْعُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں ترک نہیں کرتا ہوں۔ وَدَعَ الشَّيْءَ وَذَعَا (ف) چھوڑنا۔

اس مصدر سے ماضی اور اسم فاعل قلیل الاستعمال ہے۔

إِعَادٌ: دہمکی۔ أَوْعَدَهُ إِعَادًا (افعال) ڈرانا۔ دہمکی دینا۔

مُعَادِيٌّ: اسم فاعل: دشمن۔ مخالف۔ عَادَاهُ مُعَادَاةٌ وَعَدَاءٌ (فاعلت) دشمنی کرنا۔ مخالفت کرنا۔

لَا أَعْرَسُ: مضارع منفی واحد متکلم، میں پودا نہیں لگاتا ہوں۔ عَرَسَ عَرَسًا (ض) پودا لگانا۔

أَيَادِيٌّ: (جمع الجمع) ہاتھوں کی جمع: اور أَيَدِيٌّ: ہاتھوں کی جمع۔ جب ہاتھوں کے معنی نعمت کے

ہوں، تو اہل عرب عموماً اس کی جمع: أَيَادِيٌّ لاتے ہیں۔ اور جب ہاتھ کے معنی ہوں، تو أَيَدِيٌّ:

أَعَادِيٌّ: (جمع الجمع) آغذاہ کی جمع اور آغذَاء. عَدُوٌّ: جمع: دشمن۔

وَلَا أَسْمَحُ بِمَوَاسَاتِي لِمَنْ يَفْرَحُ بِمَسَاآتِي، وَلَا أُرَى الْبِفَاتِي إِلَى مَنْ يُشْمَتُ بِوَفَاتِي،

وَلَا أُخْصُ بِجِبَانِي إِلَّا أَحْبَابِي، وَلَا أَسْتَطِبُّ لِدَانِي، غَيْرَ أَوْدَانِي، وَلَا أَمْلِكُ خُلْتِي مَنْ

لَا يَسُدُّ خَلْتِي، وَلَا أَصْفِي نَيْتِي لِمَنْ يَتَمَنَّى مَنِيَّتِي، وَلَا أَخْلِصُ دُعَائِي لِمَنْ لَا يَفْعَمُ وَعَائِي،

وَلَا أَفْرَعُ نَسَائِي عَلَى مَنْ يَفْرَعُ إِنَائِي، وَمَنْ حَكَمَ بِأَنْ أُبَدَّلَ وَتَخَزَنَ؛ وَالْبَيْنَ وَتَخَشَنَ؛

وَأَذُوبَ وَتَجْمَدَ؛ وَأَذْكَوَ وَتَخْمَدَ! لَا وَاللَّهِ، بَلْ نَوَازُونَ فِي الْمَقَالِ وَزَنَ الْمِثْقَالِ،

وَتَحَادِي فِي الْفَعَالِ سَدَرَ الْعَالِ: حَتَّى نَأْسُ الْعُدَّانِ، وَنُهْمِي الْبُخْرَانِ،

ترجمہ: اور نہ میں اس شخص کے لیے، جو میری برائی پر خوش ہوتا ہو دل کھول کر مدد کرتا ہوں۔ اور

نہ میں اس شخص کی طرف التفات مناسب سمجھتا ہوں جو میری وفات پر خوش منائے اور نہ میں اپنے

دوستوں کے سوا کسی کو اپنے عطیات سے خاص کرتا ہوں (دوسرا ترجمہ: اور نہ میں اپنے عطیات اپنے

دوستوں کے سوا کسی کے لیے مخصوص کرتا ہوں) اور نہ میں اپنی بیماری کے لیے اپنے دوستوں کے سوا کسی سے دوا حاصل کرتا ہوں۔ اور نہ میں اپنی دوستی کا مالک ایسے شخص کو بناتا ہوں، جو میری ضرورت پوری نہ کرتا ہو۔ اور نہ میں اپنی نیت اُس آدمی کے لیے صاف رکھتا ہوں، جو میری موت کا متنبی ہمہ اور نہ اس آدمی کے لیے اپنی خالص دعا کرتا ہوں، جو میرا برتن پر نہ کرتا ہو (ضرورت پوری نہ کرتا ہو) اور نہ میں اپنی تعریف ایسے آدمی کے لیے مکمل کرتا ہوں، جو میرا برتن بالکل خالی کر دیتا ہو۔ اور یہ کس نے حکم لگایا کہ میں خرچ کروں اور تم جمع کرو، میں نرم بنوں اور تم سخت مزاج بنو، میں (دوستی میں) گھلتا رہوں اور تم بے حس بنے رہو؛ میں روشن رہوں اور تم بچھے رہو۔ نہیں! خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا؛ بلکہ ہم گفتگو میں ترازو کے وزن کی طرح برابر رہیں گے۔ اور افعال میں جوتوں کی یکسانیت کے مانند برابر رہیں گے؛ تاکہ ہم باہمی نقصان سے محفوظ رہیں اور باہمی کینہ سے بچے رہیں۔

تحقیق: أَسْمَحُ: مضارع واحد متکلم، میں دل کھول کر مدد کرتا ہوں۔ سَمَحَ لَهُ بِكَذَا مَسْمُوحًا وَمَسْمُوحَةً (ف) سخاوت کرنا۔ لئانا۔ دل کھول کر دینا۔

مُواَسَاةٌ: ہمدردی۔ مدد۔ آمَسَى مُواَسَاةً (مفاعت) ہمدردی کرنا۔

يَفْرُحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ خوش ہوتا ہے۔ فَرِحَ بِهِ فَرَحًا (س) خوش ہونا۔

مَسَاءَتٌ: واحد: مَسَاءَةٌ: برائی۔ عیب۔ سَاءَ الشَّيْءُ سَوْءًا وَمَسَاءَةٌ (ن) برا ہونا۔

أَرَى: مضارع واحد متکلم، میں مناسب سمجھتا ہوں۔ رَأَى زَوْيَةً (ف) مناسب سمجھنا۔ دیکھنا۔

يَسْمَتُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ خوش منائے۔ سَمِتَ بِهِ سَمَاتَةً (س) مصیبت پر خوش ہونا۔

أَخْصُ: مضارع واحد متکلم، میں خاص کرتا ہوں۔ خَصَّ بِشَيْءٍ خَصًّا وَخُصُوصًا (ن) خاص کرنا۔

جِبَاءٌ: عطیہ۔ جَمْعُ: أَحْبَابَةٌ. جِبَاءٌ حَبِئُوا وَجِبَاءٌ (ن) عطاء کرنا۔

أَجْبَاءٌ: واحد: حَبِيبٌ: دوست۔ محبوب، عاشق۔ حَبَّه حُبًّا (س) چاہنا، محبت کرنا۔

أَسْتَطِبُّ: مضارع واحد متکلم، میں دوا حاصل کرتا ہوں۔ اسْتَطَبَّ لِذَاتِهِ (استعمال) علاج کرنا۔

أَوْدَاءٌ: واحد: وَدِيدٌ: صیغہ صفت۔ محبت کرنے والا۔ دوست۔ وَدَّهْ وَذًا (س) محبت کرنا۔

أَمْلَكُ: مضارع واحد متکلم، میں مالک بناتا ہوں۔ مَلَكَه (تفعل) مالک بنانا۔

خُلَّةٌ: دوستی۔ گہری اور چچی محبت (۲) دوست، جمع: خِلَالٌ. خُلَّةٌ: ضرورت۔ جمع: خِلَالٌ.

يَسُدُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پوری کرتا ہے۔ سَدَّ الْحَاجَةَ سَدًّا (ن) ضرورت پوری کرنا۔

أَصْفَى: مضارع واحد متکلم، میں صاف کرتا ہوں۔ صَفَّاهُ تَصْفِيَةً (تفعلیل) صاف کرنا۔

يَمْنَى: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تمنا کرتا ہے۔ تَمْنَاهُ تَمْنِيًّا (تفعلیل) آرزو کرنا۔

مَنِيَّةٌ: موت، فیصلہ الہی۔ جمع: مَنِيَّاتٌ۔ مَنِيَّ اللّٰهُ الأَمْرُ مَنِيًّا (ض) مقدر اور مقرر کرنا۔

أَخْلَصَ: مضارع واحد متکلم، میں خالص کرتا ہوں۔ أَخْلَصَهُ إِخْلَاصًا (افعال) خالص بنانا۔

دُعَاءٌ: دعا، پکار۔ دُعَاةٌ دُعَاءٌ (ن) دعا کرنا۔ دُعَاغَلِيْهِ دُعَاءٌ: بدو دعا کرنا۔

يُفْعِمُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پُر کرتا ہے۔ أَفْعِمِ الوُعَاءَ (افعال) پُر کرنا۔ لبالب بھرنا۔

وَعَاءٌ: برتن، وہ شے جس میں کوئی چیز محفوظ رکھی جائے۔ جمع: أَوْعِيَةٌ۔ وَعَاهُ وَغِيًّا (ض) محفوظ کرنا۔

أَفْرِغْ: مضارع واحد متکلم، میں مکمل کرتا ہوں۔ أَفْرِغْهُ (افعال) بہانا، خالی کرنا۔ مجازاً: مکمل کرنا۔

ثَنَاءٌ: تعریف۔ مدح۔ جمع: أَثْنِيَّةٌ۔ إِنَاءٌ: برتن۔ جمع: آئِيَةٌ۔ جمع الجمع: أَوَائِي۔

يُفَرِّغُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بالکل خالی کر دیتا ہے۔ فَرِّغِ الإِنَاءَ (تفعلیل) بالکل خالی کرنا۔

حَكَمٌ: ناضی واحد مذکر غائب، اس نے حکم لگایا۔ حَكَمَ بِالْأَمْرِ حُكْمًا (ن) حکم لگانا۔ فیصلہ کرنا۔

تَخْزُنُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو جمع کرے۔ خَزَنَهُ خَزْنًا (ن) جمع کرنا۔ مال جمع کرنا۔

الْإِنِّ: مضارع واحد متکلم، میں نرم ہوں۔ لَا نَ لِنِنَا (ض) نرم ہونا۔

تَخْشِنُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو سخت مزاج بنے۔ خَشِنَ خُشُونَةً (ک) کھر درا ہونا، سخت ہونا۔

أَذْوَبٌ: مضارع واحد متکلم، میں گھلتا رہوں۔ ذَابَ ذَوْنًا (ن) گھل جانا۔ پکھل جانا۔

تَجْمُدُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو بے حس بنا ہے۔ جَمَدَ جُمُودًا (ن) جمہد ہونا۔ بے حس ہونا۔

أَذْكُو: مضارع واحد متکلم، میں روشن رہوں۔ ذَكَبَتِ النَّارُ ذُكُوءًا (ن) آگ تیز ہونا۔ روشن ہونا۔

تَخْمُدُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو بجھا رہے۔ خَمَدَتِ النَّارُ خُمُودًا (ن) بجھنا۔ مدہم ہونا۔

تَوَازُنٌ: مضارع جمع متکلم، ہم برابر ہیں گے۔ تَوَازَنَ (تقابل) وزن میں برابر ہونا۔

مِثْقَالٌ: ہر گز وزن۔ ترازو۔ جمع: مِثْقَالٌ۔ نَقَلَ ثِقَالَةً (ک) بوجھل ہونا۔

تَتَحَادَى: مضارع جمع متکلم، ہم برابر ہیں گے۔ تَتَحَادَى (تقابل) ایک دوسرے کے بالمقابل

ہونا، یا ہم برابر ہونا۔ یکساں ہونا۔ فِعَالٌ۔ وَاحِدٌ: فَعَلٌ: کام۔ فَعَلٌ فَعْلًا (ف) کرنا۔ بنانا۔

حَدَوُ: برابری، یکسانیت۔ حَدَا حَدَوًا (ن) ایک جوتے کو دوسرے کے برابر کاٹنا۔ نقش قدم پر چلنا۔

نِعَالٌ: واحد: نَعْلٌ: جھیل، جوتا (۲) وہ لہا جو پائے کے پیر میں لگایا جاتا ہے۔

نَامَنْ: مضارع جمع متکلم، ہم محفوظ رہیں۔ اَمِنَ اَمْنًا (س) محفوظ رہنا۔ بے خوف ہونا۔
 تَغَابَنُ: باہمی نقصان (تقابل) باہم نقصان اٹھانا۔ باہم دھوکہ کھانا۔
 نُكْفِي: مضارع مجہول جمع متکلم، ہم محفوظ رہیں۔ كَفَاهُ اللّٰهُ فَلَانًا كِفَايَةً (ض) محفوظ رکھنا۔
 تَضَاعَنُ: باہمی کینہ زوری۔ باہمی دشمنی (تقابل) ایک دوسرے سے کینہ رکھنا۔

وَالَا فَلِمَ اَعْلَكَ وَتَعْلِيَنِي، وَاُقَلِّكَ وَتَسْتَقْلِنِي، وَاَجْتَرِحُ لَكَ وَتَجْرَحُنِي، وَاَسْرَحُ
 اِلَيْكَ وَتَسْرَحُنِي. وَكَيْفَ يُجْتَلَبُ اِنْصَافٌ بِضِيْمٍ، وَاَنْتَى تُشْرِقُ شَمْسٌ مَعَ غَيْمٍ!
 وَمَتَى اَصْحَبٌ وُدٌّ بَعْسُفٍ، وَاَيُّ حَرٍّ رَضِي بِخَطِئَةٍ حَسْفٍ! وَلِلّٰهِ اَبْوُكَ حَيْثُ يَقُولُ:

ترجمہ: روزنہ میں تم کو کیوں سیراب کروں، جب کہ تم مجھے بیمار بناؤ۔ میں تمہیں اونچا اٹھاؤں اور
 تم مجھے کم حیثیت سمجھتے رہو؛ میں تمہارے لیے کمائی کروں اور تم مجھے زخمی کرو؛ میں تمہارے قریب آؤں
 اور تم مجھے دور کرو۔ ظلم کے ساتھ انصاف کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے! آبر کی موجودگی میں سورج کیسے چمک
 سکتا ہے! تشدد کے ذریعہ دوستی کب قابو میں آئی ہے اور کونسا شریف انسان ہے، جو ذلت کی حالت سے
 مطمئن ہوا ہو۔..... اور اللہ ہی کے لیے ہے تیرا باپ یعنی تیرے باپ کا کمال (مراد ابو زید) جبکہ وہ کہے:

تحقیق: اَعْلُ: مضارع واحد متکلم، میں سیراب کروں۔ عْلَهُ عَلًا وَعَلَلًا (ن) بار بار پلانا۔
 تَعْلُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو بیمار بناتا ہے۔ اَعْلُ فَلَانًا اِغْلَالًا (افعال) بیمار بنانا۔
 اَقِلُّ: مضارع واحد متکلم، میں اونچا اٹھاؤں۔ اَقْلُهُ اِقْلَالًا (افعال) بلند کرنا۔ اونچا اٹھانا۔
 تَسْتَقِلُّ: مضارع واحد مذکر حاضر، تم کم حیثیت سمجھتے ہو۔ اسْتَقَلَّهُ (استعمال) کم سمجھنا۔ ذلیل سمجھنا۔
 اَجْتَرِحُ: مضارع واحد متکلم، میں کمائی کروں۔ اَجْتَرَحَهُ (افعال) کمائی کرنا۔ کمانا۔
 تَجْرَحُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو زخمی کرتا ہے۔ جَرَحَهُ جَرَحًا (ف) زخمی کرنا۔ زخم لگانا۔
 اَسْرَحُ: مضارع واحد متکلم، میں قریب آؤں۔ سَرَحَ اِلَيْهِ سُرُوْحًا (ف) قریب ہونا۔ تیزی
 سے کسی کے پاس جانا۔

تَسْرَحُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو دور کرتا ہے۔ سَرَحَهُ (تفعیل) چھوڑنا (۲) دور کرنا۔
 يُجْتَلَبُ: مضارع مجہول، وہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اِجْتَلَبَ الشَّيْءُ (افعال) حاصل کرنا۔
 ضِيْمٌ: ظلم۔ نا انصافی۔ جمع: ضِيُوْمٌ۔ ضَامَةٌ ضِيْمًا (ض) ظلم کرنا۔

اُنسی: اس کی دو قسمیں ہیں: اُنسی استغہامیہ بمعنی: اَین، معنی، کیف (کہاں سے، کب۔ کیسے) (۲) اُنسی شرطیہ بمعنی: جہاں۔ یہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے: اُنسی تَجَلِسُ أَجْلِسُ: جہاں تو بیٹھے گا، میں بیٹھوں گا۔ یہاں اُنسی استغہامیہ بمعنی کیف ہے۔

تَشْرِقُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ چمکتا ہے۔ اَشْرَقَ اِشْرَاقًا (افعال) چمکنا۔ طلوع ہونا۔
شَمْسٌ: آفتاب۔ جمع: شُمُوسٌ — غَيْمٌ: بادل۔ اَبْرٌ: گھٹا۔ جمع: غُيُومٌ وَغِيَامٌ۔
أَصْحَبَ: ناصی، وہ قابو میں آیا۔ أَصْحَبَ الرَّجُلُ (افعال) دوستی والا ہونا (۲) مشکل سے قابو میں آنا۔ وَدٌّ: دوستی، محبت وَدَّةٌ وَوَدًّا (س) محبت کرنا۔ عَسَفَ: تشدد، ظلم، عَسَفَهُ عَسْفًا (ض) ظلم کرنا۔
رَضِي: ناصی واحد مذکر غائب، وہ مطمئن ہوا۔ رَضِيَ بِكَذَا رَضِي (س) رضامند ہونا۔
خَطَطَ: حالت۔ کام۔ عادت۔ مصیبت۔ مشکل کام۔ جمع: خُطَطٌ۔
خَسَفَ: ذلت، خَسَفَهُ خَسْفًا وَخُسُوفًا (ض) ذلیل کرنا۔

لِلَّهِ أَبُوكَ: یہ لفظ کسی اچھے کام پر تعجب کے لیے بولا جاتا ہے یعنی اللہ ہی کے لیے اس جیسے مرد کو پیدا کرنے کی قدرت ہے، جس سے کہ فعل صادر ہوا۔

- (۱) جَزَيْتُ مَنْ أَغْلَقَ بِي وَدَّةٌ ❊ جَزَاءٌ مَنْ يَنْبِي عَلَيَّ أَسِيهِ
- (۲) وَكَلْتُ لِلْجَلِّ كَمَا كَالِ لِي ❊ عَلَيَّ وَفَاءِ الْكَيْلِ أَوْ بَخْسِهِ
- (۳) وَلَمْ أُحْسِرْهُ وَشَرُّ الْوَرَى ❊ مَنْ يَوْمُهُ أَخْسَرُ مِنْ أَمْسِهِ
- (۴) وَكُلُّ مَنْ يَطْلُبُ عِنْدِي جَنِي ❊ فَمَالَهُ إِلَّا جَنِي غَرَسِهِ
- (۵) لَا أَبْتَغِي الْغَبْنَ وَلَا أَنْبِي ❊ بِصَفْقَةِ الْمَغْبُونِ فِي حَيْبِهِ
- (۶) وَلَسْتُ بِالْمَوْجِبِ حَقًّا لِمَنْ ❊ لَا يُوجِبُ الْحَقُّ عَلَيَّ نَفْسِهِ
- (۷) وَرُبَّ مَذَاقِ الْهَوَى خَالِنِي ❊ أَضَدُّهُ الْوُدُّ عَلَيَّ لَبْسِهِ
- (۸) وَمَادَرِي مِنْ جَهْلِهِ أَنْبِي ❊ أَقْضِي غَرِيمِي الدِّينَ مِنْ جَنْبِهِ
- (۹) فَاهْجُرْ مَنْ اسْتَعْبَاكَ هَجْرَ الْقَلْبِي ❊ وَهَبْهُ كَالْمَلْحُودِ فِي رَمْسِهِ
- ۱۰ وَالْبَسَ لِمَنْ فِي وَضْلِهِ لَبْسَةٌ ❊ لِبَاسَ مَنْ يُرْعَبُ عَنْ أَنْبِسِهِ
- ۱۱ وَلَا تُرَجِّحِ الْوُدَّ مِمَّنْ يَسْرِي ❊ أَنْكَ مُخْتَاَجٌ إِلَيَّ قَلْبِسِهِ

ترجمہ: ① میں بدلہ دیتا ہوں اس شخص کو، جو میرے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے، اس شخص کا سا بدلہ، جو عمارت بناتا ہو اس تعلق ہی کی بنیاد پر۔ ② اور میں دوست کے لیے اسی طرح وزن کرتا ہوں، جس طرح وہ میرے لیے وزن کرتا ہے: پیانے کو بھر کر یا اس کو کم کر کے۔ ③ اور میں اس کو خسارے میں مبتلا نہیں کرتا، جب کہ بدترین مخلوق وہ ہے، جس کا زمانہ حاضر اس کے ماضی کے مقابلے میں زیادہ گھانے کا ہو۔ ④ اور ہر وہ شخص جو میرے پاس پھل طلب کرتا ہے، تو اس کے لیے اس کے (لگانے ہوئے) درخت کے پھل کے سوا کوئی پھل نہیں ہے۔ ⑤ نہ میں دھوکہ دینا چاہتا ہوں اور نہ اس آدمی کا سامعہ کر کے لوٹتا ہوں، جسے دھوکہ ہوا ہو اپنی سمجھ میں (یعنی میں نا سمجھ لوگوں کی طرح دھوکہ نہیں کھاتا) ⑥ اور میں اس شخص کے لیے کوئی حق (اپنے اوپر) واجب کرنے والا نہیں ہوں، جو اپنے پر کوئی حق لازم نہ کرتا ہو۔ ⑦ بعض ملاوٹی محبت کرنے والے مجھے سمجھتے ہیں کہ میں ان سے سچی دوستی کرونگا، ان کی تلبیس کے باوجود، ⑧ حالانکہ انھوں نے اپنی نادانی کے باعث یہ نہ جانا کہ میں اپنے قرض خواہ کو قرض کی ادائیگی اسی کی جنس سے کرتا ہوں؛ ⑨ اس لیے تم اس شخص سے جو تمہیں بے وقوف سمجھتا ہو، اس طرح ترک تعلق کرو جس طرح دشمن سے ہوتا ہے اور اسے ایسا سمجھ لو کہ وہ اپنی قبر میں دفنایا گیا ہے۔ ⑩ تم اس شخص کے لیے جس کے تعلق میں فریب ہو، ایسے آدمی کا لباس پہن لو، جس کے تعلق سے اعراض کیا جاتا ہو۔ ⑪ اور تم اس شخص سے دوستی کی امید نہ کرو، جو یہ سمجھتا ہو کہ تم اس کے پیسے کے محتاج ہو۔

تحقیق: جَزَيْتَ: ماضی واحد متکلم، میں نے بدلہ دیا۔ جَزَاهُ جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔ جَزَاءً: بدلہ۔
أَعْلَقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے قائم کیا۔ أَعْلَقَ بِهِ إِعْلَاقًا (افعال) وابستہ کرنا۔ لگانا۔
بَنَيْتَ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عمارت بناتا ہے۔ بَنَيْتَ بِنَاءً (ض) بنانا۔ تعمیر کرنا۔
أَسَّ: (بتلخیص الہزہ) بنیاد۔ جمع: إَسَاسٌ وَ أَسَاسٌ - أَسَاسٌ: بنیاد۔ جمع: أَسَاسٌ وَأَسَاسَاتٌ
أَسَّ الْبِنَاءِ أَسَانًا: بنیاد رکھنا۔ أَسَّنُهُ: کی ضمیر کا مرجع: وَدَّ: ہے اور "مَنْ" بھی ہو سکتا ہے۔
كَلَّمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے وزن کیا۔ كَلَّمْتُ فُلَانًا الْقَمْحَ كَيْلًا (ض) ناپ تول کرنا۔
 پیانہ سے وزن کرنا۔ اس کے دو مفعول ہوتے ہیں، کبھی مفعول اول پر "لام" داخل ہوتا ہے۔ جیسے:
كَلَّمْتُ لَهُ الطَّعَامَ كَيْلًا: پیانہ۔ جمع: أَكْيَالًا۔

جَلَّ: (بضم الجاء و کسر ہا) دوست، ہم عمر۔ ساتھی۔ جمع: أَخْلَالٌ - عَلِيٌّ: بمعنى مَعِجٍ وَ فَاءٌ: تکمیل، وَفَى بِالشَّيْءِ وَفَاءً (ض) پورا کرنا۔ حق واجب کو پورا پورا دینا۔

بَخَسَ: کمی، بَخَسَ الْكَيْلَ بَخْسًا (ف) پیمانہ یا تول میں کمی کرنا۔
 لَمْ أُخْسِرْ: مضارع واحد متکلم نفی جہد بلم، میں نے خسارے میں مبتلا نہیں کیا۔ خَسِرَهُ تَخْسِيرًا
 (تفعیل) نقصان میں مبتلا کرنا۔ بعض نسخوں میں لَمْ أُخْسِرْ ہے۔ افعال سے، معنی وہی ہیں۔
 وَرَى: بمعنی مخلوق۔ يَوْمٌ: دن (۲) زمانہ حاضر، آجکل، اب۔ جمع: أَيَّامٌ.
 أُخْسِرُ: اسم تفضیل، زیادہ گھائے والا۔ خَسِرَ خَسَارَةً (س) نقصان اٹھانا۔ گھانا ہونا۔
 أَمْسٌ: کل گذشتہ (۲) زمانہ ماضی۔ جمع: أَمْوَسٌ وَ أَمَاسٌ وَ أَمْسٌ.

جَنَى: پھل۔ حاصل۔ نتیجہ۔ جمع: أَجْنَاءٌ. جَنَى الثَّمَرَةَ جَنِيًا (ض) پھل توڑنا (۲) نتیجہ پانا۔
 غَرَسَ: پودا۔ جمع: أَغْرَاسٌ. غَرَسَ غَرْسًا (ض) درخت لگانا یا کسی شے کی پود لگانا۔
 لَا أُبَغِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں نہیں چاہتا ہوں۔ اِبْتَغَى اِبْتِغَاءً (اعتحال) پسند کرنا۔ چاہنا۔
 غَبِنٌ: دھوکہ۔ نقصان۔ غَبِنَ غَبْنًا (ن) دھوکہ دینا۔ مَغْبُوثٌ: اسم مفعول، فریب خوردہ۔
 لَا أُنْتِنِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں نہیں لوٹتا ہوں۔ اَنْتَنَى اِنْتِنَاءً (افعال) لوٹنا، مڑ جانا۔
 صَفَّقَ: معاملہ، بیچ، سودا۔ جمع: صَفَقَاتٌ. صَفَّقَ صَفْقًا (ض) سودا کرنے کے لیے ہاتھ کو ہاتھ پر مارنا۔
 حَسَّنَ: عقل۔ شعور۔ ادراک۔ حَسَّنَهُ حَسًّا وَ حَسِينًا (ن) محسوس کرنا۔ ادراک کرنا۔

مُوجِبٌ: اسم فاعل، واجب کرنے والا۔ أَوْجَبَهُ اِيجَابًا (انمال) واجب کرنا۔
 رُبٌّ: حرف جر برائے تقلیل یا برائے تکثیر یعنی اپنے مابعد کے قلیل الوقوع یا کثیر الوقوع ہونے پر
 دلالت کرتا ہے۔ اور اگر مابعد نکرہ ہو، تو اس کے قلیل الافراد یا کثیر الافراد ہونے پر دلالت کرتا
 ہے۔ ترجمہ: بعض۔ بہت سے۔ رُبٌّ: نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور حرف زائد کی حیثیت رکھتا ہے، جو کسی
 فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوتا ہے، (۲) رُبٌّ کے بعد اگر ماضی زائدہ ہو، تو اس صورت میں فعل اور
 معرفہ پر بھی داخل ہوتا ہے؛ لیکن کوئی عمل نہیں کرتا۔ رُبٌّ: تشدید اور تخفیف دونوں کے ساتھ
 استعمال ہوتا ہے، جبکہ اس کے بعد ماضی زائدہ ہو۔ جیسے رُبَّمَا وَرُبَّمَا۔

مَذَاقٌ: صیغہ مبالغہ۔ بہت زیادہ ملاوٹ کرنے والا۔ مَنَاقٌ۔ مَذَاقٌ مَذْقًا (ن) ملانا۔ آمیزش کرنا۔
 هَوَى: محبت۔ خواہش۔ عشق۔ جمع: أَهْوَاءٌ. هَوَيْتُهُ هَوِيًّا (س) محبت کرنا۔ چاہنا۔ خواہش کرنا۔
 خَالَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سمجھا۔ خَالَ الشَّيْءَ خَيْلًا وَ خَيْالًا (س) خیال کرنا۔
 گمان کرنا۔ پہلے معنی کی صورت میں ایک مفعول ہوگا۔ جیسے: خَلَّتْ أَنَّهُ ذَهَبَ اور دوسرے معنی کی

صورت میں دو مفعول ہوں گے۔ جیسے: خَلْتَهُ مَوْجُوذًا۔

أَصْدَقِي: مضارع واحد متکلم، میں سچی دوستی کرونگا۔ صَدَقَ الْوَدُّ صِدْقًا (ن) سچی دوستی کرنا۔

لَيْسَ: تلبیس۔ مکر و فریب۔ لَيْسَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ لَيْسًا (ض) خلط ملط کرنا۔ مشتبر اور پیچیدہ بنانا۔

مَا دَرَوِي: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے نہیں جانا۔ ذَوَاهُ دَوَايَةُ (ض) جانا۔ واقفیت حاصل کرنا۔

أَقْضِي: مضارع واحد متکلم، میں ادا دینگے کرتا ہوں۔ قَضَى الدَّيْنِ قَضَاءً (ض) ادا کرنا۔

غَرِيمٌ: قرض خواہ، صاحب دین (۲) مقروض، جمع: غُرَمَاءُ۔ غَرِمَ الدَّيْنِ غَرَامَةً (س) قرض ادا کرنا۔

ذَيْنٌ: قرض۔ حق۔ جمع: ذُيُونٌ۔ دَانَهُ ذَيْنًا (ض) قرض دینا۔

جَنَسٌ: ایسی ماہیت جس کے تحت مختلف انواع ہوں۔ معنی: قسم۔ جمع: أَجْنَسٌ۔

أَهْجُرُ: امر واحد حاضر، تو ترک تعلق کر دے۔ هَجُرَهُ هَجْرًا (ن) چھوڑنا۔ ترک تعلق کرنا۔

اسْتَفْعَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بے وقوف سمجھا۔ اسْتَفْعَاءً (استعمال) بے وقوف سمجھنا۔

قَلِيٌّ: مصدر بمعنی اسم فاعل: قَالَ: قَالِيٌّ۔ قَلَاهُ قَلِيٌّ (س) دشمنی کرنا۔ بغض رکھنا۔

هَبْ: اسم فعل بمعنی امر حاضر: احْسِبْ وَافْرَضْ بمعنی سمجھو۔

مَلْحُوذٌ: اسم مفعول۔ بمعنی مدنون۔ دُنَ كَمَا هُوَ۔ لَحَذَ لِحْذًا (ف) قبر میں اتارنا۔ قبر میں لٹکایا بنانا۔

رَمَسٌ: قبر۔ جمع: رُمُوسٌ۔ رَمَسَهُ رَمَسًا (ن) دفن کرنا۔

الْبَيْسُ: امر حاضر، تو پہن لے۔ لَيْسَ الثَّوْبُ لَيْسًا (س) پہننا۔

وَضَلٌّ: تعلق۔ میل جول۔ جمع: أَوْصَالٌ۔ وَضَلَّهُ بِكَذَابٍ وَضَلًا وَصِلَّةً (ض) ملانا۔ جوڑنا۔

لَيْسَةٌ: فریب، شبہ۔ لَيْسَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ لَيْسًا وَلَيْسَةً (ض) خلط ملط کرنا۔ مشتبر اور پیچیدہ بنانا۔

يُرْغَبُ: مضارع مجہول، اس سے اعراض کیا جاتا ہے۔ رَغِبَ عَنْهُ وَرَغْبَةً (س) اعراض کرنا۔

أَنْسٌ: تعلق۔ انسیت۔ أَنْسَ بِهِ أَنْسًا (س ک) مانوس ہونا۔ فَلَسٌ: نقد مال۔ جمع: فُلُوسٌ۔

لَا تُرَجَّحُ: نہی واحد حاضر، تو امید نہ رکھ۔ رَجَّاهُ تَرْجِيحَةً (تفعیل) امید قائم کرنا۔ امید رکھنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) جَوَزْتُ: فعل بافاعل، مَنْ: اسم موصول، أَعْلَقَ: فعل بافاعل، بِي: متعلق، وَدُّهُ: مرکب اضافی ہو کر

مفعول۔ أَعْلَقَ: فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ۔

جزاء: مضاف، مَنْ: اسم موصول، يَنْبِي: فعل بافاعل، عَلَيَّ اَمَّه: متعلق۔ يَنْبِي: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ، جزاء: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق ہوا جزئت: کا۔ جزئت: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ علیہ خبریہ ہوا۔

(۲) واو: حرف عطف، كَلْتُ: فعل بافاعل، لِلْخُل: متعلق اول۔ کاف: حرف جار، مَا: اسم موصول۔ كَال: فعل بافاعل، لِي: متعلق، كَال: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، مَا: اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ثانی، عَلَيَّ: حرف جار، وَفَاءِ الْكَيْلِ: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، اَوْ: حرف عطف، وَخَيْبِه: مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ثالث ہوا كَلْتُ: کے، كَلْتُ: فعل اپنے فاعل اور تینوں متعلقوں سے مل کر معطوف نایہ۔

(۳) واو: حرف عطف، لَمْ اُخْسِرْهُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔ مَسْرُ الْوَرْدِي: مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ مَنْ: اسم موصول۔ يَوْمُهُ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، اُخْسِرْ: اسم تفضیل بافاعل، مِنْ اَمْسِيهِ: متعلق۔ اُخْسِرْ: اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، يَوْمُهُ: مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ، اسم موصول، صلہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) واو: حرف عطف، كُنْتُ: فعل بافاعل، مَنْ: اسم موصول مضمّن معنی شرط، يَطْلُبُ: فعل بافاعل۔ عِنْدِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ۔ جَنِي: مفعول بہ، يَطْلُبُ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ كُنْتُ: کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مضمّن معنی شرط۔ قَا: جزائیہ، مَا: مشابہ بلیس، لَه: متعلق ہوا كَانَا: کے۔ كَانَا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، اِلَّا: حرف استثناء مفرغ۔ جَنِي: مضاف، غَرَبِه: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ اسم مؤخر۔ مَا: مشابہ بلیس اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر خبر مضمّن معنی جزاء۔ مبتدا مضمّن معنی شرط اپنی خبر مضمّن معنی جزاء سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔

(۵) لَا اَنْبِي الْعَيْنَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا اَنْشِي: فعل بافاعل، بَا: حرف جار، صَفْقَةَ: مضاف، الْفِلام: بمعنی الیدی: اسم موصول، مَغْبُونٌ: صیغہ اسم مفعول بانائب فاعل فِي جِسْمِه: متعلق۔ مَغْبُونٌ: صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا لَا اَنْشِي: کے، لَا اَنْشِي: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف نایہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۶) واو: حرف عطف، لَسْتُ: فعل ناقص، با: اسم، با: زائدہ۔ الْمَوْجِبُ: اسم فاعل با فاعل، حَقًّا: مفعول بہ، لام: حرف جار، مَن: اسم موصول، لَا يُوجِبُ: فعل با فاعل۔ الْحَقُّ: مفعول بہ، عَلَيَّ: ضمیر مفعول بہ، عَلَيَّ: متعلق۔ لَا يُوجِبُ: فعل با فاعل اور مفعول بہ متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول، صلہ سے مل کر جرور۔ جار با جرور متعلق ہوا الْمَوْجِبُ: کے۔ الْمَوْجِبُ: ضمیر اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ متعلق سے مل کر خبر۔ لَسْتُ: فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۷) واو: حرف عطف، رُبُّ: حرف جر زائدہ۔ مَسْأَلُ الْهَوَى: مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ خَالَ: فعل با فاعل نون: وقایہ، ی: ضمیر مفعول بہ ذوالحال۔ أَصْدُقُ: فعل با فاعل، هُ: ضمیر مفعول بہ اول۔ الْوُدُّ: مفعول بہ ثانی، عَلَيَّ: لَبْسِہ: متعلق۔ أَصْدُقُ: فعل با فاعل، دونوں مفعول بہ اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال، حال سے مل کر مفعول بہ۔ خَالَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) واو: حرف عطف، مَسَدَرَى: فعل با فاعل۔ مَن جَهْلِلِه: متعلق۔ اُنَّ: حرف مشبہ بالفعل۔ ن: وقایہ، ی: ضمیر اسم۔ أَقْضِي: فعل با فاعل۔ غَرِيْبِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ اول۔ الدِّين: مفعول بہ ثانی، مَن جَنْسِيہ: متعلق۔ أَقْضِي: فعل اپنے فاعل، دونوں مفعولوں اور متعلق سے مل کر خبر، اُنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفرود کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ ہوا مَسَدَرَى: کا۔ مَسَدَرَى: فعل اپنے فاعل۔ مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۹) فَا: تفریعیہ، اَهْجُرُ: فعل با فاعل، مَن: اسم موصول۔ اِسْتَفْبَاكَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول، صلہ سے مل کر مفعول بہ۔ هَجَرَ الْقَلْبِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول مطلق ہوا اَهْجُرُ: کا۔ اَهْجُرُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف ثانیہ۔

واو: حرف عطف، هَبَّ: اسم فعل بمعنی امر حاضر (متعدی بدو مفعول) هُ: ضمیر مفعول بہ اول۔ کاف: بمعنی مثل مضاف، الف لام بمعنی الٰہی۔ اسم موصول۔ مَلَّحُوذٌ: صیغہ اسم مفعول بانائب فاعل فِي وَنْسِيہ: متعلق۔ مَلَّحُوذٌ: صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول، صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا کاف بمعنی مثل۔ کا۔ مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی۔ هَبَّ: اسم فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوف و تفریعیہ ہوا۔

(۱۰) واو: حرف عطف۔ اَلْبَسَ: فعل با فاعل۔ لام: حرف جار، مَن: اسم موصول، فِي وَصْلِيہ: متعلق ہوا فَايْتَةُ: کے۔ فَايْتَةُ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ لَبْسَةُ: مبتدا مؤخر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر

۹ صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اِبْسَسْ کے لِبَاسٍ: مضاف، مَنّ: اسم موصول، يُرْعَبُ: فعل بانائب فاعل، عَن اُنْسِهِ: متعلق، يُرْعَبُ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا لِبَاسٍ: کا۔ مضاف بامضاف الیہ مفعول مطلق ہوا اِبْسَسْ: کا۔ اِبْسَسْ: فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۱) واو: حرف عطف۔ لَأَمْرُجُ: فعل بافاعل۔ الْوُذُ: مفعول بہ، مِنْ: حرف جار، مَنّ: اسم موصول۔ یَورِی: فعل بافاعل (متعدی) بدو مفعول ہے کیونکہ یہ افعال تلوّب میں سے ہے، یعنی گمان کرنا) اَنْ: حرف مشبہ بالفعل، کاف: ضمیر اسم، مُخْتَجَّجٌ: اسم مفعول بانائب فاعل، اِلَی فَلَیْسَہ: متعلق۔ مُخْتَجَّجٌ: اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر، خَبر، اَنْ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ ہوا یَورِی: کا، یَورِی: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا لَأَمْرُجُ: کے، لَأَمْرُجُ: فعل بافاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۸ فائدہ: یَورِی: افعال تلوّب میں سے ہے جو دو مفعولوں کا تقاضہ کرتا ہے، یہاں اَنْ: کے اسم و خبر دو مفعولوں کے قائم مقام ہیں۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ: فَلَمَّا وَعَيْتُ مَا ذَارَ بَيْنَهُمَا، تَفْتُ إِلَى أَنْ أُعْرِفَ
عَيْنَهُمَا، فَلَمَّا لَاحَ ابْنُ ذُكَاءَ، وَالْحَفَّ النَّجْوُ الصِّيَاءَ، غَدَوْتُ قَبْلَ اسْتِفْلَالِ
الرِّكَابِ، وَلَا اغْيِدَاءَ الْغُرَابِ، وَجَعَلْتُ اسْتَقْرِي صَوْبَ الصَّوْتِ اللَّيْلِيِّ،
وَأَتَوَسَّمُ الْوُجُوهُ بِالنَّظَرِ الْجَلْبِيِّ، إِلَى أَنْ لَمَحْتُ أَبَا زَيْدٍ وَابْنَهُ يَتَحَادَثَانِ، وَعَلَيْهِمَا
بُرْدَانِ رَثَانِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا نَجِيًّا لَيْلِي. وَصَاحِبًا رَوَيْتِي. فَقَصَدْتُهُمَا قَصْدَ
كَلْبِ بِدَمَائِهِمَا، رَاثٍ لِرَثَائِهِمَا، وَأَبْتَهُمَا التَّحْوُلَ إِلَى رَحْلِي، وَالتَّحْكَمَ فِي
كُفْرِي وَقَلْبِي، وَطَفِقْتُ أُسِيرَ بَيْنَ السَّيَارَةِ فَضْلَهُمَا، وَأَهْرُ الْأَعْوَادِ الْمُثْمِرَةَ
لَهُمَا، إِلَى أَنْ غَمِرًا بِالتَّحْلَانِ، وَاتَّخَذَا مِنَ التَّحْلَانِ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا: جب میں نے وہ گفتگو، جو ان دونوں کے درمیان ہو رہی تھی یاد کر لی، تو مجھے اس بات کا اشتیاق ہوا کہ میں ان دونوں کی ذات معلوم کروں۔ پس جب صبح (صادق) ہو گئی اور اس نے فضاء کو روشنی کا لباس اڑھادیا (ہر طرف روشنی پھیل گئی) تو میں اونٹنیوں کے روانہ

ہونے سے پہلے، سویرے اٹھا اور اتنا سویرے نہیں، جتنا کہ کوآ سویرے اٹھتا ہے (بلکہ اس سے بھی پہلے) اور میں رات والی آواز کی جہت کو تلاش کرنے لگا، اور گہری نظر سے چہروں کو شناخت کرنے لگا: یہاں تک کہ میں نے ابوزید اور اس کے بیٹے کو اس حالت میں دیکھ لیا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور ان پر دو بوسیدہ چادریں پڑی ہوئی تھیں۔ چنانچہ میں نے جان لیا کہ یہی ہیں رات کو باتیں کرنے والے اور میری روایت کے دو فرد (جن کے متعلق میں روایت کروں گا) پس میں ان دونوں کے پاس ایسے شخص کی طرح گیا، جو کہ ان کی خوش مزاجی پر فریفتہ ہو، اور ان کی خستہ حالی پر رحم کھانے والا ہو۔ اور میں نے ان دونوں کے لیے اپنے پالان میں منتقل ہونا اور اپنے تھوڑے بہت مال میں تصرف کرنا مباح کر دیا۔ اور میں قافلے میں ان کے کمال کو مشہور کرنے لگا۔ اور ان کے لیے پھل دار شاخوں کو ہلانے لگا: حتیٰ کہ وہ دونوں عطیات سے مغمور ہو گئے اور انھیں دوست بنا لیا گیا۔

تحقیق: وَغَيْثٌ: ماضی، میں نے یاد کر لی۔ وَعَنِ الْخَدِيثِ وَغَيْثًا (ض) یاد کرنا، محفوظ کرنا۔

ذَارٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ گھوما۔ ذَارٌ ذَوْرًا (ن) گھومنا۔ چکر لگانا۔ کلام کا جاری ہونا۔

تَقَّتْ: ماضی واحد متکلم، مجھے اشتیاق ہوا۔ تَقَّى إِلَيْهِ تَوْفًا وَتَوْفَانًا (ن) مشتاق ہونا۔ خواہش کرنا۔

ابن ذُكَّاءٍ: صبح۔ ذُكَّاءٌ: سورج۔ یہ لفظ معرّفہ ہے، غیر منصرف ہے، اس پر الف لام داخل نہیں ہوتا۔

أَلْحَفٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اڑھا دیا۔ أَلْحَفَ الثُّوبَ (افعال) کپڑا اڑھانا۔

جَوٌّ: نضا۔ ماحول۔ جمع: أَجْوَاءٌ — ضِيَاءٌ: روشنی۔ ضَاءٌ ضَوْءٌ أَوْ ضِيَاءٌ (ن) روشن ہونا۔ چمکانا۔

غَدَوْتُ: ماضی واحد متکلم، میں سویرے اٹھا۔ غَدَا غَدْوًا (ن) صبح سویرے اٹھنا۔ صبح سویرے چلنا۔

إِسْتِقْلَالٌ: رواگلی۔ سفر۔ إِسْتَقْلَلَ الرَّكَّابَ إِسْتِقْلَالًا (استعمال) سفر کرنا۔ روانہ ہونا۔

رَكَّابٌ: سواری کے اونٹ۔ واحد: رَاكِبَةٌ (من غیر لفظ) جمع: رُكَّابٌ۔

إِغْتِدَاءٌ (استعمال) صبح سویرے اٹھنا، چلنا۔ — غَرَابٌ: کوا۔ جمع: غُرَبَانٌ۔ جمع الجمع: غُرَابِيْبٌ۔

جَعَلْتُ: ماضی واحد متکلم فعل شروع جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کے آغاز کو بتلاتا ہے۔

أَسْتَفْرِي: مضارع واحد متکلم، میں تلاش کرتا ہوں۔ إِسْتَفْرَاءٌ (استعمال) تلاش و جستجو کرنا۔

صَوْبٌ: جہت۔ جانب۔ طرف۔ جمع: أَصْوَابٌ — صَوْتُ: آواز۔ جمع: أَصْوَاتٌ۔

أَتَوَسَّمُ: مضارع واحد متکلم، میں شناخت کرتا ہوں، تَوَسَّمُ الشَّيْءَ (تعلل) علامت سے پہچاننا۔

جَلِيٌّ: صیغہ صفت، واضح، روشن۔ أَلْظُرُّ الْجَلِيُّ: گہری نظر۔ جَلَاءُ الْأَمْرِ جَلَاءٌ (ن) واضح ہونا۔

- لَمَحَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے دیکھ لیا۔ لَمَحَ لَمَحَاتٍ (ف) دیکھنا۔
- يَتَحَادَثَانِ: مضارع تشبیه، وہ دونوں باتیں کر رہے ہیں۔ تَحَادَثٌ (تفاعل) باہم بات چیت کرنا۔
- بُرْدَانٌ: تشبیه۔ واحد: بُرْدٌ: دھاری دار یعنی چادر۔ جمع: اَبْرَادٌ وَبُرُودٌ۔
- رَثَانٌ: تشبیه۔ واحد: رَثٌ: صیغہ صفت، بوسیدہ۔ پرانا۔ رَثٌ رَثَانَةٌ (ض) بوسیدہ ہونا۔ پرانا ہونا۔
- نَجِيًّا: اصل میں نَجِيَّانَ ہے۔ واحد: نَجِيٌّ: صیغہ صفت۔ سرگوشی کرنے والا۔ ہم کلام۔ نَجَا فَلَانًا نَجْوًا وَنَجْوَى (ن) سرگوشی کرنا۔ آہستہ بات کرنا۔
- مُعْتَزِيٌّ: (یہ بعض نسخوں میں ہے "صَاحِبًا" کی جگہ) وہ شخص جس کی طرف نسبت کی گئی ہو۔ اسم مفعول اِزْ اِعْتِزَاءً (اعتمال) نسبت کرنا۔
- صَاحِبًا: اُمِّي صَاحِبَانِ: تشبیه۔ واحد: صَاحِبٌ: ساتھی۔ دوست۔ اسم فاعل اِزْ صَحْبَةٍ صُحْبَةٌ (س) ساتھ ہونا۔ ساتھ رہنا۔
- رِوَايَةٌ: قصہ، کہانی۔ رِوَى رِوَايَةً (ض) قصہ بیان کرنا۔ کہانی کہنا۔ روایت کرنا۔ بات نقل کرنا۔
- قَصِدْتُ: ماضی واحد متکلم، میں گیا۔ قَصِدُهُ قَصْدًا (ض) کسی کے پاس جانا۔
- كَلِفٌ: صیغہ صفت۔ فریفتہ۔ عاشق۔ كَلِفٌ بِالشَّيْءِ كَلْفًا (س) فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔
- ذِمَائَةٌ: خوش اخلاقی۔ نرم مزاجی۔ ذَمْتُ ذِمَائَةً (ك) خوش اخلاق ہونا۔ نرم مزاج ہونا۔
- رَأَيْتُ: اسم فاعل۔ مشفق۔ مہربان۔ رَحِمَ كُنْدَهُ رَأَيْتُ لَهُ رَفْوًا وَرَفَاءً (ن) رحم کرنا۔
- رَثَانَةٌ: شکستہ حالی۔ خستہ حالی۔ رَثٌ رَثَانَةٌ (ض) خستہ حال ہونا۔ پرانا ہونا۔ بوسیدہ ہونا۔
- أَبَحْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے مباح کر دیا۔ اِبَاحَةٌ (افعال) مباح کرنا۔ جائز کرنا۔
- تَحَوَّلٌ: (تفعل) منتقل ہونا۔ تَحَكَّمٌ: تَحَكَّمْتُ فِي أَمْرٍ (تفعل) خواہش کے مطابق تصرف کرنا۔
- كُنْفَرٌ: مال کثیر۔ قُلٌّ: مال قلیل۔ كُنْفَرٌ وَقُلٌّ سے مراد: ماحضریا کم و بیش سرمایہ۔
- طَفِيفٌ: فعل شروع۔ اَسِيرٌ: مضارع، میں مشہور کرتا ہوں۔ سَيَّرَ الْفَضْلُ (تفعل) مشہور کرنا۔
- سَيَّارَةٌ: اسم مبالغہ مؤنث، بہت چلنے والا، قافلہ۔ جمع: سَيَّارَاتٌ۔ سَارَ سَيَّرًا (ض) چلنا۔
- فَضْلٌ: کمال، جمع: أَفْضَالٌ۔ فَضَّلَ الرَّجُلُ فَضُولًا (ك) باکمال ہونا۔
- أَهْرٌ: مضارع واحد متکلم، میں ہلاتا ہوں۔ طَفِيفٌ أَهْرٌ: میں ہلانے لگا۔ هَرَّ هَرًّا (ن) ہلانا۔
- أَعْوَادٌ: واحد: عُوْدٌ: لکڑی (۲) شاخ یا ٹہنی، جس پر پھل لگا ہوا ہو۔ مطلقاً شاخ۔

مُشْمِرَةٌ: اسم فاعل مؤنث، پھلدار، نفع بخش، مفید۔ اَثْمَرَ الشَّجَرُ اِثْمَارًا (افعال) پھلدار ہونا۔
الْأَعْوَادُ الْمُشْمِرَةُ: پھل دار شاخیں، مراد: مالدار لوگ۔

عُمْرًا: ماضی مجہول تشبیہ مذکر غائب، وہ دونوں ڈھانک دیے گئے۔ عُمْرُهُ عُمْرًا (ن) ڈھانکتا۔
نُحْلَانٌ: عطیہ، ایسا عطیہ جو کسی طلب کے بغیر دیا جائے۔ بَعِ نَحْلٌ۔ نَحْلُهُ نَحْلًا (ف) عطا کرنا۔
اِتَّخَذَا: ماضی مجہول تشبیہ مذکر غائب، وہ دونوں بنا لیے گئے۔ اِتَّخَذَا: بناانا۔ اِتَّخَذَا (ف) اختیار کرنا (افعال)
خُلَّانٌ: واحد: خَلِيلٌ: دوست۔ گہرا سہمی۔ جمع ثانی: أَخِلَاءٌ۔

وَكُنَّا بِمَعْرَسٍ نَتَبَيَّنُ مِنْهُ بَنِيَّانَ الْفَرَى، وَنَتَنَوَّرُ نِيرَانَ الْقِرَى. فَلَمَّا رَأَى أَبُو زَيْدٍ
اِمْتِلَاءَ كَيْسِهِ، وَانْجِلَاءَ بُوسِهِ، قَالَ لِي: إِنَّ بَدَنِي قَدْ اِتَّسَخَ، وَدَرَنِي قَدْ رَسَخَ،
أَفْتَأْتَدُّ لِي فِي قَصْدِ قَرِيْبَةٍ لِأَسْتَجِمَّ؛ وَأَقْضِيْ هَذَا الْمُهْمَمَ؟ فَقُلْتُ: إِذَا شِئْتَ فَالْسُرْعَةَ
السَّرْعَةَ، وَالرَّجْعَةَ الرَّجْعَةَ، فَقَالَ: سَتَجِدُ مَطْلَعِيْ عَلَيْنِكَ، أَسْرَعَ مِنْ اِرْتِدَادِ طَرْفِكَ
إِلَيْكَ. ثُمَّ اسْتَنْ اِسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِي الْمَضْمَارِ، وَقَالَ لِابْنِهِ: بَدَارِ بَدَارًا وَلَمْ نَحْلِ أَنَّهُ
عَرٌّ، وَطَلَبَ الْمَفْرَ. فَلَيْسْنَا نَرْقُبُهُ رَقْبَةَ الْأَعْيَادِ، وَنَسْتَطْلِعُهُ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَادِ، إِلَى أَنْ
هَرِمَ النَّهَارَ، وَكَادَ جُرْفُ الْيَوْمِ يَنْهَارُ.

ترجمہ: اور ہم شب گذاری کے ایسے مقام میں تھے کہ جہاں سے ہم بستیوں کی عمارت دیکھ
رہے تھے اور مہمان نوازی کی آگ کی روشنی کو محسوس کر رہے تھے۔ پس جب ابو زید نے اپنی تھیلی کے پُر
ہو جانے اور اپنی تنگ دستی کے دور ہو جانے کو دیکھا، تو اس نے مجھ سے کہا کہ: میرا بدن میلا ہو چکا ہے اور
میرا میل کچیل جم چکا ہے؛ اس لیے کیا تم مجھے کسی بستی میں جانے کی اجازت دو گے؟ تاکہ میں غسل
کروں اور اس اہم کام کو انجام دے لوں۔ تو میں نے کہا: اگر تیرا ارادہ ہو، تو جلدی کر جلدی اور واپس
ہو واپس۔ تو اس نے کہا کہ: تم اپنے پاس میری آمد کو، اپنی نگاہ کے لوٹنے (پلک جھپکنے) سے بھی زیادہ
تیز پاؤ گے۔ پھر اس نے میدان میں گھوڑے کی طرح دوڑ لگائی اور اپنے بیٹے سے کہا: جلدی آ جلدی۔
اور ہم نے یہ نہ سمجھا کہ اس نے دھوکہ دیا ہے اور راہ فرار طلب کی ہے، چنانچہ ہم عید کے انتظار کی طرح
اس کا انتظار کرنے لگے اور اس کی خبر دریافت کرتے رہے، پیش رو دستوں اور جاسوسی کرنے والے
لوگوں سے، یہاں تک کہ دن اخیر ہو گیا اور دن کا کنارہ گرنے کو ہو گیا (یعنی دن کی کمزور ترین روشنی ختم

ہونے کے قریب ہوگی)

تحقیق: مَعْرُوسٌ: اسم ظرف: آخررات میں قیام کرنے کی جگہ۔ عَرَّسَ الْمَسَافِرُونَ تَعْرِيسًا (تفعل) آرام کے لئے آخرشب میں قیام کرنا۔

تَبَيَّنَ: مضارع جمع متکلم، ہم دیکھ رہے ہیں۔ تَبَيَّنَ الشَّيْءُ (تفعل) دیکھنا۔ معلوم کرنا۔
بَنِيَانٌ: نمارت۔ آبادی۔ بنی بناء و بُنْيَانًا (ض) تعمیر کرنا۔ قُرَى: واحد: قَرْيَةٌ: گاؤں۔ بستی۔
تَنَوَّرَ: مضارع جمع متکلم، ہم روشنی محسوس کر رہے ہیں۔ تَنَوَّرَ (تفعل) روشن ہونا (۲) روشنی محسوس کرنا۔
نَيْرَانٌ: واحد: نَارٌ: آگ۔ قُرَى: مہمان نوازی۔ قُرَى الصَّيْفِ قِرَى (ض) مہمان نوازی کرنا۔
اِمْتَلَأَ: پُر ہونا (انتعال)۔ كَيْسٌ: تھیلی۔ جمع: أَكْيَاسٌ۔ اِنْجَلَاءٌ: دور ہونا (انفصال)
بُؤْسٌ: تنگدستی۔ تنگ حالی۔ بُؤْسٌ بُوْسًا (س) تنگ دست ہونا۔ بَدَنٌ: جسم۔ جمع: أَبْدَانٌ۔
اِتَّسَخَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ میلا ہو گیا۔ اِتَّسَخَّ (انتعال) میلا ہونا۔ وَوَسَخَّ (س)
دَرَنٌ: میل۔ گندگی۔ جمع: أَذْرَانٌ۔ دَرَنٌ دَرَانًا (س) میلا ہونا۔

رَسَخَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ جم گیا۔ رَسَخَ رُسُوخًا (ف) جمننا، راسخ ہوجانا۔
تَأَذَّنَ: مضارع واحد مذکر حاضر، توجاہت دے گا۔ أَذِنٌ لَدَى بَيْكَاةٍ إِذْنًا (س) اجازت دینا۔
اَسْتَحَمَ: مضارع واحد متکلم، میں غسل کروں۔ اَسْتَحَمَ اِسْتِحْمَامًا: حمام میں جانا، غسل کرنا۔
اَقْضَى: مضارع واحد متکلم، میں انجام دوں۔ قَضَى الشَّيْءَ قَضَاءً (ض) کام انجام دینا، پورا کرنا۔
مُهَمٌّ: اسم فاعل، اہم اور ضروری کام۔ جمع: مَهَامٌ۔ أَهَمُّ الشَّيْءِ (انفال) اہم اور ضروری ہونا۔
سُرْعَةٌ: تیزی۔ عجلت۔ سُرْعٌ سُرْعَةً (ک) تیز رفتار ہونا۔ جلدی کرنا۔ مصدر کے تکرار سے تاکید مقصود ہے۔ اور مصدر سے قبل ایسا فعل محذوف ہوگا، جس میں اختیار کرنے کے معنی پائے جائیں۔ جیسے:

اِخْتَرِ السُّرْعَةَ وَ الزَّمِ السُّرْعَةَ۔

رَجَعَةٌ: ایک دفعہ کی واپسی۔ رَجَعَ رُجُوعًا (ض) واپس ہونا۔ لوٹنا۔ یہاں بھی مصدر کے تکرار سے تاکید مقصود ہے معنی ہو گئے: عَجَلِ الرَّجْعَةَ۔

مَطْلَعٌ: مصدر مہمی، آمد، طَلَعَ عَلَيْهِ طُلُوعًا (ف) کسی کے پاس آنا۔ اِرْتَدَادٌ: (انتعال)

لوٹنا، واپس ہونا۔

طَرْفٌ: نگاہ۔ آنکھ۔ پلوں کی جھپک جمع: أَطْرَافٌ۔ طَرْفَ البَصْرِ طَرْفًا (ض) پلک جھپکانا۔

إِسْتَنْ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دوڑ لگائی۔ اِسْتَنَّ الْفَرَسُ (احتمال) چوکڑی بھرنا یعنی قدم اٹھا کر تیزی سے دوڑنا۔

جَوَادٌ: گھوڑا۔ عمدہ نسل کا گھوڑا۔ جمع: أَجْوَادٌ وَجِيَادٌ.

مِضْمَارٌ: میدان۔ دوڑ کا میدان۔ جمع: مِضْمَارِيٌّ.

بَدَارٌ: اسم فعل: بمعنی اَسْرَعُ: جلدی کر۔

لَمْ نَخَلْ: مضارع جمع متکلم نفی جہد بلم، ہم نے نہیں سمجھا۔ خَالَهُ خِيَالًا (س) خیال کرنا۔ گمان کرنا۔

عَوَّرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دھوکہ دیا۔ عَوَّرْنَا عَوْرًا وَعَوَّرُوا (ن) دھوکہ دینا۔

مَفَرَّ: مصدر مہمی: فرار (ر) اسم ظرف: جائے فرار۔ فَرَّ فِرَارًا (ض) بھاگنا۔ راہ فرار اختیار کرنا۔

لَبِثْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم ٹھیرے۔ لَبِثْنَا (س) ٹھیرنا۔ قیام کرنا۔

نَرَقُبُ: مضارع جمع متکلم، ہم انتظار کرتے ہیں۔ رَقِبَةٌ رَقِيبًا وَرُقُوبًا (ن) انتظار کرنا، نظر رکھنا۔

أَعْيَادٌ: واحد: عَيْدٌ، خوشی۔ تہوار۔ جشن۔ عَادَ عَوْدًا (ن) لوٹنا۔

نَسْتَطْلِعُ: مضارع جمع متکلم، ہم خبر دریافت کرتے ہیں۔ اِسْتَطْلَاعٌ: پتہ لگانا۔ خبر دریافت کرنا۔

طَلَانِعٌ: واحد: طَلِيْعَةٌ: فوج کا اگلا دستہ۔ مقدمۃ الخیش (ر) پیش پیش رہنے والے لوگ۔

رَوَّادٌ: واحد: رَاوِدٌ: راہ نمائی کرنے والا (ر) جاسوس، وہ شخص جو قافلے کی دیکھ بھال کے لیے پیش پیش

رہتا ہو اور اس کے لیے مختلف چیزوں کا تجسس کرتا ہو۔ رَادَ الْقَوْمَ رَوْدًا (ن) راہ نمائی کرنا۔ تجسس کرنا۔

هَرَمٌ: ماضی، وہ اخیر ہو گیا۔ هَرَمَ هَرَمًا (س) بوڑھا ہونا۔ دن کا قریب الغروب ہونا۔

جُرُوفٌ: کنارہ۔ نہر کا وہ کنارہ جسے پانی نے کھوکھلا کر دیا ہو۔ مراد: کمزور ترین حصہ۔ جمع: أَجْرَافٌ۔

يَنْهَارُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ گرتا ہے۔ اِنْهَارًا اِنْهِيَارًا (انفعال) گرنا۔ منہدم ہونا۔

فَلَمَّا طَالَ أَمَدُ الْإِنْتِظَارِ، وَوَلَّاحَتِ الشَّمْسُ فِي الْأَطْمَارِ، قُلْتُ لِأَصْحَابِي: قَدْ

تَسَاهَيْنَا فِي الْمَهْلَةِ، وَتَمَادَيْنَا فِي الرَّخْلَةِ، إِلَى أَنْ أَضَعْنَا الزَّمَانَ، وَبَانَ أَنَّ الرَّجُلَ

۱۔ عیند کی اصل عوڈ ہے، وادو کا یہ سے خلاف قیاس بدل دیا گیا (تا کہ عید اور عوڈ میں فرق ہو جائے) اسی لئے اس کی

جمع قاعدے کے مطابق اَعْوَادٌ ہونی چاہیے تھی، مگر عوڈ: بمعنی کڑی کی جمع سے فرق کرنے کے لیے، اس کی جمع:

اعیاد آتی ہے اور "عیند" کو عید اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ہر سال لوٹ کر وہ دن آتا ہے۔

قَدَمَانِ، فَتَأْهَبُوا لِلظَّعَنِ، وَلَا تَلْوُؤُوا عَلَى خَضْرَاءِ الدِّمَنِ، وَنَهَضْتُ لِأَحْدِجٍ رَاحِلَتِي،
وَأَتَحَمَّلُ لِرِخْلَتِي، فَوَجَدْتُ أَبَا زَيْدٍ قَدْ كَتَبَ عَلَى الْقَتَبِ، جِئِن شَمَّرَ لِلنَّهْرَبِ:

(۱) يَأْمَنُ غَدًا لِي سَاعِدًا ﴿﴾ وَمُسَاعِدًا ذُوْنَ الْبَشْرِ

(۲) لَا تَخْسَبَنَّ أَنِّي نَأَيْتُ ﴿﴾ كَ عَنِ مَلَالٍ أَوْ أَشْرُ

(۳) لَكِنِّي مُذَلِّمٌ أَزَلُ ﴿﴾ مِمَّنْ إِذَا طَعِمَ انْتَشَرَ

قَالَ: فَأَقْرَأْتُ الْجَمَاعَةَ الْقَتَبَ، لِيَعْدِرَهُ مَنْ كَانَ عَتَبَ، فَأَعْجَبُوا بِخِرَافَتِهِ
وَتَعَوُّذُوا مِنْ آفِيهِ. ثُمَّ إِنَّا طَعْنَا، وَلَمْ نَذَرِ مِنْ اغْتَاضِ عَنَا.

ترجمہ: پس جب انتظار کی مدت طویل ہو گئی اور آفتاب پرانے کپڑوں میں نظر آیا، تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ہم نے مہلت میں انتہا کر دی ہے اور ہم نے سفر کو اس حد تک ڈھیل دی ہے کہ ہم نے وقت ضائع کر دیا۔ اور یہ بات ظاہر ہو چکی کہ اس شخص نے جھوٹ بولا ہے؛ اس لیے تم روانگی کے لیے تیار ہو جاؤ، گورٹیوں کے سبزے پر تو جہ نہ دو۔ اور میں اپنی اونٹنی پر کجاوہ کئے اور اپنے سفر کا سامان اٹھانے کے لیے کھڑا ہوا، تو میں نے دیکھا کہ ابو زید بھاگنے کی تیاری کرتے وقت کجاوہ پر لکھ گیا ہے کہ:

① اے وہ شخص جو میرے لیے تمام انسانوں کو چھوڑ کر بازو اور مددگار بنا،

② یہ نہ سمجھنا کہ میں تم سے کسی کبیدگی یا بڑائی کی وجہ سے دور ہوا ہوں؛

③ لیکن میں جب سے پیدا ہوا، ان لوگوں میں رہا ہوں کہ جو کھانے کے بعد منتشر ہو جاتے ہیں۔

راوی نے کہا (میں نے یہ شعر پڑھے) پھر میں نے جماعت کو وہ کجاوہ پڑھوایا، تاکہ وہ لوگ جنہوں نے اظہارِ ناراضگی کیا تھا اُسے معذور سمجھ لیں۔ چنانچہ لوگ اس کی بیہودگی پر حیران ہوئے اور انہوں نے اس کے شر سے پناہ مانگی، پھر ہم روانہ ہوئے اور ہمیں معلوم کہ ہمارا بدل کون بنا (یعنی ہمارے بجائے اس کے جال میں کون پھنسا)

تحقیق: اَمَدٌ: مدت۔ وقت مقرر۔ شَبِي: جمع۔ اَمَاذٌ.

أَطْمَارٌ: واحد: طَمْرٌ: پرانا کپڑا۔ پرانی چادر۔ مراد: ہلکی روشنی جو بوقتِ غروب ہوتی ہے۔

تَنَاهَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے انتہا کر دی۔ تَنَاهَيْ (تفاعل) انتہا کرنا۔ انتہا کو پہنچنا۔

مُهَلَّةٌ: ڈھیل، مہلت، جمع: مُهَلَّلٌ۔ مَهَلٌ مُهَلَّةٌ (ف) مہلت دینا (۲) توقف کرنا۔
تَمَادَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے ڈھیل دی۔ تَمَادَى فِي الْأَمْرِ (تفاعل) حد سے بڑھنا۔ کسی کام میں ڈھیل اختیار کرنا۔

رِحْلَةٌ: مخصوص سفر۔ جمع: رِحَالَاتٌ، رَحَلَ عَنْهُ رِحْلَةً (ف) سفر کرنا۔
أَضَعْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے ضائع کیا۔ أَضَاعَهُ إِضَاعَةً (افعال) ضائع کرنا۔ برباد کرنا۔
بَانَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ظاہر ہو گئی۔ بَانَ الشَّيْءُ بَيْنَانًا (ض) ظاہر ہونا۔
مَانَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جھوٹ بولا۔ مَانَ مِينًا (ض) جھوٹ بولنا۔
تَأَهَّبُوا: امر جمع حاضر، تم تیار ہو جاؤ۔ تَأَهَّبَ لِلْأَمْرِ (تفعل) تیار ہونا۔
ظَعَنَ: رواگئی، سفر۔ ظَعَنَ ظَعْنًا وَظَعْنًا: (ف) روانہ ہونا۔ سفر کرنا
لَاتَلَوُوا: فعل نہی جمع حاضر، تم توجہ مت دو۔ لَوَى عَلَيْهِ لِيًا وَلَوِيًّا (ض) متوجہ ہونا، مائل ہونا۔
خَضِرَاءُ: أَخْضَرَ كَامُوْنَتْ، ہزری۔ ہریالی۔ جمع: خَضِرَاوَاتٌ۔ خَضِرَ خَضْرًا (س) ہزری ہونا۔ — دِمْنٌ: واحد: دِمْنَةٌ: کوڑی۔ کوڑا ڈالنے کی جگہ۔

فَائِدَةٌ: لَاتَلَوُوا عَلَى خَضِرَاءِ الدَّمْنِ: تم کوڑی کے ہزے کی طرف متوجہ مت ہو۔ یہ ایک کہاوت ہے، جو اس وقت بولی جاتی ہے جب کسی شخص کا ظاہر تو اچھا ہو، مگر اس کا باطن خراب ہو۔
أَخْدَجَ: مضارع واحد متکلم، میں کجاوہ کسوں۔ خَدَجٌ خَدَجًا (ض) اونٹ پر کجاوہ کنا۔
أَتَحَمَّلُ: مضارع واحد متکلم، میں سامان اٹھاؤں۔ تَحَمَّلْتُ (تفعل) بوجھ اٹھانا۔ سامان اٹھانا۔
رَاجِلَةٌ: سواری اور بار برداری کے لیے مضبوط اونٹ، جمع: رِوَاجِلٌ۔ رِحْلَةٌ: سفر۔ جمع: رِحَالَاتٌ۔
فَتَبَ: پالان، کجاوہ کی لکڑی یا کجاوہ۔ جمع: أَفْتَابٌ۔

شَمَّرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تیار ہوا۔ شَمَّرَ لِلْأَمْرِ (تفعل) تیار ہونا۔ آمادہ ہو جانا۔
هَرَبَ: مصدر (ن) بھاگنا۔ غَدَا: فعل ناقص بمعنی صَارَ۔

سَاعِدٌ: بازو، کلائی۔ جمع: سَوَاعِدٌ۔

مُسَاعِدٌ: اسم فاعل، مددگار۔ مُسَاعِدَةٌ: مدد کرنا۔

دُونٌ: سوائے، بجائے، کم، ورے، پہلے۔

لَاتُحْسِنُ: فعل نہی حاضر بانوں خفیف، تو ہرگز مت سمجھ۔ حَسِبْنَاهُ حَسْبَانًا (س، ج) سمجھنا۔ خیال کرنا۔

نَأَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں دور ہوا۔ نَأَى عَنْهُ نَأْيًا (ف) دور ہونا۔ جدا ہونا۔

مَلَّالٌ: کبیدگی۔ اکتاہٹ۔ مَلَّ مَلَلًا وَمَلَّالًا (س) کبیدہ خاطر ہونا۔ اکتانا۔

أَشْرٌ: بڑائی۔ تکبر۔ أَشْرَ أَشْرًا (س) تکبر کرنا۔ اکرنا۔ اترانا۔

مُذٌّ: بمعنی ”مسن“ اس کا مدخول علیہ ضرورت شعری کی بنا پر اور قرینہ کے موجود ہونے کے باعث

حذف کر دیا گیا۔ تقدیر عبارت: مُذٌّ وَجِدْتُ يَامُذُّ خَلِقتُ۔

طَعِمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے کھایا۔ طَعِمَ طَعْمًا وَطَعَامًا (س) کھانا۔ چکھنا۔

إِنْتَشَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ منتشر ہوا۔ اِنْتَشَرَ الشَّيْءُ (اعتعال) منتشر ہونا، پھیلنا۔

أَفْرَأْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پڑھوایا۔ أَفْرَأَهُ إِفْرَاءً (افعال) پڑھانا، پڑھوانا۔

يَعْدِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ معذور سمجھے۔ عَذْرَهُ عَذْرًا (ض) معذور سمجھنا۔ عذر قبول کرنا۔

عَتَبَ: ماضی، اس نے اظہار ناراضگی کیا۔ عَتَبَ عَلَيْهِ عَتْبًا (ن، ض) اظہار ناراضگی کرنا۔

أَعْجَبُوا: ماضی مجہول جمع مذکر غائب، وہ حیران ہوئے۔ أَعْجَبَ بِالشَّيْءِ إِعْجَابًا (افعال)

تجرب کرنا۔ حیرت میں ڈالنا۔ یہ لفظ مجہول الشکل و معروف المعنی ہے۔

خُرَافَةٌ: بے حقیقت بات۔ کم عقلی کی بات۔ بے سرو پا بات۔ جمع: خُرَافَاتٌ. خَرِيفٌ خُرَافَةٌ

(س، ک) عقل خراب ہونا۔ و اسی جا ہی بکنا۔ بیہودہ بکنا۔

تَعَوُّذًا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے پناہ مانگی۔ تَعَوَّذَ بِفُلَانٍ مِنْ كَذَا (تفعل) پناہ لینا۔

لَمْ نَذِرْ: مضارع جمع متکلم نفی۔ حمد بلم، ہم نہیں جانتے۔ ذَرَى الشَّيْءَ ذَرِيًا وَدِرَايَةً (ض) جاننا۔

إِعْتَاَصٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بدل بنا۔ إِعْتَاَصَ عَنْهُ إِعْتِيَاَصًا (اعتعال) بدل بننا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) يَا حَرْفِ نَدَا قَامَ مَقَامَ اذْعُوْ: کے، اذْعُوْ: فعل بافاعل۔ مَنَ: اسم موصول، عَدَا: فعل ناقص ضمیر،

اسم لینی: متعلق مقدم ہوا مَسَاعِدًا کے، مَسَاعِدًا: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ،

مَسَاعِدًا: معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر عَدَا: کی۔ ذُوْنَ الشُّبْرِ: مرکب اضافی ہو کر مفعول

فیہ، عَدَا: فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مفعول ہے۔ اذْعُوْ: فعل

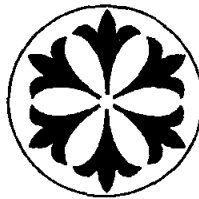
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔

فائدہ: یَاْمَنْ عَدَا: کی ترکیب اس طرح بھی کر سکتے ہیں۔ یا: حرف نداء مَن: اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر منادی، حرف نداء منادی سے مل کر ندا۔ جواب ندا کا شعر ہے۔

(۲) لَا تَخْسَبَنَّ: فعل بافاعل۔ اَنْ: حرف مشبہ بالفعل، ی: ضمیر متکلم اسم۔ نَأَيْتُ: فعل بافاعل، لَك: ضمیر مفعول بہ، عَن: حرف جار، مَلَّال: معطوف علیہ، واو: حرف عطف۔ اَشْرَ: معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا نَأَيْتُ: کے۔ نَأَيْتُ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر۔ اَنْ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ۔ لَا تَخْسَبَنَّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔

فائدہ: لَا تَخْسَبَنَّ: افعال قلوب میں سے ہے، جو دو مفعولوں کا تقاضہ کرتا ہے۔ یہاں اَنْ: کے اسم و خبر دو مفعولوں کے قائم مقام ہیں۔

(۳) لَكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل۔ نون: وقایہ، ی: ضمیر متکلم اسم۔ مَذَّ: ظرفیہ مضاف۔ لَمْ اَزَلْ: فعل ناقص، ضمیر اسم، مین: حرف جار، مَن: اسم موصول، اِذَا: حرف شرط، طَعِمَ: فعل بافاعل شرط۔ اِنْتَشَرَ: فعل بافاعل جزا۔ شرط، جزا سے مل کر صلہ۔ اسم موصول، صلہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا نَأَيْتُ: کے۔ نَأَيْتُ: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ لَمْ اَزَلْ: فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ مَذَّ: کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، لَكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



پانچویں مقامے ”کوفیہ“ کا خلاصہ

اس مقامے میں ابو زید نے حارث بن ہمام کے دروازے پر آکر، اشعار میں فقیر کی سی آواز لگائی ہے اور قیام و طعام کی درخواست کی ہے۔ اور پھر لوگوں کی درخواست پر اپنا ایک عجیب واقعہ سنایا ہے۔ مقامے کی ترتیب اس طرح ہے: حارث کہتے ہیں: میں ایک رات کوفہ میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ قصہ گوئی میں مشغول تھا، جب رات زیادہ گزر گئی اور نیند کے چکولے آنے لگے، تو ہم نے سونے کی تیاری شروع کر دی؛ اچانک ایک فقیر نے دروازہ پر آ کر دستک دی اور آواز لگائی۔ ہم نے کہا: اس اندھیری رات میں آنے والا کون ہے؟ اس نے اشعار میں کہا: ”اے اس مکان کے رہنے والو! اللہ تعالیٰ تمہیں ہر برائی سے محفوظ رکھے، تمہارے مکان پر دو دروازے سفر طے کر کے ایک پر اگندہ حال شخص آیا ہے، وہ تم سے صرف قیام و طعام کی درخواست کرتا ہے، وہ تمہارے پاس سے جب اوٹے گا، تو تمہارے احسان کی تشبیر کرتا ہوا جائے گا۔“ حارث کہتے ہیں: جب اس نے اپنی شیریں بیانی سے ہمیں گرویدہ بنا لیا، تو ہم نے جلدی سے دروازہ کھول دیا اور لڑکے سے کہا: جلدی کرو اور حاضر پیش کرو۔ چنانچہ لڑکا کھانا لے کر آیا اور اس نے چراغ جلا لیا، تو میں نے غور سے دیکھا کہ وہ ابو زید سروجی ہے۔ ہم نے اس سے کہا: ہمیں اپنا کوئی قصہ سنائیے۔ ابو زید سروجی نے اپنا ایک عجیب و غریب واقعہ سنایا۔ اور کہا: یہ واقعہ آج ہی آپ کے یہاں آنے سے تھوڑی ہی دیر پہلے پیش آیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ میں نے ابھی قیام و طعام کی تلاش میں ایک گھر کے دروازے پر دستک دی اور اشعار میں یہ آواز لگائی کہ اے اس مکان کے مکینو! تم زندہ رہو۔ تمہارے پاس ایسے تہی دست مسافر کے لئے کیا ہے، جو تھکا ماندہ اور رات میں ٹکریں مارتا پھر رہا ہے، بھوک لگی ہوئی ہے، دو روز سے کچھ نہیں کھایا ہے اور نہ اس کو تمہاری بستی میں کہیں ٹھکانہ نصیب ہوا ہے۔

ابو زید نے کہا: میں نے یہ شعر کہے تو میرے سامنے ایک کم سن ہرنی نما خوبصورت بچہ نکل کر آیا۔ اس نے بھی نہایت بلیغ انداز میں برجستہ اشعار میں جواب دیا: ہمارے پاس خود کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے، جس کی وجہ سے ہمیں نیند نہیں آرہی ہے، ہم فقیر کو کیا کھلا سکتے ہیں: البتہ اگر قیام کرنا ہو تو گھر حاضر

ہے۔ اس پر میں نے کہا: میں خالی مکان اور ایسے میزبان کو کیا کروں گا، جس نے غربت کے ساتھ معاہدہ کر رکھا ہو، مگر بیٹا تمہارا نام کیا ہے؟ کیونکہ مجھے تمہاری سمجھ بوجھ نہ سمجھ کر لیا ہے۔ اس پر لڑکے نے کہا: میرا نام زید ہے اور فید کا رہنے والا ہوں۔ یہاں میں مسافر ہوں اور کل ہی اپنے ماموں کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔ میں نے کہا: بیٹے کچھ اور وضاحت کرو، خدا تمہاری عمر دراز کرے۔ تو لڑکے نے کہا: میری ماں ”بڑہ“ نے مجھے بتایا کہ میں نے شہر ”ماوان“ میں لوٹ مار کے سال، سرج اور غسان کے بڑے لوگوں میں سے ایک شخص سے نکاح کر لیا تھا۔ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ بڑا چلتا پرزہ ہے۔ چنانچہ جب اس نے میرے حاملہ ہونے کو محسوس کیا، تو خرچ کے ڈر سے کہیں چلا گیا اور وہ اب تک غائب ہے، معلوم نہیں کہ وہ اب زندہ ہے یا مردہ۔ ابوزید کہتا ہے: میں سمجھ گیا: یہ میرا ہی بیٹا ہے؛ کیونکہ یہ حرکت میں نے ہی کی تھی؛ لیکن چونکہ میں تہی دست تھا، اس لئے میں نے اس سے اپنا تعارف نہیں کرایا۔ یہ عجیب و غریب واقعہ سننے کے بعد حاضرین نے ابوزید سے پوچھا: آپ بیٹے سے اب کب ملیں گے؟ کہنے لگا: جب کچھ رقم ہاتھ میں آجائے گی تب ملوں گا۔ خالی ہاتھ۔ ملنے سے کیا فائدہ۔ حادث کہتے ہیں: حاضرین میں سے ہر ایک نے اپنے ذمہ کچھ رقم لے لی اور اسے اکٹھی کر کے دیدی۔ جب ابوزید نے وہ رقم اپنے قبضہ میں کر لی، تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ہر ہر قدم کا بدلہ عطا فرمائے۔ یہ کہہ کر روانہ ہو گیا۔ میں نے کہا: میں بھی ساتھ چلوں، تاکہ آپ کے شریف المنسب لڑکے کو دیکھوں۔ ابوزید میری یہ بات سن کر اتنا ہنسا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے اور اشعار میں اس نے کہا: آپ لوگ شاید اس واقعے کو حقیقت سمجھ رہے ہیں، حالانکہ یہ ساری کہانی من گھڑت ہے، نہ تو ”بڑہ“ میری بیوی ہے اور نہ ہی زید میرا بیٹا ہے؛ یہ تو رقم بٹورنے کا ایک حربہ ہے، جو میں استعمال کرتا ہوں۔ اس لیے تم میرا عذر قبول کرو۔ پھر اس نے مجھے الوداع کہا اور چلتا ہوا، اس طرح کہ میرے دل میں یاد کی دائمی آگ چھوڑ گیا۔

اس مقام سے میں کل چوبیس (۲۴) اشعار ہیں۔



الْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ: "الْكُوفِيَّةُ"

پانچواں مجلسی واقعہ شہر "کوفہ" کی طرف منسوب ہے

الْكُوفِيَّةُ: مَنْسُوبٌ إِلَى كُوفَةَ - اس میں یائے نسبتی ہے جو مشدود ہے۔ "کوفہ" ملک عراق میں بغداد سے نوے میل کے فاصلے پر واقع ایک مشہور شہر ہے، جو بڑی بڑی شخصیات کا مرکز رہا ہے۔ اس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "الْكُوفِيَّةُ"

حَكِي الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمَرْتُ بِالْكُوفَةِ فِي لَيْلَةٍ أَدِيمُهَا ذُو لَوْنَيْنِ، وَقَمَرُهَا كَتَعْوِيدٍ مِنْ لُجَيْنٍ، مَعَ رُقْفَةٍ عُدُوا بِلَبَانِ الْبَيَانِ، وَسَحَبُوا عَلَى سَحْبَانَ ذَيْلِ النَّسِيَانِ، مَا فِيهِمْ إِلَّا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ وَلَا يُحْفَظُ مِنْهُ، وَيَمِيلُ الرَّفِيقُ إِلَيْهِ، وَلَا يَمِيلُ عَنْهُ. فَاسْتَهَوْنَا السَّمْرَ إِلَى أَنْ غَرَبَ الْقَمَرُ، وَغَلَبَ السَّهْرُ. فَلَمَّا رَوَّقَ اللَّيْلُ الْبُهْمُ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا التَّهْوِينُ، سَمِعْنَا مِنَ الْبَابِ نَبَأَ مُسْتَبِحٍ، ثُمَّ تَلَّتْهَا صَكَّةٌ مُسْتَفْجِحٌ، فَقُلْنَا: مِنَ الْمَلْمُومِ فِي اللَّيْلِ الْمَذْمُومِ؟ فَقَالَ:

ترجمہ: حارث بن ہمام نے واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا: میں کوفہ میں ایک ایسی رات میں مصروف کلام ہوا کہ جس کی کھال دورنگ والی تھی (یعنی جس کے حصے دو قسم کے تھے ایک تاریک، ایک روشن) اور اس کا چاند چاندی کے طوق کے مانند تھا (یعنی قمری مینی کی ابتدائی یا آخری راتیں تھیں، جن میں چاند طوق یعنی ہنسی کے مانند نامکمل ہوتا ہے) کچھ ایسے ساتھیوں کے ساتھ کہ جن کی فصاحت کے دودھ سے پرورش کی گئی تھی اور جنھوں نے سحبان وائل پر فراموشی کا پردہ ڈال دیا تھا۔ ان میں ہر ایک ایسا تھا کہ جس سے اس کی باتیں محفوظ کی جاتی تھیں اور اس سے اجتناب نہیں کیا جاتا تھا، ساتھی اُس کی طرف مائل ہوتے تھے، اس سے بے رغبت نہیں ہوتے تھے۔ پس گفتگو نے ہمیں اس حد تک مشغول بنایا کہ چاند چھپ گیا اور بے خوابی نے غلبہ پالیا۔ پس جب اندھیری رات نے (تاریکی کی) چادر تان دی

اور نیند کے بچکولوں کے سوا کچھ باقی نہ رہا، تو ہم نے دروازے پر کتے کو بھونکانے والے کی سی آواز سنی؛ پھر اُس آواز کے پیچھے دروازہ کھلوانے والے کی کھٹکھٹاہٹ ہوئی، ہم نے کہا: اندھیری رات میں آنے والا کون ہے؟ تو اس نے کہا:

تحقیق: سَمَرَتْ: ماضی واحد متکلم، میں مصروف کلام ہوا۔ سَمَرًا (ن) رات میں باتیں کرنا۔ قصہ کہانی کہنا۔ اَدِیْتُمْ: پکا چمڑا۔ کھال۔ جَمِج: اُدْمٌ وَاُدْمٌ وَاَدَامٌ۔

تَعَوِيذٌ: ذریعہ حفاظت۔ جَمِجٌ: تَعَاوِيذٌ۔ عَوِيذٌ تَعَوِيذًا (تفصیل) پناہ میں دینا۔ تعویذ کرنا۔ لُحَيْنٌ: چاندنی یا چاندی کا کٹڑا۔ ڈھلی ہوئی چاندی۔ یہ لفظ ہمیشہ تصغیر ہی کے وزن پر استعمال ہوتا ہے۔ رُفْقَةٌ: ساتھیوں کی جماعت۔ جَمِجٌ: رَفِيقٌ وَرَفِيقٌ وَرَفِيقٌ رَفِيقَةٌ (ک) ساتھی ہونا۔ غُلُوًا: ماضی مجہول جمع مذکر غائب، وہ پرورش کیے گئے۔ غَدَاهُ بَكَدَا غُلُوًا (ن) پرورش کرنا۔ غذا دینا۔ لَبَانٌ: عورت کا دودھ۔ لَبَنٌ: دودھ، خواہ کسی کا ہو۔ جَمِجٌ: اَلْبَانُ۔ بَيَانٌ: فصاحت۔

سَخِبُوًا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے ڈال دیا۔ سَخَبَ الدَّبِيلُ عَلَيْهِ (ف) پردہ ڈالنا۔ سَخِبَانٌ: بن زفر بن ایاس بن عبد شمس وائلؓ کی عرب کے ایک مشہور فصیح و بلیغ شاعر، جنھوں نے بقول بعض رُودات ایک سو اسی برس کی عمر پائی۔ سب سے پہلے "أَمَّا بَعْدُ" کا کلمہ آپ ہی نے استعمال کیا تھا۔ ظہور اسلام کے بعد مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے اور ان ہی کی خلافت میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ سببان فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل ہیں۔ وائل بن ربیعہ نے ان کی پرورش کی تھی، اس لیے ان کو سببان وائل کہتے ہیں۔

ذَيْلٌ: دامن۔ پِلَا۔ جَمِجٌ: ذَيْوَلٌ وَأَذْيَالٌ۔ نَيْسِيَانٌ: بھول۔ فراموشی۔ نَيْسِيَانِيًّا (س) بھولنا۔ يُحْفَظُ: مضارع مجہول، وہ محفوظ کی جاتی ہے۔ حَفِظَ عَنْهُ حِفْظًا (س) محفوظ کرنا یا اخذ کرنا۔ لَا يُتَحَفَّظُ: مضارع منفی مجہول، اجتناب نہیں کیا جاتا ہے۔ تَحَفَّظَ مِنْهُ (تفعّل) اعراض کرنا۔ يَمِينٌ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مائل ہوتا ہے۔ مَالَ إِلَيْهِ مَيْلًا (ض) راغب ہونا۔ مائل ہونا۔ مَالَ عَنْهُ مَيْلًا (ض) بے رغبت ہونا۔ بے توجہ ہونا۔ توجہ ہانا۔

اِسْتَهْوَى: ماضی، اس نے مدہوش بنایا۔ اِسْتَهْوَأَهُ (استعمال) مدہوش بنانا۔ گرویدہ بنانا۔ غَلَبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے غلبہ پالیا۔ غَلَبَهُ غَلْبًا (ض) غلبہ پانا۔ غالب ہونا۔ سَهَرٌ: بے خوابی۔ نیند نہ آنے کی بیماری۔ سَهَرًا سَهَرًا (س) نیند نہ آنا۔ جاگتے رہنا۔

رَوَّقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چادر تان دی۔ رَوَّقَ اللَّیْلُ (تفعیل) چادر تانا۔ رات کا تاریکی پھیلانا۔ رات کا ڈیرے ڈال دینا۔ — بَهِيمٌ: صیغہ مبالغہ۔ سیاہ ترین۔ جمع: بَهِيمٌ وَبَهِيمٌ۔ تَهَوَّيْمٌ: اونگھ، نیند کے ہچکولے۔ هَوَّمَ (تفعیل) اونگھنا۔ نیند کی وجہ سے ہچکولے کھانا۔ ثلاثی نہیں آتا۔ نَبَاةٌ: ہلکی دھیمی آواز۔ نَبَا نَبَا وَنَبَاةٌ (ف) آہستہ بولنا۔ کتے کو ہمش ہمش کرنا۔ مُسْتَبِيحٌ: اسم فاعل۔ کتے کو بھونکانے والا۔ اِسْتَبِيحَ (استفعال) بھونکانا۔ کتے کو پیچھے لگانا۔ تَلَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ پیچھے ہوئی۔ قَلَا تَلُّوْا (ن) پیچھے ہونا۔ پیچھے لگانا۔ صَحَّكَةٌ: دروازہ بند کرنے کی آواز، ایک دفعہ کھٹکھٹانے کی آواز۔ صَكَّ الْبَابَ صَكًّا (ن) دروازہ زور سے بند کرنا۔ دروازہ کھٹکھٹانا۔

مُسْتَفْتَحٌ: اسم فاعل، کھلوانے والا۔ اِسْتَفْتَحَ (استفعال) کھلوانا۔

مَلِمٌ: اسم فاعل۔ آنے والا۔ اَلَمْ يَهْ اِلْمَامَا (افعال) کسی کے پاس آنا۔ مقیم ہونا۔

مَذْلَمٌ: اسم فاعل، تاریک ترین، اِذْلَمَهُمُ اللَّيْلُ اِذْلَمَامَا (افشغراز) رات کا انتہائی تاریک ہونا۔

- (۱) يَا أَهْلَ ذَا الْمَغْنَى وَفَيْتُمْ شُرًّا ❀ وَلَا لَقَيْتُمْ مَا بَقَيْتُمْ ضُرًّا
 - (۲) قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِي أَكْفَهْرًا ❀ إِلَى ذُرَاكُمْ شَعْنًا مُغْبَرًا
 - (۳) أَخَا سَفَارِ طَالٍ وَأَسْبَطْرًا ❀ حَتَّى انْتَنَى مُحَقَّقًا مُضْفَرًا
 - (۴) مِثْلَ هِلَالِ الْأَفْقِ جَيْنَ افْتَرًّا ❀ وَقَدْ عَرَا فِنَاءَ كُمْ مُعْتَرًّا
 - (۵) وَأَمْكُمْ دُونَ الْأَنَامِ طُرًّا ❀ يَبْغِي قِرَى مِنْكُمْ وَمُسْتَقْرًّا
 - (۶) فَذُونَكُمْ ضَيْفًا قَنُوعًا حُرًّا ❀ يَرْضَى بِمَا اخْلَوْلَى وَمَا أَمْرًا
- وَيَنْشِينِي عَنْكُمْ يَنْبُ الْبِرًّا

ترجمہ: ① اے اس مکان کے رہنے والو! تم ہر برائی سے محفوظ رہو اور تم تاحیات کسی تکلیف کا سامنا نہ کرو۔ ② و ③ اس رات نے جو انتہائی تاریک ہے، تمہارے مکان پر ایک پراگندہ حال، غبار آلود اور ایسے سفر والے کو دکھایا ہے کہ جس کا سفر دراز اور طویل ہو چکا ہے، حتیٰ کہ وہ شخص کبڑا اور پیلا ہو گیا ہے، ④ افق کے چاند کی طرح جس وقت کہ وہ طلوع ہوتا ہے، وہ تمہارے مکان پر سائل بن کر آیا ہے۔ ⑤ اس نے تمام لوگوں کو چھوڑ کر تمہارا قصد کیا ہے، وہ تم سے کھانا اور ٹھکانا چاہتا ہے۔

⑥ پس تم ایسے مہمان کو قبول کرلو، جو انتہائی قناعت پسند ہے، شریف ہے اور شیریں و تلخ ہر چیز پر راضی ہو جاتا ہے۔ — وہ تمہارے پاس سے احسان کی تشبیر کرتا ہو اور پس ہوگا۔

تحقیق: مَعْنَى: اسم ظرف۔ مکان۔ قیام گاہ۔ جمع: مَعَانٍ۔ غَيْبِي بِالْمَكَانِ غَيْبِي (س) معتم ہونا

وَقَيْتُمْ: ماضی مجہول جمع مذکر حاضر، تم محفوظ رہو۔ وَقَاهُ وَقَاةٌ (ض) محفوظ رکھنا۔ پھانا۔

لَقَيْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم سامنا نہ کرو۔ لَقِيَهُ لِقَاءً (س) سامنا کرنا۔ پانا۔ ملنا۔

مَا بَقَيْتُمْ: ماضی بمعنی مادام۔ بَقَيْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، جب تک تم باقی رہو، تا حیات۔ بَقِيَ بَقَاءً

(س) باقی رہنا۔ — ضُرًّا: نقصان۔ تکلیف۔ ضُرًّا: نقصان (ن) نقصان پہنچانا۔ تکلیف دینا۔

دَفَعٌ: ماضی واحد مذکر غائب۔ اس نے دھکیلا۔ دَفَعَهُ دَفْعًا (ف) دھکا دینا۔ دھکیلنا۔ پیچھے ہٹانا۔

اِكْفَهْرٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ انتہائی تاریک ہے۔ اِكْفَهْرَ اللَّيْلُ (باب اِفْشِعْرَازُ) رات کا

انتہائی تاریک ہونا۔ — ذُرْمِيٌّ: صحن خانہ۔ مجازاً: مکان۔ جمع: اُذْرِيَةٌ۔

شَعِبٌ: صفت مشبہ۔ پرانگندہ حال۔ خستہ حال۔ شَعِبْتُ شَعْبًا (س) پرانگندہ حال ہونا۔

مُغْبِرٌ: اسم فاعل۔ غبار آلود۔ اِغْبِرَازُ (باب اِخْمِرَازُ) گرد آلود ہونا۔ وَعَبْرٌ (س)

أَخٌ: اس کی نسبت اگر غیر ذی روح کی طرف ہو، تو معنی ہوں گے: صاحب۔ والا۔

سِفَارٌ: مصدر بمعنی سفر۔ سَافِرٌ مُسَافِرَةٌ وَسَفَارٌ (مفاعلت) سفر کرنا، روانہ ہونا۔ اُنْحَابٌ سِفَارٌ: سفر والا۔

اِسْبَطُرٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ دراز ہو گیا۔ اِسْبَطُرَازُ: دراز ہونا۔ بڑھنا (باب اِفْشِعْرَازُ)

اِنْتَشَى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ہو گیا، اِنْتَشَاءً: ہو جانا، بمعنی: صَارَ (ر) لوٹنا۔ واپس ہونا، مڑ جانا۔

مُحَقَّقٌ: اسم فاعل۔ کبڑا۔ کوزہ پشت۔ اِحْقِيقَافٌ (باب اِفْعِيغَالٌ) کوزہ پشت ہونا۔ کبڑا ہونا۔

مُضْفَرٌ: اسم فاعل، زرد، پیلا، اِضْفِرَازُ: زرد ہونا (باب اِخْمِرَازُ)۔ اَفْقٌ: کنارہ آسمان۔ جمع: اَفَاقٌ۔

اِفْتَرٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طلوع ہوا۔ اِفْتِرَازُ (اِنتعال) ظاہر ہونا۔ روشن ہونا۔ چمکنا۔

عَوْرًا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ سامنے آیا۔ عَوْرًا عَوْرًا (ن) سامنے آنے۔

فِنَاءٌ: صحن۔ جمع: اَفْنِيَةٌ۔ فَنِي فِنَاءً (س) معدوم ہونا۔ صحن کو 'فِنَاءٌ' اس لیے کہتے ہیں کہ گھر یہاں

ختم ہو جاتا ہے۔

مُعْتَرٌ: اسم فاعل۔ سائل۔ حین طلب رکھنے والا۔ اِعْتَرَهُ (اِنتعال) بغیر مانگے طالب احسان ہونا۔

أَمٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے قصد کیا۔ أَمَّهُ أُمَّا (ن) ارادہ کرنا۔

طُرًّا: بحالت نصب۔ ماستحق کی تاکید اور استیعاب کے لیے آتا ہے۔ بمعنی: سب۔ تمام۔ طُرًّا: جماعت۔ جمع۔ اَطْرَارًا۔ — دُونَكُمْ: اسم فعل۔ بمعنی خُذُوا۔

يَبْغِي: مضارع واحد مكرغائب، وہ چاہتا ہے۔ بَغَى الشَّيْءَ بَغْيًا (ض) پسند کرنا۔ چاہنا۔
 قَرِي: مہمانی کا کھانا۔ قَرَى الضَّيْفَ يَقْرِي قَرِيًا وَقَرِيًا (ض) ضیافت کرنا، مہمان نوازی کرنا۔
 مُسْتَقَرًّا: اسم ظرف۔ قیام گاہ۔ تُكَلِّمُ بِالْمَكَانِ (استعمال) ٹھہرنا۔ قرار پانا۔ وَقَرَارًا (ض)
 ضَيْفًا: مہمان۔ ملاقاتی۔ جمع: ضَيْفُونَ وَأَضْيَافٌ۔ ضَافَهُ ضَيْفًا وَضَيْفًا (ض) مہمان بننا۔
 قَنُوعًا: صیغہ مبالغہ۔ انتہائی قناعت پسند، جمع: قَنُوعٌ۔ فَنِعَ قَنَاعَةً (س) اکتفا کرنا۔ تھوڑے پر صبر کرنا۔
 حُرًّا: شریف۔ آزاد۔ جمع: أَحْرَارٌ۔ حَرُّ حُرِّيَّةٍ (س) شریف الاصل ہونا۔ حَرَارًا (س) آزاد ہونا۔
 يَرْضَى: مضارع واحد مكرغائب، وہ خوش ہو جاتا ہے۔ رَضِيَ رَضِيًا (س) رضامند ہونا۔ مان لینا۔
 إِحْلَوْلَى: ناضی واحد مكرغائب، وہ شیریں ہے۔ إِحْلِيلَاءٌ (بمعنی) شیریں ہونا، میٹھا ہونا۔
 أَمْرًا: ناضی واحد مكرغائب، وہ تلخ ہے۔ اِمْرَارًا (افعال) تلخ ہونا۔ کراہونا۔ وَمَوَارَاةً (ک س)
 يَنْشِي: مضارع واحد مكرغائب، وہ واپس ہوگا۔ اِنْشَيْ عَنْ اِنْشَاءٍ (افعال) اوتھنا۔ واپس ہونا۔
 يَنْتُ: مضارع واحد مكرغائب، وہ تشہیر کرتا ہے۔ نَفَثَ نَفْثًا (ن) پھیلانا۔ مشہور کرنا۔
 بَرًّا: احسان۔ حسن سلوک۔ اطاعت۔ نیکی۔ بَرَّةٌ بَرًّا وَبَرًّا (ض) احسان کرنا۔ اطاعت کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) يَا: حرف ندا قائم مقام اذْعُوْ. اَهْلُ: مضاف، ذَا الْمَعْنَى: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ۔
 مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا اذْعُوْ: کا۔ اذْعُوْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ
 انشائیہ ہو کر ندا۔ وَقَيْتُمْ: فعل بافاعل مَضْرُوعًا: مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ واو:
 حرف عطف۔ لا: نافیہ لَقَيْتُمْ: فعل بافاعل، مَضْرُوعًا: مفعول بہ۔ مَا: بمعنی مَا دَامَ (اور مَا دَامَ: کے شروع میں
 جو مَا ہے وہ مَا مصدر یہ ہے، اس کی وجہ سے دَامَ، دَوَامَ: مصدر کے معنی میں ہو کر) مضاف۔ بَقَيْتُمْ: فعل
 اپنے فاعل سے مل کر مفعول فیہ۔ لَقَيْتُمْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ و مفعول فیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ یا
 معطوف جواب ندا، ندا، جواب ندا سے مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) قَدْ دَفَعَ: فعل۔ اَلْكَلِيلُ: موصوف، اَلَّذِي: اسم موصول، اَتَكْفَهُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ۔

اسم موصول، صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف باصفت فاعل۔ الیٰ حرف جار، ذَرَأْتُمْ مرکب اضافی ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا قَدْ دَفَعُ کے، وَجَلَّ (مخذوف) موصوف، شَعْبًا صفت اول، مُغَيَّرًا صفت ثانی۔
(۳) اَخًا: مضاف، سِفَارٍ: موصوف۔ طَالَ: فعل با فاعل معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اِسْبَطُوْهُ: فعل با فاعل، حَتَّى حرف جار (اس کے بعد اَنْ: نامیہ مقدر ہے) اِنْتِنِيْ: فعل، اس میں ضمیر ذوالحال، مَحْقُوْقًا: حال اول، مُضْفَرًا: حال ثانی۔

(۴) مِثْلُ: مُمَاثِلًا کے معنی میں ہو کر مضاف۔ هَلَالِ الْاَلْفِيْ: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ۔ حِيْنَ: ظرف مضاف، اِنْتَرُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ، حِيْنَ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا، مِثْلُ بمعنی مُمَّاثِلًا کا۔ مِثْلُ: مضاف اپنے مضاف الیہ مفعول فیہ سے مل کر حال ثالث۔ واو: حالیہ، قَدْ عَرَا: فعل، اس میں ضمیر ذوالحال، مُغَيَّرًا: حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل، فِنَاءٌ شَمُّ: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ قَدْ عَرَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال رابع۔ ذوالحال اپنے چاروں حالوں سے مل کر فاعل ہوا اِنْتِنِيْ کا۔ اِنْتِنِيْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ بُرِیْہ مصدر کی ۳، ایل میں ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا، اِسْبَطُوْهُ کے۔ اِسْبَطُوْهُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ طَالَ: معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت، سِفَارٍ: موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ ہوا اَخًا: کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ثالث ہوئی وَجَلَّ: کی۔ وَجَلَّ: موصوف اپنی تینوں صفتوں سے مل کر مفعول بہ ہوا قَدْ دَفَعُ کا۔ قَدْ دَفَعُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) واو: عاطفہ۔ اَمَّ: فعل اس میں ضمیر ذوالحال۔ يَبْغِيْ: فعل با فاعل۔ قَرِيْ: معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف۔ مُسْتَقَرًّا: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف، مفعول بہ۔ وَنَكْمٌ: متعلق ہوا يَبْغِيْ کے۔ يَبْغِيْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال، حال سے مل کر فاعل كُنْمٌ ضمیر مفعول بہ۔ دُونَ: مضاف اَلْاَنَامُ: ذوالحال، طَرًّا: بمعنی جَمِيْعًا: حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ۔ اَمَّ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

(۶) فَا: تفریعیہ۔ دُونَكُمْ: اسم فعل بمعنی خُذُوا: اس میں ضمیر اَنْتُمْ: فاعل۔ ضَمِيْعًا: موصوف، قَدُوْعًا: صفت اول، حَرًّا: صفت ثانی، يَسْرَضِيْ: فعل با فاعل، يَا: حرف جار، مَا: اسم موصول۔ اِحْلَوٰنِيْ: فعل، ضمیر فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ معطوف علیہ، واو: حرف عطف۔ مَا: اسم موصول، اَمْرٌ: فعل ضمیر فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ معطوف، معطوف علیہ با معطوف مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا يَسْرَضِيْ کے۔

یَرْضَى: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، یَنْشِي: فعل، ضمیر ذوالحال، يَنْشُ
 الْبُر: فعل بافاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال، ذوالحال باحال، فاعل۔ غَنَكُمْ: متعلق۔ يَنْشِي: فعل بافاعل اور
 متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت ثالث، ضَيْفًا: موصوف ابن تینوں صفتوں
 سے مل کر مفعول بہ۔ ذُو نَكْم: اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا حَلَبْنَا بَعْدُ وَبَةَ نَطْقِهِ، وَعَلِمْنَا مَا وَرَاءَ بَرْقِهِ، ابْتَدَرْنَا
 فَتْحَ النَّابِ، وَتَلَقَيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ، وَقُلْنَا لِلْغَلَامِ: هَيَّا هَيَّا، وَهَلُمَّ مَاتَهَيَّا. فَقَالَ
 الضَّيْفُ: وَالَّذِي أَحْلَبَنِي ذَرَأَكُم، لَا تَلْمَظْتُ بَقِرَاكُم، أَوْ تَضْمَنُوا لِي أَنْ لَا تَتَّخِذُونِي
 كَلَا، وَلَا تَجْشَمُوا لِأَجْلِي أَكْثَلًا؛ فَرُبُّ أَكْثَلَةٍ هَاضَتِ الْأَكِلَ، وَحَرَمَتَهُ مَا كَيْلَ، وَشَرُّ
 الْأَضْيَافِ مَنْ سَامَ التَّكْلِيفِ، وَآذَى الْمُضِيفِ، خُصُوصًا أَدَى يَعْتَلِقُ بِالْأَجْسَامِ،
 وَيُفِضِي إِلَى الْأَسْقَامِ، وَمَا قِيلَ فِي الْمَثَلِ الَّذِي سَارَ سَائِرُهُ: "خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهُ"
 إِلَّا لِيُعَجِّلَ التَّعْشِي، وَيُجْتَنَّبَ أَكْلَ اللَّيْلِ الَّذِي يُعْشِي. اللَّهُمَّ! إِلَّا أَنْ تَقْدَرُ نَارَ الْجُوعِ،
 وَتُحَوَّلَ دُونَ الْهُجُوعِ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا: جب اس نے اپنی شیریں بیانی سے ہمیں گرویہ بنا لیا اور
 ہمیں اس چیز کا علم ہو گیا، جو اس کی بجلی کے بعد آنے والی تھی (اس کے اس مختصر کلام کی جھلک دیکھ کر اس
 کی قابلیت کا اندازہ کر لیا)، تو ہم نے دروازہ کھولنے میں سبقت کی اور مرجا کہتے ہوئے اس کا استقبال
 کیا اور ہم نے لڑکے سے کہا: جلدی کرو اور جو کچھ تیار ہو وہ لاؤ۔ تو مہمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس
 نے مجھے تمہارے مکان پر بھیجا ہے، میں تمہارا کھانا نہیں چکھوؤں گا، الا یہ کہ تم میرے لیے اس بات کا ذمہ
 لو کہ تم مجھے بوجھ نہ بناؤ گے اور نہ میری وجہ سے کھانے کا تکلف کرو گے؛ چونکہ بعض لقمے کھانے والے
 کو ہیضہ میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور اسے کھانے کی چیزوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ اور سب سے برا
 مہمان وہ شخص ہے، جو مشکل کام کی انجام دہی میں مبتلا کرے اور میزبان کو تکلیف پہنچائے، خاص کر وہ
 تکلیف جو جسموں سے متعلق ہو اور جو بیماریوں تک پہنچا دیتی ہو۔ اور وہ مثال جس کی خبر مشہور ہو گئی ہے
 کہ "رات کا بہتر کھانا وہ ہے جس کے لقمے نظر آتے ہوں" (رات کا بہتر کھانا وہ ہے جو سویرے کھایا
 جائے) صرف اسی لیے کہی گئی ہے کہ رات کے کھانے میں عجلت کی جائے اور رات کے کھانے سے

اجتناب کیا جائے، جو بیانی کمزور کر دیتا ہے، لہذا یہ کہ بھوک کی آگ بھڑک رہی ہو اور سونے کی راہ میں حائل ہو رہی ہو۔

تحقیق: خَلَبَ: اس نے گرویدہ بنا لیا۔ خَلَبَهُ خَلْبًا (ن) گرویدہ بنانا۔ کلام کے ذریعہ متاثر کرنا۔

عَلُوْبَةٌ: شیرینی۔ عَذَبَ عُلُوْبَةً (ک) شیریں ہونا۔ نَطَقَ: گفتگو، بیان، نَطَقَ نَطَقًا (ض) بولنا۔

اِبْتَدَرْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے جلدی کی۔ اِبْتَدَرْنَا (افعال) سبقت کرنا۔ جلدی کرنا۔

تَلَقَّيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے استقبال کیا۔ تَلَقَّاهُ (تفعل) استقبال کرنا۔ ملنا۔

تَرَحَّابٌ: خیر مقدم۔ مصدر (تفعل) خوش آمدید کہنا۔ فراخ دل سے ملنا۔

فائدہ: فَعَّلَ کا مصدر ”تَفَعَّلَ“ کے علاوہ پانچ دوسرے اوزان پر بھی آتا ہے: تَفَعَّلَ، جیسے:

تَوَفَّيْتُهُ۔ فَعَّالٌ، جیسے: سَلَّمَ۔ فَعَّالٌ، جیسے: كَلَّمَ۔ فَعَّالٌ، جیسے: كَلَّمَ۔ تَفَعَّلَ، جیسے:

تَرَحَّابٌ۔ ان میں دو وزن قیاسی ہیں: تَفَعَّلَ اور تَفَعَّلَ، اور باقی ساتھی ہیں۔

هَيَّا هَيَّا: اسم فعل، بمعنی: اُسْرُوحْ: جلدی کر جلدی کر۔

هَلَّمَ: اسم فعل، بمعنی: لاؤ۔ حاضر کرو (۲) آؤ۔ اہل حجاز اور اہل نجد کے یہاں اس لفظ کے استعمال میں

تھوڑا سا فرق ہے: اہل حجاز مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر مؤنث سب کے لیے یہ لفظ مفرد ہی استعمال کرتے ہیں

اور یہی اصح ہے۔ اور اہل نجد کے یہاں اس کے مختلف صیغے بھی بنائے جاتے ہیں، اس طریقہ پر کہ اس

کو فعل قرار دیتے ہیں اور اس کے آخر میں ضمیریں لاجن کرتے ہیں۔ تثنیہ کے لیے هَلَّمْنَا، مؤنث کے

لیے هَلَّمْنِي، جمع مذکر کے لیے هَلَّمُوا اور جمع مؤنث کے لیے هَلَّمْنَ۔ هَلَّمُوا لفظوں سے مرکب ہے

اور اس کے بارے میں دو قول ہیں (۱) هَآ: حرف تنبیہ۔ لَمْ: امر حاضر از لَمْ (ن) جمع کرنا۔ دونوں کو

ملا دیا، هَالَمْ ہو گیا، پھر کثرت استعمال کی بنا پر ”هَآ“ حرف تنبیہ کے الف کو حذف کر دیا۔ هَلَّمْ ہو گیا۔ معنی:

لو تم جمع رکھو تم آؤ۔ یہ ظلیل ابن احمد نحوی کی رائے ہے (۲) فَآ: فراء نحوی کی رائے یہ ہے کہ هَلَّمْ: هَلْ اور آم

سے مرکب ہے۔ هَلْ: اسم فعل، بمعنی: اُسْرُوحْ اور آم: امر حاضر از آم (ن) ارادہ کرنا۔ دونوں کو ملا دیا، هَلْ

آم ہو گیا، پھر ہمزہ کا ضمہ سلام کو دیدیا اور ہمزہ کو حذف کر دیا، هَلَّمْ ہو گیا۔ هَلَّمْ لازم اور متعدی دونوں طرح

استعمال ہوتا ہے۔ متعدی کی صورت میں ترجمہ ہوتا ہے۔ لاؤ۔ حاضر کرو۔ اور لازم کی صورت میں ”آؤ“

هَيَّا، ماضی واحد مذکر غائب، وہ تیار ہے۔ هَيَّا لِلْأَمْرِ (تفعل) تیار ہونا۔ آمادہ ہونا۔

أَهْلٌ، ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مقیم کیا۔ أَهْلَ الشَّيْءِ إِخْلَالًا (افعال) اتارنا۔ مقیم کرنا۔

لَا تَلْمِظْتُ: ماضی متنی واحد تکلم، میں نے نہیں چکھا۔ تَلْمِظُ فَلَانٌ (تفعل) چکھنا۔ کھانے کے بعد ہونوں پر زبان پھیر کر مزہ لینا۔

أَوْ تَضْمَنُوا: اَوْ بِمَعْنَى إِلَى يَأْتِيهِمْ أَوْ تَضْمَنُوا: مضارع جمع مذکر حاضر، تم ذمہ لو۔ ضَمِنَ لَهُ الشَّيْءُ ضَمْنًا وَضَمَانًا (س) ذمہ لینا۔ ضامن ہونا۔

لَا تَتَّخِذُوا: فعل نہی جمع مذکر حاضر، تم مت بناؤ۔ اتَّخَذَهُ اتِّخَاذًا (اعتمال) بنانا۔

كَلٌّ: بوجھ۔ كَلَّفْتُ: كَلَّلْتُ فَلَانٌ كَلًّا وَكَلَالَةً (ض) بوجھل ہونا (۲) تھکنا۔

لَا تَجَسَّمُوا: فعل نہی جمع مذکر حاضر۔ اصل میں لَا تَتَّجَسَّمُوا: تھا، تم تکلف نہ کرو۔ تَجَسَّمْتُ (تفعل) تکلف کرنا۔ تکلیف اٹھانا۔ برداشت کرنا۔

أَكْلَةٌ: لقمہ۔ خوراک۔ جمع: أَكْلٌ. أَكَلْتُ: ایک خوراک۔ ایک مرتبہ کھانا جمع: أَكْلَاتٌ.

هَاضَتْ: ماضی، اس نے ہیضہ میں مبتلا کر دیا۔ هَاضَهُ هَيْضًا (ض) ہیضہ میں مبتلا کرنا۔

أَكَيْلٌ: اسم فاعل۔ کھانے والا۔ أَكَلُ الطَّعَامَ أَكْلًا (ن) کھانا۔ مَا كَيْلٌ: واحد: مَا كَيْلٌ: کھانا یا کھانے کی چیز۔

حَرَمَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے محروم کر دیا۔ حَرَمَهُ حَرْمًا (ض) محروم کرنا محروم رکھنا۔ شَرٌّ: اسم تفضیل۔ بہت برا۔ جمع: أَشْرَارٌ وَشُرَارٌ۔ اس کی اصل أَشْرٌ ہے ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے۔ شَرٌّ شَرًّا (ن) شریر ہونا، شرارت کرنا۔

سَمَامٌ: ماضی، اس نے تکلیف میں مبتلا کیا۔ سَمَمَهُ السَّمَامَ (ن) تکلیف میں مبتلا کرنا۔

تَكْلِيفٌ: مشقت۔ کسی کام کی پابندی، جمع: تَكَالِيفٌ۔ كَلَّفَهُ أَمْرًا (تفعیل) مشکل کام کا حکم دینا۔

أَذَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تکلیف پہنچائی۔ أَذَاهُ إِذَاءٌ: تکلیف پہنچانا (افعال)

مُضَيِّفٌ: اسم فاعل۔ مہمان نواز۔ مِزْبَانٌ: أَضَافَهُ إِضَافَةً (افعال) مہمان نوازی کرنا۔

أَذَى: تکلیف۔ أَذَى بِكَلِّهِ أَذَى (س) تکلیف اٹھانا۔ تکلیف پہنچانا۔

يَغْتَلِقُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ متعلق ہوتا ہے۔ اِغْتَلِقَ بِهِ (اعتمال) چاہنا۔ وابستہ ہونا۔ لگنا۔

يُقَضِّي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پہنچا دیتا ہے۔ أَقْضَى بِهِ إِلَى إِقْضَاءِ (افعال) پہنچانا۔

أَسْقَامٌ: واحد: سَقِمَ. بِيَارِي: سَقِمَ سَقَمًا وَسَقَامًا (س) بیمار ہونا۔ بیمار رہنا۔

۱۔ اس اُو کے بعد چونکہ اُن مقدرہ ہوتا ہے، لہذا بغرض تفہیم یوں کہہ دیتے ہیں کہ ”اُو“ بمعنی اِلَى اِنَا اِلَا اُنْ ہے۔

مثَل: کہادت (۲) قول مشہور۔ جمع: أمثالٌ — سَاز: ناضی واحدہ کرغائب، وہ مشہور ہو گیا۔ سَازَ
 المثلَ مَسِيرًا (ض) مشہور ہونا — سَازِلو: اسم فاعل۔ مشہور (۲) خبر۔ جمع: سَواِلو۔
 عِشَاء: رات کا کھانا۔ جمع: أَعْشِيَةٌ. عِشَاءُ عَشَوَا وَعِشِيًا (ن) رات کا کھانا کھانا۔
 سَوَافِرُ: واحد: سَافِرَةٌ: روشن، دکھائی دینے والی، بے نقاب عورت، مراد: وہ کھانا یا وہ لقمے جو کھاتے
 وقت نظر آئیں یا وہ کھانا جو دن کی روشنی میں کھایا جائے۔ سَفَرٌ سَفُورًا (ن) ظاہر ہونا۔ روشن ہونا۔
 يُعْجَلُ: مضارع مجہول واحدہ کرغائب، عجلت کی جائے۔ عَجَلٌ تَعْجِيلًا (تعلیل) جلدی کرنا۔
 يُجْتَنَبُ: مضارع مجہول واحدہ کرغائب، اجتناب کیا جائے۔ اجْتِنَابٌ (اعتنا) بچنا۔ پرہیز کرنا۔
 يُعْشِي: مضارع واحدہ کرغائب، وہ بینائی کمزور کر دیتا ہے۔ أَعْشَاهُ (افعال) بینائی کمزور کرنا۔
 آنکھوں میں رتوں دا پیدا کرنا۔ تَعْشِي: (تعلیل) رات کا کھانا کھانا۔

أَلْهَمٌ: معنی: زیادہ سے زیادہ یہ بات ہے۔ یہ لفظ کلام سابق سے بصورت مجبوری کسی کم سے کم
 شے کے استثناء کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

تَقَدُّ: مضارع واحدہ مؤنث غائب، وہ بھڑک رہی ہے۔ وَقَدَّتِ النَّارُ وَفُودًا (ض) آگ جلنا، بھڑکنا۔
 جُوعٌ: بھوک، فاقہ۔ جَاعَ جَوْعًا (ن) بھوک لگنا۔ بھوکا ہونا۔
 تَحُولٌ: مضارع واحدہ مؤنث غائب، وہ حائل ہو رہی ہے۔ حَالٌ حَيْلَوْلًا (ن) رکاوٹ بننا۔
 دُونَ: پہلے۔ سامنے۔ درمیان۔ ورے۔ هُجُوعٌ: نیند۔ هَجَعَ هُجُوعًا (ف) رات کو سونا۔

قال: فَكَانَتْهُ إِطْلَعُ عَلَيَّ إِزَادَتِنَا، فَرَمَى عَن قَوْسٍ عَقِيدَتِنَا، لِأَجْرَمِ أَنَا أَنَسْنَاهُ
 بِالْتِزَامِ الشَّرْطِ، وَأَتَيْنَا عَلَى خُلُقِهِ السَّبْطِ. وَلَمَّا أَحْضَرَ الْفَلَامُ مَارَاجَ، وَأَذْكَى بَيْنَنَا
 السَّرَاجَ، تَأَمَّلْتُهُ فَإِذَا هُوَ أَبُو زَيْدٍ، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: لِيَهِنَنَّكُمْ الضَّيْفُ الْوَارِدُ، بَلِي
 الْمَغْنَمِ الْبَارِدُ! فَإِنْ يَكُنْ أَقْلُ قَمَرِ الشَّعْرَى، فَقَدْ طَلَعَ قَمَرُ الشَّعْرِ، أَوْ اسْتَسْرَ بِنَرِ
 النَّثْرَةِ، فَقَدْ تَبَلَّجَ بِنَرِ النَّثْرِ. فَسَرَتْ حُمَيَّا الْمَسْرَةَ فِيهِمْ، وَطَارَتْ السَّنَةُ عَن
 مَا فِيهِمْ، وَرَفَضُوا الدَّعَةَ الَّتِي كَانُوا نَوَّوْهَا، وَثَابُوا إِلَى نَشْرِ الْفُكَاهِةِ بَعْدَ مَا
 طَوَّوْهَا؛ وَأَبُو زَيْدٍ مُكَبِّ عَلَى إِعْمَالِ يَدَيْهِ، حَتَّى إِذَا اسْتَرْفَعَ مَا لَدَيْهِ، قُلْنَا لَهُ: أَطْرَفْنَا
 بِغُرُوبِهِ مِنْ غَرَائِبِ أَسْمَارِكَ، أَوْ عَجِيْبَةٍ مِنْ عَجَائِبِ أَسْفَارِكَ.

ترجمہ: راوی نے کہا: ایسا معلوم ہوا جیسے کہ اُسے ہمارے ارادے کی خبر ہو گئی ہو۔ چنانچہ اس نے ہمارے خیال کی کمان سے تیر چلا دیا (ہمارے خیال کی ترجمانی کی)، بلاشبہ ہم نے اُسے شرط کو پورا کرنے کے ذریعہ مانوس بنایا (ہم نے اُسے بتا دیا کہ آپ نہ تو ہم پر بوجھ ہیں اور نہ ہی ہم کھانے میں تکلف کریں گے) اور ہم نے اس کی عمدہ عادت کی تعریف کی۔ جب لڑکا وہ کھانا جو موجود تھا لے کر آ گیا اور اس نے ہمارے درمیان چراغ روشن کر دیا، میں نے اُسے غور سے دیکھا، تو وہ ابو زید نکلا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تمہیں آنے والا مہمان بلکہ نعمت غیر مترقبہ مبارک ہو، پس اگر ستارہ شعری کا چاند غروب ہو گیا ہے (تو کوئی افسوس نہیں)؛ کیونکہ شعر کا چاند طلوع ہو گیا ہے، یا اگر نثر کا ماہ کامل روپوش ہو گیا (تو کوئی غم نہیں)؛ کیونکہ نثر کا ماہ کامل روشن ہو گیا ہے۔ پس ان سب کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی، ان کی آنکھوں سے نیند اڑ گئی اور انہوں نے اس آرام کو ترک کر دیا، جس کا وہ ارادہ کر چکے تھے اور وہ دوبارہ لطائف بیان کرنے لگے، جب کہ وہ انھیں ختم کر چکے تھے۔ اس اثناء میں (یہ واو حالہ کا ترجمہ ہے) ابو زید اپنے دونوں ہاتھوں سے کام لینے میں مہمک تھا (کھانا کھا رہا تھا)، حتیٰ کہ جب اس نے اپنے سامنے کی چیزوں کو اٹھوایا، تو ہم نے اس سے کہا: تو اپنے واقعات کے نوادرات میں سے کوئی نادر بات اور اپنے اسفار کے عجائبات میں سے کوئی انوکھی بات ہمیں سنا۔

تحقیق: اِطَّلَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اسے خبر ہو گئی۔ اِطَّلَعَ عَلَيْهِ (اتعال) واقف ہونا۔
رَمَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تیر چلا دیا۔ رَمَى عَنِ الْقَوْمِ رَمِيًا (ض) کمان سے تیر پھینکانا۔
قَوْمٌ: کمان۔ جمع: اقوامٌ — عَقِيدَةٌ: پختہ خیال۔ پختہ رائے۔ جمع: عَقَائِدٌ۔
لَا جَرَمَ: یقیناً۔ ضرور، بے شک، یہ تاکید اور قسم کے معنی دیتا ہے۔ جَرَمَ الشَّيْءُ جَرَمًا (ض) کاشنا۔
اَتَسَّنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے مانوس بنایا۔ اَتَسَّنَا فُلَانًا (افعال و معالمت) مانوس بنانا۔ خوش کرنا۔
اَلْتَرَامَ: پابندی۔ جمع: اَلْتَرَامَاتُ، اَلْتَرَمَةُ (اتعال) پابند ہونا۔ اَلْتَرَامُ الشَّرْطُ: شرط پوری کرنا۔
اَتَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے تعریف کی۔ اَتَيْنِي عَلَيْهِ اِنْتَاءً (افعال) تعریف کرنا۔
سَبَطَ: صفت مشبہ، بروزن، ضعف، ملائم۔ سیدھا (بالوں کی صفت) جَعْفَدُ (بمعنی گھونگر یا لے بال) کی ضد۔ سَبَطَ شَعْرُهُ سَبَطًا وَسَبَاطَةً (س، ک) بالوں کا ملائم اور سیدھا ہونا، — خُلِقَ: (سکون اللام و ضمها) عادت، مزاج، طبیعت، جمع: اَخْلَاقٌ۔ خُلِقَ سَبَطًا: اچھے اخلاق، نرم مزاج۔
اُحْضَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ لے کر آ گیا۔ اُحْضَرَ الشَّيْءُ (افعال) لانا، حاضر کرنا، پیش کرنا۔

رَاجَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ موجود ہے۔ رَاجَ الطَّعَامُ رَوَّاجًا (ن) موجود ہونا۔ مہیا ہونا۔

أَذْكَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے روشن کر دیا۔ أَذْكَى النَّارَ (تعلیل) آگ روشن کرنا۔

سِرَاجٌ: جمع۔ سُرُجٌ۔ سُرُجٌ۔ سُرُجٌ۔ سُرُجٌ (س) روشن ہونا، خوب رو ہونا۔

تَأَمَّلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے غور سے دیکھا۔ تَأَمَّلْتُ (تفعل) غور کرنا۔

فَإِذَا هُوَ أَبُو زَيْدٍ: پس اچانک وہ ابو زید ہے۔ (پس وہ ابو زید نکلا) إِذَا مَافَاجِيَةٌ ہے یعنی اچانک۔

صَحْبٌ: واحد۔ صَاحِبٌ۔ ساتھی۔ دوست۔ صَحْبَةٌ صُحْبَةٌ (س) ساتھ ہونا۔ ساتھ رہنا۔

لِيَهْنِي: امر واحد غائب، اسے مبارک ہو۔ هِنَاءٌ هِنَاءٌ (ف) مبارک باد دینا۔ مبارک ہونا۔

مَغْنَمٌ: مالِ مفت۔ مَغْنَمٌ بَارِدٌ: نعمت غیر مترقبہ۔ ایسا مال جو کسی گرمی اور حرارت کے بغیر حاصل

ہو جائے۔ جَمْعٌ مَغَانِمٌ۔ غَنِيمٌ الشَّيْءُ غَنْمًا (س) بلا صعوبت حاصل کرنا۔

بَارِدٌ: اسمِ فاعل۔ بہلِ الحصول۔ بَرَدٌ بَرْدًا وَيُرْوَدًا (ن) ٹھنڈا ہونا۔ وَيُرْوَدَةٌ (ک)۔

أَقْلٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ غروب ہو گیا۔ أَقْلٌ الْقَمَرُ أَقْلًا (ن) چھپ جانا۔ غروب ہونا۔

شِعْرَوِيٌّ: ان دو ستاروں کا نام جو گرمی کی شدت کے وقت 'برج جوزا' میں طلوع ہوتے ہیں، ان

میں سے ایک کا نام: الشَّعْرَوِيُّ العَبُورُ اور دوسرے کا نام: الشَّعْرَوِيُّ الغَمِيضَاءُ ہے۔

اسْتَسْرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ روپوش ہو گیا۔ اسْتَسْرَأَ (استفعال) چھپنا۔ پوشیدہ ہونا۔

بَذَرٌ: ناہِ کامل۔ چودھویں رات کا چاند۔ جَمْعٌ: بَذُورٌ۔ نَشْرَةٌ: تین ستاروں کا مجموعہ، جو روشنی

میں اور ستاروں سے ممتاز ہوتے ہیں اور 'برج اسد' میں چاند سے قریب ہوتے ہیں۔

تَبَلَّجَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ روشن ہو گیا۔ تَبَلَّجَ الشَّيْءُ (تفعل) روشن ہونا۔ چمکنا۔ وَبُلُوجٌ (ن)

نَشْرٌ: غیر منظوم کلام، نَشْرَ الْكَلَامِ نَشْرًا (ن) نثر میں کلام کرنا۔ غیر منظوم کلام بنانا۔

سَرَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ دوڑ گئی۔ سَرَى سَرِيَانًا (ض) دوڑنا۔ سرایت کرنا۔

حَمِيًّا: بہتر۔ تیزی، جدت، گرمی۔ حَمِي النَّارُ حَمِيًّا وَحَمِيًّا وَحَمُوًّا (س) گرم ہونا، تیز گرم ہونا۔

مَسْرَةٌ: مصدر مہمی، خوشی۔ جَمْعٌ: مَسَارٌ۔ سَرَةٌ سُرُورًا وَمَسْرَةٌ (ن) خوش کرنا۔

طَارَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ اڑ گئی۔ طَارَ طَيْرًا وَطَيْرًا (ض) اڑنا۔

سِنَةٌ: نیند۔ اوٹھ۔ وَسِنٌ وَسِنًا وَسِنَةٌ (س) سونا۔ اوٹھنا۔

مَاقِيٌّ: اس میں 'یا' برائے الحاق ہے، اصلی نہیں ہے۔ (ماہ: م، م، ق ہے) مَاقِيٌّ: واحد مَاقِيٌّ،

بروزن: فَعْلَى، نہ کہ مُفَعَّل، ناک کی طرف کا گوشہ چشم۔ مراد: آنکھ۔

رَفَضُوا: ماضی واحد مذکر غائب، انھوں نے ترک دیا۔ رَفَضَهُ رَفْضًا (ن) چھوڑنا۔

دَعَا: آرام۔ سنجیدگی۔ وُدْعٌ دَعَاٌ وَوَدَاعَةٌ (ک) پرسکون و مطمئن ہونا۔

فَوَّأ: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے ارادہ کیا۔ فَوَّأ الْأَمْرَ بَيْئَةً (ض) ارادہ کرنا۔

فَأَبُوا: ماضی جمع مذکر غائب، وہ لوٹے۔ فَأَبَ فَوْبًا (ن) لوٹنا۔

نَشَرُ: اشاعت، تشہیر۔ نَشَرَ الشَّيْءَ نَشْرًا (ن) پھیلا نا۔ بکھیرنا۔

فُكَّاهَةٌ: مزاحیہ بات، چٹکلہ۔ لَطِيفٌ - جَمْعُ: فُكَّاهَاتٌ. فُكَّاهَةٌ (س) پُر لطف ہونا۔

طَوَّأ: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے پیٹ دیا یعنی ختم کر دیا۔ طَوَّى الشَّيْءَ طَيًّا (ض) پیٹنا۔

مُكِبٌ: اسم فاعل۔ منہمک۔ مصروف۔ أَكَبَ عَلَيْهِ إِكْبَابًا (افعال) متوجہ ہونا۔ مصروف ہونا۔

إِعْمَالٌ: مصدر از أَعْمَلَ يَدًا إِعْمَالًا (افعال) استعمال کرنا۔ کام لینا۔

اسْتَرْفَعُ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اٹھوا دیا۔ اسْتَرْفَعَهُ اسْتِعْجَالًا اٹھوانا۔ اٹھانے کو کہنا۔

أَطْرَفُ: امر واحد حاضر، تو انوکھی بات سنا۔ أَطْرَفَ إِطْرَافًا (افعال) دلچسپ اور انوکھی بات سنانا۔

عَرَبِيَّةٌ: نادر بات۔ جَمْعُ: عَرَائِبُ. عَرَبُ الْكَلَامِ غَرَابَةٌ (ک) نامانوس ہونا۔

أَسْمَارٌ: واحد: سَمْرٌ. واقعہ۔ قصہ۔ سَمَرَ سَمْرًا (ن) قصہ کہانی کہنا۔ رات میں باتیں کرنا۔

عَجَبِيَّةٌ: انوکھی بات۔ جس پر تعجب کیا جائے۔ جَمْعُ: عَجَائِبُ. عَجِبَ مِنْهُ عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔

أَسْفَارٌ: واحد: سَفَرٌ. سفر۔ روانگی۔ سَفَرَ الرَّجُلُ سَفْرًا (ن) مسافر ہونا۔

فَقَالَ: لَقَدْ بَلَّوْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ مَا لَمْ يَرَهُ الرَّأُوْنُ، وَلَا رَوَاهُ الرَّأُوْنُ؛ وَإِنَّ مِنْ

أَعْجَبِهَا مَا عَايَنْتُهُ اللَّيْلَةَ قُبَيْلَ انْتِيَابِكُمْ، وَمَصِيرِي إِلَى بَابِكُمْ؛ فَاسْتَخْبِرْنَاهُ عَنْ طَرْفَةٍ

مَرَّاهُ، فِي مَسْرَحٍ مَسْرَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ مَرَامِي الْغُرْبَةَ لَفَطَنْتِي إِلَى هَذِهِ التُّرْبَةِ، وَأَنَا ذُو

مَجَاعَةٍ وَبُؤْسَى، وَجِرَابٍ كَفُوَادٍ أُمُّ مُوسَى، فَهَضَمْتُ حِينَ سَجَا الدُّجَى، عَلَى مَا بِي

مِنَ الْوَجْهِ، لِأَزْتَادٍ مُضِيْفًا أَوْ أَقْتَادٍ رَغِيْفًا، فَسَاقِي حَادِي السَّغْبِ، وَالْقَضَاءِ

الْمَكْنَى أبا الْعَجَبِ، إِلَى أَنْ وَقَفْتُ عَلَى بَابِ دَارِ، فَقُلْتُ عَلَى بَدَارِ.

ترجمہ: تو اس نے کہا: میں نے ایسی عجیب باتوں کا تجربہ کیا ہے، جنہیں نہ دیکھنے والوں نے دیکھا

ہے اور نہ بیان کرنے والوں نے بیان کیا ہے۔ اور ان میں سب سے زیادہ قابلِ تعجب وہ ہے جس کا میں نے رات مشاہدہ کیا ہے، تمہارے پاس آنے اور تمہارے دروازے پر پہنچنے سے کچھ دیر پہلے۔ پس ہم نے اس سے اس کے رات کے سفر کی جگہ میں، اس کے مشاہدہ کی عجیب و غریب بات کو دریافت کیا، تو اس نے کہا: مجھے سفر کے تیروں نے اس سرزمین میں ایسی حالت میں پھینکا کہ میں بھوک سے، خستہ حال اور ایسے تھیلے والا تھا، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کی طرح خالی تھا، چنانچہ جب تاریکی پھیل گئی، تو میں اس تکلیف کے باوجود جو مجھے برہنہ پا چلنے سے تھی اٹھا، تاکہ میں کوئی میزبان تلاش کروں یا کوئی چپاتی حاصل کروں۔ پس مجھے بھوک کے تقاضے اور اس تقدیر نے جس کا لقب ابو العجب ہے، اس حد تک چلایا کہ میں ایک گھر کے دروازے پر ٹھہر گیا، پھر میں نے جلدی سے کہا:

تحقیق: بَلَوْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے تجربہ کیا۔ بَلَاءٌ وَبَلَاءٌ وَبَلَوَانٌ (ن) تجربہ کرنا۔ آزمانا۔ رَأُوونٌ: واحد: رَأَى: اسم فاعل۔ دیکھنے والا۔ مشتق از رَأَى رَوِيَّةٌ (ف) دیکھنا۔

رَأُوونٌ: واحد: رَأَى: اسم فاعل۔ بیان کرنے والا۔ رَوَاهُ رَوَايَةٌ (ض) بیان کرنا۔ روایت کرنا۔

أَعْجَبٌ: اسم تفضیل۔ سب سے زیادہ قابلِ تعجب۔ مشتق از عَجِبَ مِنْهُ عَجَبَانٌ (س) تعجب کرنا۔

عَايِنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے مشاہدہ کیا۔ عَايِنَةُ مُعَايِنَةٌ (مفاعلت) معاینہ کرنا۔ دیکھنا۔

إِنِّيَابٌ: مصدر از إِنْتَابَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ إِنْتِيَابًا (اتعال) کسی کے پاس آنا (۲) بار بار آنا۔

مَصِيْرٌ: رجوع، پہنچ، جمع: مَصَائِرُ۔ مصدر مِسى از صَارَ إِلَيْهِ صَيْرُورَةً وَمَصِيْرًا (ض) پہنچنا۔

إِسْتَخْبِرْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے دریافت کیا۔ اسْتَخْبِرَةُ اسْتِخْبَارًا: دریافت کرنا۔

طَرْفَةٌ: چٹک۔ دلچسپ بات۔ جمع: طَرْفٌ۔ طَرْفٌ طَرْفَةٌ (ک) انوکھا اور دلچسپ ہونا۔

مَرَأَى: مشاہدہ۔ منظر۔ اسم ظرف یا مصدر مِسى۔ از رَأَى رَوِيَّةٌ (ف) دیکھنا۔ ادراک کرنا۔

مَسْرُوحٌ: اسم ظرف، چلنے کی جگہ، میدان، چراگاہ جمع: مَسَارِحٌ مَسْرُوحٌ (ف) چرنے کے لیے چھوڑنا۔

مَسْرُوِيٌّ: مصدر مِسى۔ رات کا سفر۔ مَسْرُوِيٌّ مَسْرُوِيٌّ (ض) رات کو چلنا۔

مَرَامِيٌّ: واحد: مِرْمَاةٌ: اسم آلہ۔ پھینکنے کا آلہ۔ مراد: تیر یعنی سبب اور ضرورت (۲) واحد: مَرْمُومِيٌّ:

اسم ظرف، پھینکنے کی جگہ۔ مراد: سفر کی جگہ۔ رَمِيٌّ (ض) پھینکانا۔ ڈالنا۔ تیر چلانا (۳) واحد: مَرْمُومِيٌّ: مصدر

مِسى بمعنی مقصد۔ رَمِيٌّ إِلَيْهِ رَمِيًّا (ض) قصد کرنا۔

غُرْبَةٌ: جلا وطنی۔ سفر۔ غُرْبٌ عَن وَطَنِهِ غُرْبَةٌ وَغُرْبَانَةٌ (ن) مسافر ہونا۔

تَرْبَةٌ: زمین (۲) مٹی (۳) مقبرہ۔ جمع: تَرْبٌ وَاَتْرَابٌ۔ تَرْبٌ تَرْبًا (س) غبار آلود ہونا۔

مَجَاعَةٌ: مصدر مِی۔ فاقہ۔ بھوک۔ جَاعٌ جَوْعًا وَمَجَاعَةً (ن) بھوکا ہونا۔

بُؤْسِي: خستہ حالی۔ بَيْسٌ بُؤْسًا وَبُؤْسًا وَبُؤْسِي (س) تنگدست ہونا۔ بدحال ہونا۔

جِرَابٌ: چیز کے کاھیلا۔ جمع: أَجْرِبَةٌ وَجُرْبٌ۔ فُوَادٌ: دل، ہول کا اندرونی پردہ۔ جمع: أَفْئِدَةٌ۔

مُؤْسِي: مشہور پیغمبر ہیں۔ یہ لفظ ”مُو“ اور ”شَا“ سے مرکب ہے۔ ”مُو“ قطبی زبان میں پانی کو

کہتے ہیں اور ”شَا“ درخت کو۔ چونکہ آپ کو فرعون کے اہل خانہ نے پانی اور درختوں کے درمیان پایا

تھا، اس لیے آپ کا نام ”مُؤْسِي“ رکھا۔ عربی میں منتقل کرتے وقت شین، سین سے بدل دیا گیا۔ علامہ

حریری فرماتے ہیں کہ میرا تو شے دان اس طرح خالی تھا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا

دل صبر و ضبط سے خالی تھا۔ جب فرعون کے دربار میں ان کو بلایا گیا ان کی نظر بچہ پر پڑی تو دل صبر و ضبط

سے خالی تھا۔ اس وقت انھوں نے چاہا کہ کہہ دیں کہ یہ مرا بیٹا ہے مگر باری تعالیٰ نے ہمت عطا فرمائی

اور وہ چپ رہیں۔

سَجَا: ماضی واحد نہ کر غائب، تاریکی پھیل گئی۔ سَجَا اللُّجِي سَجْوًا (ن) تاریکی کا پھیل جانا۔

دُجِي: تاریکی۔ واحد: دُجِيَّةٌ۔ دَجَا اللَّيْلُ دَجْوًا (ن) رات کا تاریک ہونا۔ عَلِيٌّ بِمَعْنَى مَغٍ۔

وَجِيٌّ: ننگے پیر چلنے کی تکلیف۔ مصدر رَزَّ وَجِيٌّ وَجِيٌّ (س) ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے قدم کا گھسنا۔

أَرْتَاذٌ: مضارع واحد متکلم، میں تلاش کروں۔ اِرْتَاذَهُ اِرْتَاذًا (اعتحال) تلاش کرنا۔ جستجو کرنا۔

أَقْتَاذٌ: مضارع واحد متکلم، میں حاصل کروں۔ اِقْتَاذَهُ اِقْتَاذًا (اعتحال) نکیل پکڑ کر چلنا، مجازاً: حاصل کرنا۔

رَغِيْفٌ: چپاتی، روٹی، جمع: اُرْغِفَةٌ۔ ساق: ناضی، اس نے چلایا، ساقه سَوْفًا (ن) چلانا۔ ہکانا۔

حَادِيٌّ: اسم قائل۔ حُدِي خِوَالٌ۔ اونٹ کو ہکانے کے لیے مخصوص گانا گانے والا۔ جمع: حُدَاةٌ

حاصل معنی: تقاضہ، باعث، سبب، حَدَّ اِبْرٰهِيْمَ حَدْوًا (ن) اونٹ کو گاکر ہکانا۔

سَغَبٌ: بھوک۔ شدت کی بھوک۔ سَغَبٌ سَغْبًا (س) سخت بھوک لگنا۔ بھوکا ہونا۔

قَضَاءٌ: تقدیر۔ نوشیہ قسمت، حکم خداوندی۔ جمع: أَقْضِيَّةٌ۔ قَضَى اللّٰهُ قَضَاءً (ض) اللہ کا حکم دینا۔

مُكْنِيٌّ: ملقب، کنیت یافتہ۔ كُنَّاهُ بِكَلِمَاتٍ كُنِّيَّةٍ (تفصیل) کنیت دینا، لقب دینا۔ وَكُنِّي كُنْيَةً (ض)۔

أَبُو الْعَجَبِ: بہت تعجب والا۔ یہاں اَبٌ کی اضافت عجب کی طرف مبالغہ کے لیے ہے؛

کیونکہ قضا و تقدیر کا معاملہ ہی واقعتاً انتہائی تعجب خیز۔

علیٰ بَدَارٍ: جلدی سے، تیزی سے۔ بَدَارٌ: بگلت۔ بَادِرٌ إِلَيْهِ مُبَادِرَةٌ وَبِدَارًا: بگلت کرنا۔

- (۱) حَيِّتُمْ يَا أَهْلَ هَذَا الْمَنْزِلِ ۞ وَعِشْتُمْ فِي خَفِضِ عَيْنِ خَضِلٍ
 - (۲) مَا عِنْدَكُمْ لِابْنِ سَيْبِلٍ مُزْمِلٍ ۞ نِضْوِ سُرَى خَابِطٍ لَيْلِ الْيَلِّ
 - (۳) جَوَى الْحَشَى عَلَى الطَّوَى مُشْتَمِلٍ ۞ مَا ذَاقَ مُذْ يَوْمَيْنِ طَعْمَ مَا كَلِ
 - (۴) وَلَا لَهْ فِي أَرْضِكُمْ مِنْ مَوْنِلٍ ۞ وَقَدْ دَجَا جُنْحُ الظَّلَامِ الْمُنْبِلِ
 - (۵) وَهُوَ مِنَ الْخَيْرَةِ فِي تَمَلُّلٍ ۞ فَهَلْ بِهِذَا الرَّبْعِ عَذْبُ الْمَنْهَلِ
 - (۶) يَقُولُ لِي أَلْقِ عَصَاكَ وَادْخُلِ ۞ وَأَبْشِرْ بِبِشْرٍ وَقِرَى مُعْجَلِ
- قَالَ: فَبَرَزَ إِلَيَّ جَوْذَرٌ، عَلَيْهِ شَوْذَرٌ، وَقَالَ: شِعْرٌ:

- (۱) وَحُرْمَةِ الشَّيْخِ الَّذِي مَنَّ الْقِرَى ۞ وَأَسَسَ الْمَخْجُوجَ فِي أُمَّ الْقِرَى
 - (۲) مَا عِنْدَنَا لِطَارِقٍ إِذَا عَرَا ۞ سِوَى الْحَدِيثِ وَالْمَنَاخِ فِي اللَّرَى
 - (۳) وَكَيْفَ يَقْرِئُ مَنْ نَفَى عَنْهُ الْكُرَى ۞ طَوَى بَرَى أَعْظَمَهُ لَمَّا أَنْبَرَى
- فَمَا تَرَى فِيمَا ذَكَرْتُ مَا تَرَى

توجہ: ① اسے اس مکان کے کینوں! تم زندہ ہو اور تم وقت گزارنا تازہ اور خوشگوار زندگی میں۔
 ② تمہارے پاس ایسے تہی دست مسافر کے لیے کیا ہے، جو رات کے چلنے کے باعث تھکا ماندہ ہے اور تاریک ترین رات میں نگر میں مارتا پھرتا رہا ہے۔ ③ بھوک پر آنسوؤں کی سوزش لپٹی ہوئی ہے (دوسرا ترجمہ: یا پیٹ کی سوزش والا ہے جو بھوک پر لپٹی ہوئی ہے)۔ اس نے دو روز سے کھانے کا مزہ نہیں چکھا۔ ④ اور نہ اس کے لیے تمہاری سر زمین میں کوئی ٹھکانہ ہے، حال یہ ہے کہ گھٹا ٹوپ اندھیرا ہر طرف پھیل گیا ہے۔ ⑤ اور وہ پریشانی کی بنا پر بے چینی میں ہے، تو کیا اس مکان میں چشمہ شیریں ہے (کوئی نئی آدی ہے) ⑥ جو مجھ سے کہے کہ تو اپنی چھڑی رکھ اور اندرا آور تو چہرے کی بشارت اور بگلت کے ساتھ تیار کیے گئے کھانے سے خوش ہو۔

اس (ابوزید) نے کہا (میں نے یہ شعر کہے) تو میرے سامنے ایک ہرن نما بچہ نکل کر آیا، جس پر

یعنی وہ مسافر بھوک کی وجہ سے پیٹ کی سوزش و تکلیف میں مبتلا ہے۔

یعنی لفظی ترجمہ: حال یہ ہے کہ گھٹا ٹوپ اندھیرا رات کا حصہ تاریک ہو گیا ہے یعنی گھٹا ٹوپ اندھیرا ہر طرف پھیل گیا ہے۔

چھوٹا سا کپڑا پڑا ہوا تھا اور اس نے کہا: (اس کا قول) شعر ہے۔

① قسم ہے اس شیخ کی عظمت کی، جس نے مہمان نوازی کا سلسلہ جاری کیا اور جس نے مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی۔ (۲) ہمارے پاس رات میں آنے والے کے لیے جب کہ وہ آئے، بات چیت اور مکان میں قیام کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (۳) اور کیسے ضیافت کر سکتا ہے وہ کہ جس کی نیند کو دور کر دیا ہو، ایسی بھوک نے کہ جب وہ لگی، تو اس نے اس کی ہڈیوں کو چھیل ڈالا۔ پس میں نے جو کچھ کہا ہے اس کے بارے میں کہئے آپ کا کیا خیال ہے؟ کہئے: یعنی کیا آپ قیام بلا طعام پسند کریں گے؟

تحقیق: حَیْتُمْ: ماضی مجہول جمع مذکر حاضر، تم زندہ رہو۔ حَیَّاهُ تَحِیَّةٌ (تعلیل) زندگی عطا کرنا۔
عِشْتُمْ: ماضی معروف جمع مذکر حاضر، تم وقت گزارو۔ غَاشِ غَیْشًا (ض) زندگی گزارنا۔ جینا۔
خَفَضُ: خوشگوار، آسودہ حال۔ خَفَضَ العَیْشُ خَفَضًا (ک) زندگی کا آسودہ و خوش حال ہونا۔
خَفَضُ العَیْشِ: آرام دہ زندگی۔ اضافة الصفة الى الموصوف ای غیش خَفَضُ۔

خَصِلُ: صفت مشبہ، تروتازہ۔ خَصِلَ خَصَلًا (س) تروتازہ ہونا، خوش گوار ہونا۔
مَرُوِلُ: اسم فاعل، بے زاو راہ، مفلس، تہی دست۔ أَمَلَ الرَّجُلُ (انعال) مفلس ہونا۔ بے توشہ ہونا۔
نِضُو: تھکا ماندہ جانور۔ دُبلَا۔ تَجَّعَ اَنْضَاءُ۔ اَنْضَى البعیر اِنْضَاءً (انعال) تھکا دینا۔ کمزور بنا دینا۔
سُرُو: رات کا سفر۔ سُرُو۔ سُرُو وَ مَسْرُو (ض) رات کو چلنا۔ نِضُو سُرُو: رات کے سفر کی وجہ سے تھکا ہارا جانور۔ مراد: ابو زید۔

خَابِطُ: اسم فاعل۔ ٹکریں مارنے والا۔ خَبَطَ اللَّیْلُ خَبَطًا (ض) ٹکریں مارنا۔ دھکے کھانا۔
اَلْیَلُ: لیل سے صیغہ صفت، تاریک ترین، سیاہ ترین، یہ صرف ”لیل“ ہی کی صفت کے لیے آتا ہے۔
جَوَی: حاصل مصدر۔ اندرونی سوزش۔ جَلَن۔ بھوک یا غم کی تکلیف۔ جَوَی جَوَی (س) سوزش
غم یا سوزشِ عشق میں مبتلا ہونا۔ بعض نَحْوِں میں بکسر الواد ہے یعنی جَوَی۔ اس صورت میں یہ صیغہ صفت مشبہ ہے۔ مبتلائے سوزشِ غم۔ سوزش والا۔

حَشِی: پیٹ کے اندر کی چیزیں۔ جگر۔ تلی۔ آنتیں وغیرہ مجازاً: پیٹ (۲) آنت۔ تَجَّعَ: اُحْشَاءُ۔
طَوَی: شدت کی بھوک۔ طَوَی البَطْنُ طَوَی (س) بھوک کی وجہ سے پیٹ لگ جانا۔
مُشْتَمِلُ: اسم فاعل، حاوی، لپٹی ہوئی، اِشْتَمَلَ عَلَیْهِ (انعال) شامل ہونا۔ حاوی ہونا۔
مَا ذَاقَ: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے نہیں چکھا۔ ذَاقَ ذَوْ قَانِ (ن) چکھنا۔ ذَاقَهُ معلوم کرنا۔

طعم: مزہ۔ طعم طعماً (س) چکھنا۔ کھانا۔ مآکل: مصدر میسی۔ کھانا۔ جمع: مآکل۔

موزیل: اسم ظرف، ٹھکانہ۔ پناہ گاہ۔ وأل إليه یئیل وألاً (س) پناہ لینا۔

ذجا: ماضی، تار کی پھیل گئی۔ ذجا اللیل ذجوا (ن) رات کا تاریک ہونا۔ ہر طرف تاریکی

پھیل جانا۔

جنح: رات کا حصہ۔ مراد: رات کی تاریکی۔ جنح اللیل جنحاً (ف) رات کا آنے یا جانے

کے قریب ہونا۔

ظلام: مصدر، بمعنی: تاریکی۔ اندھیرا۔ ظلم اللیل ظلماً وظلاماً (س) رات کا تاریک ہونا۔

منسبل: اسم فاعل۔ گہرا۔ لٹکا ہوا (یہاں لازم کے معنی میں ہے) ظلام منسبل: گہرا اندھیرا۔ گھٹا

ٹوپ اندھیرا۔ إنسبال (افعال) لٹکانا۔ أنسبل اللیل: رات کا پردہ تاریک پھیلا دینا۔

حیوة: پریشانی۔ حاز فی الأمر حیوة (س) پریشان ہونا۔ تململ: (تذخوج) بے چین ہونا۔

ربیع: مکان۔ اقامت گاہ۔ جمع: ربوع۔ ربیع بالمکان ربغاً (ف) قیام کرنا۔ ٹھیرنا۔

عذب: شیریں۔ میٹھا۔ عذب عذباً وعذوبة (س) شیریں ہونا۔ میٹھا ہونا۔

منهل: اسم ظرف۔ چشمہ آب۔ جمع: مناهل۔ نهل نهلاً (س) پینا۔ عذب المنهل میں ضرورت

شعری بنا پر صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے، اصل: المنهل العذب ہے، بمعنی: چشمہ شیریں۔

أبشر: امر واحد حاضر، تو خوش ہو۔ أبشر به إنشازاً (افعال) خوش ہونا۔ خوشی منانا۔

بشور: چہرہ کی رونق۔ خندہ پیشانی۔ بشور به بشوراً (ن) خوش ہونا (ر) خندہ پیشانی سے ملنا۔

قری: مہمانی کا کھانا (ر) مہمان نوازی۔ قری الضیف قری (ض) ضیافت کرنا۔ مہمان نوازی کرنا۔

مُعجل: اسم مفعول۔ جلدی سے تیار کیا ہوا۔ عجل للضيف (تعیل) مہمان کے لیے ماحضر پیش

کرنا، جلدی تیار کیا ہوا کھانا پیش کرنا۔

جوذر (بضم الجیم وسكون الهمزة وبضم الدال وفتحها: القاموس الوحید) نیل گائے کا بچہ۔

ہرن کا بچہ۔ مراد: خوبصورت لڑکا۔ جمع: جاذر۔ گریہ فارسی لفظ ہے، اس لیے فارسی لغت ”فرہنگ عامرہ“

میں اس کا تلفظ جوذر لکھا ہے یعنی (بفتح الجیم وسكون الواو وبضم الدال وفتحها)

شوذر: چھوٹی چادر یا چھوٹا کپڑا جو بدن پر پورا نہ آئے۔ بے آستین قمیص، بعض لوگ کہتے ہیں کہ

یہ چادر کا معرب ہے، مگر صحیح نہیں ہے۔ جمع: شواذر۔

حُرْمَةٌ: عظمت۔ تعظیم۔ جمع: حُرُومَات: اس سے پہلے واؤ قسمیہ ہے۔

الشُّيُوخُ: اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، کیوں کہ سب سے پہلے انہوں نے ہی مہمان نوازی کا سلسلہ جاری کیا تھا اور انہوں نے ہی بیت اللہ شریف کی تعمیر کی تھی۔ جمع: شُيُوخٌ۔

مَسَّنٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے طریقہ جاری کیا۔ مَسَّنَ فُلَانٌ السُّنَّةَ مَسَّنًا (ن) طریقہ جاری کرنا۔

أَمَسَّنَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بنیاد رکھی۔ فَاسَيَسُّ (تفہیل) بنیاد رکھنا۔ سنگ بنیاد رکھنا۔

مَخْجُوجٌ: اسم مفعول۔ وہ شے جس کا ارادہ کیا جائے۔ مراد: خانہ کعبہ، جس کا مخصوص آداب و شرائط

کے ساتھ قصد کیا جاتا ہے۔ حَجَّ الْمَكَانَ حَجًّا (ن) ارادہ کرنا۔ — أُمُّ الْقُرَى: مراد: مکہ المکرمہ۔

قُرَى: خلاف قیاس ”قَرِيَّة“ کی جمع ہے، قیاس کے موافق جمع: ”قَرِيَّات“ آتی چاہئے۔

طَارِقٌ: اسم فاعل، رات کو آنے والا۔ جمع: طُرَاقٌ طَرَقَ الْقَوْمَ طَرَقًا وَطُرُوقًا (ن) رات کو آنا۔

عَرَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ آیا۔ عَرَا عَرَوًا (ن) سامنے آنا۔

مُنَاخٌ: اسم ظرف۔ قیام گاہ۔ منزل۔ جمع: مُنَاخَات. أَنَاخَ بِالْمَكَانِ إِذَاخَهُ۔ قیام کرنا (افعال)

ذَرِيٌّ: گھر کا گھن۔ مجازاً: مکان۔ کَرِيٌّ: اڈگہ، نیند۔ کَرِيٌّ كَرِيٌّ (س) نیند آنا۔ سونا۔

نَفِيٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دور کر دی۔ نَفَى عَنْهُ نَفْيًا (ض) دور کرنا۔

بَرِيٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چھیل ڈالا۔ بَرَى الشَّيْءَ بَرِيًّا (ض) چھیلنا۔ تراشنا۔

أَعْظَمَ: واحد: عَظَمَ: بڑی۔ — اِنْبَرَى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پیش آئی۔ اِنْبَرَى لَهُ اِنْبِرَاءً

(انفعال) سامنے آنا۔ پیش آنا۔ — مَاتَرَى: تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ مجاورہ ہے۔

اشعار کی ترکیب

(۱) یا: حرف ندا، أَهْلُ: مضاف، هَذَا الْمَنْزِلُ: اسم اشارہ مثنوی سے مل کر مضاف الیہ مضاف با مضاف

الیہ مثنوی، حرف نداء مثنوی سے مل کر ندا۔ حَيَّيْتُمْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف،

عَشْتُمْ: فعل با فاعل، لَمِي: حرف جار، حَفِضٌ: مضاف (یہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے اصل ”عَفِشٌ

حَفِضٌ“ ہے) عَفِشٌ حَفِضٌ: موصوف با صفت مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا

عَشْتُمْ: کے۔ عَشْتُمْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جواب بنا۔ ندا جواب

ندا سے مل کر جملہ ندا یہ انشاء ہے۔

فائدہ: بِأَ أَهْلِ الْمَنْزِلِ: کی ترکیب اس طرح بھی کرتے ہیں۔ يَا: حرف ندا قائم مقام اذْعُوْ اَهْلُ

هَذَا الْمَنْزِلِ: مفعول بہ، اذْعُوْ: فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔

(۲) مَا: استفہامیہ، اُمِّيْ شَيْءٍ: کے معنی میں ہو کر مبتدا۔ عِنْدَكُمْ: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ ہوا ثابت:

مخروف کا۔ لام: حرف جار، اِبْنِ سَيِّدِي: موصوف، مُرْمِلِ: صفت اول، بِضْوِ سُرَى: مرکب اضافی ہو کر

صفت ثانی۔ خَابِطِ: مضاف، لَيْلِ الْبَيْلِ: موصوف صفت ل کر مضاف الیہ ہوا خَابِطِ: کا۔ مضاف مضاف الیہ سے ل کر صفت ثالث۔

(۳) جَوَى الْحَشَى: مرکب اضافی ہو کر صفت رابع، مُشْتَجِلِ: صیغہ اسم فاعل، اس میں ضمیر فاعل،

عَلَى الطَّوَى: متعلق مقدم ہوا مُشْتَجِلِ: کا، مُشْتَجِلِ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے ل کر صفت خامس۔

مَا ذَاقَ: فعل بافاعل مُذَيِّوْمَيْنِ: متعلق، طَعْمَ مَا كَلَى: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ مَا ذَاقَ: فعل اپنے فاعل،

مفعول بہ اور متعلق سے ل کر صفت سادس۔ موصوف اپنی جیسوں صفتوں سے ل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا

اُسی ثابت مخروف کے۔ ثابت: اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے ل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ل کر

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) وَاو: حرف عطف، لَا: لام فی جنس، لَهُ: متعلق ہوا ثابت: مخروف کے۔ فِيْ اَزْجِكُمْ: متعلق ثانی

ہوا اُسی ثابت کا۔ ثابت: اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ل کر خبر مقدم۔ مِنْ: حرف جار، زائده۔

مَوْئِلِ: اسم مؤخر، لَا: لام فی جنس اپنے اسم و خبر سے ل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وَاو: حالیہ، فَلَذَّجَا: فعل جُنْحُ:

مضاف، الظَّلَامِ الْمَسْبِيْلِ: موصوف با صفت مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ل

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) وَاو: حرف عطف، هُوَ: مبتدا، مِنْ الْخَيْرَةِ: متعلق مقدم ہوا تَمَلُّمُلُ: مصدر کا۔ فِيْ: حرف جار،

تَمَلُّمُلُ: مصدر اپنے متعلق مقدم سے ل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا ثابت: کے۔ ثابت: اسم فاعل اپنے فاعل اور

متعلق سے ل کر خبر۔ مبتدا خبر سے ل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فَا: تفریعیہ، هَلْ: حرف استفہام۔ بِأَ: حرف جار، هَذَا

الزَّوْبِعِ: اسم اشارہ مشار الیہ سے ل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا ثابت: کے۔ ثابت: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق

سے ل کر خبر مقدم۔ عَذْبُ الْمَنْهَلِ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا مؤخر۔ مبتدا اپنی خبر سے ل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۶) يَقُوْلُ: فعل بافاعل، لِيْ: متعلق۔ يَقُوْلُ: فعل اپنے فاعل و متعلق سے ل کر قول۔ الَّتِي: فعل بافاعل،

عَصَاكَ: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، الَّتِي: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ل کر معطوف علیہ۔ وَاو: حرف

عطف، اذْخَلَ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف اول، واو: حرف عطف، اَبْشَرَ: فعل بافاعل، بَا: حرف جار، بَشْرٌ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، قَرَى مُعْجَلٌ: موصوف باصفت، معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف، مجرد۔ جار با مجرد متعلق ہوا اَبْشَرَ: کے۔ اَبْشَرَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مقولہ بقول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿۲﴾

(۱) واو: حرف جر برائے قسم، حُرْمَةٌ: مضاف، الشَّيْخُ: موصوف، اَلدِّي: اسم موصول، سَنَّ: فعل بافاعل اَلْقُرَى: مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَمْسَسَ: فعل ضمیر فاعل، اَلْمَخْجُوجُ: میں الف لام یعنی اَلدِّي: اسم موصول۔ مَخْجُوجٌ: اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ۔ اسم موصول باصلہ مفعول بہ، فِي اُمِّ الْقُرَى: متعلق ہوا اَمْسَسَ: کے۔ اَمْسَسَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ و متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف صلہ۔ اسم موصول باصلہ صفت۔ الشَّيْخُ: موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ حُرْمَةٌ: مضاف با مضاف الیہ مجرد۔ جار با مجرد متعلق ہوا اَقْسِمَ (محذوف) کے۔ اَقْسِمَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم۔

(۲) مَا: مشابہ بلیس، عَيْنًا: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ ہوا ثَابِتٌ (محذوف) کا۔ لِيَطَّارِقَ: جار با مجرد متعلق ہوا اُسى ثَابِتٌ کے۔ ثَابِتٌ: اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَا: مشابہ بلیس کی۔ سَيَوَى: مضاف، اَلْحَدِيثُ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَلْمَنَاخُ: اسم ظرف، فِي الْمَدِينَةِ: متعلق، اَلْمَنَاخُ: اسم ظرف اپنے متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف مضاف الیہ، سَيَوَى: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم مؤخر، مَا: مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جزا مقدم، اِذَا: حرف شرط، عَرَى: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط مؤخر۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) كَيْفَ: حال مقدم۔ يَقْرِي: فعل، مَن: اسم موصول، نَفَى: فعل، عَنَهُ: متعلق ہوا نَفَى: کے۔ اَلْكُرَى: مفعول بہ۔ طَوَى: موصوف، بَرَى: فعل، ضَمِيرُ فاعل اَعْظَمَهُ: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ لَمَّا: ظرفیہ مضاف۔ اَنْبَرَى: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ، بَرَى: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ و مفعول فیہ سے مل کر صفت، موصوف با صفت، فاعل نَفَى: کا۔ نَفَى: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول باصلہ ذوالحال مؤخر۔ ذوالحال باحال فاعل ہوا يَقْرِي: کا۔ يَقْرِي: فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔

- (۳) مَا تَفَرَّجِي، مَا اسْتَفْهَمِي بِمَعْنَى أُمِّي شَيْءٌ: مبتدا، قرئ: فعل باقاعل، في: حرف جار ما: اسم موصول
ذَكَرْتُ: فعل باقاعل، هُ: ضمير (مخروف) مفعول به ذَكَرْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ اسم
موصول صلہ سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا قرئ: کے۔ قرئ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا،
خبر سے مل کر مؤکد، مَا اسْتَفْهَمِي بِمَعْنَى أُمِّي شَيْءٌ: مبتدا، قرئ: فعل باقاعل هُ: ضمير (مخروف) مفعول بہ، فعل
اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر تاکید۔ مؤکد تاکید سے مل کر جملہ تاکید یہ ہوا۔

فَقُلْتُ: مَا أَصْنَعُ بِمَنْزِلِ قَفْرِ، وَمَنْزِلِ جَلْبِ فَقْرٍ، وَلَكِنْ يَأْتِنِي مَا اسْمُكَ؟ فَقَدْ
فَتَنَنِي فَهَمُّكَ. فَقَالَ: اسْمِي زَيْدٌ، وَمَنْشَيْ فَيْدٌ، وَوَرَدْتُ هَذِهِ الْمَدْرَةَ أَمْسٍ، مَعَ
أَخْوَالِي مِنْ بَنِي عَنَسٍ. فَقُلْتُ لَهُ: زِدْنِي إِیْضَاخًا — زَادَكَ اللَّهُ صَلاَحًا، عِشْتَ
وَتُعِشْتَ — فَقَالَ: أَخْبَرْتَنِي أُمِّي بَرَّةً، وَهِيَ كَاسْمِهَا بَرَّةٌ، أَتَهَا نَكَحَتْ عَامَ الْغَارَةِ
بِمَاوَانَ، وَجَلَا مِنْ سَرَاةٍ سُرُوجٍ وَعَسَانَ، فَلَمَّا أَنَسَ مِنْهَا الْإِنْقَالَ. وَكَانَ بَاقِعَةً
عَلَى مَا يُقَالُ. طَعَنَ عَنْهَا سِرًّا، وَهَلُمَّ جَرًّا، فَمَا يُعْرَفُ: أَحْيَى هُوَ فَيَتَوَقَّعُ، أَمْ أُوْدِعَ
الْخَدَّ الْبَلْقَعُ. قَالَ أَبُو زَيْدٍ: فَعَلِمْتُ بِصِحَّةِ الْعَلَامَاتِ أَنَّهُ وَلَدِي، وَصَدَّقْتَنِي عَنِ
التَّعْرِفِ إِلَيْهِ صَفْرُ يَدِي، فَفَصَلْتُ عَنْهُ بِكَبِدٍ مُرْضُوضَةٍ، وَدُمُوعٍ مَفْضُوضَةٍ.

ترجمہ: اس پر میں نے کہا: میں خالی مکان اور ایسے میزبان کا کیا کروں گا، جس نے غربت
کے ساتھ معاہدہ کر رکھا ہو، مگر بیٹا تمہارا نام کیا ہے؟ کیوں کہ مجھے تیری کچھ بوجھ نے مسحور کر لیا ہے، تو
اس نے جواب دیا: میرا نام زید ہے اور میری پیدائش گاہ مقام "فید" ہے۔ میں اس بستی میں کل ہی
اپنے ماموں کے ساتھ آیا ہوں، جو بونہیس سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر میں نے اس سے کہا: میرے لیے
اور وضاحت کرو — خدا تمہاری نیکی میں اضافہ فرمائے، تم زندہ رہو اور بلند رہو — اس پر اس نے
کہا: مجھے میری ماں "برہ" نے "جو اپنے نام کی طرح برہ (نیک) ہے" بتایا کہ اس نے شہر "مادان" میں
لوٹ مار کے سال، سُرُوج اور عَسَانَ کے سربرآوردہ لوگوں میں سے ایک شخص کے ساتھ نکاح کر لیا
تھا۔ پس جب اس نے اس کے حاملہ ہو جانے کو محسوس کیا "اور وہ — جیسا کہ کہا جاتا ہے — بڑا
چلتا پڑھ تھا" تو وہ اسے چھوڑ کر پوشیدہ طور پر روانہ ہو گیا۔ اور وہ اب تک غائب ہے، پس نہیں معلوم کہ
وہ زندہ ہے کہ اس کی توقع رکھی جائے یا وہ کسی خالی قبر کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ ابو زید نے کہا: میں نے

۸ علامتیں درست ہونے کی بنا پر یہ جان لیا کہ وہ میرا لڑکا ہے اور مجھے اس کی شناخت میں آنے سے (اس کے ساتھ تعارف کرنے سے) میری تہی دستی نے باز رکھا۔ چنانچہ میں شکستہ جگر اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ اس سے جدا ہوا۔

تحقیق: مَا: استفہامیہ، أَصْنَعُ: مضارع واحد شکلم، میں کیا کروں گا، صَنْعَةُ صُنْعًا (ف) بنانا۔ کرنا۔

مَنْزِلٌ: اسم ظرف۔ مکان، رہائش گاہ، جمع: مَنَازِلٌ. نَزَلَ بِالْمَكَانِ نَزْوًا (ض) مقیم ہونا۔ اترنا۔

فَقْرٌ: خالی، ویران، چھٹیل، میدان۔ جمع: فِقَارٌ۔ فَقِيرٌ مَالُهُ فَقْرًا (س) مال کم ہونا۔

مَنْزِلٌ: اسم قائل، میزبان، اَنْزَلَهُ ضَيْفًا (افعال) مہمان بنانا۔ نَزَلَ عَلَيْهِ ضَيْفًا (ض) مہمان ہونا۔

جَلْفٌ: مصدر بمعنی حلیف، مدد کا معاہدہ کرنے والا دوست، گویا وہ اپنے ساتھی کے لئے قسم کھاتا ہے

کہ وہ اس کے ساتھ بے وفائی نہیں کرے گا۔ حَلَفَ بِاللَّهِ حَلْفًا وَجَلْفًا (ض) قسم کھانا۔ جمع: أَخْلَافٌ۔

فَقْرٌ: غربت۔ افلاس۔ جمع: مَفْقَرٌ (خلاف قیاس) فَقْرٌ فَقْرًا (ک) محتاج ہونا۔ مغلص ہونا۔

فَتَى: جوان لڑکا۔ جمع: فِتْيَانٌ وَفِتْيَةٌ. فَتَى فَتَى (س) طاقت ور ہونا، جوان ہونا۔

فَتَنٌ: ماضی واحد مذکر عاقب، اس نے مسکور کر لیا۔ فَتَنَهُ فَتْنًا (ض) مسکور کرنا۔ دیوانہ بنانا۔

مَنْشَأٌ: اسم ظرف۔ جائے پیدائش۔ نَشَأَ نَشْأًا (ف) پیدا ہونا۔

فَيْدٌ: ایک شہر کا نام جو بغداد اور مکہ معظمہ کے درمیان واقع ہے۔ جسے فید بن حام نے آباد کیا تھا۔

مَدْرَةٌ: بستی۔ شہر جس کے اکثر مکانات گچے ہوں۔ جمع: مَدْرٌ (بجذب الراء) مَدْرٌ۔ مٹی۔ گاؤں۔

أَخْوَالٌ: واحد: خَالَ: ماموں۔ — صَلَاحٌ: نیکی۔ درنگی۔ صَلَاحٌ صَلَاحًا (ن) ک) نیک ہونا۔

درست ہونا۔

عِشْتٌ: ماضی واحد مذکر حاضر، تم زندہ رہو۔ عَاشَ عَيْشًا (ض) زندہ رہنا۔ زندگی گزارنا۔

نُعِشْتَ: ماضی مجہول واحد مذکر حاضر، تم بلند رہو۔ نَعِشْتُهُ نَعِشًا (ف) بلند کرنا۔ اٹھانا۔ نَعِشٌ: میت۔

اس کو نیش اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ چار پائی پر اٹھائی جاتی ہے۔ عِشْتٌ نَعِشْتٌ جملہ عائیہ ہے۔

بِرَّةٌ: صفت مشبہ مؤنث۔ بمعنی نیک۔ بَرٌّ (ن) نیک ہونا اور پہلا ”بِرَّةٌ“ نام ہے۔

عَارَةٌ: إِعَارَةٌ کا اسم مصدر، لوٹ مار، اِعَارَ عَلَيْهِ إِعَارَةً وَغَارَةً (افعال) لوٹ مار کرنا۔ پورش کرنا۔

مَسَاوِنٌ: ایک جگہ کا نام جو صوبہ نجد میں واقع ہے۔ یہ خلاف قیاس مَسَاءٌ کا تشبیہ ہے۔ ہمزہ کو دو اسے

بدل کر ”مَسَاوِنٌ“ بنا دیا۔ تو اعراف لغت کے اعتبار سے تشبیہ ”مَسَاهَانٌ“ ہونا چاہیے، کیونکہ مَسَاهَانٌ اصل مَآءٌ ہے،

اس وجہ سے جمع: مِیَاہِ آتی ہے، یہاں پانی بکثرت تھا، اس لیے اس علاقے کو "مَآوَان" کہا جانے لگا۔
سَرَاةٌ: واحد: سَرَوِيٌّ: سریر آوردہ، شریف۔ سَرَوٌ سَرَوًا وَسَرَاوَةٌ (ک) شریف ہونا۔ بلند رتبہ ہونا۔
أَنَسٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے محسوس کیا۔ أَنَسَ الشَّيْءَ إِنِنَّا سَأَلْنَا (افعال) محسوس کرنا۔ جاننا۔
إِنْقَالٌ: (افعال) بوجھل ہونا۔ بوجھل بنانا۔ عورت کا حاملہ ہونا۔

بَاقِعَةٌ: صیغہ مبالغہ بروزن فَاعِلَةٌ (یہاں یہ اسم فاعل مؤنث نہیں ہے) انتہائی چالاک۔ چار سو
 بیس۔ چلتا پرزہ۔ جمع: بَوَاقِعٌ۔ بَقِعَ بَقْعًا (س) مختلف رنگ والا ہونا۔

ظَعَنٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ روانہ ہو گیا۔ ظَعَنَ ظَعْنًا (ف) روانہ ہونا۔ سفر کرنا۔
عُنْهَا: عن: ترک پر دلالت کرتا ہے۔ ظَعَنَ عُنْهَا: اسے چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔

بِسْوَةٌ: خفیہ طور پر۔ راز دارانہ طور پر۔ اندرونی طور پر۔ چپکے چپکے، آہستہ سے، خاموشی سے۔

هَلَمٌ: اسم فعل، بمعنی لاؤ، حاضر کرو یا آؤ، اس لفظ کے بارے میں عمدہ تحقیق صفحہ ۱۹۲ پر گذر چکی ہے۔

جَرَأٌ: مصدر راز جَرُوءٌ جَرَأٌ (ن) کھینچنا۔ هَلَمٌ کے بعد جَرَأٌ، کوفیوں کے نزدیک مفعول مطلق ہونے
 کی بنا پر منصوب ہے اور هَلَمٌ ہی کے معنی میں ہے۔ معنی: آؤ تم خاص طور پر آنا۔ یا لاؤ تم مخصوص طریقہ پر
 (۲) بھریوں کے نزدیک جَرَأٌ: مصدر بمعنی اسم فاعل ہے اور هَلَمٌ سے حال واقع ہو رہا ہے معنی: تم آؤ یا
 لاؤ۔ کھینچنے ہوئے (حکم سابق کو) یہ لفظ ایسے موقع پر بولا جاتا ہے، جب کہ کسی شے کے متعدد افراد کا
 یکساں حکم ہو، اس لیے ایک فرد پر حکم لگا کر بقیہ افراد پر حکم کی تطبیق مخاطب پر چھوڑ دی جائے کہ جیسے ایک
 فرد پر حکم لگایا گیا ہے، اسی طرح بقیہ تمام افراد پر تم حکم لگاتے جاؤ۔

يَتَوَقَّعُ: مضارع، اس کی توقع رکھی جائے، تَوَقَّعَ (تفعل) توقع رکھنا، حاصل ہونے کی امید لگانا۔

أَوْدَعَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ سپرد کر دیا گیا۔ أَوْدَعَ النَّجْثَةَ (افعال) سپرد خاک کرنا۔

بَلَقَعَ: خالی جگہ (۲) پرانی اور خالی قبر۔ جمع: بَلَقَعٌ۔ بَلَقَعَةً (باب بَنَعُوْا) خالی ہونا۔ غیر آباد ہونا۔

صَدَفٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے باز رکھا۔ صَدَفَهُ عَنِ شَيْءٍ صَدَفًا (ن) (ش) روکنا۔ باز رکھنا۔

تَعَرَّفَ: (تفعل) تَعَرَّفَ إِلَيْهِ تَعَرُّفًا: شناخت میں آنا۔ متعارف ہونا۔ کسی سے اپنا تعارف کرانا۔

صَفَّرَ: خالی۔ صَفَّرَتِ الْيَدُ صَفْرًا وَصَفْوَرًا (س) خالی ہونا۔

فَصَلَّتْ: ماضی، میں جدا ہوا۔ فَصَلَّتْ عَنْهُ فَضُولًا (ن) جدا ہونا۔ کبڈ: جگر: جمع: أَكْبَادٌ وَكُجُوذٌ۔

مَرَضُوضَةٌ: اسم مفعول۔ شکست۔ پارہ پارہ شدہ۔ رَضَهُ رَضًا (ن) توڑنا۔ چوراچورا کرنا۔

مَفْضُوطَةٌ: اسم مفعول۔ بہائے ہوئے۔ بہتے ہوئے۔ فُضُّ المَمْوَعِ فُضًّا (ن) آنسو بہانا۔

فَهَلْ سَمِعْتُمْ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ، بِأَعْجَبَ مِنْ هَذَا الْعَجَابِ! فَقُلْنَا: لَا أَوْ مِنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ، فَقَالَ: أَتَبَوَّأُ فِي عَجَائِبِ الْإِتِّفَاقِ، وَخَلَدُوهَا بَطُونُ الْأَوْرَاقِ، فَمَا سِيرَ مِثْلَهَا فِي الْآفَاقِ. فَأَخْضَرْنَا الدَّوَاةَ وَأَسَاوَدَهَا، وَرَقَّسْنَا الْحِكَايَةَ عَلَيَّ مَاسِرَ دَهَا، ثُمَّ اسْتَبَطَّنَاهُ عَنْ مُرْتَاةٍ، فِي اسْتِضْمَامِ فِتَاهِهِ. فَقَالَ: إِذَا ثَقُلَ رُذُنِي، خَفَّ عَلَيَّ أَنْ أَكْفَلَ ابْنِي؛ فَقُلْنَا: إِنْ كَانَ يَكْفِيكَ نِصَابٌ مِنَ الْمَالِ، أَلْفَنَاهُ لَكَ فِي الْحَالِ؛ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا يُقْبِعُنِي نِصَابٌ، وَهَلْ يَخْتَفِرُ قَدْرَهُ إِلَّا مُصَابٌ! قَالَ الرَّاوي: فَالْتَزَمَ كُلُّ مَنْ قَسَطًا، وَكَتَبَ لَهُ بِهِ قِطًّا، فَشَكَرَ عِنْدَ ذَلِكَ الصُّنْعَ، وَاسْتَنْفَدَ فِي الشَّاءِ الْوُسْعَ؛ حَتَّى أَتَانَا اسْتَطَلْنَا الْقَوْلَ، وَاسْتَقَلَّلْنَا الطَّوْلَ.

ترجمہ: تو اے اہل خرد! کیا تم نے اس عجیب و غریب واقعہ سے زیادہ کوئی تعجب خیز بات سنی ہے؟ تو ہم نے کہا: نہیں! اس ذات کی قسم جس کے پاس لوح محفوظ کا علم ہے (جس کے پاس مقرر کردہ امور کا علم ہے) تو اس نے کہا: تم اس واقعہ کو عجائبات اتفاق میں درج کر لو اور اسے اندرون اوراق ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لو، کیوں کہ اس جیسا واقعہ دنیا میں مشہور نہیں ہوا ہے۔ چنانچہ ہم دو ات و قلم لائے اور واقعہ کو جس طرح اس نے بیان کیا لکھ لیا۔ پھر ہم نے اس سے اپنے لڑکے کو ساتھ رکھنے کے بارے میں اس کے دل کی بات دریافت کی، تو اس نے کہا: جب میری آستین بھاری ہو جائے گی، تو میرے لیے اپنے بیٹے کی پرورش کرنا آسان ہو جائے گا۔ پھر ہم نے کہا: اگر تجھے مال کا ایک نصاب کافی ہو، تو ہم وہ تیرے لیے ابھی جمع کر دیں۔ اس نے کہا: کیسے نہیں قانع بنائے گا مجھے ایک نصاب۔ اور کیا کوئی دیوانے کے سوا اس نصاب کی مقدار کو حقیر سمجھ سکتا ہے! راوی نے کہا: پھر ہم میں سے ہر ایک نے ایک حصہ کا ذمہ لیا اور اس کے لیے اس حصہ کی دستاویز لکھ دی، تو اس نے اس بھلائی کا شکر یہ ادا کیا اور تعریف میں طاقت صرف کر ڈالی، حتیٰ کہ ہمیں (اس کی) تعریف زیادہ محسوس ہوئی (اور اپنا) انعام کم۔

تحقیق: أَلْبَاب: واحد: لُبٌّ: عقل۔ خلاصہ۔ مغز۔ گری۔ لُبٌّ لُبًّا وَ لِبَابَةٌ (س) دانشمند ہونا۔

أَعْجَبٌ: اسم تفضیل۔ سب سے زیادہ تعجب خیز۔ یہ موصوف محذوف کی صفت ہے ای بخیر

أَعْجَبٌ، اور بنا: زائدہ ہے۔

عُجَابٌ: صیغہ مبالغہ۔ حیرت ناک۔ قابلِ تعجب۔ عجائب: واحد۔ عَجَبِيَّةٌ: انوکھی بات۔ مشتق
از عَجَبٍ مِنْهُ عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔

وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ: میں واؤ تسمیہ، اور کتاب سے مراد: لوح محفوظ ہے۔
أَتَبَتُوا: امر جمع حاضر، تم درج کرلو۔ أَتَيْتِ الْكِتَابَ إِثْبَاتًا (افعال) درج کرنا۔ لکھنا۔
اتِّفَاقٌ: (اتعال) کسی بات کا پیش آجانا۔ اچانک ہو جانا۔

فائدہ: عجائب اتفاق: اس سے یا تو لفظی معنی مراد ہیں یعنی اتفاقی طور پر پیش آنے والے
انوکھے واقعات، یا عجائب اتفاق کتاب کا نام ہے؛ جس میں اتفاقی طور پر پیش آنے والے عجیب
واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

خَلَدُوا: امر جمع حاضر، ہمیشہ کے لیے محفوظ کرلو۔ خَلَدَهُ فَخَلَدًا (تفعیل) دوام عطا کرنا۔ ہمیشہ رکھنا۔
بَطُونٌ: واحد: بَطْنٌ: پیٹ۔ کسی شے کا اندرونی حصہ۔ بَطْنٌ بَطُونًا (ن) پوشیدہ ہونا۔ اندر ہونا۔
مَاسِيْرٌ: ماضی منفی مجہول واحد مذکر غائب، وہ مشہور نہیں ہوا۔ سَيَرَهُ تَسْيِيرًا (تفعیل) مشہور کرنا۔
ذَوَاةٌ: ذوات۔ جمع: ذَوِيٌّ وَذَوِيَاتٌ — أَسَاوُدٌ: واحد: أَسْوَدٌ: کالا ساپ۔ مراد: قلم۔
رَقَشْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے لکھ لیا۔ رَقَشَهُ رَقَشًا (ن) لکھنا۔

سَرَدٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بیان کیا۔ سَرَدَ الْحَدِيثَ سَرْدًا (ن) تفصیل سے بیان کرنا۔
اسْتَبَطْنَا: ماضی، ہم نے دل کی بات دریافت کی۔ اسْتَبَطَانَ (استعمال) دل کی بات دریافت کرنا۔
مُرْتَا: اسم مفعول، یا مصدر میسی، رائے (۲) وہ چیز جسے مناسب سمجھا گیا ہو۔ اِرْتَأَى الشَّيْءَ
اِرْتِيًا۔ (اتعال) مناسب سمجھنا۔ مُرْتَا: اصل میں مُرْتَأِيٌّ تھا۔ "یا تَحْرُكُ مَا قَبْلَ مُفْتَوِحِ هُوْنِ كِي وَجْهٍ سِ
"یا" کو الف سے بدلا، پھر ہمزہ تخفیفاً حذف کر دی گئی "مُرْتَا" ہو گیا۔

اسْتَبَطْنَا: (استعمال) ساتھ لینا۔ ملانا۔ ضم کرنا۔ ضَمَّ (ن) ملانا۔

ثَقُلٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بھاری ہو گیا۔ ثَقُلَ ثِقَالَةً (ک) بھاری ہونا۔ وزنی ہونا۔

رُذُنٌ: آستین۔ جمع: اُرْدَانٌ۔ خَفٌّ: ماضی، وہ آسان ہو گیا۔ خَفَّ الشَّيْءُ خَفًّا (ض) آسان ہونا۔

أَكْفَلٌ: مضارع واحد متکلم، میں پرورش کروں۔ كَفَّلَهُ كَفْلًا وَكَفَالَةً (ن) پرورش کرنا۔ کفالت کرنا۔

نَصَابٌ: مقررہ مقدار، جمع: اَنْصَبَةٌ۔ اَلْفْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے جمع کیا۔ اَلْفَهُ (تفعیل) جمع کرنا۔

فقال: وکیف: واو زائدہ ہے، کلام عرب میں قول اور مقولہ کے درمیان اکثر "واو" زائدہ ہوتا ہے۔

لَا يَقْعُ: مضارع منعى واحد مذکر غائب، وہ قانع نہیں بنائے گا۔ اِقْنَاعُ (افعال) قانع بنانا۔ مطمئن کرنا۔
 يَحْتَقِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ حقیر سمجھتا ہے۔ اِحْتِقَارُ (افعال) حقیر سمجھنا۔ ذلیل سمجھنا۔
 مُصَابٌ: اسم مفعول۔ دیوانہ۔ مصیبت زدہ۔ جمع: مُصَابُونَ۔ أُصِيبَ بِكَذَا اِصَابَةً (افعال) مبتلا ہونا۔ اِلْتَزَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ذمہ لیا۔ اِلْتِزَامُ الشَّيْءِ (افعال) پابند ہونا (۲) ذمہ لینا۔
 قَسَطًا: مقررہ حصہ۔ مال کی ادائیگی کا ایک حصہ جمع: اَقْسَاطٌ۔ قَطَطٌ: مالی دستاویز۔ جمع: قُطُوطٌ۔
 صُنْعٌ: احسان۔ بھلائی۔ صَنَعَ اِلَيْهِ مَعْرُوفًا صُنْعًا (ف) احسان کرنا۔ حسن سلوک کرنا۔
 اِسْتَنْفَذَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے صرف کر ڈالی۔ اِسْتِنْفَادٌ (استفعال) بالکل ختم کرنا۔
 اِسْتَنْفَذَ الوَسْعَ: پوری طاقت لگانا۔ وَسِعَ وِطْءًا وَسْعَةً (س) کشادہ ہونا۔
 اِسْتَطَلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہمیں زیادہ محسوس ہوئی۔ اِسْتِطَالُ الشَّيْءِ (استفعال) زیادہ سمجھنا۔ لمبا پانا۔
 اِسْتَقَلْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے کم سمجھا۔ اِسْتِقْلُ الشَّيْءِ (استفعال) کم سمجھنا، حقیر سمجھنا۔
 طَوَّلَ: انعام۔ بختش۔ طَالَ عَلَيْهِ طَوْلًا (ن) بختش کرنا۔ انعام دینا۔

ثُمَّ إِنَّهُ نَشَرَ مِنْ وَشِي السَّمْرِ، مَا أُرْزَى بِالْحَبِيرِ، إِلَى أَنْ أَظْلُ التَّنْوِيرِ، وَجَسَرَ
 الصُّبْحَ الْمُنِيرُ، فَقَضَيْنَاهَا لَيْلَةً غَابَتْ شَوَائِبُهَا، إِلَى أَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا، وَكَمَّلَ
 سَعُودُهَا إِلَى أَنْ انْفَطَرَ عَوْدُهَا. وَلَمَّا دَرَّ قَرْنُ الْغَزَالَةِ، طَمَرَ طُمُورَ الْغَزَالَةِ، وَقَالَ:
 اِنْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصَّلَاتِ، وَلِنَسْتَبِضَ الْإِحَالَاتِ، فَقَدْ اسْتَطَارَتْ صُدُوعُ كَيْدِي،
 مِنْ الْحَيْنِ إِلَى وَلَدِي، فَوَصَلْتُ جَنَاحَهُ، حَتَّى سَنَيْتُ نَجَاحَهُ؛ فَجِنَّ أَحْرَزَ الْعَيْنِ
 فِي ضَرْبِهِ، بَرَقَتْ أَسَارِيرُ مَسْرَبِهِ، وَقَالَ لِي: جَزَيْتَ خَيْرًا عَنِ خَطَا قَدَمَيْكَ. وَاللَّهُ
 خَلِيفَتِي عَلَيْكَ اِقْلَنْتُ: أُرِيدُ أَنْ أَتَّبِعَكَ لِأَشَاهِدَ وَلَدَكَ النَّجِيبَ، وَأَنَافِئَهُ لِكُنِّي
 يُجِيبَ. فَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةَ الْخَادِعِ إِلَى الْمَخْدُوعِ، وَصَحِكَ حَتَّى تَغْرَعَرَتْ مُقْلَتَاهُ
 بِالذُّمُوعِ، ثُمَّ أَنْشَدَ:

ترجمہ: پھر اس نے قصہ گوئی کے ایسے نقوش پھیلائے، جنہوں نے نقشین چادروں کو حقیر بنا
 دیا، یہاں تک کہ روشنی کا وقت قریب ہو گیا اور صبح روشن طلوع ہو گئی۔ پس ہم نے یہ رات ایسی گزاری
 کہ اس کی کدورتیں ختم ہو چکی تھیں؛ یہاں تک کہ اس کے گیسو سفید ہو گئے اور اس کی برکت مکمل ہو گئی،

حتی کہ اس کی صبح طلوع ہوگئی۔ اور جب کنارہ آفتاب چمکا، تو اس نے ہرن کی طرح جست لگائی۔ اور کہا: ہمارے ساتھ اٹھو، تاکہ عطیات حاصل کریں۔ اور نچول کی ہوئی رقم وصول کریں۔ چوں کہ میرے جگر کے ٹکڑے اپنے لڑکے کے اشتیاق میں اڑے جا رہے ہیں، پس میں اس کے ساتھ چلا، حتی کہ میں نے اس کی کامیابی کو آسان بنا دیا۔ پس جب اس نے اپنی تھیلی میں مال جمع کر لیا، تو اس کی خوشی کے نشانات چمکنے لگے اور اس نے مجھ سے کہا: تجھے تیرے دونوں پیروں کے فاصلوں کا بہتر بدلہ دیا جائے (یعنی تجھے ہر ہر قدم کا بدلہ دیا جائے) خدا میری طرف سے تجھے دینے والا ہے۔ تو میں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تیرے پیچھے چلوں، تاکہ میں تیرے شریف النسب لڑکے کو دیکھوں اور اس سے ہم کلام ہوں، تاکہ وہ جواب دے۔ پس اس نے میری طرف ایسے دیکھا جیسے دھوکا دینے والا فریب خوردہ کو دیکھتا ہے۔ اور وہ اتنا ہنسا کہ اس کی دونوں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے۔ پھر اس نے اشعار پڑھے:

تحقیق: وَشَيْءٍ نَقَشَ وَنْكَارَ بَيْلٍ بُوئِي، جَجَّ وَشَاءَ وَشَى الثَّوْبَ وَشِيَا (بیل بوئے بنا تا۔

أُزْرِي، ماضی واحد مذكر غائب، اس نے حقیر بنا دیا۔ أُزْرِي بِهِ إِزْرَاءُ (افعال) ذلیل کرنا۔ عیب لگانا۔

جَبْرٌ: واحد: حَبْرَةٌ: دھاری دار۔ شَمِي جَادِرٌ۔ ایک۔ قسم کی یعنی چادر۔

أَطْلُ: ماضی واحد مذكر غائب، وہ قریب ہو گیا۔ أَطْلُ الشَّيْءُ فَلَانَا (افعال) قریب ہونا، ڈھانک لینا۔

تَنْوِيرٌ: روشنی، نَوَّرَ تَنْوِيرًا (تفعیل) روشن ہونا۔ روشن کرنا۔

جَسْرٌ: ماضی واحد مذكر غائب، وہ طلوع ہو گیا۔ جَسَرَ الصَّبْحَ جُسُورًا (ان) روشن ہونا۔ طلوع ہونا۔

مُنِيرٌ: اسم فاعل۔ روشن۔ چمکدار۔ أَنَارَ إِنَارَةً (افعال) روشن ہونا (۲) روشن کرنا۔

قَضَيْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم نے گذاری۔ قَضَى الْوَقْتَ قَضَاءً (ض) وقت صرف کرنا۔ گذارنا۔

هَأَ: ضمیر مبہم ہے، اس کا مرجع نہیں ہے اور لیلۃ: بیان ہے ابہام کا۔

شَوَائِبٌ: واحد: شَائِبَةٌ: آفت۔ عیب۔ ملاوٹ۔ کدورت۔ شَابَ شَوَابًا (ن) ملانا۔ خراب کرنا۔

شَابَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ سفید ہو گئے۔ شَابَ شَيْبًا (ض) بالوں کا سفید ہونا۔ بوڑھا ہونا۔

ذَوَائِبٌ: واحد: ذُوَابَةٌ: سر کے اگلے بال۔ گیسو۔ بالوں کی لٹ۔

فَاعِدُهُ: یہاں رات کی تاریکی کو گیسوؤں سے اور صبح کی سفیدی کو بالوں میں سفیدی سے تشبیہ دی ہے۔

كَمَلٌ: ماضی واحد مذكر غائب، وہ مکمل ہو گئی۔ كَمَلَ كُمُولًا وَكَمَالًا (ك) مکمل ہونا۔ کامل ہونا۔

لفظی ترجمہ: خدا تجھ پر میرا قائم مقام ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ میری طرف سے تجھے (بدلہ) دینے والا ہے۔

سَعُوذٌ: برکت، خوش بختی۔ جمع: أَسْعُدٌ وَ سَعُوذٌ۔ سَعَدَ سَعْدًا وَ سَعُوذًا: (ف) مبارک ہونا۔

انْفَطَرُ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طلوع ہو گیا۔ انْفَطَرَ انْفِطَارًا (انفال) پھٹنا۔ پارہ پارہ ہونا۔

عُوذٌ: لکڑی، مجازاً: صبح۔ جمع: أَعْوَادٌ۔ انْفَطَرَ الْعُوذُ (انفال) صبح ہو جاتا۔

ذَرٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ چمکا۔ ذَرَّتِ الشَّمْسُ ذُرُورًا (ن) چمکنا۔ طلوع ہونا۔

قَرْنٌ: کنارہ، یہاں یہی معنی مراد ہیں۔ (۲) زمانہ، صدی (سوسال) جمع: أَقْرَانٌ۔

غَزَالَةٌ: طلوع ہوتے ہوئے سورج کا نام، پس ” غَزَبَتِ الْغَزَالَةُ “ نہیں کہیں گے۔ (۲) ہرنی،

جمع: غَزَالَاتٌ۔

طَمَرٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جست لگائی۔ طَمَرَ طَمُورًا (ض) چوڑی بھرنا۔ جست لگانا۔

نَقَبُضٌ: مضارع جمع متکلم، ہم حاصل کریں۔ قَبَضَ الْمَالُ قبضاً (ض) وصول کرنا۔

صِلَاتٌ: واحد: صِلَّةٌ: انعام۔ بخشش۔ عطیہ۔

نَسْتَبِضُ: مضارع جمع متکلم، ہم وصول کریں۔ اسْتَبَضَّ حَقَّةً (استعمال) تھوڑا تھوڑا لینا۔ وصول کرنا۔

إِحَالَاتٌ: واحد: إِحَالَةٌ: محول کی ہوئی رقم۔ وعدہ کی ہوئی رقم۔ أَحَالَ عَلَيْهِ كَذَا إِحَالَةً (انفال)

قرضدار کا اپنے قرض کی ادائیگی کو کسی دوسرے پر محول کر دینا۔

اسْتَبْطَرْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ اڑ گئی۔ اسْتَبْطَرْتُ (استعمال) منتشر ہونا۔ اڑ جانا۔

صَدُوْعٌ: واحد: صَدْعٌ: ٹکڑے۔ شکاف۔ صَدَعَ الشَّيْبُ صَدْعًا (ف) پھاڑنا۔ چاک کرنا۔

حَيْنِيْنٌ: اشتیاق۔ شوق۔ حَنَّ إِلَيْهِ حَيْنِيْنًا (ض) مشتاق ہونا۔

وَصَلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے ساتھ دیا۔ وَصَلَّهُ وَصَلًا (ض) ملانا۔ وَصَلَّ جَنَاحَهُ: ہاتھ

دینا۔ مدد کرنا۔ جَنَاحٌ: بازو۔ جمع: أَجْنِحَةٌ وَأَجْنِحَةٌ۔

سَنَيْتٌ: ماضی واحد متکلم، میں نے آسان بنا دیا۔ سَنَّ الشَّيْبُ تَسْنِيَةً (تفعلیل) آسان بنانا۔

نَجَاحٌ: کامیابی۔ نَجَحَ نَجَاحًا (ف) کامیاب ہونا۔

أَحْرَزَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جمع کر لیا۔ أَحْرَزَهُ إِحْرَازًا (انفال) جمع کرنا۔ حاصل کرنا۔

عَيْنٌ: تقدیر۔ جمع: أَعْيَانٌ۔ صُرَّةٌ: تھیلی۔ گٹھری۔ جمع: صُرُورٌ۔

بَرَقَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ چمکنے لگی۔ بَرَقَ بَرَقًا (ن) چمکنا۔ ظاہر ہونا۔

أَسَارِيْرٌ: جمع الجمع: واحد: بَسْرٌ، جمع: أَسْرَارٌ: جمع الجمع: أَسَارِيْرٌ: تھیلی یا پیشانی کے خطوط۔

مَسْرُوءٌ: مصدر مسمى - بمعنى نوشی - سَرَهُ سُرُوزًا وَمَسْرُوءٌ (ن) خوش کرنا۔

جَزِيَتْ: ماضی مجہول واحد مذکر حاضر، تجھے بدلہ دیا جائے۔ جَزَاهُ عَنْهُ جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔

حَطَا: واحد: حَطْوَةٌ: ایک قدم۔ ڈگ۔ جمع: حَطَوَاتٌ حَطَا حَطَوَاتٌ (ن) قدم اٹھانا۔ چلنا۔ ڈگ بھرتا۔

خَلِيفَةٌ: نائب۔ قائم مقام، جمع: خُلَفَاءٌ۔ خَلَفَهُ خَلْفًا وَخِلَافَةً (ن) قائم مقام ہونا، خلیفہ ہونا۔

اتَّبِعَ: مضارع واحد متکلم، میں پیچھے چلوں۔ اتَّبَعَ الشَّيْءُ اتِّبَاعًا (اعتمال) پیچھے چلنا، ساتھ چلنا۔

أَشَاهَدُ: مضارع واحد متکلم، میں دیکھوں۔ شَاهَدَهُ مُشَاهَدَةً (مفاعلت) دیکھنا۔

نَجِيبٌ: اسم فاعل، شریف النسب، اہل نسل کا، جمع: نُجَبَاءٌ۔ نَجِبَ نَجَابَةً (ک) شریف النسب ہونا۔

أَنَافِثٌ: مضارع واحد متکلم، میں ہم شام ہوں۔ نَافِثَةٌ مُنَافِثَةٌ (مناعلت) ہم کلام ہونا، بات چیت کرنا۔

يُجِيبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ جواب دے۔ أَجَابَ إِجَابَةً (انفال) جواب دینا۔

خَادِعٌ: اسم فاعل۔ دھوکہ دینے والا۔ فَخَذُوهُ: اسم مفعول۔ فریب خوردہ۔ خَدَعَهُ خَدْعًا

(ف) دھوکہ دینا۔ فریب دینا۔ چال چلنا۔

تَفَرَّغَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، آنسو ڈبڈبائے۔ تَفَرَّغَتْ عَيْنَاهُ تَفَرُّغًا: آنکھوں میں

آنسو ڈبڈبانا (باب تفعلل) ملحق بر بای مزیدیہ۔ مَفْلَتَانِ: تثنیہ۔ واحد: مَفْلَةٌ: آنکھ۔ جمع: مَقْلٌ۔

(۱) يَمَانٌ تَطْنَى السَّرَابَ مَاءً ❊ لَمَّا رَوَيْتُ الَّذِي رَوَيْتُ

(۲) مَا خِلْتُ أَنْ يُسْتَمِرَّ مَكْرِي ❊ وَأَنْ يُخَيَّلَ الَّذِي عَنَيْتُ

(۳) وَاللَّهِ مَا بَرُّهُ بِعِزِّي ❊ وَلَا لِي ابْنٌ بِهِ ائْتَمَيْتُ

(۴) وَإِنَّمَا لِي فُنُونٌ بِسِحْرِ ❊ أَبَدَعْتُ فِيهَا وَمَا أَفْتَدَيْتُ

(۵) لَمْ يَخْكِهَا الْأَضْمَعِيُّ فِيمَا ❊ خَكِي وَلَا حَاكَهَا الْكُمَيْتُ

(۶) تَخَذْتُهَا وَضَلَّةً إِلَى مَا ❊ تَجْنِيهِ كَفِّي مَتَى اشْتَهَيْتُ

(۷) وَلَوْ تَعَاقَيْتُهَا لِحَالْتُ ❊ حَالِي وَلَمْ أُخْوِمَا حَوَيْتُ

(۸) فَمَهْدِ الْعُذْرُ أَوْ فَسَامِخَ ❊ إِنْ كُنْتُ أَجْرَمْتُ أَوْ جَنَيْتُ

(۹) ثُمَّ إِنَّهُ وَدَّعَنِي وَمَطَى ❊ وَأَوْدَعَ قَلْبِي جَمْرَ الْغَضَا

ترجمہ: ① اے وہ شخص جس نے چمکتی ریت کو پانی سمجھا، جب میں نے بیان کردہ واقعہ کو بیان

کیا تھا۔ ① تو مجھے یہ خیال نہ تھا کہ میری چال چھپی رہے گی، اور جس بات کا میں نے ارادہ کیا ہے مشتبہ رہے گی۔ ② خدا کی قسم نہ تو بڑہ میری بیوی ہے اور نہ میرا وہ بیٹا ہے، جس کی میں نے کنیت اختیار کی ہے؛ بلکہ میرے تو جادو کے طریقے ہیں، میں نے ان طریقوں میں جدت پیدا کی ہے (کسی کی) اقتدا نہیں کی۔ ③ نہ انھیں "اصمعی" نے اپنی حکایتوں میں بیان کیا ہے اور نہ انھیں شاعر "کیت" نے تیار کیا ہے۔ ④ میں نے انھیں ان چیزوں کا ذریعہ بنایا ہے جنہیں مرے ہاتھ حاصل کر لیتے ہیں، جب میں چاہتا ہوں۔ ⑤ اور اگر میں انھیں برا سمجھتا، تو میری حالت بدل جاتی اور میں وہ سب جمع نہ کر سکتا، جو میں نے جمع کیا ہے۔ ⑥ اس لیے تم عذر قبول کرو، یا نہیں تو درگزر کرو؛ اگر میں مجرم ہوں اور گنہگار ہوں۔ پھر اس نے مجھے الوداع کہا اور چلتا ہوا اس طرح کہ میرے دل میں درخت غصا کی لکڑی کے انکار سے چھوڑ گیا (وہ میرے دل میں یاد کی دائمی آگ چھوڑ گیا)

تحقیق: تَطَنُّنٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سمجھا۔ یہ اصل میں تَطَنَّنَ تھا۔ ایک نون کو خلاف قیاس یا سے بدل دیا گیا "تَطَنُّنٌ" ہو گیا۔ مضاعف میں اکثر یہ عمل کیا جاتا ہے۔ تَطَنُّنٌ (تفعل) گمان کرنا۔ سمجھنا۔

سَرَابٌ: وہ ریت جو ریگستانی علاقے میں، دو پہر کو دھوپ کی شعاعوں میں پانی محسوس ہو، مجازاً: ہر وہ شے جو نظر فریب ہو۔ بے حقیقت چیز۔

مَا اخَذْتُ: ماضی منفی واحد متکلم، مجھے خیال نہ تھا۔ خَالَهُ خِيَالًا (ف) گمان کرنا۔ خیال کرنا۔ يَسْتَسِرُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چھپا رہے گا۔ اِسْتَسْرَأَ (استفعال) غائب ہونا۔ چھپنا۔ يُخَيَّلُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مشتبہ رہے گا۔ اَخَالَ الشَّيْءُ، عَلَيْهِ اِخَالَةٌ (افعال) مشتبہ ہونا۔ یہاں "أَنْ يُخَيَّلَ" کے بعد "علی" تھا، جو ضرورت شعر کی بنا پر محذوف ہے۔

عَنَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے ارادہ کیا۔ عَنَى بِالْقَوْلِ عَنِيًّا وَعِنَايَةً (ض) ارادہ کرنا۔ عَرَسُ: بیوی۔ دُہن (۲) دولہا۔ جمع: أَعْرَاسٌ. عَرَسُ الرَّجُلِ: دُہن۔ عَرَسُ الْمَرْأَةِ: دولہا۔ اِكْتَنَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے کنیت اختیار کی۔ اِكْتَنَيْتُ بِكَذَا (افعال) کنیت اختیار کرنا۔ فَنُونٌ: واحد: فَنٌّ: طریقہ، ڈھنگ، سِخْرٌ: جادو، دھوکہ۔ سَحْرَةٌ سِحْرًا (ف) جادو کرنا۔ دھوکہ دینا۔ اَبْدَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے جدت پیدا کی۔ اَبْدَعُ (افعال) ایجاد کرنا۔ جدت پیدا کرنا۔ مَا اِقْتَدَيْتُ: ماضی منفی واحد متکلم، میں نے اقتدا نہیں کی۔ اِقْتَدَاءٌ (افعال) اقتدا کرنا۔ پیروی کرنا۔

لَمْ يَخْلِكْ: مضارع واحد مذکر غائب نفی، مجدہ لم، اس نے بیان نہیں کیا۔ حَسَى عَنْهُ الْكَلَامَ: حکایت (ض) بیان کرنا۔ نقل کرنا۔

أَصْمَعِي: ابوسعید عبدالملک بن ثریب بن عبدالملک بن علی بن اُصمعی، چوتھی پشت میں ان کے پردادا کا نام اصمعی ہے۔ ان کی طرف نسبت کر کے اصمعی کہتے ہیں۔ یہ ہارون رشید کے دربار کے مشہور و معروف فصیح و بلیغ انشاء پرداز ہیں، جنہوں نے بہت سی کہانیاں اور ادبی قصے تحریر کیے اور شہرت حاصل کی۔ لغت کے سولہ ہزار دفتر حفظ تھے، بصرہ میں ۱۲۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۶ھ میں بصرہ ہی میں وفات پائی۔

حَاك: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تیار کیا۔ حَاكَ النَّوْبَ جِيَاكَةً (ض) بنانا۔

كَمَيْتٌ: بن زید بن خلیس اسدی: عربی ادب کا مانا ہوا مشہور شاعر۔ جس نے پانچ ہزار سے زائد اشعار کہے ہیں۔ ۶۰ھ میں پیدا ہوئے، اور ۱۱۶ھ میں وفات پائی۔

تَخَذْتُ: ای اتَّخَذْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے بنایا۔ اتَّخَذْتُ (اتَّخَالَ) بنانا۔

فَانَدَه: تَخَذْتُ۔ اتَّخَذْتُ کا مخفف ہے۔ اتَّخَذْتُ سے ہمزہ اور فاکلمہ "تا" کو تخفیفاً حذف

کر دیا۔ تَخَذْتُ ہو گیا۔ اس کی اور بھی بہت سی نظیریں ہیں جیسے: اتَّقَى سے تَقَى۔ اتَّسَعَ سے تَسَعَ۔

وَصَلَّةٌ: ذریعہ۔ تعلق۔ دو چیزوں کو ملانے والی چیز۔ جمع۔ وُصِّلَ. وَصَلَهُ وَصْلًا (ض) ملانا۔ جمع کرنا۔

تَجَنَّبِي: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ حاصل کر لیتی ہے۔ جَنَّبِي الشَّيْءَ جَنَّبًا (ض) حاصل کرنا۔

اِسْتَهَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے چاہا۔ اِسْتَهَيْتُ (تَطَالَ) خواہش کرنا۔ چاہنا۔

تَعَاْفَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے برا سمجھا۔ تَعَاْفَيْتُ (تَطَالَ) چھوڑنا۔ کراہت کرنا۔

حَالَتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ بدل گئی۔ حَالَ حَوْلًا (ن) بدل جانا۔

لَمْ أَخُو: مضارع واحد متکلم نفی، مجدہ لم، میں جمع نہ کر سکتا۔ حَوَى الشَّيْءَ حَوَايَةً (ض) جمع کرنا۔ سمیٹنا۔

مَهَّدَ: امر واحد حاضر، تو قبول کر۔ مَهَّدَ لَهُ عُدْرَةَ تَمْهِيْدًا (تَفْصِيْل) عذر قبول کرنا۔

سَامَحَ: امر حاضر، تو درگزر کر۔ سَامَحَ مُسَامَحَةً (مَفَاعَلَت) درگزر کرنا۔ معاف کرنا۔

أَجْرَمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے جرم کیا یا میں مجرم ہوں۔ اِجْرَامٌ (اَفْعَال) جرم کرنا۔ مجرم ہونا۔

جَنَّبْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے گناہ لیا یا میں گناہ گار ہوں۔ جَنَّبْتُ جِنَابَةً (ض) گناہ کرنا۔

وَدَّعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے الوداع کہا۔ وَدَّعَهُ (تَفْصِيْل) رخصت کرنا۔ خدا حافظ کہنا۔

مَضَى: ماضی واحد مذکر غائب، وہ چلتا ہوا۔ مَضَى مُضِيًّا (ض) گذر جانا۔ جانا۔

أَوْذَعَ: ناضی واحد مذکر غائب، وہ چھوڑ گیا۔ اِنْدَاعٌ (افعال) سپرد کرنا۔ امانت رکھنا۔

جَمْرٌ: واحد: جَمْرَةٌ: انگارہ۔ جَمَرَ جَمْرًا (ن) آگ جانا۔

غَضًا: جھاؤ کا درخت جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے اور اس کی آگ دیر تک رہتی ہے، واحد: غَضَاةٌ۔

اشعار کی ترکیب

(۱) یا: حرف ندا، مَنْ: اسم موصول، تَنْظَنِي: فعل بافاعل، السَّرَابُ: مفعول بہ اول، مَاءٌ: مفعول بہ ثانی۔ لَمَّا:

ظرفیہ مضاف، رَوَيْتُ: فعل بافاعل، الَّذِي: اسم موصول، رَوَيْتُ: فعل بافاعل، هُ: ضمیر مفعول بہ (محذوف، جو راجع ہے اَلَّذِي: اسم موصول کی طرف) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ۔

رَوَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ۔ لَمَّا: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ تَنْظَنِي: فعل اپنے فاعل، دونوں مفعولوں اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر منادی۔ حرف ندا، منادی سے مل کر ندا۔

(۲) مَا جَلَّتْ: فعل بافاعل، اَنْ: مصدریہ، يَنْتَسِرُ: فعل، مَكْرِي: فاعل۔ جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی

تادیل میں ہو کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَنْ: مصدریہ، يُخَيَّلُ: فعل، الَّذِي: اسم موصول، غَنَيْتُ: فعل بافاعل، هُ: ضمیر مفعول بہ (محذوف جو راجع ہے اَلَّذِي: اسم موصول کی طرف) غَنَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر فاعل، يُخَيَّلُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر، جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تادیل میں ہو کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ، مَا جَلَّتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب ندا۔ ندا، جواب ندا سے مل کر جملہ نداءً انشائیہ ہوا۔

(۳) واو: حرف جر برائے قسم، اَللّٰهُ: مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اَقْسِمُ: کے۔ اَقْسِمُ: فعل بافاعل جملہ فعلیہ

انشائیہ ہو کر قسم، مَا: مشابہہ بلیس، يَسْرَةٌ: اسم، بِنَا: زائدہ، عَرَسِي: خبر۔ مَا: مشابہہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا: لائے نفی جنس، لِي: متعلق ہوا كَانِنَا: کے۔ كَانِنَا: صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ اَيْنَ: موصوف، بِه: متعلق مقدم ہوا، اِكْتَنَيْتُ: کے۔ اِكْتَنَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر صفت، موصوف صفر، سے مل کر اسم مؤخر۔ اے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) واو: حرف عطف، اِنَّ: حرف مشبہہ بالفعل، مَا: كاف۔ لِي: متعلق ہوا كَانِنُ: کے۔ كَانِنُ: اسم فاعل

اپنے فال اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، فَنُونٌ: مبعثر: مرکب اضافی ہو کر موصوف، اَبْدَعْتُ: فعل بافاعل، فِي:

ہا: متعلق۔ اَبَدَعْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، مَا اِقْتَدَيْتُ: فعل با فاعل۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف صفت اول۔

(۵) لَمْ يَخْلِكْ: فعل، ہا: ضمیر (جوراجع ہے فَنُوْنُ سِخْرِ: کی طرف) مفعول بہ، اَلْاَضْمَعِي: فعل، فی: حرف جار، ما: اسم موصول، حَکَمِي: فعل با فاعل، هُ: ضمیر (مخذوف جوراجع ہے ما: اسم موصول کی طرف) مفعول بہ حَکَمِي: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا لَمْ يَخْلِكْ: کے، لَمْ يَخْلِكْ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا: نافیہ، حَاكٌ: فعل، ہا: ضمیر (جوراجع ہے فَنُوْنُ سِخْرِ: کی طرف) مفعول بہ، اَلْحَكْمِيْتُ: فاعل۔ حَاكٌ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف صفت ثانی ہوئی، فَنُوْنُ سِخْرِ: کی۔

(۶) نَجِدْتُ: فعل با فاعل، ہا: ضمیر (جوراجع ہے فَنُوْنُ سِخْرِ: کی طرف) مفعول بہ اول، وَصَلَةٌ: مصدر، الی: حرف جار، ما: اسم موصول، تَجَنَّبِي: فعل، هُ: ضمیر مفعول بہ (جوراجع ہے ما: کی طرف) کَھَمِي: فاعل، مَنَى: ظرفیہ مضاف، اِسْتَهَيْتُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ، تَجَنَّبِي: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا وَصَلَةٌ: کے۔ وَصَلَةٌ: مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول بہ ثانی، تَجَدَّدْتُ: فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر صفت ثالث ہوئی فَنُوْنُ سِخْرِ: کی موصوف اپنی تینوں صفتوں سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا: خبر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (۷) واو: حرف عطف، لَو: حرف شرط، تَعَايَيْتُ: فعل با فاعل، ہا: ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط، لَام: جواب کو۔ حَاَلْتُ: فعل، حَالِي: فاعل۔ حَاَلْتُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَمْ اُخَو: فعل با فاعل، ما: اسم موصول، حَوَيْتُ: فعل با فاعل، هُ: ضمیر مفعول بہ (مخذوف جوراجع ہے ما: اسم موصول کی طرف) حَوَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ، لَمْ اُخَو: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جزا۔ شرط، جزا، سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۸) فَا: جزائیہ، مَهَّدُ: فعل با فاعل، اَلْعَدْرُ: مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، اَو: حرف عطف، فَا: جزائیہ، تَسَامَحٌ: فعل با فاعل جملہ فعلیہ انشاء ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا مقدم، اِنْ: حرف شرط، كُنْتُ: فعل ناقص اس میں ضمیر اسم۔ اَجْرَمْتُ: فعل با فاعل معطوف علیہ، اَو: حرف عطف، جَنَيْتُ: فعل با فاعل معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر۔ كُنْتُ: فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر شرط مؤخر۔ شرط مؤخر اپنی جزا مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

چھٹے مقالے ”مراغیہ“ کا خلاصہ

اس مقالے میں حارث نے ابو یوسف و جی سے، ایک خاص ادبی صنعت کا حامل خط لکھوایا ہے۔ اور وہ ادبی صنعت یہ ہے کہ ہر دو کلموں میں سے پہلا کلمہ غیر منقوط اور دوسرا منقوط ہے اور یہی اس مقالے کا ادبی معیار ہے۔ واقعہ کی ترتیب اس طرح ہے: حارث کہتے ہیں: میں ایک ادبی مجلس میں بیٹھا تھا، نفاحت و بلاغت کا ذکر چل رہا تھا۔ اُس مجلس میں جو اصحاب کمال اور شہسوارانِ قلم موجود تھے، وہ سبھی بالاتفاق یہ بات کہہ رہے تھے کہ موجودہ زمانے میں جتنے بھی ادیب ہیں، وہ پہلے ادیبوں کے مقلد اور خوش چیں ہیں؛ وہ اپنی طرف سے کوئی انوکھی اور نئی ادبی بات ایجاد نہیں کر سکتے۔ مجلس کے کنارے ایک ادھیڑ عمر کا آدمی بیٹھا تھا، جو اہل مجلس کی باتیں بڑے غور سے سن رہا تھا۔ اس نے کہا: آپ لوگ گذشتہ زمانے کے لوگوں کو رو رہے ہیں اور اپنے معصروں کی تحقیر و تنقیص کر رہے ہیں۔ مجھے آپ لوگوں کی اس بات سے اتفاق نہیں، کیوں کہ اس دور میں بھی ایسے ادیب موجود ہیں، جو کلام کی تمام اصناف پر قادر اور قابو یافتہ ہیں۔ اس پر ناظم مجلس نے کہا: ایسا شخص کون ہے؟ اس نے کہا: میں خود ہی ہوں۔ ناظم مجلس نے پھر کہا: ارے میاں چھوٹا سا پرندہ ہمارے یہاں گدھ نہیں بن سکتا۔ اور ہمارے نزدیک چاندی اور سنگریزے میں فرق کرنا آسان ہے؛ اس لیے تو ایسی بڑی بات مت بول، جو تجھ میں نہ ہو اور اپنی آبرو کو رسوائیوں کا نشانہ نہ بنا۔ یہ شخص سمجھ گیا کہ لوگ میری بات کی سچائی میں شک کر رہے ہیں۔ اس نے کہا: آپ حضرات میرا امتحان لے سکتے ہیں، جس سے آپ کو صحیح اور غلط کا پتہ چل جائے گا۔ حاضرین میں سے ایک نے کہا: اسے میرے حوالے کر دو، میں اس کا امتحان لے لیتا ہوں۔ سبھی نے اسے اختیار دیدیا تو اس نے بطور امتحان اس سے کہا: میرے حاکم نے مجھ سے کہا تھا: میں ایک مضمون لکھوں، جس میں ایک کلمے کے تمام حروف غیر منقوط ہوں اور دوسرے کے منقوط، میں نے ایک سال تک کوشش کی، مگر میں کامیاب نہ ہوسکا، اس لیے اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں، تو ایسا مضمون لکھ کر دکھائیے۔ اس نے کچھ دیر تو سوچا۔ اس کے بعد پورا مضمون اس نے بالکل اسی طرح لکھوایا۔ پھر تو جماعت نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی اور انعام و اکرام سے نوازا اور اس سے تعارف چاہا کہ کس قبیلے سے تعلق ہے اور مکان کہاں ہے؟ تو اس نے اشعار میں اپنا تعارف کرایا ”کہ قبیلہ نسان سے میرا تعلق ہے، ہاں میرا مکان ”سروج“ میں ہے۔ حاکم کو جب یہ خبر پہنچی، تو اس نے بھی خوب انعام و اکرام سے نوازا، اور اسے اپنی ادبی مجلس کا نگران بنانا چاہا؛ لیکن اس نے معذرت کر دی۔ حارث کہتے ہیں: میں نے پہچان لیا کہ یہ ”ابو یوسف و جی“ ہے۔ میں نے لوگوں سے اس کا تعارف کرنا چاہا تو اس نے آنکھ کے اشارے سے منع کر دیا کہ میرا راز فاش نہ کریں۔ جب وہ تھیل بھر کر نکلا اور جدا ہونے لگا تو میں نظامت کے ٹھکرادینے پر ملامت کرتے ہوئے اس کے ساتھ چلا۔ تو اس نے مسکراتے ہوئے منہ پھیرا۔ اور ترنم کے ساتھ اشعار میں کہا: شہر شہر گھومنا میرے لیے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے، کیوں کہ حکام کے مزاج کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اس مقالے میں کل انیس (۱۹) اشعار ہیں۔

الْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ "الْمَرَاغِيَّةُ"

چھٹا مجلسی واقعہ شہر "مراغہ" کی طرف منسوب ہے

الْمَرَاغِيَّةُ: منسوب الى مَرَاغَه۔ اس میں یائے نسبتی ہے جو مشدود ہے۔ مراغہ: آذربائیجان کا ایک مشہور شہر ہے، جس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "الْمَرَاغِيَّةُ"۔

اس مقامے کو "مقامہ خَيْفَاء" بھی کہتے ہیں۔ خَيْفَاء: صفت مشبہ مؤنث ہے، جس کے معنی ہیں: ایک کالی اور ایک نیلی آنکھ والی، خَيْفِ الْإِنْسَانِ وَغَيْرُهَا خَيْفًا (س) ایک نیلی اور ایک کالی آنکھ والا ہونا، جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا کہ ہردھائی کا چھٹا مقامہ ادبی ہوتا ہے، جس میں علامہ ایک خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کرتے ہیں؛ چنانچہ اس مقامے میں علامہ نے ایک خط لکھا ہے، جس میں ہر پہلے کلمے کے تمام حروف غیر منقوٹ اور دوسرے کلمے کے تمام حروف منقوٹ ہیں۔ اس مناسبت سے اس مقامے کو مقامہ خَيْفَاء کہہ دیتے ہیں۔

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ قَالَ: حَضَرْتُ دِيْوَانَ النَّظْرِ بِالْمَرَاغَةِ، وَقَدْ جَرَى ذِكْرُ الْبَلَاغَةِ، فَأَجْمَعَ مَنْ حَضَرَ مِنْ فُرْسَانَ الْبِرَاغَةِ، وَأَرْبَابِ الْبِرَاغَةِ، عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَتَّقِ مَنْ يُنْقَعُ الْإِنْسَاءُ، وَيَتَصَرَّفُ فِيهِ كَيْفَ يَشَاءُ، وَلَا خَلْفَ بَعْدَ السَّلْفِ، مَنْ يَتَدَبَّرُ طَرِيقَةَ غُرَاءِ، أَوْ يَفْتَرِعُ رِسَالَةَ عُدْرَاءِ، وَأَنَّ الْمُفْلِقَ مِنْ كُتَابِ هَذَا الْأَوَانِ، الْمُتَمَكِّنِ مِنْ أَرْمَةِ الْبَيَانِ، كَالْعِيَالِ عَلَى الْأَوَائِلِ، وَلَوْ مَلَكَ فَصَاحَةٌ سَحْبَانِ بْنِ وَايِلِ. وَكَانَ بِالْمَجْلِسِ كَهْلٌ جَالِسٌ فِي الْحَاشِيَةِ، عِنْدَ مَوَاقِفِ الْحَاشِيَةِ، فَكَانَ كَلِمًا شَطَّ الْقَوْمِ فِي شَوَاطِئِهِمْ، وَنَثَرُوا الْعَجْوَةَ وَالنَّجْوَةَ مِنْ نَوَاطِئِهِمْ، يُنْبِئُ تَخَاوُرَ طَرَفِهِ، وَتَشَامُخِ أَنْفِهِ، أَنَّهُ مُخَرَّبِقٌ لِنَبَاغِ، وَمَجْرَمٌ سَمِئِدُ الْبَاغِ، وَنَابِضٌ يَبْرِي النَّبَالَ، وَرَابِضٌ يَبْغِي النَّصَالَ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے بیان کیا، کہا کہ میں شہر "مراغہ" میں واقع مجلس مناظرہ میں حاضر ہوا، (وہاں) بلاغت کا ذکر چھڑا، تو ان لوگوں نے جو کہ اصحاب کمال اور شہسوارانِ قلم میں سے موجود تھے، اس بات پر اتفاق کیا کہ ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا، جو مضمون نویسی میں نکھار پیدا کر سکے اور اس میں جیسے چاہے تصرف کر سکے۔ اور نہ متقدمین کے بعد ایسا شخص آیا، جو نیا طریقہ ایجاد کر سکے، یا کسی اچھوتے مضمون پر خامہ فرسائی کر سکے۔ اور اس بات پر (اتفاق کیا) کہ اس زمانے کے انشا پردازوں میں سے وہ ماہر آدمی بھی، جو کہ زمامِ فصاحت پر قابو یافتہ ہو، پہلے لوگوں کا محتاج ہے؛ اگرچہ عُجبان بن وائل جیسی فصاحت کا مالک ہو۔ صورت حال یہ تھی کہ مجلس میں ایک ایسا متوسط العمر شخص موجود تھا، جو کنارے میں خدام کے کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ پس جب بھی لوگ اپنے کلام کی دوڑ میں دوڑ نکل جاتے اور اپنے ذہن سے رطب و یابس (یا معقول و نامعقول باتیں) نکالتے، تو اس کی نگاہ کا سمتا اور اس کی ناک کا چڑھنا اس بات کا پتہ دیتا تھا کہ وہ حملہ کرنے کے لیے داؤ لگا رہا ہے اور جست لگانے کے لیے سنبھرا ہوا ہے (لفظی ترجمہ: وہ سبکڑا ہوا ہے، غریب پھیلانے گا وہ دونوں ہاتھ کو) اور وہ ایک تیر انداز ہے، جو تیروں کو تیار کر رہا ہے۔ اور وہ گھٹنے کے بل بیٹھا ہوا تیر اندازی کا ارادہ رکھتا ہے (یا آمادہ پیکار ہے)

تحقیق: دِیَوَانُ: مجلس، امور انتظامیہ کا مرکز۔ جمع: دِیَوَانٌ۔ دِیَوَانٌ: اصل میں دِیَوَانٌ (دو واو کے ساتھ) تھا۔ پہلے "واو" کو ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے "یا" سے بدل دیا، دِیَوَانٌ ہو گیا۔ دلیل یہ ہے کہ اس کی جمع: دِیَوَانِیْنَ آتی ہے، جس میں دو واو ہیں۔

نَظْرٌ: بحث و تحقیق۔ غور و خوض۔ نَظْرٌ فِیْهِ نَظْرٌ (ان) غور و فکر کرنا۔ دِیَوَانُ النِّظْرِ: مجلس مناظرہ۔
أَجْمَعُ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اتفاق کیا۔ أَجْمَعُ عَلَیْهِ إِجْمَاعًا (انعال) اتفاق کرنا۔
فُرْسَانٌ: واحد: فَرَسٌ۔ گھوڑے سواری کا ماہر۔ گھوڑا سواری۔ شہسوار۔ مجازاً کسی بھی کام کا ماہر۔
یَوَاعَةٌ: وہ بانس یا نے جس کا قلم بنایا جائے، مجازاً قلم۔ جمع: یَوَاعٌ، فُرْسَانُ الْیَوَاعَةِ: شہسوارانِ قلم۔
بِرَاعَةٌ: کمال۔ مہارت۔ بَرُّعٌ بَرَاعَةٌ (ک) با کمال ہونا۔ ماہر ہونا۔ أَرْبَابُ الْبِرَاعَةِ: اصحاب کمال۔
یَنْفَعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ نکھار پیدا کرے۔ نَفْعُ الْإِنْشَاءِ تَنْفِیْحًا (تعمیل) اجزائے زائدہ کو نکالنا، صاف کرنا۔ نکھارنا۔ اصلاح کرنا۔

إِنْشَاءٌ: مضمون نویسی۔ مضمون نگاری۔ اِنْشَاءُ الْإِنْشَاءِ (انعال) ذہن سے بات نکالنا۔ تخلیق کرنا۔ بنانا۔
يَتَصَرَّفُ: مضارع واحد غائب، وہ تصرف کرے، تَصَرَّفَ فِي الْأَمْرِ (تفعل) حسبِ نِشَا كَامِ کرنا۔

خَلَفَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بعد میں آیا۔ خَلْفَهُ خَلْفَانِ (بچھے آنا (۲) قائم مقام ہونا۔
سَلَفَ: واحد: سَالَفَ: اسم فاعل، متقدمین۔ گذرے ہوئے لوگ (۲) مصدر بمعنی اسم مفعول:
 گذرے ہوئے لوگ۔ آباؤ اجداد۔ جمع: أَسْلَافٌ. سَلَفَ سَلْفَانِ (گذرا ہوا ہونا۔ متقدم ہونا۔
يَبْتَدِعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ایجاد کرے۔ اِبْتِدَاعٌ (ابتعال) ایجاد کرنا۔ نئی بات پیدا کرنا۔
عَرَّأَ: أَعْرَضَهُ رَصْفَتْ كَامَوْثٍ، بمعنی روشن۔ سفید۔ جمع: عَرٌّ، عَرٌّ غَرٌّ (اس) سفید و روشن ہونا۔
يَفْتَسِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ قابو پا سکے یا خامہ فرسائی کر سکے۔ اِفْتَسَرَ الْبِكْرَ (ابتعال)
 بکارت دور کرنا۔ مراد: ایجاد کرنا، مشکل کام پر قابو پانا۔

رِسَالَةٌ: مضمون۔ خط۔ جمع: رِسَائِلٌ — عَذْرَاءٌ: اچھوتی (۲) باکرہ عورت۔ مراد: ایسا مضمون
 جس پر کسی نے قلم نہ اٹھایا ہو۔ جمع: عَذْرَائِيٌّ وَعَذْرَاوَاتٌ. رِسَالَةٌ عَذْرَاءٌ: اچھوتا مضمون۔
مُفْلِقٌ: اسم فاعل، ماہر فن، بے نظیر، تاور الکلام شاعر۔ اَفْلَقَ فِي الشُّعْرِ وَالْكِتَابَةِ، ماہر ہونا۔
كُتَابٌ: واحد: كَاتِبٌ: مضمون نگار۔ انشا پرداز۔ — اَوَانٌ: زمانہ۔ وقت۔ جمع: اَوَانَةٌ.
مُتَمَكِّنٌ: اسم فاعل۔ تاور۔ قابو یافتہ۔ تَمَكَّنَ مِنْ شَيْءٍ: تاور ہونا (تفعل) مِنْ: بمعنی علی۔
أَزِمَةٌ: واحد: زِمَامٌ: لگام۔ — بَيَانٌ: فصاحت۔ — أَزِمَةُ الْبَيَانِ: زمام فصاحت۔
عِيَالٌ: واحد: عَيْلٌ: دوسرے کے سہارے جینے والا۔ دستِ گم۔ عَالَهُ عَوْلًا وَعِيَالَةً (ن) پرورش
 کرنا۔ اخراجات کا زمدار ہونا۔ کفالت کرنا۔

كَهْلٌ: متوسط عمر کا آدمی۔ تیس سے پچاس سال کی عمر کا آدمی۔ ادھیڑ عمر، جمع: كَهْلُولٌ. كَهْلٌ
 كَهْلُولًا (ف) ادھیڑ عمر کا ہونا۔

حَاشِيَةٌ: کنارہ (۲) بادشاہ کے مصاحبین، حاشیہ نشین، خدام۔ جمع: حَوَاشِيٌّ. پہلے ”حَاشِيَةٌ“
 سے مراد: کنارہ اور دوسرے ”حَاشِيَةٌ“ سے مراد: خدام ہیں۔

شَطَطٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ دور نکل گیا۔ شَطَطَ شَطْطًا (ن) دور نکلنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔
شَوُطٌ: مقررہ حد تک ایک دفعہ کی دوڑ۔ جمع: أَشْوَاطٌ۔ شَاطَ شَوُطًا (ن) مقررہ نشان تک دوڑنا۔
نَفَرًا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے بکھیرا۔ نَفَرَهُ نَفْرًا (ن) بکھیرنا۔ نثر میں کلام کرنا۔
عَنْجَوَةٌ: عمدہ کھجور (جس کے متعلق مشہور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کا
 درخت لگایا تھا) مراد: پسندیدہ باتیں۔ — نَجْوَةٌ: خراب کھجور۔ مراد: غیر سنجیدہ باتیں۔ نامعقول باتیں۔

نَوَطًا: چیزے کا تھیلا۔ تو شردان۔ مراد: ذہن۔ دماغ۔ جمع: أَنْوَاطٌ۔ نَاطَهُ نَوَطًا (ن) لگانا۔
تو شے دان کو بھی ”نَوَطٌ“ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کجاوے کے ساتھ لٹکایا جاتا ہے۔

نَبِيئِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پتا دیتا ہے۔ اُنْبَا اِنْبَاءً (انفال) بتانا۔ خیر دینا۔
تَخَاوَرًا: (تقابل) کتکھیوں سے دیکھنا۔ آنکھ گھورنے کے لیے سہینا۔ طَرَفٌ: آنکھ۔ جمع: أَطْرَافٌ۔
تَشَامُخٌ: (تقابل) بلند ہونا، تکبر کرنا، شَمَخَ بِأَنْفِهِ شَمَخًا وَشَمُوْخًا (ف) ناک پڑھانا، تکبر کرنا۔
مُخَرَّبِيْقٌ: اسم فاعل، داؤ لگانے والا۔ اِخْرَبْنَاقٌ: خاموش ہو کر سر جھکا کر بیٹھنا۔ داؤ لگانا (باب
اِخْرَجِم) ملحق بر باغی مزید فیہ (افْعَلًا)

يَنْبَاعٌ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ٹوٹ پڑے۔ وہ حملہ آور ہوئے۔ اِنْبَاعٌ اِنْبِئَاعًا (انفال)
پھیلنا، جست لگانا۔ مراد: ٹوٹ پڑنا، حملہ آور ہونا، بَاعٌ بُوْعًا (ن) ہاتھ پھیلانا۔
فَانْدَهُ: اِنَّهُ مُخَرَّبِيْقٌ لِيَنْبَاعٍ: یہ ایک محاورہ ہے جو اس شخص کے بارے میں بولا جاتا ہے،
جو طویل خاموشی اختیار کرے اور بے توجہ نظر آئے؛ لیکن فی الواقع وہ کوئی چال سوچ رہا ہو اور حملہ
کرنے کی تاک میں ہو۔

مُخْرَبٍ: اسم فاعل، سکرنے والا۔ اِخْرَبْنَاقٌ: کودنے کے لیے بدن کو سہینا۔ داؤ لگانا۔ تیار ہونا
(باب اِخْرَجِم) ملحق بر باغی مزید فیہ۔

يَمْدُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پھیلا رہا ہے۔ مَدَّهُ مَدًّا (ن) پھیلانا۔ دراز کرنا۔
بَاعٌ: دو ہاتھ کے پھیلاؤ کا فاصلہ، جمع: اَبْوَاعٌ، مجازاً: ہمت، طاقت۔ مَدُّ البَاعِ: چھلانگ لگانا۔
نَابِضٌ: اسم فاعل، تیر انداز، نَبِضَ القُوْسِ نَبْضًا (ن) تیر پھینکنا، تیر پھینکنے کے لیے کمان کا چلہ کھینچنا۔
يَبْرِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تیار کر رہا ہے۔ بَرِيًّا (ض) تراشنا۔ پھیلانا۔ مجازاً: تیار کرنا۔
نِبَالٌ: واحد: نَبْلٌ: تیر۔ نَبْلٌ نِبَالًا (ن) تیر چلانا۔

رَابِضٌ: اسم فاعل، گھٹنوں کے بل بیٹھنے والا۔ رَبِضَ رِبْضًا (ض) گھٹنوں کے بل بیٹھنا۔ گھٹنے ٹیکنا۔
يَبْغِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ارادہ رکھتا ہے، بَغَا بَغِيَّةً (ض) طلب کرنا۔ چاہنا۔
نِصَالٌ: مقابلہ تیر اندازی۔ نَاصِلَةٌ مُنَاصِلَةٌ وَنِصَالًا (مفامات) تیر اندازی میں مقابلہ کرنا۔

فَلَمَّا نُبِلَتِ الْكِنَانِيْنُ، وَفَاءَتِ السَّكَايِنُ، وَرَكَدَتِ الزُّعَاوِيْنُ، وَكَفَّتِ الْمُنَاوِيْنُ،

وَسَكَنْتِ الزَّمَا جُرُ، وَسَكَتَ الْمَرْجُورُ وَالزَّاجِرُ، أَقْبَلَ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا، وَجِزْتُمْ عَنِ الْقُضْدِ جَدًّا، وَعَظَّمْتُمُ الْعِظَامَ الرُّفَاتِ، وَافْتَتُمُ فِي الْمَيْلِ إِلَى مَنْ فَاتِ، وَعَمَّضْتُمْ جَيْلَكُمْ الَّذِينَ فِيهِمْ لَكُمْ اللَّذَاتِ، وَمَعَهُمْ اِنْعَقَدَتِ الْمَوَدَّاتِ، اُنْسَيْتُمْ يَاجْهَابِذَةَ النَّقْدِ، وَمَوَابِذَةَ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ!! مَا اُبْرَزْتَهُ طَوَارِفُ الْقَرَانِحِ، وَبَرَزَ فِيهِ الْجَدُّ عَلَى الْقَارِحِ، مِنَ الْعِبَارَاتِ الْمُهْدَبَةِ، وَالْاِسْتِعَارَاتِ الْمُسْتَعْدَبَةِ، وَالرَّسَائِلِ الْمَوْشَحَةِ، وَالْاَسَاجِيعِ الْمُسْتَمْلَحَةِ!

ترجمہ: پس جب ترکش (ذہن و دماغ) خالی ہو گئے، سنجیدگیاں عود کر آئیں (یعنی خاموشی چھا گئی)، کلام کی آندھیاں تھم گئیں، جھگڑنے والے رک گئے، شور و غل بند ہو گیا اور جھڑکنے والا اور جھڑکا جانے والا (غالب و مغلوب) خاموش ہو گئے، تو وہ شخص لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا: (خدا کی قسم) بلاشبہ تم نے ناقابل برداشت امر کا ارتکاب کیا ہے اور تم میاندروی سے بہت دور ہٹ گئے ہو، تم نے بوسیدہ ہڈیوں کو بہت بڑا سمجھ لیا ہے، گذشتہ لوگوں (مردوں) کی طرف میلان میں تم نے حد سے تجاوز کیا ہے اور اپنے ان معصروں کو حقیر سمجھ لیا ہے، جن میں تمہارے ہم عمر ہیں اور ان کے ساتھ دوستیاں قائم ہیں۔ اے تنقید کے ماہر اور بست و کشاد کا اختیار رکھنے والو! ارباب حل و عقد! کیا تم ان چیزوں کو بھول گئے ہو، جنہیں بہترین ذہنوں نے ظاہر کیا ہے اور جن میں چھوٹی عمر کے لوگ، بڑی عمر کے لوگوں پر فوقیت لے گئے ہیں یعنی صاف ستھری عبارتیں، شیریں استعارے، آراستہ مضامین اور پسندیدہ قافیے۔

تحقیق: نِشَلْتُ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب، وہ خالی کر دیئے گئے۔ نَشَلُ الْكِنَانَةَ نَشَلًا (ن.ض) ترکش خالی کرنا۔ — كِنَانِيْنُ: واحد: كِنَانَةٌ: تیروں کا تھیلا۔ ترکش۔

فَاءٌ ث: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ لوٹ آئی۔ فَاءٌ فَيْنَا (ض) لوٹنا۔

سَكَانِيْنُ: واحد: سَكِيْنَةٌ: سنجیدگی۔ سکون۔ وقار۔ سَكَنَ سَكُونًا (ن) سکون پذیر ہونا۔

رَكَدْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ تھم گئی۔ رَكَدَ رُكُوْدًا (ن) ساکن ہونا۔ ٹھیرنا۔

زَعَزَعْتُ: واحد: زَعْرَعَةٌ: آندھی۔ زور وار ہوا۔ زَعَزَعَهُ زَعْرَعَةً (ب) بغثو زور سے ہلانا۔

كَفَّفْتُ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ رُک گیا۔ كَفَّفَ عَنْهُ كَفْفًا (ن) رُکنا۔ باز آنا۔

مُنَازَعُ: اسم فاعل، جھگڑنے والا۔ مَنَاطِرُ: نَازَعُهُ مَنَازَعَةً وَنِزَاعًا (مفاعلت) جھگڑنا۔

زَمَجِرٌ: واحد: زَمَجْرَةٌ: شور و شغب۔ جِج و پکار۔ زَمَجْرَةٌ (باب بعثر) جینا، چلانا، شور مچانا۔
مَزْجُورٌ: اسم مفعول، جھڑکا جانے والا۔ زَجْرَةٌ زَجْرًا (ن) جھڑکنا۔ دھکنا۔ زَاَجِرٌ: جھڑکنے والا۔
أَقْبَلٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ متوجہ ہوا۔ أَقْبَلَ عَلَيْهِ إِقْبَالًا (افعال) متوجہ ہونا۔

جَنَّتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم نے ارتکاب کیا۔ جَاءَ الشَّيْءُ جَنِينًا وَمَجِينًا (ض) ارتکاب کرنا۔
إِذَا: صیغہ صفت، ناقابل برداشت کام، جمع: إِذَذَ وَإِذَادَ۔ أَدَهَ الْأَمْرُ أَدَا (ض) سخت و دشوار ہونا۔
جَزْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم دور ہٹ گئے۔ جَاَزَ عَنِ الشَّيْءِ جَوَازًا (ن) تجاوز کرنا۔
قَصَّدَ: اعتدال۔ میاں روی۔ قَصَّدَ فِي الْأَمْرِ قَصْدًا (ض) درمیانی راہ اختیار کرنا۔

جَدًّا: بمعنی بہت۔ یہ لفظ مفعول مطلق کے طور پر اور کسی اسم صفت کی تاکید کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
عَظَّمْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم نے بڑا سمجھ لیا۔ عَظَّمْتُمْ تَعْظِيمًا (تعلیل) بھنا۔ بڑا بنانا۔
رَفَاتٌ: بوسیدہ چیز، ریزے، چورا۔ رَفَّتْ رَفَاتًا (ن) توڑنا۔ چورا کرنا (۲) چورا ہونا (لازم و متعدی)
إِفْتَتَّمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم نے حدت تجاوز کیا۔ اِفْتَاتَاتٌ (افعال) حد سے بڑھنا۔

عَمَّضْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم نے حقیر سمجھا۔ عَمَّضْتُمْ غَمَّضًا (ض) حقیر سمجھنا۔ ذلیل سمجھنا۔
جَبِيلٌ: معاصر، ایک زمانے کے لوگ، نسل۔ جمع: أَجْبِيَالٌ وَجَبِيلَانٌ۔

لِدَاتٌ: واحد: لِدَةٌ: ہم عمر، ہم عصر، ہم جولی۔ لِدَةٌ: اصل میں وَلَدٌ تھا۔ واو کی حرکت لام کو دے کر، واو حذف کر دیا گیا اور اخیر میں "ة" بڑھادی گئی۔ وَلَدَاتٌ الْأُنْثَى لِدَةٌ وَوَلَادَةٌ (ض) جننا۔
انْعَقَدَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ قائم ہے۔ انْعَقَادٌ (افعال) قائم ہونا۔ ٹھیر جانا۔

مَوَدَّاتٌ: واحد: مَوَدَّةٌ: دوستی۔ تعلق۔ محبت۔ وَدَّةٌ وَدًا وَمَوَدَّةٌ (س) محبت کرنا، خواہش کرنا۔
أَنْسَيْتُمْ: ہمزہ برائے استفہام۔ نَسَيْتُمْ: ماضی جمع مذکر حاضر، تم بھول گئے ہو۔ نَسِيَهُ نَسِيَانًا
(س) بھولنا۔ بعض نسخوں میں ہمزہ استفہام کا نہیں، افعال کا ہے، أَي أَنْسَيْتُمْ: تم نے بھلا دیا۔ أَنْسَاهُ
الشَّيْءِ (افعال) بھلا دینا۔

جَهَابِدَةٌ: واحد: جَهَبِدٌ يَأْجَهَبِدُ: ماہر فن، کھرے کھونے کو پر کھنے کا ماہر۔
نَقَّدَ: تنقید، نکتہ چینی۔ نَقَّدَ النَّاسَ نَقْدًا (ن) نکتہ چینی کرنا۔ تنقید کرنا۔

مَوَابِدَةٌ: واحد: مَوْبِدٌ (بفتح الميم وبفتح الباء وكسرها) اصل معنی: حاکم مجوس، مراد: حاکم
مسلمانان، صاحب اختیار۔ بلند رتبہ۔ یہ فارسی لفظ ہے۔

الْحَلُّ وَالْعَقْدُ: انتظام وانصرام۔ بست وکشار۔ حُلُّ حَلًّا (ن) گرہ کھولنا۔ الجھجھے ہوئے معاملہ کو سلجھانا۔ عَقَدَ عَقْدًا (ض) باندھنا۔ گرہ لگانا۔ معاملہ کرنا۔ مَوَابِدَةُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ: اربابِ حل و عقد۔ طَوَارِفُ: واحد: طَارِيفَةٌ: عمدہ اور نئی شے۔ طَرَفٌ طَرِيفَةٌ (ک) انوکھا ہونا۔ قَرَانِحُ: واحد: قَرِنِحَةٌ: ذہن۔ طبیعت۔ طَوَارِفُ الْقَرَانِحِ: اضافتہ الصفة الی الموصوف، أي: الْقَرَانِحُ الطَّارِيفَةُ: معنی: بہترین ذہن، نئی طبیعتیں۔

بَرَزَ: ماضی واحد مذکر عائب، وہ فوقیت لے گیا۔ بَرَزَ عَلَيْهِ تَبَرُّزًا: فوقیت لے جانا۔ غلبہ پانا۔ جَدَعٌ: گھوڑے کا دوسرا بچہ۔ مراد: کسن، نو عمر، نوجوان۔ جمع: جِدَاعٌ وَجِدَعَانٌ۔ قَارِحٌ: گھوڑے یا سُم والے جانور کا پانچ سالہ بچہ۔ مراد: عمر رسیدہ آدمی، جمع: قَوَارِحُ وَقَرِحٌ۔ عِبَارَاتٌ: واحد: عِبَارَةٌ: ایسے الفاظ کا مجموعہ جس سے کوئی مراد ظاہر کی جائے۔ جملے اور مضامین۔ مُهَذَّبَةٌ: اسم مفعول، صاف ستھری۔ آراستہ۔ تَهْذِيبٌ: اصلاح کرنا۔ کسی شے کو زوائد سے پاک کرنا۔ اِسْتِعَارَاتٌ: واحد: اِسْتِعَارَةٌ: کسی معنی کو ادا کرنے کے لیے ایسا لفظ اختیار کرنا جو کسی دوسرے معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو (۲) عارضی طور پر کوئی شے استعارہ کے لیے لینا۔ کسی چیز کو عاریتہ طلب کرنا۔ مُسْتَعَذِبَةٌ: اسم مفعول، شیریں۔ پر لطف۔ اِسْتِعْذَابٌ (استعمال) مٹھاس محسوس کرنا۔ لطف اندوز ہونا۔ مُوَشَّحَةٌ: اسم مفعول، آراستہ۔ وَشَّحٌ تَوْشِیحًا (تفعیل) آراستہ کرنا، سجانا۔ اَسْجِيعٌ: واحد اَسْجُوْعَةٌ: مقشی عبارت، مقشی کلام۔ سَجَعٌ الْكَلَامِ سَجْعَانٌ (مقشی کلام کرنا۔ مُسْتَمْلِحَةٌ: اسم مفعول، نمکین، پسندیدہ، پر لطف۔ اِسْتِمْلَاحٌ (استعمال) نمکین پانا۔ خوبصورت پانا۔

وَهَلْ لِلْقَدَمَاءِ إِذَا أَنْعَمَ النَّظَرُ، مَنْ حَضَرَ غَيْرَ الْمَعَانِي الْمَطْرُوقَةِ الْمَوَارِدِ،
الْمَعْقُولَةُ الشَّوَارِدِ، الْمَأْتُوْرَةُ عَنْهُمْ لِتَقَادِمِ الْمَوَالِدِ، لِأَيْتَقَدَّمَ الصَّادِرِ عَلَى
الْوَارِدِ وَإِنِّي لِأَعْرِفُ الْآنَ مَنْ إِذَا أَنْشَأَ وَشَى، وَإِذَا عَبَّرَ حَبَّرَ، وَإِنْ أَسْهَبَ
أَذْهَبَ، وَإِذَا أَوْجَزَ أَعْجَزَ، وَإِنْ بَدَأَ شَدَّ، وَمَتَى اخْتَرَعَ خَرَعَ. فَقَالَ لَهُ نَاطُورَةُ

۱۔ القاموس الوحید و مصباح اللغات۔ البتہ حاشیہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ میں یہ لکھا ہے کہ اَسْجِيعٌ۔ اَسْجَاعٌ کی جمع ہے اور اَسْجُوْعَةٌ، سَجَعٌ کی جمع ہے: ہکذا ذکرہ الشیخ الإمام محمد بن ابی بکر الرازی فی قاموسہ المعروف بـ "مختار الصحاح" علی صفحہ ۱۲۱۔

الدِّيَانِ، وَعَيْنُ أَوْلَيْكَ الْأَعْيَانِ: مَنْ قَارِعُ هَذِي الصَّفَاةِ، وَقَرِنِعُ هَذِهِ الصَّفَاتِ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَرْنٌ مَجَالِكٌ، وَقَرَيْنٌ جِدَالِكٌ؛ وَإِذَا شِئْتَ ذَاكَ فَرُضْ نَجِيئًا، وَأَذْعُ مُجِيئًا، لِيَرَى عَجَبِيئًا.

ترجمہ: اور حاضرین اگر غور کریں گے (تو ان کو معلوم ہوگا) کہ پُرانے لوگوں کے لیے کچھ نہیں ہے، سوائے ان مضامین کے کہ جن کے چشمے (کثرت آمد و رفت سے) گدلے ہو چکے ہیں (وہ معانی بار بار استعمال ہو چکے ہیں) اور جن کے غیر مانوس الفاظ زبردستی ٹھونسنے ہوئے ہیں (کتابوں میں محفوظ کیے گئے ہیں) اور جو ان سے پیدائش کے قدیم ہونے کی بنا پر منقول ہیں؛ اس لیے نہیں کہ پانی پی کر اونٹنے والے (مقدم) کو چشمہ آب پر آنے والے (مؤخر) کے اوپر تقدم حاصل ہے۔ اور میں اب یقیناً اس شخص کو جانتا ہوں کہ وہ اگر مضمون لکھے تو خوبصورت بنائے، مانی الضمیر کو ظاہر کرے تو پر رونق بنائے، اگر وہ کلام میں تفصیل کرے تو (عتل کو) حیران کر دے، (دوسرا ترجمہ: اگر وہ کلام میں تفصیل کرے تو (اس کو) سونے جیسا بنا دے) اگر اختصار کرے تو (اس کی نظیر سے) عاجز بنا دے، اگر برجستہ کلام کرے، تو حیرت میں ڈال دے اور جب ایجاد کرے، تو (دامن ایجاد کو) چاک کر ڈالے۔ اس پر اس سے ناظم مجلس اور ان سر بر آوردہ لوگوں کے صدر نے کہا: اس چٹان کو توڑنے والا اور ان صفتوں پر قابو پانے والا کون ہے؟ تو اس نے کہا: وہ تمہارا میدان کا ساتھی اور تمہارا رفیق مناظرہ ہے۔ اور اگر تم یہ بات چاہو، تو تم ایک بہترین گھوڑے کو قابو کرو اور لہیک کہنے والے کو دعوت دو، تاکہ تم تعجب خیز بات دیکھو (تاکہ تم انشا اور مضمون نگاری کا عجیب کمال دیکھو)

تحقیق: قَدْ مَاءٌ: واحد: قَدِيمٌ: پرانا۔ پرانے لوگ۔ قَدْ مَ قَدْ مًا وَقَدْ أَمَةٌ (ک) پرانا ہونا۔

أَنْعَمٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے غور کیا۔ أَنْعَمَ النَّظْرُ فِيهِ إِنْعَامًا (افعال) غور کرنا۔

مَعَانِي: واحد: مَعْنَى: مقصد، مضمون۔ عَنَى بِالْقَوْلِ كَذَا عِنَايَةً (اض) قصد کرنا۔

مَطْرُوفَةٌ: اسم مفعول، وہ شے جو کثرت آمد و رفت سے گدلی کر دی گئی ہو۔ اونٹوں کا گندا کیا ہوا

پانی۔ مستعمل۔ طَرَّقَ الْإِبِلَ الْمَاءَ طَرُّوقًا (ن) اونٹ کا پانی میں گھسنا (اور اسے گدلا کر دینا)

۱۔ مطلب یہ ہے کہ متقدمین نے جو انوکھے مضامین اور ادبی استعارات وغیرہ بیان کیے ہیں، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ زمانے کے اعتبار سے ہم سے پہلے ہیں؛ اس سے متقدمین کی متاخرین پر کوئی نسیات ثابت نہیں ہوتی؛ کیونکہ اگر متقدمین یہ مضامین بیان نہ کرتے، تو متاخرین میں ایسی صلاحیت کے لوگ موجود ہیں وہ بیان کر لیتے۔

مَوَارِدُ: واحد: مَوْرِدٌ: (اسم ظرف) پشمہ آب۔ تالاب۔ گھاٹ۔ وَرَدَ المَاءَ وَوُودًا (ض) پانی پر آنا۔ المَعَانِي المَطْرُوقَةُ المَوَارِدُ سے مراد: ایسے معانی ہیں جو بار بار استعمال ہو چکے ہیں۔
مَغْفُولَةٌ: اسم مفعول، باندھے ہوئے۔ عَقَلَ البعيرَ عَقْلًا (ض) باندھنا۔ عَقَلَ کو بھی عقل اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ انسان کو برائی اور لالچ سے روکنے اور باندھنے کا کام دیتی ہے۔

شَوَارِدُ: واحد: شَارِدَةٌ: غیر مانوس الفاظ۔ شَرَدَ اللَّفْظَ شُرُودًا (ن) لفظ کا ذہن سے نکلنا۔
مَأْتُورَةٌ: اسم مفعول، منقول، اَثَرُ الحَدِيثِ اَثْرًا (ن) نقل کرنا۔ تَقَادُمٌ: مصدر (تفاعل) پرانا ہونا۔
مَوَالِدُ: واحد: مَوْلِدٌ: مصدر مسمیٰ بمعنی پیدائش۔ یا اسم ظرف: زمانہ پیدائش۔ وَلَاذَةٌ (ض) بچہ پیدا ہونا۔ تَقَدَّمَ: پیش قدمی، پیش رفت، تَقَدَّمَ فُلَانٌ تَقَدُّمًا (تفعل) آگے بڑھنا۔

صَادِرٌ: اسم فاعل، پانی پی کر لوٹنے والا۔ صَدَرَ الإِبِلُ عَنِ المَاءِ صَدْرًا (ن) اونٹ کا پانی پی کر واپس ہونا۔ وَارِدٌ: اسم فاعل، پشمہ آب پر آنے والا۔ وَرَدَ المَاءَ وَوُودًا (ض) پانی پر آنا۔
أَنْشَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مضمون لکھا۔ أَنْشَأَ الشَّيْءَ (انفال) اپنے ذہن سے مضمون لکھنا۔ تالیف کرنا، یہاں قافیہ کی ضرورت سے خلاف قیاس ہمزہ کو الف سے بدل لیا ہے۔

وَشَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خوبصورت بنایا۔ تَوَشَّيْتُه (تفعیل) خوبصورت بنانا۔
عَبَّرَ: ماضی، اس نے مافی الضمیر کو ظاہر کیا۔ عَبَّرَ عَنِ مَا فِي نَفْسِهِ (تفعیل) مافی الضمیر کو ظاہر کرنا۔
حَبَّرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پُر روتی بنایا۔ حَبَّرَهُ تَحْبِيرًا (تفعیل) پُر روتی بنانا۔ مزین کرنا۔
أَسَهَبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تفصیلی کلام کیا، أَسَهَبَ الكَلَامَ (انفال) کلام کو طول دینا۔
أَذْهَبَ: ماضی، اس نے حیران کر دیا۔ أَذْهَبَهُ (انفال) زائل کرنا، حیران کرنا (۲) سونے جیسا بنا دینا۔
أَوْجَزَ: ماضی، اس نے اختصار کیا۔ أَوْجَزَ الكَلَامَ (انفال) اختصار کرنا۔ کلام کو مختصر کر دینا۔
أَعَجَزَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے عاجز بنا دیا۔ إِعْجَازٌ (انفال) عاجز بنانا۔

بَدَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے برجستہ کلام کیا۔ بَدَّهَهُ (ف) بے ساختہ بولنا۔ برجستہ بولنا۔
شَدَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے حیرت میں ڈال دیا۔ شَدَّهَهُ (ف) حیرت میں ڈالنا۔
إِخْتَرَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ایجاد کیا۔ إِخْتِرَاعٌ (انفعال) ایجاد کرنا۔

خَرَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چاک کیا۔ خَرَعَهُ خَرْعًا (ف) چاک کرنا۔ پھاڑنا۔
نَاطُورَةٌ: اسم مبالغہ، صدر مجلس۔ نَاطُمٌ۔ نَظَرَ نَظْرًا (ن) دیکھنا۔ نَاطُورَةُ الدِّيْوَانِ: ناظم مجلس۔

صدر مجلس۔ — عین: سربر آوردہ۔ صدر۔ جمع: اُغیَانٌ۔

قَارِعٌ: اسم فاعل، چوٹ لگانے والا۔ قَرَعَهُ قَرَعًا (ف) چوٹ لگانا۔ ہذیبی: اسم اشارہ مؤنث۔
صَفْدَةٌ: چوڑا پیکتا، سخت پتھر یا پتھر کی چٹان۔ مراد: پتھر جیسی سخت بات۔ جمع: صَفَا (بجذف
الت) قَارِعُ الصَّفَاةِ: پتھر توڑنے والا۔ پتھر جیسی سخت بات کا دعویٰ کرنے والا۔

قَرِيعٌ: صیغہ صفت۔ قرع اندازی میں غالب آنے والا۔ مالک۔ سردار۔ مراد: مشکل کام کرنے
والا۔ قابو پانے والا۔ جمع: قَرَعِيٌّ وَقَرَعَاءٌ۔ قَرَعَهُ قَرَعًا (ن) قرع میں غالب آنا۔

قِرْنٌ: وہ شخص جو علم اور صلاحیت میں انسان کا ہم پلہ ہو، ہم پلہ، بھولی، ساتھی۔ جمع: أَقْرَانٌ۔ قَرْنَهُ
إِلَى كَذَا قَرْنًا (ض) ملانا۔ باندھنا۔ — قَرِينٌ: ساتھی، رفیق، شریک کار۔ جمع: قُرْنَاءٌ۔

مَجَالٌ: اسم ظرف، میدان کار۔ گھومنے کی جگہ۔ جمع: مَجَالَاتٌ۔ جَالٌ جَوْلَانًا (ن) گھومنا۔ پھرنا۔
جِدَالٌ: مناظرہ۔ بحث و مباحثہ۔ تکرار۔ جَادَلَهُ مُجَادَلَةً وَجَدَّالًا (مفاعلت) بحث کرنا۔ جھگڑا کرنا۔

رُضٌ: امر واحد حاضر، تو قابو میں کر۔ راضٍ رَوْضًا (ن) گھوڑے کو سدھانا، ہلانا، قابو میں کرنا۔
نَجِيبٌ: شریف النسل شخص، (۲) عمدہ نسل کا گھوڑا۔ جمع: نَجَبَاءٌ۔ نَجَابَةٌ (ك) شریف الاصل ہونا۔

أذُعٌ: امر واحد حاضر، تو دعوت دے۔ دَعَا دُعَاءً (ن) پکارنا۔ بلانا (۲) دعوت دینا۔

مُجِيبًا: اسم فاعل، بلیک کہنے والا۔ تالدار۔ جواب دینے والا۔ أَجَابَهُ إِجَابَةً (انفال) جواب دینا۔
عَجِيْبًا: حیرت ناک۔ قابلِ تعجب۔ تعجب خیز بات۔ عَجِبَ مِنْهُ عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔

فَقَالَ لَهُ: يَا هَذَا، إِنَّ الْبَغَاةَ بِأَرْضِنَا لَا يَسْتَنْسِرُ، وَالتَّمْيِيزَ عِنْدَنَا بَيْنَ الْفِضَّةِ
وَالْقِضَّةِ مُتَيْسِّرٌ، وَقَلَّ مِنَ اسْتِهْدَافِ اللَّضَالِ، فَخَلَصَ مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ، أَوْ اسْتَشَارَ
نَقَعَ الْإِمْتِحَانَ، فَلَمْ يَقْدِرْ بِالْإِمْتِهَانِ، فَلَا تُعْرِضْ عِرْضَكَ لِلْمَفَاضِحِ، وَلَا تُعْرِضْ عَنِ
نِصَاحَةِ النَّاصِحِ، فَقَالَ: كُلُّ امْرِئٍ أَعْرَفَ بِوَسْمِ قَدْحِهِ، وَسَيَتَفَرَّى اللَّيْلُ عَنِ
ضُبْحِهِ. فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَةُ فِيمَا يُسِيرُ بِهِ قَلْبِيهِ، وَيَعْمَدُ فِيهِ تَقْلِيْبِيهِ؛ فَقَالَ أَحَدُهُمْ:
ذَرُوهُ فِي حِصَّتِي، لِأَزْمِيَهُ بِحَجَرِ قِصَّتِي، فَإِنَّهَا عُضْلَةُ الْعُقَدِ، وَمِحْكُ الْمُتَنَقِّدِ،
فَقَلَّدُوهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ الزُّعَامَةَ، تَقْلِيدَ الْخَوَارِجِ أَبَا نِعَامَةَ.

ترجمہ: تو اس ناظم نے اس سے کہا: ارے میاں! چھوٹا سا پرندہ ہمارے یہاں گدھ نہیں بن سکتا

ہے اور ہمارے نزدیک چاندی اور سنگینے میں فرق کرنا آسان ہے۔ اور ایسے کم ہیں جو تیر اندازی کا نشانہ بنے ہوں، پھر انھوں نے لاعلاج بیماری سے چھٹکارا پایا ہو، یا انھوں نے آزمائش کی گرداڑائی ہو، پھر ذلت کی کنک ان کی آنکھ میں نہ گری ہو، اس لیے تو اپنی آبرو کو رسوائیوں کا نشانہ نہ بنا اور ہمدرد کی نصیحت سے منہ نہ پھیر۔ تو اس نے کہا: ہر شخص اپنے تیر کی علامت کو زیادہ جانتا ہے (ہر شخص اپنی حالت خوب جانتا ہے) اور عنقریب رات صبح سے الگ ہو جائے گی (حقیقت معلوم ہو جائے گی)۔ پس جماعت نے ایسی بات کے سلسلے میں سرگوشی کی کہ جس کے ذریعہ اس کے علم کی گہرائی کو ناپا جائے اور اس کے اندر اسے لٹنے کا قصد کیا جائے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: اسے میرے حصے میں چھوڑ دو، تاکہ میں اس پر اپنے واقعہ کا پتھر پھینکوں، اس لیے کہ وہ (واقعہ) ناقابلِ حل تھی ہے اور پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ تو انھوں نے اس معاملہ میں اس کی سربراہی کی اسی طرح پیروی کی، جیسے کہ خارجیوں نے ابونعامہ کی پیروی کی تھی۔ (دوسرا ترجمہ: انھوں نے اس معاملے میں قیادت اس کے سپرد کر کے اس کی ایسی تھلید کی جیسی خوارج نے "ابونعامہ" کی تھلید کی تھی)

تحقیق: بُغَاثٌ: سفید سیاہی مائل رنگ کا ایک کمزور اور درست رفتار پرندہ، جو گدھ سے چھوٹا ہوتا ہے۔ مرد اور خور۔ واحد: بُغَاثَةٌ: جمع: بُغَاثَانٌ.

لَا یَسْتَنْسِرُ: مضارع تفریق واحد مذکر غائب، وہ گدھ نہیں بن سکتا ہے۔ اِسْتَنْسَرَ (استفعال) گدھ جیسا بنا۔ نَسَسِرُ: گدھ۔ ایک طاقتور مضبوط بازوں والا بلند و تیز رفتار مڑی ہوئی چونچ والا شکاری پرندہ۔ جمع: نَسُورٌ. بُغَاثٌ: سے مراد: کمزور اور کم حیثیت انسان۔ نَسِرٌ سے مراد: بلند رتبہ انسان۔ طاقتور انسان۔

فائدہ: اِنَّ الْبُغَاثَ بِأَرْضِنَا لَا یَسْتَنْسِرُ: چھوٹا پرندہ ہمارے یہاں گدھ نہیں بن سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے یہاں جس کی جتنی حیثیت ہوتی ہے، اتنی ہی رہتی ہے یعنی ہمارے یہاں جاہل عالم نہیں سمجھا جاتا۔ علامہ حریری رحمہ اللہ نے یہ تعبیر مشہور عربی مثل: اِنَّ الْبُغَاثَ بِأَرْضِنَا لَا یَسْتَنْسِرُ سے لی ہے، یعنی چھوٹا پرندہ بھی ہمارے یہاں گدھ بن جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ جو ہمارے پڑوس میں آجاتا ہے وہ ہماری وجہ سے معزز بن جاتا ہے۔

تَمَیِزٌ: فرق، امتیاز۔ مَیِزَةٌ تَمَیِزٌ (تعلیل) فرق کرنا۔ امتیاز کرنا۔ جدا کرنا۔

قَضَةٌ: قَضٌ کا اسم مرہ، سنگ ریزہ، نکرئی۔ جمع: قَضَاضٌ. قَضٌ قَضًا وَقَضًا (س) نکر پلا ہونا۔

مُتَیَسِّرٌ: اسم فاعل، آسان۔ تَیَسَّرَ (تفعل) آسان ہونا۔

اِسْتَهْدَفَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ نشان بنا۔ اِسْتَهْدَفَ لِلْأَمْرِ (استعمال) نشانیہ بنا۔ نشانہ پر آنا۔
نِضَالٌ: تیر اندازی۔ ناضلةٌ مُنَاصِلَةٌ وَنِضَالًا (مفاعلت) باہم تیر اندازی کرنا۔
خَلَصَ: ماضی، اس نے چھٹکارا پایا۔ خَلَصَ مِنَ الدَّاءِ خُلُوصًا وَخِلَاصًا (ن) چھٹکارا پایا۔
عَضَالَ: لاعلاج، ناقابل حل۔ دَاءٌ عَضَالٌ: لاعلاج بیماری۔ عَضَلَ بِهِ الْأَمْرُ عَضَلًا (ن)
 معاملے کا سنگین ہونا، الجھا ہوا ہونا، مشکل ہونا، لاعلاج ہونا۔

اِسْتَنَارَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے گرواڑائی۔ اِسْتِنَارَةٌ: (استعمال) گرواڑانا۔
نَقَعَ: گرو وغبار۔ جَمْعٌ نَقُوعٌ وَنَقَاعٌ۔ — لَمْ يَقْذُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب نفی جہدِ علم،
 آنکھ میں ٹنک نہیں گری۔ قَذِي قَذَى (س) آنکھ میں ٹنک پڑنا۔

اِمْتِهَانَ: ذلت۔ اِمْتِهَانَةٌ (اتصال) ذلیل و حقیر سمجھنا، مَهْنٌ مِهَانَةٌ (ک) ذلیل و حقیر ہونا۔
لَا تَعْرِضُ: فعلِ نہی حاضر، تو نشانہ نہ بنا۔ عَرَضَ فَلَانًا لِكَذَا (تفعلیل) نشانہ بنا نا۔ کسی کو کسی شے
 کی زد میں لانا۔ عَرَضٌ: آبرو۔ عَزَتْ: جمع: اَعْرَاضٌ۔

مَفَاصِيحُ: واحد: مَفْصِيحٌ: رسوائی، بدنامی، مصدر میسی از فَضْحَهُ فَضْحًا (ف) رسوا کرنا، بدنام کرنا۔
لَا تَعْرِضُ: فعلِ نہی حاضر، منہ نہ پھیر۔ اَعْرَضَ عَنْهُ اِعْرَاضًا (افعال) منہ پھیرنا۔ بے رخی اختیار کرنا۔
نِصَاحَةٌ: نصیحت۔ ہمدردی نِصْحَهُ نِصْحًا وَنِصَاحَةٌ (ف) نصیحت کرنا۔ ہمدردی کرنا۔ فَاَصْبَحَ:
 ہمدرد۔ خیر خواہ۔ جمع: نِصَاحٌ۔ — قَدَحٌ: وہ تیر جس سے جو ادغیرہ کھلیا جاتا ہے۔ جمع: اُقْدَاحٌ۔

فَانْدَه: اہل عرب جو اٹھتے ہوئے جو اٹھیلنے کے تیروں پر نشان لگاتے تھے، تاکہ ہر آدمی اپنے تیر کو
 پہچان سکے، اس ادھیڑ عمر کے شخص نے کُلُّ اَمْرِئٍ اَعْرَفَ بِوَسْمِ قَدْحِهِ سے اسی رواج کی طرف اشارہ
 کیا ہے کہ ہر آدمی اپنے تیر کی علامت کو خوب پہچانتا ہے۔ یعنی ہر آدمی اپنی حالت خوب جانتا ہے۔

سَيَقْرَى: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ عنقریب الگ ہو جائے گی۔ تَقْرَى (تفعل) پھٹنا۔
تَقْرَى اللَّيْلَ عَنِ صَبْحِهِ: رات گذر کر صبح نمودار ہونا۔

تَنَاجَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے سرگوشی کی۔ تَنَاجَى (تفاعل) سرگوشی کرنا۔
يُسَبِّرُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ ناپا جائے۔ سَبَّرَهُ سَبْرًا (ن) آزمانا۔ گہرائی معلوم کرنا۔
قَلْبٌ: گہرائی۔ مراد: علم کی گہرائی۔ جمع: قُلُوبٌ وَأَقْلِبَةٌ۔ قَلْبُهُ قَلْبًا (ن) اللہ۔ پلٹنا۔
يُعْمَدُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ قصد کیا جائے۔ عَمَدَهُ عَمْدًا (ض) قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔

تَقْلِبُ: مصدر از قَلَبَهُ (تعلیل) اچھی طرح الٹ پلٹ کرنا، بالکل پلٹ دینا۔

ذُرْوًا: امر جمع حاضر، تم جھوڑ دو۔ وَ ذُرْوَةٌ وَ ذُرْوَانٌ (ض) جھوڑنا۔ اس کے صرف مضارع اور امر کے صیغے استعمال ہوتے ہیں؛ ماضی اور اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا۔

حِصَّةٌ: حصہ۔ حق۔ جمع۔ حِصَصٌ۔ — اَزْمِي: مضارع واحد متکلم، میں پھینکوں۔ رَمَى الشَّيْءَ رَمِيًا (ض) پھینکا۔ ڈالنا۔ تیر چلانا۔ — قِصَّةٌ: واقعہ۔ کہانی۔ جمع۔ قِصَصٌ۔

عُضْلَةٌ: ناقابل حل۔ جمع۔ عُضَلٌ۔ عُضِلَ بِهِ الْأَمْرُ عُضْلًا (ن) معاملے کا سنگین ہونا، مشکل ہونا۔ عَقْدٌ: واحد۔ عَقْدَةٌ: گتھی، الجھا ہوا مسئلہ۔ گرہ۔ عُضْلَةُ الْعُقْدَةِ: ناقابل حل معرہ۔ ناسمجھنے والی گتھی۔ عَقَدَ عَقْدًا (ض) گرہ لگانا۔ الجھانا۔ پیچیدہ بنانا۔

مِحْكٌ: اسم آلہ۔ کسوٹی۔ پر کھنے کا آلہ۔ جمع۔ مِحْكَاتٌ۔ حَكَّ الشَّيْءَ بِكَذَا حَكًّا (ن) رگڑنا۔ مُنْتَقَدٌ: جانچ، مصدر میسی از اِنْتَقَدَ الْكَلَامُ اِنْتِقَادًا (افتعال) پرکھنا، جانچنا، تنقید کرنا۔ قَالِدُوا: ماضی جمع مذکر غائب، انھوں نے پیروی کی۔ قَلَّدَ فَلَانًا تَقْلِيدًا (تعلیل) تقلید و اتباع کرنا (ر) قَلَّدَهُ الرُّعَامَةَ: قیادت سپرد کرنا۔

رُعَامَةٌ: سربراہی، سرداری، قیادت۔ رَعَمَ عَلَى الْقَوْمِ رُعَامَةً (ن) سرداری کرنا۔ سردار بننا۔ خَوَارِجٌ: واحد۔ خَوَارِجِيٌّ: فرقہ خوارج سے تعلق رکھنے والا۔ خَارِجِيَّةٌ: فرقہ معروفہ۔ ایک اسلامی فرقہ جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی تھی۔

أَبَانَعَامَةٌ: بتومیم کا ایک مشہور شاعر اور بہادر سپاہی جسے خارجیوں نے اپنا امیر بنا لیا تھا، اس کا اصل نام قطری ہے، جو شہر ”قطر“ کی طرف منسوب ہے اور کنیت ابو محمد ہے۔ اس کے گھوڑے کا نام ”نعامة“ تھا، جنگ میں اس گھوڑے کے نام کی نسبت سے اپنی کنیت ”ابونعامة“ رکھ لیتا تھا۔

فَأَقْبَلَ عَلَى الْكَهْلِ، وَقَالَ: اِعْلَمُ أَنِّي أُوَالِي هَذَا الْوَالِي، وَأُرْفَعُ حَالِي بِالْبَيَانِ الْحَالِي، وَكُنْتُ أَسْتَعِينُ عَلَى تَقْوِيمِ أَوْدِي فِي بَلَدِي، بِسَعَةِ ذَاتِ يَدِي مَعَ قَلَّةِ عَدَدِي. فَلَمَّا ثَقُلَ حَادِي، وَنَفِدَ رَدَائِي، أَمْسَمْتُ مِنْ أَرْجَائِي بِرَجَائِي، وَدَعَوْتُهُ لِإِعَادَةِ رُوَائِي وَإِرْوَائِي؛ فَهَشَّ لِلْوَفَادَةِ وَرَاحَ، وَغَدَا بِالْإِفَادَةِ وَرَاحَ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْمَرَاكِحِ إِلَى الْمَرَاكِحِ، غَلَى كَاهِلُ الْمَرَاكِحِ؛ قَالَ: قَدْ أَرْمَعْتُ أَلَا أَرُودُكَ بَنَاتًا؛

وَلَا أَجْمَعَ لَكَ شَعَاتَا، أَوْ تُنْشِي لِي أَمَامَ إِزْحَالِكَ، رِسَالَةٌ تُودِعُهَا شَرْحَ خَالِكَ،
حُرُوفٌ إِخْدَى كَلِمَتَيْهَا يَعْمُهَا النُّقْطُ، وَحُرُوفٌ أُخْرَى لَمْ يُعْجَمَنَّ قَطُّ.

ترجمہ: بھروہ شخص ادھیڑ عمر والے آدمی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: سنو! میں اس حاکم سے تعلق رکھتا ہوں اور شیریں بیانی سے اپنی حالت درست کرتا ہوں۔ اور میں (اس سے پہلے) اپنے وطن میں اپنی کچی کو درست کرنے (اپنی ضرورت کو پورا کرنے) میں، اپنی دولت سے مدد لیا کرتا تھا، جو کہ میرے (خاندان کے) افراد کی تعداد کے کم ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ تھی؛ لیکن جب میری پیٹھ بوجھل ہو گئی (یعنی بال بچے زیادہ ہو گئے) اور میرا رہا سہا مال ختم ہو گیا، تو میں نے اپنے (وطن کے) اطراف سے امید کے ساتھ اس حاکم کا قصد کیا اور اسے اپنی رونق اور سیرابی کو باز لانے کے لیے پکارا۔ پس وہ میری آمد پر خوش اور مسرور ہوا اور صبح و شام فائدہ پہنچایا۔ پس جب میں نے اس سے خوشی کے کندھے پر سوار ہو کر آرام گاہ (وطن) کی طرف جانے کی اجازت چاہی، تو اس نے کہا: میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ میں تجھے نہ تو شہ دوں گا اور نہ تیرے لیے مال متفرق جمع کروں گا، تا وقتیکہ تو میرے لیے اپنی روانگی سے پہلے ایک ایسا مضمون نہ لکھ دے، جس میں تو اپنی کیفیت حال درج کرے اور اس (مضمون) کے دو کلموں میں سے ایک کے حروف ایسے ہوں کہ ان سب پر نقطے ہوں اور دوسرے کلمے کے حروف ایسے ہوں کہ جن پر بالکل نقطے نہ دیئے گئے ہوں۔

تحقیق: اَوَّالِي: مضارع واحد متکلم، میں تعلق رکھتا ہوں۔ وَآلِي فَلَانَا (مفاعلت) تعلق رکھنا۔
وَوَتِي رَكْنًا۔ وَآلِي: اسم قائل، حاکم۔ جَمْعُ: وَاوْلَاةٌ۔ وَوَلِي الْبَلَدِ وَوَلِيَا (س) والی ہونا، حاکم بننا۔

أَرْقِحُ: مضارع واحد متکلم، میں درست کرتا ہوں۔ رَفَّحَ حَالَهُ (تفعل) حالت درست کرنا۔
بَيَانُ الْخَالِي: شیریں بیانی۔ بَيَانٌ: فصاحت۔ خَالِي: اسم قائل، بمعنی شریں۔ مشتق از حَلَاةِ الشَّيْءِ حَلَاوَةٌ (ن، س، ک) شیریں ہونا۔ (۲) مزین۔ آراستہ مشتق از حَلِي حَلِيَّةٌ (س) آراستہ ہونا۔
أَسْتَعِينُ: مضارع واحد متکلم، میں مدد لیتا ہوں۔ اسْتَعَانَ بِهِ اسْتِعَانَةً (استعمال) مدد طلب کرنا۔
تَقْوِيْمٌ: اصلاح، سدھار۔ قَوْمُهُ (تفعل) درست کرنا، سیدھا کرنا، کچی دور کرنا۔

أَوْدٌ: کچی۔ ٹیڑھا پن۔ مجازاً: عیب۔ أَوْدٌ أَوْذَانٌ (س) ٹیڑھا ہونا۔ سَعَةٌ: وسعت۔ کشادگی۔
زِيَادِيٌّ: وَسِعَ سَعَةً (س) کشادہ ہونا۔ ذَاتُ يَدٍ: مال۔ وہ چیز جو قبضے میں ہو۔
عَدَدٌ: تعداد۔ مراد: اہل و عیال۔ جَمْعُ: أَعْدَادٌ. عَدَّةٌ عَدْدَانٌ (ن) شمار کرنا۔ گنتا۔

ثَقُلَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بوجھل ہو گیا۔ ثَقُلَ ثَقَالَةً (ک) وزنی ہونا۔ بوجھل ہونا۔

حَاذَ: کمر۔ پیٹھ۔ جمع: آحَاذٌ، ثَقُلَ الحَاذِ: کمر بوجھل ہونا۔ کنایہ ہے کثرتِ اولاد سے۔

نَفَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ختم ہو گیا۔ نَفَدَ الشَّيْءُ نَفَادًا (س) ختم ہونا۔

رَدَاذٌ: پھوار۔ ہلکی بارش۔ مراد: تھوڑا مال۔ رَدَّتِ السَّمَاءُ رَدَاذًا (ن) ہلکی بارش ہونا۔ پھوار آنا۔

أَمَمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے تصد کیا۔ أَمَمْتُ تَأْمِيمًا (تقلیل) تصد کرنا۔ وَاُمٌّ (ن)

أَرْجَاءٌ: واحد: رَجَا: کنارہ، اطراف۔ — رَجَاءٌ: امید۔ رَجَاءٌ رَجَاءً (ن) امید کرنا۔ امید رکھنا۔

رَوَاءٌ: چہرہ کی رونق۔ خوشمنائی۔ رَوَاهُ رِيًّا (ض) وَاِزْوَاءٌ (انفال) سیراب کرنا۔

هَشَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ خوش ہوا۔ هَشَّ لَهُ هَشَاشَةٌ (ض) خوش و خرم ہونا۔

وَفَادَةٌ: آمد۔ وَفَدَ إِلَيْهِ وَفْدًا وَوَفَادَةً (ض) آنا (۲) قاصد بن کر آنا۔

رَاحَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مسرور ہوا۔ رَاحَ لِلْأَمْرِ رَاحَةً (ن) خوش ہونا۔ مسرور ہونا۔

عَدَا: ماضی واحد مذکر غائب، غدا غُذُوًّا (ن) صبح کو جانا۔ — إِفَادَةٌ: مصدر (انفال) فائدہ پہنچانا۔

رَاحَ: ماضی واحد مذکر غائب، رَاحَ وَوَأَحَانَ (ن) شام کے وقت آنا یا جانا۔ یا مطلقاً آنا، جانا۔

إِسْتَأْذَنْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے اجازت چاہی۔ إِسْتَأْذَنَهُ فِی كَذَا (استعمال) اجازت چاہنا۔

مَرَّاحٌ: مصدر میسی از رَوَّاحَ (ن) شام کے وقت آنا یا جانا۔ واپس ہونا۔

مُرَّاحٌ: آرام گاہ۔ اصطبل۔ اونٹوں اور بکریوں وغیرہ کا بارہ، مراد: وطن۔ اسم ظرف از: أَرَّاحَهُ

إِرَّاحَةً (انفال) آرام پہنچانا، اونٹوں یا چوپایوں کو بارے میں واپس لانا۔

كَاهِلٌ: موٹھا۔ کندھا۔ جمع: كَوَاهِلٌ.

مِرَّاحٌ: خوشی۔ مستی۔ تڑاہٹ۔ مِرَّاحٌ مِرَّاحًا وَمِرَّاحَانًا (ن) خوشی سے پھول جانا۔ خوشی سے اترانا۔

أَزْمَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پختہ ارادہ کر لیا۔ أَزْمَعُهُ إِزْمَاعًا (انفال) پختہ ارادہ کرنا۔

أَزْوَدٌ: مضارع واحد متکلم، میں تو شردوں گا۔ زَوَدَهُ تَزْوِيدًا (تقلیل) تو شردینا۔ مہیا کرنا۔

بَتَاتٌ: گھر کا سامان۔ توشہ سفر۔ جمع: أَبْتَةٌ۔ بَثَّ الشَّيْءُ بَثًّا وَبِتَاتًا (ن) کاٹنا۔ قطع کرنا۔

زشر سفر کو بتات اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے سبب آدمی سفر کی مسافتیں قطع کرتا ہے۔

شَتَاتًا: منتشر اور متفرق شے۔ جمع: أَشْتَاتٌ. شَتَّتِ الْأَشْيَاءَ شَتًّا وَشَتَاتًا (ن) منتشر ہونا۔

أَوْ: بمعنی إِلَى أَنْ، يَا إِلَّا أَنْ۔ أَمَامَ: پہلے (۲) سامنے۔

تُنشِئُ: مضارع، تو لکھ دے، اُنشَأَ الشَّيْءَ (افعال) اپنے ذہن سے مضمون لکھنا، تالیف کرنا۔
تُوذِعُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو درج کرے۔ اُوذِعَ الرَّسَالَةَ (افعال) درج کرنا۔ لکھنا۔
شَرَحَ حَالٍ: کیفیت حال۔ شرح: تفصیل، بیان، کیفیت، وضاحت۔ شَرَحَهُ شَرَحًا (ف)
 کیفیت یا تفصیل بیان کرنا۔ وضاحت کرنا۔

يُعَمُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عام ہے۔ عَمَّ الشَّيْءُ عُمُومًا (ن) عام ہونا۔ پھیلانا۔
نُقِطَ: واحد: نُقْطَةٌ: نُقِطَ۔ نَقَطَ الحَرْفَ نَقْطًا (ن) نقطے لگانا۔
لَمْ يُعْجَمَنَّ: مضارع مجہول جمع مؤنث غائب نفی۔ حمد بلم، نقطے نہ دیئے گئے ہوں۔ اُعْجَمَ
 الْكِتَابَ إِعْجَامًا (افعال) یا عَجَمَ الْكِتَابَ عَجْمًا (ن) نقطے لگانا۔ مَعْجَمٌ: نقطے دار۔ جمع: مَعْجَمٌ۔
 قَطٌّ: اسم نلرف۔ زمانہ ماضی میں فعل کی نفی کے لیے۔ معنی: کبھی۔ بالکل۔ مطلقاً۔

وَقَدِ اسْتَأْنَيْتُ بَيَانِي حَوْلًا، فَمَا أَحَارَ قَوْلًا، وَنَبِهْتُ فِكْرِي سَنَةً، فَمَا اِزْدَادَ إِلَّا
 سِنَةً. وَاسْتَعْنْتُ بِقَاطِبَةِ الْكِتَابِ، فَكُلُّ مَنْهُمُ قَطْبٌ وَتَابٌ، فَإِنْ كُنْتَ صَدَعْتَ عَن
 وَصْفِكَ بِالْيَقِينِ، فَأَتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ. فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ اسْتَسْعَيْتَ يَعْبُونَا،
 وَاسْتَسْقَيْتَ اسْكُونَنَا، وَأَعْطَيْتَ الْقَوْسَ بَارِيهَا، وَأَنْزَلْتَ الدَّارَ بَانِيهَا. ثُمَّ فَعَّرَ رَيْثَمَا
 اسْتَجَمَ قَرِيحَتَهُ وَاسْتَدْرَأَ لِفَحْتَهُ، وَقَالَ: أَلْقِ دَوَاتِكَ وَأَقْرُبْ، وَخُذْ أَدَاتِكَ وَانْكُتِبْ.

ترجمہ: میں نے اپنی قوت کلام کو ایک سال تک مہلت دی، لیکن اس نے جواب میں کوئی بات
 نہ کہی۔ میں نے ایک سال تک اپنے ذہن کو چھبھوڑا، مگر اس کی نیند بڑھتی ہی گئی۔ اور میں نے تمام لکھنے
 والوں سے مدد چاہی، مگر ان میں سے ہر ایک نے ناک منھ بنایا اور توبہ کی۔ پس اگر تو نے اپنی صفت
 یقین کے ساتھ بیان کی ہے، تو تو کوئی نشانی پیش کر اگر تو سچا ہے۔ تو اس ادھیڑ عمر آدمی نے اس سے کہا:
 تم نے تو دوڑ لگوائی ہے تیز رفتار گھوڑے سے، تم نے پانی مانگا ہے زور دار بارش سے، تم نے کمان اس
 کے بنانے والے (واقف کار) کو دیدی ہے اور مکان میں اس کے بنانے والے کو ٹھہرا دیا ہے۔ پھر اس
 نے اتنی دیر غور کیا جتنی دیر میں کر اس نے اپنے ذہن کو یکجا کیا اور اپنی دودھ دینے والی اونٹنی کا دودھ نکالا
 (ذہن میں مضمون مرتب کیا) اور کہا: تم دو ات درست کر کے نزدیک آؤ اور اپنا قلم لے کر لکھو۔

تحقیق: اسْتَأْنَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے مہلت دی۔ اسْتَأْنَاهُ اسْتِئْنَاءً (استعمال) مہلت

دینا۔ اُنْیَ اُنْیَا و اِنْی (س) توقف کرنا، دیر کرنا۔

حَوْلٌ: ایک سال۔ حَوْلًا (ن) ایک سال گزر جانا۔ سال پورا ہونا۔

مَا أَحَارَ: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے جواب نہیں دیا۔ أَحَارَ الْجَوَابَ (افعال) جواب دینا۔

نَبَّهْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے جھنجھوڑا۔ نَبَّهْتُ تَنْبِيْهَا (تفعل) چونکا نا۔ بیدار کرنا۔ جھنجھوڑنا۔

فَكَّرٌ: ذہن۔ عَقْل۔ خِیَال۔ جَمْع: أَفْكَارٌ — سَنَةٌ: ایک سال۔ جَمْع: سَنَوَاتٌ و سِنُونَ۔

مَا أَرَادَ: ماضی منفی واحد مذکر غائب، وہ زیادہ نہیں ہوا۔ إِزْدَادًا (إِزْدَادًا) زیادہ ہونا۔

سِنَةٌ: اونگھ۔ نیند۔ وَسِنٌ یُوسِنُ و سَنَا و سِنَةٌ (س) اونگھنا۔

قَاطِبَةٌ: تمام۔ سَب۔ قَطَبَ الشَّيْءِ قَطْبًا (ض) جمع کرنا۔

فائدہ: قَاطِبَةُ الْكُتَابِ: یہ ترکیب درست نہیں؛ کیوں کہ ”قَاطِبَةٌ“ طُرًّا کی طرح بطور حال

استعمال ہوتا ہے، اضافت کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا؛ یہاں قافیے کی رعایت میں ایسا کیا گیا ہے۔

كُتَابٌ: واحد: كَاتِبٌ: صاحبِ قلم، مضمون نگار، كَتَبَهُ كِتَابَةً (ن) لکھنا۔ تصنیف کرنا۔

قَطَبَ: ماضی، اس نے ناک منہ چڑھایا۔ قَطَبَ تَقَطَّبًا (تفعل) منہ بنانا۔ پیشانی پر بل ڈالنا۔

تَابَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے توبہ کی۔ تَابَ تَوْبَةً (ن) توبہ کرنا، گناہ سے باز آنا۔

صَدَعَتْ: ماضی واحد مذکر حاضر، توبہ نے بیان کی، صَدَعَ الْأَمْرُ و بِهِ صَدَعًا (ف) ظاہر کرنا، بیان کرنا۔

فائدہ: یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ صَدَعٌ: یا تو بلا صلا استعمال ہوتا ہے، یا صلہ ”ب“، پھر یہاں

اس کے صلے میں ”عن“ کیسے لایا گیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ یہاں صنعتِ تَضْمِينِ اختیار کی گئی ہے،

تقدیری عبارت اس طرح ہے: فَإِنْ كُنْتُ صَدَعْتُ مَفْصِيحًا عَنْ وَصْفِكَ بِالْيَقِينِ۔ (پس اگر تو

نے بیان کی ہے درحالیکہ تو ظاہر کرنے والا ہے اپنی صفت یقین کے ساتھ)

صنعتِ تَضْمِينِ: کسی فعل یا شبہ فعل کے بعد کوئی ایسا حرف جر آ رہا ہو جو اس کے بعد نہ آ سکتا ہو، تو

وہاں موقع کے مناسب کوئی ایسا فعل یا شبہ فعل نکال لیا جاتا ہے، جس سے اس حرف جر کا تعلق ہو سکتا ہو،

اور پھر وہ فعل یا شبہ فعل، پہلے فعل یا شبہ فعل کی ضمیر سے حال واقع ہو۔

إِنْتُ: امر واحد حاضر، تو پیش کر۔ اُنْیَ اِنْیَانَا (ض) آنا۔ اُنْیَ بَہ: لانا۔ پیش کرنا۔

اِسْتَسْعَيْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تونے دوڑ لگوائی۔ اِسْتَسْعَاءٌ (استعمال) دوڑانا۔ دوڑنے کا

مطالبہ کرنا۔ سَعَى سَعْيًا (ف) دوڑنا۔ تیز چلنا۔ — يَغْبُوبُ: تیز رفتار گھوڑا۔ جَمْع: يَغَابِبُ۔

اِسْتَسْقَيْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے پانی مانگا۔ اِسْتَسْقَاهُ اِسْتِسْقَاءً (استعمال) پانی مانگنا۔

اِسْكُوبٌ: موسلا دھار بارش، جھڑی۔ جمع: اَسَاكِيْبٌ. سَكَبَ المَاءَ سَكْبًا (ن) پانی بہانا۔

بَارِيٌّ: اسم فاعل، بنانے والا۔ بَرَى السَّهْمَ اَوْ الْقَلَمَ بَرِيًّا (ض) تیر یا قلم تراشا، چھیلنا

فانده: اَعْطَيْتَ القُوْسَ بَارِيَهَا: یہ ایک محاورہ ہے۔ جب کوئی کام اس کے اہل اور صلاحیت

رکھنے والے کے حوالے کیا جائے، تب یہ بولتے ہیں کہ تو نے کمان، کمان بنانے والے کو دیدی ہے۔

بَانِيٌّ: اسم فاعل، بنانے والا۔ جمع: بِنَاءٌ. بَنَى بِنْيًا وَبِنَاءً (ض) بنانا۔ تعمیر کرنا۔

رَيْثَمًا: اتنی دیر کہ۔ جتنی دیر کہ۔ رَيْثٌ: مقدار وقت، مقدار مہلت، مضاف الیہ سے مقدار وقت کی

تعیین ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ”ما“ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اِسْتَجَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے یکجا کیا۔ اِسْتَجَمَ قَرِيْحَةً (استعمال) اکٹھا کرنا۔ ذہن

کو حاضر کرنا، آرام دینا۔ جَمَّ جَمًّا وَجُمُوْمًا (ن) جمع ہونا۔

قَرِيْحَةٌ: طبیعت۔ ذہن۔ ایک ایسا ملک جو مضمون نگار اور شاعر کو مضمون نگاری اور شعر گوئی میں مدد

دیتا ہے۔ اصل معنی: وہ پانی جو کنواں کھودنے کے بعد پہلے پہل نکلتا ہے، جمع: قَرَايِحُ.

اِسْتَدْرَ: ماضی، اس نے دودھ نکالا۔ اِسْتَدْرَأَ (استعمال) دودھ نکالنا۔ مراد: دماغ سے بات نکالنا۔

لِقْحَةً: (بکسر اللام وفتحها) بہت دودھ دینے والی ادنیٰ۔ جمع: لِقَاحُ۔

اَلَّتِي: امر واحد حاضر، تم دواؤں درست کرو۔ اَلَّاقِ الدَّوَاةَ اِلَاقَةً (انفال) وَلاَقِي الدَّوَاةَ لَيَقًا

(ض) دواؤں کو درست کرنا۔ صوف وغیرہ ڈالنا۔ — اَدَاةٌ: قلم، جمع: اَدْوَاتٌ.

اَلْكَرْمُ — ثَبَّتَ اللّٰهُ جَيْشَ سَعُوْدِكَ — يَزِيْنُ، وَاللُّوْمُ — غَضُّ الدَّهْرِ جَفَنٌ حَسُوْدِكَ —

يَشِيْنُ، وَالْاَزْوَعُ يُثِيْبُ، وَالْمَعُوْرُ يُخِيْبُ، وَالْحَلَّاحِلُ يُضِيْفُ، وَالْمَاجِلُ يُخِيْفُ،

وَالسَّمْحُ يُغْدِي، وَالْمَحْكُ يُقْدِي، وَالْعَطَاءُ يُنْجِي، وَالْمِطَالُ يُشْجِي، وَالذُّعَاءُ

يَقِي، وَالْمَذْحُ يُنْقِي، وَالْحُرُّ يُجْزِي، وَالْاِلْطَاطُ يُخْزِي، وَاطْرَاحُ ذِي الْحُرْمَةِ عَنِّي،

وَمَحْرَمَةٌ بِنِي اَلْاِمَالِ بَغِي، وَمَا ضَنَّ اِلَّا غِيْنٌ، وَلَا غِيْنٌ اِلَّا ضَنْبِيْنٌ، وَلَا خَزَنَ اِلَّا

شَقِيٌّ، وَلَا قَبْضَ رَاحَةٍ تَقِيٌّ، وَمَا فَيْتِي وَعَذْكَ بَغِيٌّ، وَارَاوُكَ تَشْفِيٌّ، وَهَلَالُكَ يُضْنِيٌّ،

وَجَلْمُكَ يُغْضِيٌّ، وَالْاَوُوكُ تُغْنِيٌّ، وَاعْدَاوُوكُ تُثْنِيٌّ، وَحَسَامُوكُ يُغْنِيٌّ، وَسُوْدُوكُ يُغْنِيٌّ،

وَمَوْاصِلِكَ يَحْتَبِي، وَمَادِحِكَ يَفْتَنِي، وَسَمَّا حِكَ يُغِيثُ، وَسَمَّاوُكَ تَغِيثُ، وَكَرُّكَ
يَفِيضُ، وَرَدُّكَ يَغِيضُ.

ترجمہ: اللہ تیری نیک بختی کے لشکر کو ثابت رکھے۔ شرافت زینت بخشتی ہے اور دعوات عیب لگاتی ہے۔ خدا تجھ پر حسد کرنے والے کی آنکھ کو نیچا رکھے۔ شاندار آدمی بدلہ عطا کرتا ہے اور عیب دار آدمی ناراد بناتا ہے۔ بلند رتبہ انسان مہمان نوازی کرتا ہے اور چالاک (یا بے فیض) آدمی (بخیل نمون) خوف دلاتا ہے۔ سخی آدمی خوراک دیتا ہے اور کنجوس تکلیف پہنچاتا ہے۔ عطیہ باعث نجات ہوتا ہے اور (ادائیگی حق میں) ٹال مٹول رنج کا باعث ہوتی ہے۔ دعا حفاظت کرتی ہے اور تعریف (شخصیت کو) ستھرا بناتی ہے۔ شریف آدمی بدلہ عطا کرتا ہے اور حق کا انکار سوا کرتا ہے۔ صاحب عزت کو نظر انداز کرنا غلط روش ہے اور امیدواروں کو محروم رکھنا ظلم ہے۔ بخل صرف بیوقوف ہی کرتا ہے اور نقصان صرف بخیل ہی اٹھاتا ہے۔ بد بخت کے سوا کوئی دولت جمع نہیں کرتا اور پرہیزگار آدمی اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا (اپنا ہاتھ بند نہیں کرتا) تمہارا وعدہ ہمیشہ پورا ہوتا رہا ہے اور تمہارے مشورے شفا بخشے رہے ہیں۔ تمہارا چاند (مسکراتا چہرہ) روشنی عطا کرتا ہے اور تمہاری بردباری چشم پوشی کرتی رہتی ہے۔ تمہاری نعمتیں دولت مند بنا دیتی ہیں (تمہاری نعمتیں دوسروں سے بے نیاز کر دیتی ہیں) اور تمہارے دشمن (تمہاری) تعریف کرتے ہیں، تمہاری تیز تلوار (دشمن کو) فنا کر ڈالتی ہے اور تمہارا اقتدار مالدار بنا دیتا ہے، تم سے تعلق رکھنے والا فائدہ اٹھاتا ہے اور تمہاری تعریف کرنے والا مال حاصل کرتا ہے، تمہاری سخاوت مدد کرتی ہے اور تمہارا آسان سخاوت برستار ہوتا ہے۔ تمہارا فیض جاری رہتا ہے اور تمہارا انکار (سائلین کے چشمہ امید کو) خشک کر دیتا ہے۔

تحقیق: کَرَمٌ: شرافت۔ سخاوت۔ عالی ظرفی۔ کَرَمٌ کَرَمًا وَكَرَامَةً (ک) صاحب عزت ہونا۔ فیاض و سخی ہونا۔ عالی ظرف ہونا۔

يَكْتَبُ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ثابت رکھا۔ تَنْبِيْتُ (تلمیل) ثابت قدم رکھنا۔
جَيْشٌ: لشکر۔ فَوْجٌ: جمع۔ جُبُوشٌ۔

سُعُوذٌ: خوش بختی۔ بلند قبالی۔ سَعَدٌ سُعُوذًا (ف) با برکت ہونا۔ خوش نصیب ہونا۔

يَزِينُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ زینت بخشتا ہے۔ زَانَةٌ زَيْنًا (ض) آراستہ کرنا۔ زینت دینا۔

لُؤْمٌ: تنگ ظرفی۔ اخلاقی گراؤ۔ کَمِينَةٌ: لُؤْمٌ لُؤْمًا وَلَأَمَةً (ک) کمینہ ہونا۔ کم ظرف ہونا۔

غَضٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے آنکھ پٹی کی۔ غَضٌ الْبَصَرَ غَضًا (ن) آنکھ پٹی کرنا۔

الدَّهْرُ: زمانہ دراز، مراد: خالقِ زمانہ، جمع: دُهُورٌ ۱۔ — جَفَنَ: پوٹو۔ مراد: آنکھ۔ جمع: أَجْفَانٌ۔
 حَسُوْدٌ: صیغہ مبالغہ۔ بہت حسد کرنے والا۔ جمع: حُسَدٌ۔ حَسَدَهُ حَسَدًا (ن) حسد کرنا۔
 يَشِينُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عیب لگاتا ہے۔ شَانَهُ شَيْنًا (ض) عیب لگانا۔
 أَرْوَعٌ: صیغہ صفت، بہت شاندار آدمی، سمجھ دار۔ جمع: رَوَعٌ۔ رَاعَهُ الشَّيْءُ رَوَعًا (ن) اچھا معلوم ہونا۔
 يُشِيبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بدلہ عطا کرتا ہے۔ أَثَابَهُ إِثَابَةً (افعال) اچھے کام کا بدلہ دینا۔
 مَعْوَرٌ: اسم فاعل، عیب دار۔ اَعْوَرَ الرَّجُلُ اِعْوَارًا (افعال) عیب دار ہونا۔ عَوَّرَ (س) کاننا ہونا۔
 يُخِيبُ: مضارع، وہ نامراد بناتا ہے۔ أَخَابَهُ إِخَابَةً (افعال) ناکام و نامراد بنانا۔ محروم رکھنا۔
 حَلَاجِلٌ: بڑا آدمی۔ شریف الطبع انسان۔ سردار۔ (عورتوں کے لیے نہیں بولا جاتا)۔ جمع: حَلَاجِلٌ۔
 يُضَيِّفُ: مضارع، وہ مہمان نوازی کرتا ہے۔ أَضَافَهُ إِضَافَةً (افعال) مہمان نوازی کرنا۔
 مَاجِلٌ: اسم فاعل، مکار، چال باز، بے فیض۔ مراد: بَخِيلٌ مَنُحَسٌّ۔ مَحَلٌ بِالْأَمْرِ مَخْلًا (ف) چال چلنا، وَ مَحَلٌ الْمَكَانُ: (س، ف، ک) قحط زدہ ہونا (۲) بے فیض ہونا۔
 يُخِيفُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ خوف دلاتا ہے۔ أَخَافَهُ إِخَافَةً (افعال) ڈرانا۔ خوف دلانا۔
 سَمَّحٌ: صیغہ صفت۔ سخی، فراخ دل۔ سَمَّحَ سَمَاحَةً (س) سخی ہونا۔ فراخ دل ہونا۔
 يُغْذِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ خوراک دیتا ہے۔ إِغْذَاهُ (افعال) خوراک دینا۔ غذا دینا۔
 مَحْكٌ: صیغہ صفت بروزن کٹیف۔ بخیل۔ جَهْكُ او مَحْكٌ مَحْكًا (س، ف) بھاؤ میں جھگڑنا۔
 بَخِلٌ کے باعث خرید و فروخت میں جھگڑا کرنا۔ گنتگو میں جھگڑا کرنا۔
 يُقْذِي: مضارع، وہ تکلیف پہنچاتا ہے۔ إِقْذَاهُ (افعال) آنکھ میں کنگ ڈالنا۔ مراد: تکلیف دینا۔
 عَطَاءٌ: بخشش، عطیہ، پیش کش۔ جمع: عَطَاءَاتٌ وَأَعْطِيَةٌ۔ عَطَاهُ عَطْوًا (ن) لینا۔

۱۔ عَضٌ: فعل کی نسبت الدَّهْرُ (زمان) کی طرف مجاز عقلی کے طور پر ہے۔ اسناد کی دو قسمیں ہیں: حقیقت عقلیہ، مجاز عقلی۔ فعل کے معروف ہونے کی صورت میں اگر فعل کی نسبت فاعل کی طرف کی گئی ہے، یا مجہول ہونے کی صورت میں مفعول بہ کی طرف کی گئی ہے، تو اس اسناد اور نسبت کا نام حقیقت عقلیہ ہے۔ اور اگر کسی مابست کی وجہ سے فعل کی نسبت ان دونوں کے علاوہ کی طرف کی گئی ہے یعنی فعل معروف کی نسبت غیر فاعل کی طرف اور فعل مجہول کی نسبت غیر مفعول بہ کی طرف کی گئی ہے، تو اس کا نام مجاز عقلی ہے۔ فعل کے متعلقات جن کی طرف مجاز نسبت ہوتی ہے چھ ہیں: فاعل، مفعول بہ۔ مصدر۔ زمان۔ مکان۔ سبب۔

يُنَجِّي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ نجات دلاتا ہے۔ اِنْجَاءً: (افعال) نجات دلانا۔
مِطَالًا: ادا کی جگہ میں مثال مثول۔ مَطَالَةٌ مِمَّا طَلَّ وَ مِطَالًا: ادا کی جگہ میں مثال مثول کرنا۔
يُشَجِّي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ رنج پہنچاتا ہے۔ اَشْجَاهُ اِنْشَاءً: (افعال) رنج پہنچانا۔
دُعَاءً: جمع: اُدْعِيَةٌ، دُعَاءٌ دُعَاءً (ن) خیر کی دعا کرنا۔ دَعَا عَلَيْهِ دُعَاءً: بد دعا کرنا۔
يَقِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ حفاظت کرتا ہے۔ وَقَاهُ وَقَاهُ (ض) حفاظت کرنا۔ تَكْلِيْفٌ سَ: بچانا۔
يُنْفِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ستر بنا تا ہے۔ اَنْفَاهُ اِنْفَاءً: (افعال) صاف ستر کرنا۔
يَجْزِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بدلہ عطا کرتا ہے۔ جَزَاهُ جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔
اِلْطَاطٌ: حق سے انکار، اَلْطُ حَقُّهُ (افعال) حق سے انکار کرنا۔ تَسْلِيمٌ نَهْ: کرنا۔ وَلَطٌ حَقُّهُ (ن)۔
يُخْرِجِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ رسوا کرتا ہے۔ اَخْرَجَاهُ اِخْرَاجًا (افعال) رسوا کرنا۔ بَدْنَامٌ كَرْنَا۔
اِطْرَاحٌ: مصدر اِزْطَرَّحَهُ (افعال) نظر انداز کرنا۔ ذَالِنًا: پھینکنا۔ وَطَرَجَهُ طَرَحًا (ف)۔
 یہ اصل میں "اِنْطَرَاخٌ" تھا۔ تاء افعال کو طاء سے بدل کر طاکا طاء میں ادغام کر دیا گیا۔
حُرْمَةٌ: عزت۔ جمع: حُرُمَاتٌ۔ ذِي الحُرْمَةِ: صاحب عزت۔
عَمِي: غلط روش، سخت گمراہی۔ عَمِيَ غَمِيًا وَ غَوَايَةٌ (ض) سخت گمراہ ہونا، بے راہ رہ ہونا۔
مَحْرَمَةٌ: محرومی۔ مصدر مَحَمَسٌ۔ حَرَمَةُ الشَّيْءِ: حُرْمَانًا وَ مَحْرَمَةٌ (ض) محروم رکھنا، محروم کرنا۔
بَسْنِي الآمَالِ: امیدوں کے بیٹے یعنی امید کرنے والے۔ بَسْنِي: اصل میں بَسْنِيْنٌ: ہے۔ نون
 اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ واحد: اِبْنٌ يَمِيْنًا۔ آمَالٌ: واحد: اَمَلٌ: امید۔ تَوَقَّعَ: اَمَلَهُ اَمَلًا (ن) امید کرنا۔
بَغِي: ظلم۔ بَغِيٌّ عَلَيْهِ بَغِيًّا (ض) ظلم کرنا۔ زیادتی کرنا۔
ضَنَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بخل کیا۔ ضَنَّ بِهِ ضَنًَّا وَ ضَنَّانَةً (س) بخل کرنا۔
غَبِيْنٌ: بے وقوف۔ کم عقل۔ صِيغَةٌ مَصْفُوتَةٌ اِزْ غَبِيْنٌ رَأْيُهُ غَبِيَانَةٌ (س) کم عقل ہونا۔ کند ذہن ہونا۔
لَاغِبِيْنٌ: ماضی منفی مجہول واحد مذکر غائب، اس نے نقصان نہیں اٹھایا۔ غَبِنَهُ غَبْنًا (ن) (دھوکہ
 دینا۔ نقصان پہنچانا (۲) بحالت مجہول: نقصان اٹھانا۔
ضَبْنِيْنٌ: صیغہ مبالغہ انتہائی بخیل۔ جمع: اَضْبَانٌ، ضَنَّ بِهِ ضَنًَّا وَ ضَنَّانَةً (س) بخل کرنا۔
لَاخْرُوْنٌ: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے جمع نہیں کیا، خزانہ خزانًا (ن) جمع کرنا۔ ذخیرہ کرنا۔
شَقِيٌّ: بد بخت۔ بد حال۔ جمع: اَشْقِيَاءٌ، صفت مشبہ از شَقِيٌّ شَقَاوَةً (س) بد بخت ہونا۔ بد حال ہونا۔

لَأَقْبِضَ: ماضی منفی واحد مذکر غائب، اس نے نہیں کھینچا۔ **قَبِضًا** (ض) سکڑنا، سمیٹنا۔ پکڑنا۔
رَاحَ: تھیلی۔ کف دست۔ واحد: رَاحَةٌ، جمع: رَاحَاتٌ۔

تَقِيٌّ: پرہیزگار۔ جمع: اتَّقِيَاءٌ، صفت مشبہ از تَقِيٌّ يَتَّقِي تَقِيًّا (ض) پرہیز کرنا۔ خوف کرنا۔

مَافِيٍّ: فعل ناقص۔ بمعنی مَازَالٌ: ہمیشہ رہا۔ برابر رہا۔ یہ دوام و استمرار کے لیے آتا ہے۔

يَقِيٌّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پورا ہوتا ہے۔ **وَفِي الشَّيْءِ يَقِيٌّ** وَفَاءٌ (ض) پورا ہونا۔

تَشْفِيٌّ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ شفا بخشتی ہے۔ **شَفَاءٌ شَفَاءٌ** (ض) شفا دینا۔ صحت بخشنا۔

هَلَالٌ: چاند، مراد: ماہِ جِیس۔ کشادہ چہرہ۔ جیسا کہ سوال کے وقت خئی لوگوں کا ہوتا ہے۔

يُضَيِّئُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ روشنی عطا کرتا ہے، **أَضَاءَ هُ إِضَاءَةٌ** (انفال) روشن کرنا، چمکانا۔

جَلِمٌ: بردباری۔ قوت برداشت۔ **جَلِمًا** (ک) بردبار ہونا۔ عاقبت اندیش ہونا۔

يُغْضِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چشم پوشی کرتا ہے۔ **إِغْضَاءٌ** (انفال) چشم پوشی کرنا۔

آلَاءٌ: واحد: **إِلَى وَالِئِي وَالِئِي**: نعمت۔

تُغْنِي: مضارع، وہ دولت مند بنا دیتی ہے۔ **أَغْنَاهُ** (انفال) مالدار بنا دینا (۲) بے نیاز کر دینا۔

تُنْسِي: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ تعریف کرتی ہے۔ **أُنْسِي عَلَيْهِ إِثْنَاءٌ** (انفال) تعریف کرنا۔

حُسَامٌ: تیز تلواریں۔ کاشے والی تیز تلواریں۔ **حَسَمَهُ حَسْمًا** (ض) کاٹنا۔

يُفْنِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ فنا کر ڈالتا ہے۔ **أَفْنَاهُ إِفْنَاءٌ** (انفال) ہلاک کرنا۔ ختم کرنا۔

سُوذَذٌ: سرداری۔ اقتدار۔ حکومت۔ **سَادَ سُوذَذًا** (ن) سردار بننا۔ اقتدار حاصل کرنا۔

يُقْنِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مالدار بنا دیتا ہے۔ **أَقْنَاهُ إِقْنَاءٌ** (انفال) مالدار بنانا۔

مُوَاصِلٌ: اسم فاعل، تعلق رکھنے والا۔ **وَاصَلَهُ مُوَاصِلَةٌ** (مفاعلت) تعلق رکھنا۔

يَجْتَنِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ **اجْتَنَاهُ** (انفال) پھل توڑنا۔ فائدہ اٹھانا۔

يَقْتَنِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مال حاصل کرتا ہے۔ **اِقْتَنَى الْمَالَ** (انفال) حاصل کرنا۔ کمانا۔

سَمَّاحٌ: سخاوت۔ دریادلی۔ **فَرَّاحٌ** ولی۔ **سَمَّحَ لَهُ** بکذا **سَمَّاحًا** (ن) دل کھول کر دینا۔ بخشش کرنا۔

يُغْنِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مدد کرتا ہے۔ **أَغْنَاهُ إِغْنَاءَةٌ** (انفال) مدد کرنا۔ **وَعَوْتُ** (ن)۔

سَمَاءٌ: آسمان۔ ہر بلند چیز کو بھی **سَمَاءٌ** کہتے ہیں۔ مراد: آسمان سخاوت۔

تَغِيثٌ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ برستا ہے۔ **غَاثٌ غَيْثًا** (ض) برستا۔

ذَرٌّ: دودھ، مراد: فیض، نفع۔ جمع: ذُرُورٌ، ذَرٌّ الْحَيَوَانُ ذَرًّا (ض) تھن میں دودھ زیادہ ہونا۔
 يَفِيضُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ جاری رہتا ہے۔ فَاضٌ فَيضًا (ض) بہنا۔ کثرت سے جاری ہونا۔
 رَدٌّ: انکار۔ جواب۔ جمع: رُدُودٌ، رُدَّةٌ رَدًّا (ن) واپس کرنا۔ ہٹانا۔
 يَغِيضُ: مضارع، وہ خشک کر دیتا ہے۔ غَاضَ الْمَاءَ غِيضًا (ض) کم کر دینا، خشک کر دینا۔

وَمَوْمِلِكَ شَيْخٍ حَكَاةُ فَنِيءٍ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُ شَيْءٌ. أَمَلَكَ بِظَنِّ حِرْصُهُ يَشِبُّ،
 وَمَدْحَكَ بِسُخْبِ مَهْوُوزِهَا تَجِبُ، وَمَرَامُهُ يَخْفُ، وَأَوَاصِرُهُ تَشْفُ، وَإِطْرَاوُهُ
 يُجْتَذِبُ، وَمَلَامُهُ يُجْتَنِبُ، وَوَرَاءَهُ صَفْفٌ، مَسَّهُمْ شَفْفٌ؛ وَحَصَّهُمْ جَنَفٌ،
 وَعَمَّهُمْ قَشْفٌ، وَهُوَ فِي دَمْعِ يُجِيبُ، وَوَلَهُ يَذِيبُ؛ وَهَمَّ تَصَيِّفٌ، وَكَمَدَ نَيْفٌ،
 لِمَا مَوْلٍ خَيْبٌ، وَإِهْمَالِ شَيْبٍ، وَعَدُوٌّ نَيْبٌ، وَهُدُوٌّ تَغَيْبٌ، وَلَمْ يَزِغْ وَدُّهُ،
 فَيَغْضِبُ، وَلَا خَبْتُ عُوذُهُ فَيَقْضِبُ، وَلَا نَفْتُ صَدْرُهُ فَيَنْفِضُ، وَلَا نَشْرُ وَضَلُّهُ
 فَيَنْفِضُ، وَمَا يَفْتَضِي كَرَمُكَ نَبْدُ حَرَمِهِ.

ترجمہ: اور تم سے امید رکھنے والا ایک ایسا بوڑھا ہے، جس کی نقل اتار رہا ہے (ڈھلنے والا) سایہ
 اور اس کے لیے کچھ باقی نہیں رہا۔ اس نے تمہارا قصد ایسے خیال سے کیا ہے، جس کی خواہش اچھل
 رہی ہے اور اس نے تمہاری تعریف ایسے منتخب الفاظ سے کی ہے، جن کے معاوضے لازم ہیں۔ اس کا
 مقصد ہلکا پھلکا ہے (آپ اسے آسانی سے پورا کر سکتے ہیں) اور اس کے وسائل (داسباب) زیادہ
 ہیں۔ اس کی مبالغہ آمیز تعریف حاصل کی جاتی ہے (یعنی وہ فصیح مرد ہے، لوگ تمنا کرتے ہیں کہ وہ ان
 کی خوب تعریف کرے) اور اس کی ملامت سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس کے پیچھے بڑا مفلس کنبہ ہے؛
 جنہیں تنگ حالی لاحق ہو چکی ہے؛ ان پر نا انصافی طاری ہو گئی ہے اور ان پر خستہ حالی پھیل چکی ہے۔ وہ
 آنسوؤں میں جواب دے رہا ہے اور ایسے غم میں ہے جو اسے کھلائے دے رہا ہے، ایسے رنج میں
 یعنی اس پر مہربانی کے اسباب بہت ہیں، ضعف، کثرتِ عیال اور اس کے ساتھ تعلقات وغیرہ، دوسرا ترجمہ: اس
 کے تعلقات (رشتہ دارایاں) کم ہیں (اس لیے وہ ضعیف ہے، قابلِ رحم ہے)
 یعنی جس وقت اس کے دل میں بچوں کا خیال گذرتا ہے، وہ روتا ہے اور آنکھ کی زبان سے جواب دیتا ہے کہ میں
 معیشت کی تنگی کی وجہ سے تمہارے پاس پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔

ہے جو جم کر رہ گیا ہے، ایسا درودل ہے جو زیادہ ہو رہا ہے، ایک ایسے مقصد کی خاطر جس نے ناکام بنا دیا ہے، ایسی بے توجہی کی بنا پر جس نے بال سفید کر دیئے ہیں، ایسے دشمن کی وجہ سے جس نے دانت گاڑ دیئے ہیں اور اس سکون کی وجہ سے جو بالکل غائب ہو چکا ہے اور اس کی دوستی نے کج روی اختیار نہیں کی کہ اس سے ناراض ہو جائے، نہ اس کا نفس برا ہو ہے کہ اسے کاٹ دیا جائے، نہ اس کے دل نے کوئی (بری) بات نکالی ہے کہ اسے دور کر دیا جائے اور نہ اس کے تعلق نے نافرمانی کی ہے کہ اس سے دشمنی کی جائے اور تمھاری شرافت اس کی آبرو گرانے کی مقتضی نہیں ہے۔

تحقیق: مؤمِلٌ: اسم فاعل، امیدوار۔ اُمَلُهُ تَأْمِيلاً (تفعل) امید کرنا۔ وَاُمَلٌ (ن)

حَكَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نقل اتاری۔ حَكَى الشَّيْءَ حِكَايَةً (ض) نقل اتارنا۔

فِيَاءٌ: جمع۔ اُفْيَاءٌ وَفِيوَةٌ۔ — اُمٌّ: ماضی، اس نے قصد کیا۔ اُمَةٌ اُمًّا (ن) قصد کرنا۔

ظَنَّ: گمان، خیال۔ جمع: ظُنُونٌ. ظَنَّهُ ظَنًّا (ن) خیال کرنا، گمان کرنا۔

حَرَضٌ: خواہش۔ لالِجٌ: حَرَضَ عَلَى الشَّيْءِ حَرَضًا (س) لالِجٌ کرنا۔ خواہش کرنا۔

يَشَبُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ اچھل رہا ہے۔ وَثَبَ يَثِبُ وَثَبًا وَوُثُوبًا (ض) اچھلنا۔ کودنا۔

نَحَبٌ: واحد۔ نَحْبَةٌ: فِتْحَبَشِي، مراد فِتْحَبَشِي الْفَاظِ۔ نَحَبٌ نَحْبَانٌ (ن) فِتْحَبَشِي کرنا۔ نَاخِبٌ: دوٹ دہندہ۔

مَهْوُورٌ: واحد۔ مَهْوَرٌ: اجرت، معاوضہ۔ مَهَرٌ الْمَرْأَةُ مَهْرًا (ف) عورت کا مہر ادا کرنا۔

تَجَبُّ: مضارع واحد مؤنث غائب۔ وہ لازم ہے۔ وَجَبَ وَجُوبًا (ض) لازم ہونا۔ ثابت ہونا۔

مَرَامٌ: اسم مفعول، مقصد، غرض۔ جمع: مَرَامَاتٌ، رَامَهُ رَوْمَانًا (ن) قصد کرنا۔ چاہنا۔

يَخْفُفُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ ہلکا ہلکا ہے۔ خَفَّتْ خَفًّا وَخِفَّةً (ض) ہلکا ہونا۔

أَوَاصِرٌ: واحد۔ آصِرَةٌ: ذریعہ۔ وسیلہ، رشتہ، تعلق، بندھن۔ أَوَاصِرُ الْأَخُوَّةِ: رشتہائے اخوت۔

اسباب اخوت۔ اَصْرَةٌ اَصْرًا (ض) گرہ لگانا۔ باندھنا۔

تَشْفُفُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ زیادہ ہے یا کم ہے۔ شَفَّتْ شَفًّا وَشَفُوفًا (ض) زیادہ ہونا، کم

ہونا۔ اِطْرَاءٌ: مبالغہ آمیز تعریف۔ حد سے زیادہ تعریف، اِطْرَاءُ اِطْرَاءً (افعال) حد سے زیادہ تعریف کرنا۔

يُجْتَذَبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ حاصل کی جاتی ہے۔ اِجْتِذَابٌ (افعال) حاصل کرنا۔

کھینچنا۔ — مَلَامٌ: مصدر میسی۔ ملامت۔ مذمت۔ لَامَهُ لَوْمًا وَمَلَامًا (ن) ملامت کرنا۔

يُجْتَنَبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، پرہیز کیا جاتا ہے۔ اِجْتِنَابٌ (افعال) دور رہنا۔ بچنا۔

صَفَّفَ: وسیع کنبہ۔ کثرت اولاد مع قلت مال۔ صَفَّهَ صَفْفًا (ن) جمع کرنا۔ بھیڑ کرنا۔
مَسَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ لاحق ہو چکی ہے۔ مَسَّ الشَّيْءُ مَسًّا (س) لاحق ہونا۔ لگنا۔
شَطَّفَ: بد حالی۔ خستہ حالی۔ جمع: شَطَافٌ، شَطَّفَ شَطْفًا (س) خستہ حال ہونا۔ بد حال ہونا۔
حَصَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طاری ہو گئی۔ حَصَّ حَصًّا (ن) موٹنا (۲) طاری ہونا، پیش آنا۔
جَنَفَ: نا انصافی۔ ظلم۔ سختی زمانہ۔ جَنَفَ جَنْفًا (س) ظلم کرنا۔
عَمَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پھیل گئی۔ عَمَّ عُمُومًا (ن) پھیلانا۔ عام ہونا۔
قَشِفَ: تنگ حالی۔ خستہ حالی۔ قَشِفَ قَشْفًا (س) وقشفاً (ک) تنگ حال ہونا۔
يُجِيبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ جواب دیتا ہے۔ أَجَابَهُ إِجَابَةً (افعال) جواب دینا۔
وَلَّهَ: پریشانی، غم، رنج۔ وَلَّهَ يَوْلَهُ وَوَلَّهَا (س) بہت زیادہ غمگین ہونا۔ شدت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔
يَذِئِبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پگھلا رہا ہے۔ أَذَابَهُ إِذَابَةً (افعال) پگھلانا۔
هَمَّ: غم۔ رنج۔ جمع: هُمُومٌ، هَمَّ الْأَمْرُ فَلَانَا هَمًّا (ن) رنجیدہ کرنا۔ غمگین کرنا۔
تَضَيَّفَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مقیم ہو گیا، تَضَيَّفَ (تفعل) مہمان بننا۔ مقیم ہو جانا۔
كَمَدَ: دل سوزی۔ سوزشِ باطن۔ درِ دل۔ كَمَدَ الرَّجُلُ كَمَدًا (س) دل کا مغموم ہونا۔
نَيْفَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ زیادہ ہو گیا۔ نَيْفَ الشَّيْءِ تَنْيِيفًا (تفعل) بڑھانا۔ زیادہ ہونا۔
مَأْمُورٌ: اسم مفعول، مقصد، امید۔ أَمَلَهُ أَمَلًا (ن) امید کرنا۔
حَيَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ناکام بنا دیا۔ حَيَّبَهُ تَحْيِيبًا (تفعل) ناکام بنانا۔
إِهْمَالَ: بے توجہی۔ لاپرواہی۔ أَهْمَلَ الشَّيْءَ إِهْمَالًا (افعال) بے توجہی برتنا۔ چھوڑ دینا۔
شَيَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بال سفید کر دیئے۔ شَيَّبَهُ تَشْيِيبًا: بال سفید کرنا، بوڑھا کرنا۔
نَيْبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دانت گاڑ دیئے۔ نَيْبَ تَنْيِيبًا (تفعل) دانت گاڑنا۔ دانتوں سے کاٹنا۔
هَدُوٌّ: سکون۔ آرام۔ هَدَأَ هَدُوًّا (ف) سکون پذیر ہونا۔
تَغَيَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ غائب ہو گیا۔ تَغَيَّبَ (تفعل) غائب ہونا۔
لَمَّ يَزِغْ: مضارع واحد مذکر غائب نفی مجد بلغم، اس نے کج روی اختیار نہیں کی۔ زَاغَ عَنْهُ زَيْغًا (ض) مائل ہونا، ٹیڑھا ہونا، جھکتا۔ وَزَّ: دوستی، تعلق، محبت۔ وَذَّةٌ وَذًا (س) محبت کرنا۔ خواہش کرنا۔
يَغْضَبُ: مضارع مجہول، اس سے ناراض ہو جائے۔ غَضِبَ عَلَيْهِ غَضَبًا (س) ناراض ہونا۔

خَبْتُ: ماضی، وہ براہوا۔ خَبْتُ خَبَاتَةً (ک) براہونا۔ عَوْدٌ: لکڑی، مراد: نفس۔ جمع: أَعْوَادٌ۔
 يُقْضَبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اسے کاٹ دیا جائے۔ قَضَبَهُ قَضَبًا (ض) کاٹنا۔
 نَفَّتْ: ماضی، اس نے نکالا۔ نَفَّتْ نَفْثًا (ن) منہ سے تھوک نکالنا۔ مراد: زبان سے لفظ نکالنا۔
 يُنْفَضُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اسے دور کیا جائے۔ نَفَضَهُ نَفْضًا (ن) جھٹکنا۔ مراد: دور کرنا۔
 نَشَرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نافرمانی کی۔ نَشَرَ نَشْرًا وَنَشْوَرًا (ن) نافرمانی کرنا۔
 وَصَلَ: مصدر۔ میل ملاپ۔ تعلق، جوڑ۔ وَصَلَ الشَّيْءَ بِكَذَا وَصَلًا (ض) ملانا۔
 يُبْغَضُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس سے دشمنی کی جائے۔ بَغَضَ بَغْضًا (ن) (س) دشمنی کرنا۔
 مَا يَبْتَضِي: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ مقتضی نہیں ہے۔ اِقْتَضَاءُ (مخالف) مقتضی ہونا۔
 كَرَمٌ: شرافت۔ سخاوت۔ مہربانی۔ كَرَمٌ كَرَمًا وَكَرَامَةً (ک) شریف الطبع ہونا، سخی ہونا۔
 نَبَذَ: مصدر از: نَبَذَهُ نَبْذًا (ض) پھینکنا۔ گرانہ۔
 حُرْمٌ: واحد: حُرْمَةٌ: عزت۔ نَبَذَ الحُرْمَةَ: آبروریزی۔ ہتک عزت۔

فَبَيَّضَ أَمَلُهُ بِتَخْفِيفِ الْمَهْ، يَنْتُ حَمْدَكَ بَيْنَ عَالَمِهِ. بَقِيَتْ لِإِمَاطَةِ شَجَبٍ،
 وَإِعْطَاءِ نَشَبٍ، وَمُدَاوَاةِ شَجَبٍ، وَمُرَاعَاةِ يَفَنِ، مَوْضُولًا بِخَفْضِ وَسُورٍ عَضْ،
 مَا غُشِيَ مَعْهَدُ غَيْبِي، أَوْ حُشِيَ وَهَمُ غَيْبِي، وَالسَّلَامُ. فَلَمَّا فَرَعٌ مِنْ إِمْلَاءِ رِسَالَتِهِ،
 وَجَلَسِي فِيهِ هِنَجَاءِ الْبِلَاعَةِ عَنِ بَسَالَتِهِ، أَرْضَتَهُ الْجَمَاعَةُ فِعْلًا وَقَوْلًا، وَأَوْسَعَتْهُ
 حَفَاوَةٌ وَطَوْلًا. ثُمَّ سئِلُ مِنْ أَيِّ الشُّعُوبِ نِجَارُهُ، وَفِي أَيِّ الشُّعَابِ وَجَارُهُ، فَقَالَ:

ترجمہ: اس لیے تم اس کی تکلیف کو کم کر کے اس کی امید کو روشن کرو، وہ اپنی دنیا (حلقہ ہمتارین) میں تمہاری تعریف کو مشہور کرے گا۔ تم باقی رہو غم کے ازالہ کے لیے، دولت عطا کرنے کے لیے، غم کا علاج کرنے کے لیے اور بوڑھے کا خیال رکھنے کے لیے، اس حال میں کہ تم وابستہ رہو خوشحالی اور تازہ مسرتوں کے ساتھ، جب تک مالدار کی مجلس میں آمد و رفت رہے اور بے وقوف کی غلطی سے خوف کیا جاتا رہے (یعنی قیامت تک خوشی آپ کے شامل حال رہے۔ کیونکہ ضرورتیں پوری کرنے کے لیے مالداروں کی مجلس میں آمد و رفت اور جاہل کی غلطی سے خوف، یہ دونوں چیزیں قرب قیامت میں پائی جائیں گی) والسلام۔ پس جب وہ اپنے مضمون کی املاء سے فارغ ہو گیا اور اس نے کارزار بلاغت میں

اپنی بہادری کو ظاہر کر دکھایا، تو جماعت نے اسے قول و فعل کے ذریعہ خوش کر دیا اور اس کی خوب عزت کی اور انعام دیا۔ (یا اس کو اعزاز و اکرام اور انعام سے مالا مال کر دیا) پھر اس سے پوچھا گیا کہ اس کی اصل کس قبیلے سے ہے اور کس مقام میں اس کا مکان ہے، تو اس نے کہا:

تحقیق: بَيِّضٌ: امر حاضر، تو روشن کر۔ بَيِّضُهُ تَبْيِيضًا (تفعل) سفید کرنا۔ روشن کرنا۔

تَخْفِيفٌ: (تفعل) کم کرنا۔ ہلکا کرنا۔ أَلَمَ: دکھ، درد، تکلیف۔ جمع: الآلَمُ. أَلِمَ أَلْمًا (س) دکھی ہونا۔

يَنْتُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مشہور کرے گا۔ نَتَّ الْخَبِيرَ نَتًّا (ض) پھیلانا۔

عَالَمٌ: جہاں۔ مخلوق۔ مراد: حلقہ متعارفین۔ إمَاطَةٌ: (انفال) ہٹانا۔ الگ کرنا۔ دور کرنا۔

مَشَجَبٌ: تکلیف۔ رَجُحٌ: جمع: شُجُوبٌ، شَجِبَ شَجْبًا (س) رنجیدہ ہونا۔ تکلیف میں مبتلا ہونا۔

نَشَبٌ: مال و دولت۔ نَشِبَ فِي الشَّيْءِ نَشْبًا (س) اکتنا۔ لگنا۔ مال و دولت کو نَسَبَ اس لیے

کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ بھی انسان کا دل اٹکا رہتا ہے۔ مَدَاوَاةٌ: (مفاعلت) علاج کرنا، دوا دینا۔

مَشَجَنٌ: غم۔ جمع: أَمْشَجَانٌ۔ مَشَجَنَ مَشَجْنًا (س) غمگین ہونا۔ يَقَنُّ: بوزھا۔ شَخَّ فَانِيٌّ: جمع: يَقْنُ.

مَوْضُونٌ: اسم مفعول، وابستہ، ہم کنار، ملایا ہوا۔ وَصَلَ الشَّيْءُ بِكَذَا وَضَلًا (ض) ملا نا۔

خَفْضٌ: خوشحالی۔ خَفَضَ العَيْشَ خَفْضًا (ك) خوشحال ہونا۔ آسودہ حال ہونا۔

عَضُّ: تروتازہ۔ نازک بدن۔ جمع: غِضَاضٌ. عَضَّ البَّاتُ عَضًّا وَعَضَاضَةً (س) تروتازہ ہونا۔

مَا غُشِيَّ: ما بمعنی: مادام۔ جب تک۔ غُشِيَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، آمد و رفت رہے۔

غُشِيَ غُشْيًا (س) ڈھانپنا۔ غُشِيَ المَكَانَ غُشْيَانًا: کسی جگہ آنا۔

مَعَهْدٌ: اسم ظرف، مجلس۔ جمع: مَعَاهِدٌ. عَهْدُهُ عَهْدًا (س) دیکھ بھال کرنا۔ نگہداشت کرنا۔

غَنِيٌّ: صفت مشبہ۔ بالدار۔ بے نیاز۔ جمع: أَغْنِيَاءٌ. غَنِيَ غِنًى وَغِنَاءً (س) بالدار ہونا۔

خُشِيٌّ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، اس سے خوف کیا گیا۔ خُشِيَ خُشْيَةً (س) ڈرنا۔

وَهْمٌ: خیال۔ غلطی۔ تصور۔ جمع: أَوْهَامٌ. وَهَمَ فِي الأَمْرِ وَهْمًا (س) غلطی ہونا (ض) وہم ہونا۔

غَبِيٌّ: صفت مشبہ۔ بے وقوف۔ جاہل۔ کند ذہن۔ جمع: أَغْبِيَاءٌ. غَبِيَ الشَّيْءَ غَبَاوَةً (س)

ناواقف ہونا۔ کند ذہن ہونا۔ نا سمجھ ہونا۔

جَلِيٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ظاہر کر دیا۔ جَلَى عَنِ كَذَا تَجَلِيَّةً (تفعل) ظاہر کرنا۔

هَيَجَاءُ: لڑائی۔ کارزار۔ هَاجَهُ هَيْجًا وَهَيْجَانًا (ض) بھڑکانا، جوش دلانا۔

بَسَّالَةٌ: بہادری۔ شجاعت۔ بَسَّلَ بَسَّالَةً (ک) بہادر ہونا۔

أَرْضَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے خوش کر دیا۔ أَرْضَاهُ إِرضَاءً (افعال) خوش کرنا۔

أَوْسَعَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے مال مال کر دیا۔ أَوْسَعُهُ إِيسَاعًا (افعال) مال مال کر دینا۔

حَفَاوَةٌ: عزت، اعزاز و اکرام، خیر مقدم۔ حَفِيَ بِهِ حَفَاوَةً (س) بے حد عزت کرنا۔ خیر مقدم کرنا۔

طَوَّلَ: نعمت۔ بخشش۔ انعام۔ طَالَ عَلَيْهِ طَوَّلًا (ن) انعام دینا۔

شُعُوبٌ: واحد: شُعْبٌ: بڑا قبیلہ، قوم، عوام، جماعت۔ نِجَارٌ: اصل۔ نسب۔ خاندان۔

شِعَابٌ: واحد: شِعْبٌ: گھائی۔ پہاڑوں کا درمیانی راستہ۔

وِجَارٌ: (فتح الواو اور کسرا) بجو کا گھر۔ مراد: مکان۔ رہائش گاہ۔ جمع: أَوْجَرَةٌ۔

(۱) عَسَانٌ أَسْرَتِي الصَّمِيمَةَ ❊ وَسَرُوجٌ تُرْبِي الْقَدِيمَةَ

(۲) فَالْيَيْتُ مِثْلُ الشَّمْسِ إِشْبُ ❊ رَاقَا وَمَنْزِلَةٌ جَسِيمَةَ

(۳) وَالرَّبْعُ كَالْفِرْدُوسِ مَطْ ❊ يَبَّةٌ وَمَنْزَهَةٌ وَقِيمَةَ

(۴) وَاهَالِ عَيْشٍ كَانِ لِي ❊ فِيهَا وَلَذَاتِ عَوِيمَةَ

(۵) أَيَّامٌ أَسْحَبُ مَطْرِ فَي ❊ فِي رَوْضِهَا مَاضِي الْعَزِيمَةَ

(۶) أَخْتَالُ فِي بُرْدِ الشَّبَا ❊ بَ وَأَجْتَلِي النِّعَمَ الْوَسِيمَةَ

(۷) لَا أَتَقِي نُوبَ الزُّمَّا ❊ نَ وَلَا حَوَادِثُهُ الْمُؤِيمَةَ

(۸) فَلَوْ أَنَّ كَرَبًا مُتَلِفٌ ❊ لَتَلِفْتُ مِنْ كُرْبِي الْمُقِيمَةَ

(۹) أَوْ يُفْتَدَى عَيْشٌ مَضَى ❊ لَفَدْتُهُ مُهَجَّتِي الْكُرِيمَةَ

(۱۰) فَالْمَوْجُ خَيْرٌ لِقَطِي ❊ مِنْ عَيْشِهِ عَيْشِ الْبُهِيمَةَ

(۱۱) تَفْتَادُهُ بُرَّةَ الصَّفَا ❊ رِ إِلَى الْعَظِيمَةِ وَالْهَضِيمَةَ

(۱۲) وَتَرَى السَّبَاعَ تَنْوَشُهَا ❊ أَيْدِي الطَّبَاعِ الْمُسْتَضِيمَةَ

(۱۳) وَاللُّدْبُ لِلْأَيَّامِ لَوْ ❊ لِأَشْوَمُهَا لَمْ تَنْبُ شِيمَةَ

(۱۴) وَلَوْ اسْتَقَامَتْ كَانَتْ أَلِ ❊ أَخْوَالُ فِيهَا مُسْتَقِيمَةَ

ترجمہ: ① قبیلہ ”عسان“ میرا اصل خاندان ہے، اور مقام ”سروج“ میرا قدیم وطن ہے۔

② پس (وہاں میرا) مکان آفتاب کے مانند ہے، چمکنے اور بلند مرتبہ ہونے میں۔ ③ اور جگہ جنت کے مانند ہے، عمدگی، پاکیزگی اور حیثیت میں۔ ④ کیا خوب تھی وہ زندگی جو مجھے اس میں حاصل تھی اور کیا خوب تھیں وہ لذتیں جو بے پایاں تھیں۔ ⑤ جس زمانے میں، میں اس کے باغات میں اپنی خوبصورت چادر کو کامیاب ارادے کے ساتھ کھینچتا تھا، ⑥ جوانی کے لباس میں اکڑتا تھا (ناز و انداز سے چلتا تھا) اور شاندار نعمتوں کے چہرے دکھاتا تھا۔ ⑦ نہ میں زمانے کی مصیبتوں سے ڈرتا تھا اور نہ اس کے قابل ملامت حوادث سے۔ ⑧ پس اگر کوئی تکلیف ہلاک کرنے والی ہوتی، تو میں یقیناً اپنی دائمی تکلیفوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا۔ ⑨ یا اگر گزری ہوئی زندگی کا فائدہ دیا جاسکتا، تو میں اس زندگی پر اپنی جان عزیز قربان کر دیتا (یعنی اگر گزری ہوئی خوبصورت زندگی، بدلے میں کچھ دے کر لوٹائی جاسکتی، تو میں اپنی پیاری جان کو بھی اس کو لوٹانے کے لیے قربان کر دیتا) ⑩ پس موت نو جوان کے لیے بہتر ہے، اس کے چوپایے کی طرح زندگی گزارنے سے۔ ⑪ اس حالت میں کہ اسے کھینچتی ہو ذلت کی نگیل، مشکلات اور مظالم کی طرف۔ ⑫ اور تم درندوں کو دیکھتے ہو کہ انھیں نوح رہے ہیں خالم بجوں کے ہاتھ ⑬ اور (ان سب میں) گناہ زمانے کے سر ہے اگر اس کی نحوست نہ ہوتی، تو (بخشش سے) کوئی عادت نفرت نہ کرتی۔ ⑭ اور اگر وہ (زمانہ) سیدھا رہتا، تو اس کے اندر حالات بھی درست رہتے۔

تحقیق: الصِّمِيَّةُ: خالص۔ الصِّمِيْمُ: کامونٹ (یہ مفرد جمع سب کے لیے مستعمل ہے)
 تُوْبَةُ: مٹی، قبر، زمین، وطن، جائے پیدائش۔ جمع: تُوْبٌ۔ اِبْرَاقِي: (انعام) چمکنا (۲) روشن کرنا۔
 مَنَزِلَةٌ: اسم ظرف، مقام، مرتبہ، گھر، اترنے کی جگہ۔ جمع: مَنَازِلٌ۔ نَزَلَ نُزُولًا (ض) اترنا۔
 جَسِيْمَةٌ: اسم فاعل مونث، زبردست۔ جمع: جَسِيْمَاتٌ۔ جَسَمٌ جَسَامَةٌ (ک) زبردست ہونا۔
 رَبِيعٌ: مکان، مقام، اقامت گاہ۔ جمع: رُبُوْعٌ۔ رَبِيعٌ بِالْمَكَانِ رَبْعًا (ف) ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔
 فِرْدَوْسٌ: جنت کا اعلیٰ مقام یا جنت، جمع: فِرَادِيْسٌ: یہ لفظ بعض اہل لغت کے نزدیک فارسی ہے؛ مگر عربی میں مستعمل ہے۔ مَطْيِيَّةٌ: خوبی، عمدگی، اچھائی۔ مصدر مِی از طَابٍ طَيِّبًا (ض) اچھا ہونا۔
 مَنزَهَةٌ: پاکیزگی، صفائی، سترائی۔ مصدر مِی از نَزَهَةٍ نَزَاهَةً (س) صاف ستر ہونا۔

قِيَمَةٌ: ندرت، حیثیت، مرتبہ۔ جمع: قِيَمٌ۔ وَاَهَا: کلمہ تعجب جو گزری ہوئی چیز پر اشتیاق لے یعنی جب تم زمانے میں اس طرح کے انقلابات دیکھ رہے ہو کہ جو جیسا ذلیل جانور، درندوں اور خونخوار جانوروں کو نوح رہا ہے اور کئی شریف پر غالب آ رہا ہے تو ایسی صورت میں نو جوان کے لیے زندگی سے موت بہتر ہے۔

اور افسوس ظاہر کرنے کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ یعنی کیا خوب تھا۔ کیا خوب ہے۔ کتنا اچھا تھا۔

لَدَات: واحد: لَدَّةٌ: بمعنی لذت۔ لَدَّ الشَّيْءُ لَدًّا وَلَدَّاذَةً (س) مزے دار ہونا۔ اچھا لگانا۔

عَمِيْمَةٌ: صیغہ صفت، بے پایاں، بے حد۔ عَمَّ الشَّيْءُ عُمُوْمًا (ن) عام ہونا۔ پھیلنا۔

أَسْحَبُ: مضارع واحد متکلم، میں کھینچتا ہوں۔ سَحَبَهُ سَحْبًا (ف) گھسیٹنا۔ کھینچنا۔

مَطْرَفٌ: (بضم المیم و کسرھا) دھاری دار۔ شئی چادر۔ جمع: مَطْرَافٌ.

رَوْضٌ یا بَاغٌ یا بَاغِيْجٌ۔ واحد: رَوْضَةٌ۔ مَاضِيٌّ: اسم فاعل، جاری، ہو کر رہنے والا۔ جمع:

مَوَاضٍ۔ مَاضِيٌّ عَلَى الْأَمْرِ مُضِيًّا (ض) پورا کرنا۔ مداومت کرنا، جاری رکھنا۔

عَزِيْمَةٌ: حوصلہ، پختہ ارادہ۔ جمع: عَزَائِمٌ۔ عَزَمَ الْأَمْرَ وَعَلَيْهِ عَزْمًا وَعَزِيْمَةٌ (ض) پختہ ارادہ

کرنا۔ مَاضِيٌّ الْعَزِيْمَةِ: پختہ ارادے والا۔ ارادے کو پورا کرنے والا۔ مراد: کامیاب ارادہ۔

أَخْتَالٌ: مضارع واحد متکلم، میں اکتارتا ہوں۔ اِخْتَالَ فِي مَشْيِهِ اِخْتِيَالًا (افعال) اکتار کر چلنا۔

بُرُوْدٌ: یعنی چادر، لباس، خوبصورت لباس۔ جمع: بُرُوْدٌ وَأَبْرُوْدٌ.

أَجْتَلِيٌّ: مضارع واحد متکلم، میں دیکھتا ہوں۔ اِجْتَلَى الشَّيْءَ اِجْتِيَالًا: دیدار کرنا۔ صاف طور پر دیکھنا۔

نِعْمٌ: واحد: نِعْمَةٌ: خوشحالی، مال و دولت۔ اسبابِ عیش۔ نِعِمَ الرَّجُلُ نِعْمَةً (س) خوشحال ہونا۔

وَسِيْمَةٌ: اسم فاعل، حسین، خوبصورت، شاندار۔ وَسَمَ وَسَامَةً (ک) خوبصورت ہونا۔ شاندار ہونا۔

لَا تُتَّقِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں نہیں ڈرتا ہوں۔ اِتَّقَاءٌ (افعال) ڈرنا۔ پرہیز کرنا۔

نُوبٌ: واحد: نُوبَةٌ: آفت۔ مصیبت۔ حَوَادِثٌ: واحد: حَادِثَةٌ: واقعہ۔ مصیبت۔

مُلِيْمَةٌ: اسم فاعل مؤنث، قابلِ ملامت۔ أَلَامَ الرَّجُلُ اِلْمَامَةً (افعال) قابلِ ملامت ہونا۔

كُرْبٌ: تکلیف۔ بے چینی۔ جمع: كُرُوْبٌ. كُرِبَهُ كُرْبًا (ن) بے چین بنانا۔ پریشان کرنا۔

مُتَلِفٌ: اسم فاعل، ہلاک کرنے والا، برباد کرنے والا، ضرر رساں۔ اَتْلَفَهُ (افعال) ہلاک کرنا۔

برباد کرنا۔ ضرر پہنچانا۔ وَتَلَفٌ تَلْفًا (س) ہلاک ہونا۔

كُرْبٌ: واحد: كُرْبَةٌ: مصیبت۔ غم۔ كُرِبَهُ كُرْبًا (ن) بے چین بنانا۔ پریشان کرنا۔

مُقِيْمَةٌ: اسم فاعل مؤنث، مستقل، دائمی۔ أَقَامَ الشَّيْءُ اِقَامَةً (افعال) ہمیشہ رکھنا۔

يُقْتَدَى: مضارع مجهول واحد مذکر غائب، اس کا ندید یا جاتا ہے۔ اِقْتَدَا (افعال) ندید یا قربان ہونا۔

فَدَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے قربان کیا۔ فَدَاهُ فِدَاءً (ض) قربان کرنا۔ شکر کرنا۔

مُهَجَّةٌ: جان، روح، جسم، جمع: مُهَجَجٌ۔ تَفْتَادٌ: مضارع واحد مَوْنُثٌ غائب، وہ کھینتی ہے۔ اِقْتِيَادٌ (انتقال) تکیل پکڑ کر چلنا۔ بَرَّةٌ: تکیل، لوہے یا رسی کا حلقہ۔ جمع: بُرَى وَبُرَاتٌ۔ صَغَارٌ: ذلت وحقارت، صَغَرَ صَغَارًا (ک) ذلیل ہونا۔ عَظِيْمَةٌ: اسم فاعل مَوْنُثٌ، مشکل کام، مصیبت۔ جمع: عَظَائِمٌ۔ عَظَمَ الْأَمْرُ عَلَيْهِ عِظْمًا عِظَامَةً (ک) دشوار ہونا۔ باعثِ مشقت ہونا۔

هَضِيْمَةٌ: صیغہ صفت، مصیبت، ظلم۔ جمع: هَضَائِمٌ۔ هَضَمَهُ هَضْمًا (ض) ظلم کرنا، ناانصافی کرنا۔ مِسْبَاحٌ: واحد: مَسْبُوحٌ: درندہ، خوشخوار جانور۔ مراد: شریف لوگ۔

تَنَوُّشٌ: مضارع واحد مَوْنُثٌ غائب، وہ نوچ رہی ہے۔ نَاشَةٌ نَوْشًا (ن) نوچنا۔ بچوں سے پکڑنا۔ ضِبَاعٌ: واحد: ضَبِيعٌ بچو۔ اس کی کنیت ”ام عامر“ ہے، اس سے مراد: کینے لوگ ہیں۔

مُسْتَضِيْمَةٌ: اسم فاعل مَوْنُثٌ، ظالم۔ اِسْتَضَامَهُ اِسْتِضَامَةً (استعمال) ظلم کرنا۔ وَضِيْمٌ (ض) سُومٌ: نحوست۔ بد بختی۔ شَتْمٌ شَتَامَةً (س) منحوس ہونا۔

لَمْ تَنْبُ: مضارع واحد مَوْنُثٌ غائب نفی جہد بلم، اس نے نفرت نہیں کی۔ نَبَا الطَّنْبُ عَنِ الشَّيْءِ نَبْوَةٌ (ن) نفرت کرنا۔ شِيْمَةٌ: عادت، خصلت۔ جمع: شِيْمٌ۔

اِسْتَقَامَتْ: ماضی واحد مَوْنُثٌ غائب، وہ سیدھا رہا۔ اِسْتِقَامَةً (استعمال) درست ہونا۔ سیدھا ہونا۔ اس میں ضمیر کا مرجع ”ایام“ ہے۔ مُسْتَقِيْمَةٌ: درست۔ سیدھا۔ اسم فاعل واحد مَوْنُثٌ۔

اشعار کی ترکیب

(۱) غَسَانٌ: مبتدا، اَسْرَقْتِي: مرکب اضافی ہو کر موصوف، اَلصُّعِيْمَةُ: صفت، موصوف باصفت خبر مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، مَسْرُوحٌ: مبتدا، اَسْرَقْتِي: مرکب اضافی ہو کر موصوف، اَلْقَدِيْمَةُ: صفت، موصوف باصفت خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۲) فَا: تفریعی، اَلْبَيْتُ: مبتدا، وَفِئْلُ الشَّمْسِ: مرکب اضافی ہو کر میز۔ اِسْرَاقًا: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، مَنْزِلَةٌ جَمِيْمَةٌ: موصوف باصفت معطوف، معطوف علیہ با معطوف تیز بہتیز تیز سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) واو: عاطفہ، اَلرُّبْعُ: مبتدا، كَافٌ: حرف جار، اَلْقُرْدُوسُ: میز۔ مَطِيْبَةٌ: معطوف علیہ، واو: حرف

عطف، مَنْزَهَةٌ: معطوف اول، واو: حرف عطف، فِيمَا: معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر تمیز-تمیز، تمیز سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا کَانَيْنِ: کے۔ کَانَيْنِ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) وَأَهَا: کلمہ باعجاب معنی اَعْجَبُ۔ اَعْجَبُ: فعل ضمیر فاعل۔ لام: حرف جار، عَيش: موصوف، کَانَ: فعل ناقص، ضمیر اسم۔ لِي: متعلق ہوا کَانَيْنَا: کے۔ کَانَيْنَا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ فِيمَا: متعلق ہوا کَانَ: کے۔ کَانَ: فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر صفت، عَيش: موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَدَابِ عَيمَمَه: موصوف با صفت، معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا وَأَهَا: معنی اَعْجَبُ: کے۔ اَعْجَبُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) أَيَّامٍ: مضاف، اُنْحَبُ: فعل، اس میں ضمیر اَنَا: ذو الحال، مُطَوِّفِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فِيمَا رَوَّضَهَا: متعلق۔ مَاضِي الْعَرَبِيَّةِ: مرکب اضافی ہو کر حال، ذُو الحال، حال سے مل کر فاعل۔ اُنْحَبُ: فعل با فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ أَيَّامٍ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا وَأَهَا: معنی اَعْجَبُ: کا۔ اَعْجَبُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۶) اُخْتَالَ: فعل با فاعل، فِيمَا بُرِدَ الشَّبَابِ: متعلق، اُخْتَالَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اُجْتَلِي: فعل با فاعل، اَلنَّعَمَ الْوَسِيْمَةَ: موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ، اُجْتَلِي: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف بہ معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

(۷) لَا اَتَّقِي: فعل با فاعل، نَوْبَ الزَّمَانِ: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا: نافی زائدہ، حَوَادِثُهُ: مرکب اضافی ہو کر موصوف، اَلْمُؤَلِّمَهُ: صفت، موصوف صفت سے مل کر معطوف معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ، لَا اَتَّقِي: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۸) فَا: تفریعیہ، لَوْ: حرف شرط، اُنَّ: حرف مشبہ بالفعل، كَرَبْنَا: اسم، مُتَلِفٌ: خبر۔ اُنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہو کر فاعل ہوا بَيَّتَ: فعل محذوف کا۔ بَيَّتَ: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، لام: جواب لَوْ۔ قَلِفْتُ: فعل با فاعل، مِنْ: حرف جار، نَحْرِي: مرکب اضافی ہو کر موصوف، اَلْمُقْبِمَهُ: صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا قَلِفْتُ: کے۔ قَلِفْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فائدہ: اس شعر میں لَوْ: کے بعد بَيَّتَ: اس لیے محذوف نکالا گیا ہے کہ لَوْ: دو جملوں پر داخل ہوتا ہے؛ یہاں لَوْ: کے بعد جملہ نہیں ہے اور جو اُنَّ: والا جملہ بظاہر نظر آ رہا ہے وہ جملہ نہیں ہے، کیونکہ وہ بتاویل مفرد ہوتا ہے۔

(۹) اَوْ: حرف عطف، لَوْ: حرف شرط (محدوف) يُقْتَدَى: فعل، عَيْشٌ: موصوف، مَعْضَى: فعل اپنے فاعل سے مل کر صفت۔ موصوف باصفت نائب فاعل۔ يُقْتَدَى: فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شرط، لَام: جواب لَوْ۔ فَذَتْ: فعل، ة: ضمیر مفعول بہ، مَهْجَتِي: مرکب اضافی ہو کر موصوف۔ اَلْكَسْرِ يَمَع: صفت، موصوف باصفت فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۱۰-۱۱) فَا: تفریہ، اَلْمَوْتُ: مبتدا، خَيْرٌ: اسم تفضیل، اِم: حرف جار، اَلْفَتَى: ذوالحال، مِنْ: حرف جار، نَيْسَب: مرکب اضافی ہو کر مبدل منہ، عَيْشِ الْبَهِيْمَةِ: مرکب اضافی ہو کر بدل۔ مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا خَيْرٌ کے۔ تَقْتَادُ: فعل، ة: ضمیر مفعول بہ، بُرَّةُ الصَّغَارِ: فاعل، اِلَى: حرف جار، اَلْعَظِيْمَةِ: معطوف علیہ، وَاو: حرف عطف، اَلْهَيْضِيْمَةُ: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا تَقْتَادُ کے تَقْتَادُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر حال۔ اَلْفَتَى: ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا خَيْرٌ کے۔ خَيْرٌ: اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۲) وَاو: حرف عطف، يَوِي: فعل، ضمیر فاعل (جو راجع ہے اَلْفَتَى: کی طرف، بعض نسخوں میں "نَوِي" ہے تو ضمیر مخاطب کے لئے ہوگی) اَلسَّبَاعُ: ذوالحال، تَنُوْشُ: فعل، هَا: ضمیر مفعول بہ، اَيْدِي: مضاف، اَلضُّبَاعُ الْمُسْتَضِيْمَةُ: مرکب توصلی ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ فاعل، تَنُوْشُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ، يَوِي: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

(۱۳) وَاو: حرف عطف، اَلذَّنْبُ: مبتدا، لِاَلْاِيَامِ: متعلق ہوا ثَابِتُ: کے۔ ثَابِتُ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لَوَلَا: حرف شرط، شُوْمُهَآ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، مَوْجُوْدٌ: خبر (محدوف)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر شرط، لَمْ تَنْبُ: فعل، شِيْمَةُ: فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا۔ شرط، جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فائدہ: لَوَلَا: کی خبر جب افعال عامہ (مَوْجُوْدٌ، كَانِيْنَ، ثَابِتٌ وغیرہ) میں سے ہوتی ہے، تو واجب الخذف ہوتی ہے۔

(۱۴) وَاو: حرف عطف، لَوَلَا: حرف شرط، اِسْتَقَامَتْ: فعل با فاعل، شرط۔ كَانَتْ: فعل ناقص، اَلْاَحْوَالُ: ام، فِيْهَا: متعلق۔ مُسْتَقِيْمَةٌ: خبر۔ كَانَتْ: فعل ناقص اپنے اسم ذہب اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

نُمِ إِنَّ خَبْرَهُ نَمًا إِلَى الْوَالِي، فَمَلَأْ قَاهُ بِاللَّالِي، وَسَامَهُ أَنْ يَنْضَوِي إِلَى أَحْسَائِهِ،
وَيَلِي دِيْوَانَ إِنْسَائِهِ، فَأَحْسَبُهُ الْجَبَاءَ، وَظَلَفَهُ عَنِ الْوِلَايَةِ الْإِبَاءَ، قَالَ الرَّأْوِي:
وَكُنْتُ عَرَفْتُ عُوْدَ شَجَرَتِهِ، قَبْلَ إِنْبَاعِ ثَمَرَتِهِ، وَكِدْتُ أَنْبَهُ عَلَى عُلُوِّ قَدْرِهِ، قَبْلَ
اسْتِنَارَةِ بَدْرِهِ، فَأَوْحَى إِلَيَّ بِإِنْمَاضِ جَفْنِهِ، أَنْ لَا أُجْرَدَ عَضْبُهُ مِنْ جَفْنِهِ. فَلَمَّا خَرَجَ
بَطِيْنُ الْخُرْجِ، وَفَصَلَ فَاثْرًا بِالْفُلْجِ، شَيَعْتُهُ قَاضِيًا حَقَّ الرَّغَايَةِ، وَلَا جِيَا لَهُ عَلَى
رَفْضِ الْوِلَايَةِ، فَأَعْرَضَ مُتَبَسِّمًا، وَأَنْشَدْتُ مَتْرَنًا.

ترجمہ: پھر اس کی خبر حاکم شہر کو پہنچی، تو اس نے اس کا منہ موتیوں سے بھر دیا۔ اور اس پر اس بات
کے لیے زور دیا کہ وہ اس کے مصاحبین میں منسلک ہو جائے اور اس کی مجلسِ انشاء کا منتظم بن جائے؛
لیکن اسے عطیہ نے خود کفیل بنا دیا (بے نیاز بنا دیا) اور اسے نظامت سے اس کی خودداری نے باز رکھا۔
راوی نے کہا: میں اس کے درخت کی شاخ اس کا پھل پکنے سے پہلے ہی جان چکا تھا (یعنی میں اس کی
حقیقت اور اس کے فضل و کمال کو اس کے ساتھ بات چیت کرنے سے پہلے ہی پہچان چکا تھا) اور
قریب تھا کہ میں اس کی بلندئی رتبہ پر (لوگوں کو) متنبہ کر دوں، اس کا چاند روشن ہونے سے پہلے؛
لیکن اس نے مجھ سے اپنی آنکھ کے اشارے سے یہ بات کہی: میں اس کی تلوار کو اس کی میان سے نہ
ٹکالوں (یعنی اس کا راز ظاہر نہ کر دوں)۔ پس جب وہ تھلی بھر کر نکلا اور کامیابی حاصل کیے ہوئے جدا
ہوا، تو میں دوستی کا حق ادا کرتے ہوئے اور اسے نظامت کے ٹھکرادینے پر ملامت کرتے ہوئے اس
کے ساتھ چلا؛ تو اس نے مسکراتے ہوئے منہ پھیرا اور ترنم کے ساتھ شعر پڑھے:

تَحْقِيقًا: نَمًا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پہنچا۔ نَمًا إِلَيْهِ نُمُوًّا (ن) پہنچنا۔

مَلَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بھر دیا۔ مَلَأَ الشَّيْءَ (ف) بھرنا۔ پُر کرنا۔

فَا: فَمٌ: منہ۔ جَمْعٌ: أَفْوَاةٌ. فَمٌ: اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے۔ اس کے آخر سے ”میم“ کو حذف
کر دیا گیا اور تہا حرف فا، فَمٌ پر دلالت کرتی ہے۔ حالت رفع میں واو کے ساتھ ”فُو“ حالت نصب
میں الف کے ساتھ ”فَا“ اور حالت جر میں یا کے ساتھ ”فِي“ استعمال ہوتا ہے۔

سَامَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے زور دیا۔ سَامَهُ الْأَمْرَ سَوْمًا (ن) مجبور کرنا۔ پابند بنانا۔

يَنْضَوِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ منسلک ہو جائے۔ اِنْضَوَى إِلَيْهِ (انفال) شامل ہونا۔ ملنا۔

أَحْشَاءُ: آنتیں، پیٹ کا اندرونی حصہ۔ واحد: حَشَاءٌ۔ مراد: مصاحبین، مقرب لوگ۔

يَلِيّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ منتظم ہو جائے۔ وَلَى الْأُمُورِ وَلَايَةٌ (ض) انتظام سنبھالنا۔ منتظم بننا۔

دِيَوَانٌ: امور انتظامیہ کا مرکز، دفتر، عدالت، کچہری، مجلس۔ جمع: دَوَائِنُ۔

أَحْسَبَ: ماضی، اس نے خود کفیل بنا دیا۔ أَحْسَبَ إِحْسَابًا (افعال) خود کفیل بنا دینا۔ بے نیاز

بنادینا۔ — جَبَاءٌ: عطیہ، ہدیہ، تکریم۔ جَبَاهُ جَبَاءٌ وَحَبْوَةٌ (ن) دینا۔ عطا کرنا۔

ظَلَفٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے باز رکھا۔ ظَلَفَهُ عَنِ الْأُمُورِ ظَلْفًا (ض) روکنا۔ باز رکھنا۔

إِبَاءٌ: خودداری۔ شدت انکار۔ اَبَى إِبَاءً (ف) حقیر سمجھ کر رد کر دینا۔ خودداری سے کام لینا۔

فَائِدَةٌ: اَبَى: کا استعمال باب فتح سے اس کے مشہور قاعدے کے خلاف ہے۔

عُودٌ: بکری، شاخ۔ جمع: أَغْوَادٌ شَجَرَةٌ: درخت۔ مراد: نسب۔ عُودُ الشَّجَرِ: خاندان یا نسب۔

کی شاخ۔ جمع: شَجَرٌ، وجمعه أشجارٌ۔

إِبْنَاعٌ: مصدر از أَيْبَعُ الشَّمْرُ إِبْنَاعًا (افعال) پھل کا پکنا۔ پختہ ہونا۔ وَيَبَعُ الشَّمْرُ يُبْعًا (ف)

أَيْبَةٌ: مضارع واحد متکلم، میں متنبہ کروں۔ نَبَّهَ عَلَيَّ كَذَا تَنْبِيْهًا (تفعلیل) متنبہ کرنا۔

عُلُوٌّ: بلندی۔ بلندی مرتبہ۔ عَلَا عُلُوًّا (ن) بلند ہونا۔ اوپر ہونا۔

قَدْرٌ: مرتبہ، درجہ، حیثیت، قدر و قیمت۔ جمع: أَقْدَارٌ. قَدْرُهُ قَدْرًا (ف) حیثیت دینا۔ رتبہ دینا۔

اِسْتِنَارَةٌ: (استعمال) روشن ہونا، و نَارٌ نَوْرًا (ن)۔

أَوْحَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اشارہ کیا۔ أَوْحَى إِلَيْهِ إِيْحَاءً (افعال) اشارہ کرنا۔

إِيْمَاضٌ: (افعال) آنکھ یا کسی علامت سے اشارہ کرنا۔ وَمَضَّ (ض) بجلی کا دھمکے دھمکے چمکنا۔

جَفَنٌ: پلک۔ مراد: آنکھ۔ یہاں یہی معنی مراد ہیں (۲) میان۔ تلوار کی نیام۔ جمع: أَجْفَانٌ وَجُفُونٌ

دوسرے جَفَنٌ سے یہ معنی مراد ہیں۔

لَا أَجْرُودٌ: مضارع منفی واحد متکلم، میں نہ نکالوں۔ جَرَدَ الْعَضْبَ مِنْ جَفْنِهِ (تفعلیل) تلوار میان

سے نکالنا۔ سوختا۔ مراد: ظاہر کرنا۔ — عَضْبٌ: صیغہ صفت، تیر تلوار۔ عَضْبَةٌ عَضْبًا (ض) کاٹنا۔

بَطِينٌ: صیغہ صفت۔ بھرا ہوا۔ بڑے پیٹ والا۔ بَطْنٌ بَطْنَانَةٌ (ک) بھاری پیٹ والا ہونا۔

خُرُوجٌ: تھیلی، تھیلا۔ جمع: خُرُوجَةٌ وَأَخْرَاجٌ۔ بَطِينُ الْخُرُوجِ: بھرا ہوا تھیلا۔

فَائِزٌ: اسم فاعل، کامیاب (۲) حاصل کرنے والا۔ فَازَ بِهِ فَوْزًا (ن) حاصل کرنا۔ پانا۔ کامیاب ہونا۔

فَلَجَّ: کامیابی۔ فَلَجَّ الرَّجُلُ فَلَجًا وَفُلَجَانًا) کامیاب ہونا۔

شَيَعْتُ: ماضی واحد تکلم، میں ساتھ چلا۔ شَيْعَةُ (تفعل) مہمان یا جنازے کے ساتھ چلنا۔ رخصت کرنا۔

قَاضِيًا: اسم فاعل، ادا کرنے والا۔ قَضَى قَضَاءً (ض) ادا کرنا۔ پورا کرنا۔

رِعَايَةً: پاسداری۔ لحاظ۔ مراد: دوستی۔ رَعَى الشَّيْءَ رِعَايَةً (ف) لحاظ کرنا۔ پاسداری کرنا۔

لَاحِيًا: اسم فاعل، ملامت کرنے والا۔ لَحَى فَلَانًا لَحْوًا (ن) (ف) ملامت کرنا۔ سخت دست کہنا۔

رَفَضَ: مصدر از رَفَضَهُ وَرَفُضًا (ن) رد کرنا۔ ٹھکرانا۔ وَلايَةً: حکومت، نظامت، جمع: وِلايَاتٌ۔

أَعْرَضَ: ماضی واحد نہ کر غائب، اس نے منہ پھیرا۔ أَعْرَضَ عَنْهُ (افعال) اعراض کرنا۔ منہ پھیرنا۔

مُتَبَسِّمًا: اسم فاعل، مسکرانے والا۔ تَبَسَّمَ (تفعل) مسکرانا۔

أَنْشَدَ: ماضی واحد نہ کر غائب، اس نے شعر پڑھا۔ أَنْشَدَ الشُّعْرَ إِِنْشَادًا (افعال) شعر پڑھنا۔

مُتَرَنِّمًا: اسم فاعل، گنگنانے والا۔ تَرَنَّمُ (تفعل) گنگنانا۔

(۱) لَجُوبُ الْبِلَادِ مَعَ الْمَتْرَبَةِ ❊ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمَرْتَبَةِ

(۲) لِأَنَّ الْوُلَاةَ لَهُمْ نَبْوَةٌ ❊ وَمَعْتَبَةٌ يُأَلِّهَهَا مَعْتَبَهَا

(۳) وَمَا فِيهِمْ مَنْ يُرْبُ الصَّنِيعَ ❊ وَلَا مَنْ يُشِيدُ مَا رَبَّتْهُ

(۴) فَلَا يَخْدُ عَنكَ لُمُوعُ السَّرَابِ ❊ وَلَا تَأْتِ أُمْرًا إِذَا مَا اشْتَبَهَ

(۵) فَكُنْ حَالِمٌ سِرَّهُ حُلْمُهُ ❊ وَأَذْرِكُهُ الرُّوعَ لَمَّا انْتَبَهَ

ترجمہ: ① بلاشبہ ملکوں میں گھومنا افلاس کے ساتھ، مجھے مرتبہ سے زیادہ پسند ہے؛ ② کیوں کہ حاکموں میں بے توجہی ہوتی ہے، غصہ ہوتا ہے اور کیا ٹھکانہ ہے اس غصہ کا۔ ③ ان میں ایسے نہیں ہوتے، جو احسان کی پرورش کرتے ہوں (یعنی قدر کرتے ہوں) اور نہ ایسے کہ جو پختہ بنا دیتے ہوں اپنی قائم کی ہوئی شے کو؛ ④ اس لیے تمہیں ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے ریت کی چمک اور تم کوئی کام نہ کرو جب کہ وہ مشتبہ ہو؛ ⑤ کیوں کہ بہت خواب دیکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو ان کے خواب نے خوش کیا اور جب وہ بیدار ہوئے، تو ان پر خوف طاری ہو گیا۔

تحقیق: جُوبٌ: مصدر، جَابَ الْبِلَادَ جُوبًا (ن) گھومنا۔ سَفَرَ کرنا۔ بِلَادٌ: واحد: بَلَدٌ: ملک۔

مَتْرَبَةٌ: مصدر، سِی، فقر وفاقہ، غربت و افلاس۔ تَرَبٌ فَلَانٌ تَرَبًا وَمَتْرَبَةٌ (س) فقیر و محتاج ہونا۔

وَلَاةٌ وَاحِدٌ: وَال: حاکم، گورنر۔ وَاَلَى الْأَمْرِ وَوَلَايَةٌ (ض) والی ہونا۔ انتظام وانصرام کرنا۔
 نَبْوَةٌ: اعراض۔ نفرت۔ بے توجہی۔ نَبَا الطَّبَعُ عَنِ الشَّيْءِ نَبْوَةٌ (ن) نفرت کرنا۔
 مَغْتَبَةٌ: غصہ، ناراضگی۔ مصدر مَغْتَبٌ: اَزَّ عَتَبَ عَلَيْهِ عَتَبًا وَمَغْتَبَةٌ (ن) اظہار ناراضگی کرنا۔
 يَأْلَاهَا: حرف نداء۔ لام: حرف جر، برائے تعجب۔ هَا ضَمِيرٌ: ہم مبین۔ اور ”مَغْتَبَةٌ“ بیان ہے۔
 منادی محذوف ہے، اِي: يَأْقَوْمِي تَعَجَّبُوا لَهَا مَغْتَبَةٌ۔

يَبُوبٌ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پرورش کرتا ہے۔ رَبَّهٗ رَبًّا (ن) پرورش کرنا۔ قدر دانی کرنا۔
 صَنِيْعٌ: مصدر حسن سلوک، احسان۔ جمع: صَنَائِعٌ. صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفًا صُنْعًا (ف) حسن سلوک کرنا۔
 احسان کرنا يُشِيدُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پختہ بناتا ہے۔ شَيْدَهُ تَشْيِيدًا (تفعليل) پختہ بنانا۔
 رَتَّبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے قائم کی۔ رَتَّبَ الشَّيْءُ (تفعليل) جمانا، قائم کرنا۔
 لَا يَخْذَعْنَ: نہی غائب بانون خفیفہ، وہ ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے۔ خَذَعَهُ خَذَعًا (ف) دھوکا دینا۔
 لَمُوعٌ: چمک۔ لَمَعَ النَّبْرُقُ لَمْعًا وَلَمُوعًا (ف) چمکنا، روشن ہونا۔
 سَرَابٌ: بے حقیقت چیز، وہ ریت جو دو پہر کو پانی جیسا معلوم ہو۔
 لَا تَأْتِبُ: نہی واحد حاضر، تو مت کر۔ اَتَى أَمْرًا أَتِيًا وَإِتْيَانًا (ض) کوئی کام کرنا۔ یا انجام دینا۔
 اِشْتَبَتْ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مشتہ ہو گیا۔ اِشْتَبَتْ عَلَيْهِ الْأَمْرُ (افعال) غیر واضح ہونا۔
 كَمَّ حَالِمٌ: كَمَّ: خبریہ برائے تکثیر۔ حَالِمٌ: اسم فاعل، خواب دیکھنے والا۔ حَلَمَ حُلْمًا (ن) خواب دیکھنا۔
 سَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خوش کیا۔ سَرَّهٗ سَرًّا وَسُرُورًا (ن) خوش کرنا۔
 أَذْرَكَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طاری ہو گیا۔ أَذْرَكَ الشَّيْءُ (افعال) لاحق ہونا۔ طاری ہونا۔ پالینا۔
 رَوَّعَ: خوف، ڈر۔ رَاعَ رَوْعًا (ن) ڈرنا۔ گھبرانا (۲) ڈرنا۔ گھبرا دینا۔
 اِنْتَبَهَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بیدار ہوا۔ اِنْتَبَهَ مِنَ النُّومِ (افعال) بیدار ہونا۔ جاگنا۔ چونکنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) لام: ابتدائیہ برائے تاکید، جَوَّبَ: مصدر مضاف، اَلْبِلَادُ: مضاف الیہ، مَعَ الْمَتْرَبَةِ: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ ہوا جَوَّبَ کا، جَوَّبَ: مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے کل کر مبتدأ، أَحَبُّ: اسم تفصیل، اِلَيَّ: اور مِنَ الْمَتْرَبَةِ: دونوں متعلق ہوئے أَحَبُّ کے۔

(۲) لَام: حَرْب جَار، اُن: حَرْفِ مِشَبِّهٍ بِالْفِعْلِ، اَلْوَلَاةُ: اِسْمٌ، اَلْهَمُّ: مُتَعَلِّقٌ هُوَ كَاثِنٌ: كَسَ۔ كَاثِنٌ: اِسْمُ فَاعِلٍ
 اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم۔ نَبْوَةٌ: مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ، وَاو: حَرْفِ عَطْفٍ، مَعْتَبَةٌ: مَعْطُوفٌ۔ مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ
 اپنے معطوف سے مل کر مبتدا مؤخر۔ مَبْتَدَاؤُ مَوْخَرٌ: خَبْرٌ مُقَدَّمٌ سَلِّ كَرَّخِرِ اُنْ: كِي۔ اُنْ: حَرْفِ مِشَبِّهٍ بِالْفِعْلِ اپنے اسم
 و خبر سے مل کر مجرور۔ جَارٌ بِاَجْرٍ مُتَعَلِّقٌ هُوَ اَحَبُّ: كَسَ۔ اَحَبُّ: اِسْمٌ تَفْضِيلٍ اپنے فاعل اور تینوں متعلقوں سے مل
 کر خبر۔ مَبْتَدَاؤُ خَبْرٌ سَلِّ كَرَّجِلْدِ اِسْمِيَةِ خَبْرِيَةِ هُوَ: يَسَا: حَرْفِ نِدَاءٍ، فَوَسِي: مُرَكَّبٌ اِضَافِيٌّ هُوَ كَرْمَادِي، حَرْفِ نِدَاءِ
 منادی سے مل کر ندا۔ تَعَجُّبًا: فِعْلٌ بِاِقَاعِلٍ، لَام: حَرْفِ جَارٍ، هَا: ضَمِيرٌ مِمَّ مَبِينٌ. مَعْتَبَةٌ: مُبِينٌ. مَبِينٌ، مَبِينٌ
 سے مل کر مجرور، جَارٌ بِاَجْرٍ مُتَعَلِّقٌ هُوَ اَحَبُّ: كَسَ۔ تَعَجُّبًا: فِعْلٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
 انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ ندا، جواب ندا سے مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) وَاو: حَرْفِ عَطْفٍ، مَا: مِشَابَهَةٌ بِلَيْسَ، فِيهِمْ: مُتَعَلِّقٌ هُوَ كَاثِنًا: كَسَ۔ كَاثِنًا: اِسْمُ فَاعِلٍ اپنے فاعل اور
 متعلق سے مل کر خبر مقدم مَسَا: كِي۔ مَسَنٌ: اِسْمٌ مَوْصُولٌ، يَسْرُبُ: فِعْلٌ، ضَمِيرٌ فَاعِلٍ (جوراجع ہے مَسَنٌ: كِي
 طرف) اَلصَّنِيْعُ: مَفْعُولٌ بِهِ، فِعْلٌ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اِسْمٌ مَوْصُولٌ، صِلَةٌ سَلِّ كَرْمَعُوفٌ عَلَيْهِ،
 وَاو: حَرْفِ عَطْفٍ، لَا: نَائِفَةٌ زَائِدَةٌ، مَن: اِسْمٌ مَوْصُولٌ، يُشِيدُ: فِعْلٌ، اِسْمٌ فِي ضَمِيرِ فَاعِلٍ (جوراجع ہے مَن: اِسْمٌ
 مَوْصُولٌ كِي طرف) مَا: اِسْمٌ مَوْصُولٌ، رَتَّبَ: فِعْلٌ، هُوَ: ضَمِيرٌ مَفْعُولٌ بِهِ (جوراجع ہے مَا: اِسْمٌ مَوْصُولٌ كِي طرف)
 رَتَّبَ: فِعْلٌ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اِسْمٌ مَوْصُولٌ، صِلَةٌ سَلِّ كَرْمَعُوفٌ عَلَيْهِ، فِعْلٌ اپنے فاعل
 اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اِسْمٌ مَوْصُولٌ، صِلَةٌ سَلِّ كَرْمَعُوفٌ عَلَيْهِ، مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ بِاَمْعُوفٍ اِسْمٌ مَوْخَرٌ مَا: كَا۔ مَا:
 مِشَابَهَةٌ بِلَيْسَ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ہوا۔

(۴) فَآ: تَفْرِيعِيَّةٌ، لَا يَتَّخِذُ عَنْ: فِعْلٌ۔ كَ: ضَمِيرٌ مَفْعُولٌ بِهِ، اَلْمَوْعُ السَّرَابُ: مُرَكَّبٌ اِضَافِيٌّ هُوَ كَرْمَعُوفٌ عَلَيْهِ، فِعْلٌ اپنے
 فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ۔ وَاو: حَرْفِ عَطْفٍ، لَا تَأْتِ: فِعْلٌ بِاِقَاعِلٍ، اَمْسُرَا:
 مَفْعُولٌ بِهِ، اِذَا: نَظْرٌ فِي مَضَافٍ، مَا: زَائِدَةٌ، اِشْتَبَهَ: فِعْلٌ بِاِقَاعِلٍ، مَضَافٌ اِلَيْهِ۔ مَضَافٌ بِاِمضَافٍ اِلَيْهِ مَفْعُولٌ فِيهِ۔ لَا تَأْتِ:
 فِعْلٌ اپنے فاعل، مفعول بہ، اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۵) فَآ: تَعْلِيْقِيَّةٌ، كَمْ: خَبْرٌ يَمِيْرٌ، حَالِمٌ: تَمِيْرٌ، تَمِيْرٌ، تَمِيْرٌ سَلِّ كَرْمَبْتَدَاؤُ سَوَّ: فِعْلٌ، هُوَ: ضَمِيرٌ مَفْعُولٌ بِهِ، حُلْمَةٌ:
 مُرَكَّبٌ اِضَافِيٌّ هُوَ كَرْمَعُوفٌ عَلَيْهِ، مَسْرُو: فِعْلٌ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔ وَاو: حَرْفِ عَطْفٍ، اَخْرَكَ: فِعْلٌ،
 هُوَ: ضَمِيرٌ مَفْعُولٌ بِهِ، اَلْوَوْعُ: فَاعِلٌ، لَمَّا: نَظْرٌ فِيهِ۔ اِنْتَبَهَ: فِعْلٌ اپنے فاعل سے مل کر مفعول فیہ، اَخْرَكَ: فِعْلٌ اپنے فاعل،
 مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ساتویں مقالے ”برقعیدئہ“ کا خلاصہ

اس مقالے میں ابو یزید سرمدی عید گاہ میں چندہ کرتا ہے اور اس کے لیے ایک انوکھا اور مہذب طریقہ استعمال کرتا ہے۔ آپ نے کبھی ٹرین یا بس میں سفر کرتے وقت دیکھا ہوگا کہ ایک فقیر مرد یا عورت آتی ہے، اولاً کارڈ تقسیم کر کے چلی جاتی ہے، پھر تھوڑی دیر کے بعد آکر اسے واپس لے جاتی ہے اور رقم وصول کرتی ہے۔ علامہ حریری نے اس مقالے میں اسی طریقے کو بیان کیا ہے۔ مقالے کی ترتیب اس طرح ہے: حارث کہتے ہیں: مجھے ایک مرتبہ شہر ”برقعید“ میں عید کی نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جب عید گاہ لوگوں سے بھر گئی، تو ایک اندھا شخص ایک بڑھیا کے سہارے کھڑا ہوا اور نہایت پست آواز میں سلام کیا، پھر اپنے تھیلے میں سے مختلف رنگوں سے لکھے ہوئے چند پرچے نکالے اور بڑھیا سے کہا: جس کو تم مالدار اور نیک سمجھو اس کو پرچہ دیدو، چنانچہ بوڑھی عورت نے کارڈ تقسیم کئے، اس نے ایک پرچہ مجھے بھی دیا۔ جب میں نے اس پرچے کو دیکھا تو اس میں تیرہ اشعار لکھے ہوئے تھے جن میں بڑے دردناک انداز میں اپنی بے کسی، غربت اور فقر وفاقہ کو بیان کیا تھا۔ میرے دل میں ان اشعار کے کہنے والے کی ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ اور میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس تک پہنچنے کا ذریعہ بڑھیا ہی ہے۔ پس میں اس کی تاک میں لگ گیا کہ کہیں وہ میری نظروں سے غائب نہ ہو جائے۔ چنانچہ بڑھیا ایک ایک صف میں گھومی، مگر اس کو کسی نے کچھ نہ دیا؛ آخر کار وہ محرومی قسمت پر روتی ہوئی، اِنَّا لِلّٰہِ پڑھتی ہوئی پرچے واپس لے کر بوڑھے کے پاس لوٹی، مگر میرے پاس سے وہ پرچہ واپس لینا بھول گئی۔ بوڑھے نے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا اور کہا: تول کو تسلی دے اور اپنے پرچے شمار کر لے! بوڑھی نے کہا: میں نے انہیں شمار کیا تھا، ایک پرچہ کم ہے وہ ضائع ہو گیا ہے۔ بوڑھے نے کہا: اری گیمینی تیرا ناس ہو! کیا ہم شکار اور چال دونوں ہی سے محروم رہیں گے؟ یہ تو مصیبت بر مصیبت ہے۔ پس وہ اپنا پرچہ تلاش کرتی ہوئی میرے پاس آئی تو میں نے ایک درہم اور کچھ ریزگاری لے کر اس سے کہا: اگر تجھے اس درہم کی خواہش ہے تو تو اس پر بستہ راز کو ظاہر کر دے۔ اور اگر تجھے بتانے سے انکار ہے تو ریزگاری لے اور چلتی بن، اُسے درہم کالا لُحّ پیدا ہوا۔ کہنے لگی: جو کچھ تم ہو چھٹا چاہتے ہو پوچھو۔ حارث کہتے ہیں میں نے اس سے نایاب شیخ، اس کے وطن اور اشعار کہنے والے کے بارے میں معلوم کیا۔ بوڑھی نے جواب دیا: شیخ قبیلہ سروج کے رہنے والے ہیں اور انھوں نے ہی یہ اشعار کہے ہیں۔ یہ کہہ کر اس نے درہم لیا اور تیزی سے نکل گئی۔ میرے دل میں یہ بات کھلی کہ یہ اشارہ شاید ابو یزید کی طرف ہے۔ یہ خیال آتے ہی مجھے اس کی بینائی کے جاتے رہنے پر بڑا دکھ ہوا۔ عید کی نماز سے فراغت کے بعد میں اس سے ملا۔ اپنا تعارف کرایا۔ ایک کرتہ پیش کیا اور اُسے کھانے پر مدعو کیا۔ کھانا سنا سننے آجانے کے بعد بوڑھے نایاب نے کہا: حارث یہاں اور تو کوئی نہیں ہے؟ میں نے کہا: بڑھیا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ تو اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں، مجھے بہت خوشی ہوئی، مگر مجھے اس کی اس عجیب و غریب حرکت پر بڑا تعجب ہوا۔ اس سے پوچھا کہ آپ اندھا کیوں بنے؟ شیخ نے اشعار میں جواب دیا: جب زمانہ اندھا بن گیا ہے (جو کہ ہمارا باپ ہے) کہ نا اہلوں کو نوازتا ہے، تو میں بھی اندھا بن گیا اور اگر بیٹا باپ کے نقش قدم پر چلے، تو اس میں کیا تعجب کی بات ہے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: صابون اور خلال لے کر آؤ۔ چنانچہ میں یہ چیزیں لینے مکان میں گیا۔ واپس آکر دیکھا کہ بوڑھا، بوڑھی کو لے کر فرار ہو گیا ہے۔ اس مقالے میں کل سترہ (۷۷) اشعار ہیں۔

الْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ: "الْبَرْقَعِيدِيَّةُ"

ساتواں مجلسی واقعہ شہر "برقعید" کی طرف منسوب ہے

الْبَرْقَعِيدِيَّةُ: مَنْسُوبٌ إِلَى بَرْقَعِيدٍ - اس میں یائے نسبتی ہے جو مشدود ہے۔ برقعید عراق میں شہر "موصل" سے بیس کوس کے فاصلے پر واقع ایک شہر ہے، جس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "الْبَرْقَعِيدِيَّةُ"

حَكِي الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ، قَالَ: أَزْمَعْتُ الشُّخُوصَ مِنْ بَرْقَعِيدٍ، وَقَدْ شِمْتُ بَرْقَعِيدَ، فَكِرِهْتُ الرِّحْلَةَ عَنْ بِلْدِكَ الْمَدِينَةِ، أَوْ أَشْهَدُ بِهَا يَوْمَ الرِّينَةِ. فَلَمَّا أَظَلُّ بِفَرْضِهِ وَنَفْلِهِ، وَأَجْلَبَ بِخَيْلِهِ وَرَجَلِهِ، اتَّبَعْتُ السُّنَّةَ فِي لُبْسِ الْجَدِيدِ، وَبَرَزْتُ مَعَ مَنْ بَرَزَ لِلتَّعْيِيدِ. وَحِينَ التَّامِ جَمْعُ الْمُصَلَّى وَانْتِظَمَ، وَأَخَذَ الزَّحَامَ بِالْكُظْمِ، طَلَعَ شَيْخٌ فِي شِمْلَتَيْنِ، مَحْجُوبُ الْمُقْلَتَيْنِ، وَقَدْ اغْتَضَدَ شِبْهَ الْمِخْلَةِ، وَاسْتَقَادَ بِعَجُوزٍ كَالسُّعْلَاءِ، فَوَقَّفَ وَفَقَّةً مُتَهَافِفٍ، وَحَيًّا تَحِيَّةَ خَافِئٍ. وَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ دُعَائِهِ، أَجَالَ خَمْسَةَ فِيهِ وَعَمَانِهِ؛ فَأَبْرَزَ مِنْهُ رِقَاعًا قَدْ كَثِبْنَ بِالْأْوَانِ الْأَصْبَاحِ، فِي أَوَانِ الْفَرَاعِ، فَنَاولَهُنَّ عَجُوزَهُ الْحَيْزُبُونَ، وَأَمَرَهَا بِأَنْ تَتَوَسَّمِ الزُّبُونَ، فَمَنْ آتَسَّتْ نَدَى يَدَيْهِ، أَلْقَتْ وَرَقَةً مِنْهُنَّ لَدَيْهِ، فَاتَّاحَ لِي الْقَدْرُ الْمَعْتُوبَ رُقْعَةً، فِيهَا مَكْتُوبٌ:

ترجمہ: حارث بن ہمام نے واقعہ بیان کیا، کہا: میں نے شہر "برقعید" سے اس وقت روانہ ہونے کا ارادہ کیا، جب کہ میں عید کا چاند دیکھ چکا تھا، پھر میں نے اس شہر سے، اس وقت تک جب تک کہ میں اس میں عید کا دن نہ دیکھ لوں، روانہ ہونا برا سمجھا۔ چنانچہ جب وہ دن اپنے واجبات و نوافل کے ساتھ آ گیا اور اس نے گھوڑا سواروں اور پیدل چلنے والوں کو کھینچ بلایا، تو میں نے نیا لباس پہننے میں سنت پر عمل کیا۔ اور میں ان لوگوں کے ساتھ نکلا جو عید منانے کے لیے باہر نکلے۔ جس وقت عید گاہ کا مجمع مکمل ہو گیا اور مرتب

ہو گیا اور نجوم دم گھونٹنے لگا، تو دو چادروں میں ایک ایسا بوڑھا نظر آیا، جس کی دونوں آنکھیں ڈھکی ہوئی تھیں، اس نے اپنی بغل سے تو برے نما ایک تھیلا لگا رکھا تھا اور وہ ایک ایسی بڑھیا کے پیچھے چل رہا تھا جو چڑیل جیسی تھی۔ پھر وہ لڑکھڑاتے ہوئے شخص کی طرح کھڑا ہوا اور پست آواز والے شخص کی طرح سلام کیا۔ جب وہ اپنی دعا سے فارغ ہو گیا، تو اس نے اپنے برتن میں اپنی پانچوں انگلیاں گھمائیں اور اس میں سے چند پرچے نکالے، جو کہ فرصت کے وقت میں مختلف رنگوں سے لکھے ہوئے تھے۔ وہ پرچے اپنی خزانہ بڑھیا کو دیے اور اسے اس بات کا حکم دیا کہ وہ گاہک پہنچانے کی کوشش کرے؛ پس جس کے ہاتھوں کی تری کو محسوس کرے، اس کے سامنے ان پرچوں میں سے ایک پرچہ ڈال دے۔ پس میرے لیے بھی قابل عتاب تقدیر نے ایک پرچہ مقدر کیا، جس میں لکھا ہوا تھا۔

تحقیق: اَزْمَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے ارادہ کیا۔ اَزْمَعْتُ الْأَمْرَ (افعال) پختہ ارادہ کرنا۔

شُخُوْصٌ: مصدر۔ شَخَصَ مِنَ الْبَلَدِ شُخُوْصًا (روانہ ہونا۔

شِمْتٌ: ماضی واحد متکلم، میں نے دیکھا۔ شَامَ الْبَرَقِ شِمْتًا (ش) چمکدار شے کو دیکھنا۔

بَرَقٌ: بجلی۔ مراد: چاند۔ جمع: بُرُوقٌ — عِيْدٌ: عید۔ خوشی کا دن۔ خوشی، جمع: أَعْيَادٌ.

كُوْهَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے برا سمجھا۔ كُوْهَ كُوْهًا وَ كُوْهًا (س) برا سمجھنا۔

رِحْلَةٌ: کوچ، سفر۔ رَحَلَ عَنِ الْمَكَانِ رِحْلَةً (ف) سفر کرنا۔ روانہ ہونا۔

أَوْ أَشْهَدُ: اَوْ بِمَعْنَى اِلٰى يٰ اِلٰٓءِ، اس کے بعد چونکہ اُن مقدر ہوتا ہے، اس لیے آسانی کے لیے کہہ

دیتے ہیں کہ بمعنی اِلَّا اُنْ يٰ اِلٰى اُنْ ہے۔ اَشْهَدُ: مضارع واحد متکلم، میں دیکھ لوں۔ شَهِدَ الشَّيْءُ

شَهُوْدًا (س) دیکھنا، مشاہدہ کرنا۔ يَوْمَ الزَّنْبَةِ: یوم عید، تہوار کا دن۔

أَظَلُّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ آگیا۔ أَظَلَّ إِظْلَالًا (افعال) سامنے آنا۔ قریب ہونا۔

فَرَضٌ: ایسا فعل جس کی ادائیگی ضروری ہو، مراد: صدقۃ الفطر، جمع: فُرُوضٌ۔

نَفْلٌ: غیر واجب۔ وہ فعل جس کا ترک ناقابل مواخذہ اور کرنا باعث اجر ہو۔ مراد: عید کی نماز، اس

سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ حریری شافعی المسلک ہیں؛ اس لیے کہ عید کی نماز انہیں کے نزدیک سنت ہے۔

أَجْلَبٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے کھینچ لیا۔ اِجْلَابٌ (افعال) کھینچنا۔

خَيْلٌ: گھوڑے، (۲) گھوڑے سواروں کی جماعت، جمع: أَخْيَالٌ وَ خَيْوَلٌ.

رَجَلٌ: واحد: رَجُلٌ؛ پاپیادہ۔ پیدل چلنے والا۔ رَجَلَ رَجْلًا (س) پیدل چلنا۔

اتَّبَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے عمل کیا۔ اتَّبَعَ السُّنَّةَ اتِّبَاعًا (اتعال) سنت پر عمل کرنا۔

جَدِيدٌ: صفت مشبہ۔ نیا۔ جمع۔ جُدُدٌ۔ جَدُّ الثُّوبِ جَدَّةٌ (ض) نیا ہونا۔

تَعْيِيدٌ: مصدر (تعمیل) خوشی منانا۔ عید منانا۔

النَّامُ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مکمل ہو گیا۔ النَّامُ القَوْمُ النَّيَامًا (اتعال) جمع ہونا، اکٹھا ہونا۔

زَحَامٌ: بھینٹ۔ زَحْمَةٌ زَحْمًا وَزَحَامًا (ف) بھینٹ کرنا۔ تنگی کرنا۔

كَطَمٌ: مصدر۔ كَطَمَ نَفْسَهُ كَطْمًا (ض) سانس روکنا۔ دم گھونٹنا۔

طَلَعَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ نظر آیا۔ طَلُوعٌ (ن) ظاہر ہونا۔ طَلَعَ عَلَيْهِ سَأَمْنٌ آتَانَا۔ چانک آنا۔

شَمَلَتَيْنِ: تشبیہ۔ واحد: شَمَلَةٌ۔ چادر۔ عباء (۲) مفر، جمع: شِمَالٌ وَشَمَلَاتٌ۔

مَحْجُوبٌ: اسم مفعول، چھپا ہوا۔ حَجَبِيَّةٌ حَجَبًا (ن) چھپانا۔ ڈھانکنا۔

مُقَلَّتَيْنِ: تشبیہ۔ واحد: مُقَلَّةٌ۔ آکھ۔ شِبْهَةٌ: مثل۔ مانند۔ جمع: أُشْبَاهَةٌ۔

اغْتَضَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بغل سے لگایا۔ اغْتَضَدَ الشَّيْءُ (اتعال) بغل میں لینا۔

مِخْلَاةٌ: توبرا۔ گھاس ہاتھیلا جو جانور کے گلے میں لٹکا دیا جاتا ہے۔ جمع: مِخَالِيَةٌ۔

اسْتَفَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پیچھے چلا۔ اسْتَفَادَةٌ (اتعال) پیچھے چلنا۔ تابع ہونا۔

عَجُوزٌ: بڑھیا۔ جمع: عَجُزٌ وَعَجَائِزٌ۔ سَعْلَاءَةٌ: جڑیل، بھوتی۔ جمع: سَعَالٌ وَسَعَالِيٌّ وَسَعْلِيَّاتٌ۔

مُتَهَافِتٌ: اسم فاعل، لڑکھڑاتا ہوا۔ گرتا پڑتا۔ تَهَافَتٌ (فاعل) کمزوری کے باعث گرنایا لڑکھڑانا۔

حَيًّا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سلام کیا۔ حَيَّاهُ حَيَّةً (تعمیل) سلام کرنا۔

خَافِتٌ: اسم فاعل، پست آواز والا۔ خَفَّتْ صَوْتُهُ خُفُوفًا (ن) آواز کاپست ہونا۔

أَجَالَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے گھمائی۔ أَجَالَةٌ إِجَالَةٌ (انفال) گھمانا۔

خَمْسٌ: پانچ۔ مراد: پانچ انگلیاں۔ -- وَعَاءٌ: برتن۔ جمع: أَوْعِيَةٌ۔

رَفَاعٌ: واحد: رَفْعَةٌ۔ پرچہ۔ ٹکڑا (کاغذ کا ہویا کپڑے کا) رَفَعَ الثُّوبَ رَفْعًا (ف) پھونڈ لگانا۔

أَلْوَانٌ: واحد: لَوْنٌ۔ رنگ۔ -- أَصْبَاغٌ: واحد: صَبِغٌ۔ رنگ۔ صَبَغَ الثُّوبَ صَبْغًا (ف) رنگنا۔

أَلْوَانٌ اور أَصْبَاغٌ، دونوں کے معنی ایک ہیں۔ پس أَلْوَانٌ الْأَصْبَاغِ میں اضافت، بیان یہ ہے۔

أَوَانٌ: وقت، موسم۔ جمع: آوَنَةٌ۔ فِي أَوَانِهِ: بروقت، بر محل۔

فَرَاغٌ: مصدر از فَرَّغَ الشَّيْءُ فَرَاغًا (ن، ف) خالی ہونا۔ أَوَانٌ الفَرَاغِ: فرصت یا چھٹی کا وقت۔

نَاوَلٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دیا۔ نَاوَلَهُ الشَّيْءُ مُنَاوَلَةً (مفاعلت) دینا۔
 حَيَازٌ بُونٌ: چال باز بڑھیا۔ بوڑھی خزانٹ۔ کھوسٹ۔ — تَتَوَسَّمُ: مضارع واحد مؤنث غائب،
 وہ پہچانے۔ قَوَسَّمُ (تفعل) پہچاننا، فراسٹ سے معلوم کرنا۔ — زَبُونٌ: گاہک، خریدار، جمع: زَبَائِنُ۔
 اَنَسْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے محسوس کیا۔ اَنَسَ الشَّيْءُ اِنْسَانًا (افعال) محسوس کرنا۔
 نَدَى: تری، شبنم، مراد: سخاوت، جمع: اَنْدَاءٌ وَاَنْدِيَّةٌ، نَدَى الشَّيْءِ نَدَى (س) تر ہونا۔
 اَتَاخٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مقدر کیا۔ اَتَاخَهُ اِتَاخَةً (افعال) مقدر کرنا۔
 مَعْتُوبٌ: اسم مفعول، قابلِ عتاب، قابلِ ملامت، عَتَبَ عَلَيْهِ عَتَبًا وَعِتَابًا (ن) ملامت کرنا۔

- (۱) لَقَدْ اَصْبَحْتُ مَوْقُوذًا ❀ بِاَوْجَاعٍ وَاَوْجَالٍ
- (۲) وَمَمْنُوًا بِمُخْتَالٍ ❀ وَمُخْتَالٍ وَمُغْتَالٍ
- (۳) وَخَوَانٌ مِّنَ الْاِخْوَا ❀ نِ قَالٍ لِي لِاِقْلَالِي
- (۴) وَاِعْمَالٍ مِّنَ الْعُمَا ❀ لِي فِي تَضْلِيحِ اَعْمَالِي
- (۵) فَكَمْ اُضْلِي بِاُدْحَالٍ ❀ وَاُمْحَالٍ وَاُتْرَحَالٍ
- (۶) وَكَمْ اُخْطِرُ فِي بَالٍ ❀ وَلَا اُخْطِرُ فِي بَالٍ
- (۷) فَلَيْتَ الدَّهْرَ لِمَا جَا ❀ رَا اَطْفَالِي اَطْفَالِي
- (۸) فَلَوْلَا اَنْ اُنْبَالِي ❀ اُغْلَالِي وَاُغْلَالِي
- (۹) لِمَا جَهَّزْتُ اَمَالِي ❀ اِلْسِي آلٍ وَلَا وَاِلْسِي
- (۱۰) وَلَا جَرَزْتُ اَذْيَالِي ❀ عَلِي مَسْحِبٍ اِذْلَالِي
- (۱۱) فَمِخْرَابِي اُخْرِي بِي ❀ وَاَسْمَالِي اَسْمِي لِي
- (۱۲) فَهَلْ حُرِّيْرِي تَخْفِي ❀ فِ اُنْقَالِي بِمِنْقَالٍ
- (۱۳) وَيُطْفِي حَرَّ بَلْبَالِي ❀ بِسِرْبَالٍ وَاِسِرْوَالٍ

ترجمہ: ① (خدا کی قسم) میں دردوں اور خطروں کی وجہ سے ضرب خوردہ ہو گیا ہوں۔ ② اور
 گرفتار مصیبت ہو گیا ہوں مغرور، چال باز، اور دھوکے سے حملہ آور ہونے والے، ③ اور ایسے غدار
 دوست کی وجہ سے کہ جو میرے ساتھ میرے افلاس کے باعث دشمنی رکھتا ہے۔ ④ اور حاکموں کی اس

کارروائی کے باعث، جو میرے کاموں کو خراب کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ ⑤ پس میں دشمنیوں اور محرومیوں اور سفر کی آگ میں کتا جلا یا جاؤں گا (یا کتنی بار جلا ہوں) ④ اور میں پرانے کپڑوں میں اکڑتا ہوں اس طرح کب تک چلتا ہوں گا کہ میرا خیال کسی دل میں نہ آئے گا۔ ② کاش کہ زمانہ جب کہ اس نے ظلم کیا تھا، میرے لیے میرے بچوں کا چراغ گل کر دیتا ⑧ چونکہ اگر میرے بچے میرے گلے کا طوق اور میرے بدن کی چیچڑیاں نہ ہوتے: ⑨ تو میں یقیناً اپنی امیدوں کا جہیز نہ کسی خاندان کو دیتا اور نہ کسی حاکم کو ⑩ اور نہ میں اپنے دامنوں کو اپنی ذلت کے راستے پر گھسیٹتا۔ ⑪ اس لیے میری جائے عبادت میرے لیے زیادہ مناسب ہے۔ اور میرے بوسیدہ کپڑے میرے لیے بلند رتبہ ہیں۔ ⑫ پس کیا کوئی ہے ایسا نئی انسان، جو میرے بارہائے غم کو ایک دینار کے ذریعہ ہلکا کر دے۔ ⑬ اور میری آتش غم کو ایک کرتہ اور پاجامے کے ذریعہ فخر و کردے۔

تحقیق: لَقَدْ: لام: تمہیداً للقسام، أَصْبَحْتُ: فعل ناقص، ماضی واحد متکلم بمعنی: صبرْتُ۔

مَوْفُودٌ: اسم مفعول، شکستہ، ضرب خوردہ۔ وَقَدَّهْ وَفَقَدَّاهُ (ض) ضرب کاری لگانا۔ زور سے پیٹنا۔

أَوْجَاعٌ: واحد: وَجَعٌ، درد، ہر قسم کی تکلیف، وَجَعٌ وَجَعًا (س) درد میں مبتلا ہونا۔ دکھی ہونا۔

أَوْجَالٌ: واحد: وَجَلٌ، ڈر۔ خطرہ۔ وَجَلٌ وَجَلًا (س) ڈرنا۔

مَمْنُونٌ: اسم مفعول، گرفتارِ مصیبت، آزمائش میں مبتلا کیا ہوا، مَنَّاهُ بِكَذَا مَمْنُونًا (ن) مبتلا کرنا۔ آزمانا۔

مُخْتَلٌ: اسم فاعل، مغرور۔ اِزْبَارًا اِنْتَبَأَ اِخْتَالَ (ت) اترانا۔ تکبر کرنا۔ اکڑ کر چلنا۔

مُخْتَلٌ: اسم فاعل، چال باز، دھوکے باز۔ اِخْتِيَالٌ (ت) افعال) حیلہ کرنا۔ چال چلنا۔ دھوکا دینا۔

مُغْتَالٌ: اسم فاعل، دھوکے سے مارنے والا، اِغْتِيَالٌ (ت) افعال) دھوکے سے قتل کرنا۔

خَوَانٌ: اسم مبالغہ، غدار، بے ایمان، بے وفا۔ خَانَةٌ خِيَانَةٌ (ض) غداری کرنا۔ عہد شکنی کرنا۔

اِخْوَانٌ: واحد: أَخٌ، بھائی، دوست، — قَالَ: اسم فاعل، دشمن۔ قَلْبِي قَلْبِي (ض) ہ) دشمنی رکھنا۔

اِقْتَالٌ: (انفال) مفلس و غریب ہونا، مشتق از قُلْ قُلًا وَقَلَّةٌ (ض) کم ہونا، کم مال والا ہونا۔

اِعْمَالٌ: (انفال) کارروائی کرنا۔ عَمَلٌ: واحد: عَمَلٌ (س) کارروائی کرنا۔

تَضْلِيْعٌ: (تعلیل) بگاڑنا۔ ٹیڑھا کرنا۔ ضَلَعُ ضَمْعًا (س) ٹیڑھا ہونا۔ بگڑنا۔

أَصْلِي: مضارع مجہول واحد متکلم، میں جلا یا جاؤں گا۔ صَلَاةٌ صَلِيًّا (ض) آگ میں جلانا (۲) (بفتح

الهمزة) مضارع معروف واحد متکلم، میں جلا ہوں۔ صَلِيَّي النَّارِ وَبِهَا صَلِيًّا (س) آگ میں جلنا۔

أَذْحَالَ: واحد: ذَحَلَ: كینه، دشمنی (۲) بدلہ، انتقام۔

أَمْحَلَ: واحد: مَحَلَ: قَط۔ خُشک سالی۔ مَحَلَ الْمَكَانَ مَحَلًا (س، ف، ک) قَط زده ہونا۔

تَرَحَّلَ: کثرت سفر۔ رَوَاغِي۔ رَحَلَ عَنْهُ رَحَلًا وَتَرَحَّلًا (ف) روانہ ہونا۔ کوچ کرنا۔ سفر کرنا۔

أَخْطَرُ: مضارع واحد متکلم، میں اڑ کر چلتا رہوں گا۔ خَطَرَ فِي مَشِيهِ خَطْرًا (ن) اڑ کر چلنا۔

بَالٍ: اسم فاعل، بوسیدہ، پرانا۔ بَلِيَ الثَّوْبَ بَلْيًا وَبَلَاءً (س) بوسیدہ ہونا۔ پرانا ہونا۔ یہاں ”بَالٍ“

کا موصوف محذوف ہے، أي في ثوبٍ بَالٍ۔ (۲) بَالٍ: دل۔

لَا أَخْطَرُ: مضارع منفی، میں دل میں نہیں آؤں گا۔ خَطَرَ فِي بَالِهِ خُطُورًا (ن) دل میں آنا۔

جَارٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ظلم کیا۔ جَارَ عَلَيْهِ جَوْرًا (ن) ظلم کرنا۔ ناحق پریشان کرنا۔

أَطْفَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چراغ گل کر دیا۔ إِطْفَاءً (افعال) بجھانا۔ گل کرنا۔

أَطْفَالٌ: واحد: طِفْلٌ: بچہ۔ — أَشْبَاهٌ: واحد: شَبِيلٌ: شیر کا بچہ۔ بہادر بچہ۔

أَغْلَالَ: واحد: غَلَّ: لوہے کا طوق، یا بٹکری۔ غَلَّهَ غَلًّا (ن) ہاتھ میں بٹکری یا گلے میں طوق ڈالنا۔

أَغْلَالَ: واحد: غَلَّ: چیڑھی، جان کو لٹچ کر رہنے والا۔ ایک چھوٹا سا جانور جو چوپایوں کے جسم میں

پیدا ہو جاتا ہے، جیسے انسان کے جسم میں جوں پیدا ہوتی ہے۔

مَا جَهَّزْتُ: ماضی منفی واحد متکلم، میں نے جہیز نہیں دیا۔ جَهَّزَهُ (تفعیل) جہیز دینا۔ دھن کو سامان دینا۔

وَالْيَ: اسم فاعل، حاکم، گورنر۔ جَمْع: وَلاةٌ. وَلِيَهُ وَلايَةٌ (ح) انتظام و انصرام کرنا۔

جَوْرَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے گھسیٹا۔ جَوْرَتْهُ (تفعیل) گھسیٹنا۔ أَذْيَالٌ: واحد: ذَيْلٌ: دامن۔

مَسْحَبٌ: اسم ظرف، گھسیٹنے کی جگہ۔ مجازاً: راستہ۔ جَمْع: مَسَاحِبٌ. مَسْحَبَةٌ مَسْحَبًا (ف) زمین پر گھسیٹنا۔

إِذْلاَلٌ: ذَلَّتْ۔ أَذْلَهُ إِذْلاَلًا (افعال) ذلیل کرنا، بے عزتی کرنا۔

مِخْرَابٌ: عبادت گاہ، امام کے کھڑا ہونے کی جگہ۔ جَمْع: مِخْرَابٌ. حَرَابَةٌ حَرَابًا (ن) مال لوٹ لینا۔

سب کچھ لوٹ لینا۔ مِخْرَابٌ: بروزن و مِغْفَالٌ۔ وہ جگہ جہاں شیطان کو لوٹا جائے یا شیطان سے جنگ کی

جائے مِغْفَالٌ کا وزن جیسے اسم آلہ کے لیے آتا ہے، ایسے ہی اسم ظرف کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

أَحْرَى: (اسم تفضیل) زیادہ لائق۔ زیادہ مناسب۔ حَرَابَةٌ حَرَابًا (ن) لائق ہونا، مناسب ہونا۔

أَسْمَلٌ: واحد: سَمَلٌ: پرانے کپڑے۔ سَمَلُ الثَّوْبِ سَمُولَةٌ (ن) کپڑے کا پرانا اور بوسیدہ ہونا۔

أَسْمَى: (اسم تفضیل) بمعنی اعلیٰ و ارفع۔ سَمَا سَمُوًّا (ن) بلند ہونا۔

حُرّ: شریف، سخی، اصلی، آزاد۔ حَرَّارٌ (س) آزاد ہونا۔ وَحَوَّیْتُهُ (س) شریف الاصل ہونا۔

مَثْقَالٌ: دینار، ایک خاص سکہ جو پہلے زمانے میں ڈیڑھ درہم کے برابر ہوتا تھا۔ جمع: مَثَقَائِلٌ۔

حَرٌّ: جلن، سوزش، آگ۔ جمع: حُرُورٌ۔ حَرٌّ حَرًّا وَحَرَّادَةٌ (ن، س، ہ) گرم ہونا۔

بَلْبَالٌ: زش غم، بے چینی۔ جمع: بَلَابِلٌ وَبَلَابِیلٌ۔ بَلْبَلَةٌ بَلْبَلَةٌ وَبَلْبَالٌ (باب بَعَثَ) بے چین

بنانا۔ غم میں مبتلا کرنا۔ سِرْبَالٌ: کرتہ۔ جمع: سِرَابِیلٌ۔ سِرْوَالٌ: پاجامہ۔ جمع: سِرَاوِیلٌ۔

اشعار کی ترکیب

(۱) لَامٌ تَمْبِیدٌ لِلتَّسْمِیَةِ، واو: حرف برابرانے قسم، اَللَّهِ: مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا اَقْسِمُ کے، اَقْسِمُ: فعل

اپنے فعل اور متعلق سے مل کر قسم، فَذَ: حرف تَحْقِیقِ، اَصْبَحْتُ: فعل ناقص، ضمیر: اسم، مَوْفُوذًا: اسم مفعول، ضمیر

نائب فاعل، با: حرف جار، اَوْجَاعٌ: معطوف مایہ، واو: حرف عطف، اَوْجَالٌ: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف

مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا مَوْفُوذًا کے۔ مَوْفُوذًا: اسم مفعول، اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔

(۲) واو: حرف عطف، مَمْنُوًّا: اسم مفعول، اس میں ضمیر نائب فاعل، با: حرف جار، مُخْتَالٌ: معطوف علیہ،

واو: حرف عطف، مُخْتَالٌ: معطوف اول، واو: حرف عطف، مُغْتَالٌ: معطوف ثانی۔

(۳) واو: حرف عطف، حَوَّانٌ: موصوف، مِنَ الْإِخْوَانِ: متعلق ہوا کھانین کے۔ کھانین: اسم فاعل

اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت اول، قَالَ: اسم فاعل، ضمیر فاعل، لَبِی: متعلق اول ہوا قَالَ کا۔ لام: حرف

جار، اِقْلَالِی: مضاف با مضاف الیہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ثانی ہوا قَالَ کا، قَالَ: اسم فاعل، اپنے فاعل اور

دونوں متعلقوں سے مل کر صفت ثانی۔ حَوَّانٌ: موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر معطوف ثالث۔

(۴) واو: حرف عطف۔ اِعْمَالٌ: مصدر، مِنَ الْعُمَالِ: متعلق اول ہوا اِعْمَالٌ کے۔ فِی: حرف جر،

تَضْلِیْعٌ: مضاف، اَعْمَالِی: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، تَضْلِیْعٌ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار

با مجرور متعلق ثانی ہوا اِعْمَالٌ کے، اِعْمَالٌ: مصدر اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف رابع، مَوْفُوذًا: معطوف

علیہ اپنے چاروں معطوفوں سے مل کر خبر۔ اَصْبَحْتُ: فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم

سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

۱۔ یہ لام جواب قسم پر داخل ہوتا ہے اور حذف قسم پر دلالت کرتا ہے: اس لیے اس سے پہلے وَاللَّهِ: قسم محذوف ہے اور

قسم کو محذوف مان کر ہی ترکیب کی جائے گی۔

(۵) فَا: تفریعیہ، کَم: خبریہ میز، مَرَّةٌ: تیز (مزدوف) تمیز تمیز سے مل کر مفعول فیہ مقدم، اَصْلِي: فعل با نائب فاعل، بَا: حرف جار، اَذْحَال: معطوف علیہ۔ واو: حرف عطف، اَمْحَال: معطوف اول، واو: حرف عطف۔ فَرَحَال: معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا اَصْلِي کے۔ اَصْلِي: فعل اپنے نائب فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) واو: حرف عطف، کَم: خبریہ میز، مَرَّةٌ: تیز (مزدوف) تمیز با تمیز مفعول فیہ مقدم اَخْطُرُ: کا۔ فِی: متعلق، اَخْطُرُ: فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا: اَخْطُرُ: فعل با فاعل، فِی: متعلق۔ لَا: اَخْطُرُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

(۷) فَا: تفریعیہ، لَيْتَ: حرف مشبہ بالفعل، اَلدَّهْرُ: اسم، لَمَّا: حرف شرط، جَا: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، اَطْفَأَ: فعل با فاعل، لِي: متعلق۔ اَطْفَأِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، اَطْفَأَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر خبر۔ لَيْتَ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) فَا: تفریعیہ، لَوْ: حرف شرط، اَنْ: حرف مشبہ بالفعل، اَشْبَالِي: مرکب اضافی ہو کر اسم، اَغْلَالِي: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَغْلَالِي: مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر۔ اَنْ: اپنے اسم و خبر سے مل کر قائم مقام شرط۔

(۹) لَام: جزائیہ، مَا: نافیہ، جَهْرُوتُ: فعل با فاعل، اَمَالِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، اِلٰی: حرف جار، اَل: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا: زائدہ نافیہ، وَاِلٰی: معطوف، معطوف علیہ با معطوف مجرور۔ جار با مجرور متعلق۔ جَهْرُوتُ: فعل، فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔

(۱۰) واو: حرف عطف، لَا: نافیہ، جَرُوتُ: فعل با فاعل، اَذْبَالِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔ عَلِي: حرف جار، مَسْحَبُ: مضاف، اِذْبَالِي: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا۔ جَرُوتُ: کے۔ جَرُوتُ: فعل با فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۱۱) فَا: تفریعیہ، مَسْحَرَابِي: مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ اَخْرِي: اسم تفضیل، يٰبِي: متعلق۔ اَخْرِي: اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا، خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَسْمَالِي: مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ اَسْمِي: اسم تفضیل، لِي: متعلق۔ اَسْمِي: اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا

خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ یا معطوف جملہ معطوف ہو۔

(۱۲) فَا: تفریعیہ، هَلْ: حرف استفہام، حُرٌّ: مبتدأ، یَرَى: فعل بافاعل، تَخْفِيفٌ: مضاف، اَثْقَالِي:

مركب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول بہ، بِمِثْقَالٍ: متعلق ہوا یَرَى کے۔ بَرَى: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔

(۱۳) وَاو: حرف عطف، يُطْفِي: فعل بافاعل، حُرٌّ: مضاف، نَلْبَالِي: مركب اضافی ہو کر مضاف الیہ،

مضاف با مضاف الیہ مفعول بہ، بَا: حرف جار، یَسْرُبَال: معطوف علیہ، وَاو: حرف عطف، یَسْرُبَال: معطوف، معطوف علیہ با معطوف بحرور۔ جار با بحرور متعلق ہوا يُطْفِي کے۔ يُطْفِي: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ یا معطوف خبر۔ حُرٌّ: مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ: فَلَمَّا اسْتَعْرَضْتُ حُلَّةَ الْأَيَّاتِ، تَفَّتْ إِلَى مَعْرِفَةِ مُلْحِمِهَا، وَرَاقِمِ عِلْمِهَا. فَنَاجَانِي الْفِكْرُ بِأَنَّ الْوَصْلَةَ إِلَيْهِ الْعَجُوزُ، وَأَقْتَانِي بِأَنَّ حُلُونَ الْمَعْرِفِ يَجُوزُ؛ فَرَصَدْتُهَا وَهِيَ تَسْتَقْرِئُ الصُّفُوفَ صَفًّا صَفًّا؛ وَتَسْتَوِ كِفَّ الْأُكْفِ كَفًّا كَفًّا، وَمَا إِنْ يَنْجَحُ لَهَا عَنَاءٌ، وَلَا يَرِ شُحٌّ عَلَيَّ يَدَهَا إِنَاءً. فَلَمَّا أَكْدَى اسْتِعْطَافُهَا، وَكَدَّهَا مَطَافُهَا، عَادَتْ بِالْإِسْتِرْجَاعِ، وَمَأَلَتْ إِلَى إِزْجَاعِ الرَّقَاعِ، وَأَنْسَاهَا الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَفْعَتِي، فَلَمْ تَعُجْ إِلَيَّ بِنُفْعَتِي، وَآبَتْ إِلَى الشَّيْخِ بِأَكْبَةِ يُلْجِزْ مَانَ، شَاكِيَةً تَحَامِلُ الزَّمَانَ؛ فَقَالَ: إِنَّا لِلَّهِ، وَأَفْوَضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ! ثُمَّ أَنْشَدَ:

(۱) لَمْ يَنْقُ صَافٍ وَلَا مُصَافٍ ﴿١﴾ وَلَا مَعِينٌ وَلَا مُعِينٌ

(۲) وَفِي الْمَسَاوِي بَدَا التَّسَاوِي ﴿٢﴾ فَلَا أَمِينٌ وَلَا تَمِينٌ

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا: جب میں نے اشعار کے مجموعہ کا جائزہ لیا، تو مجھے اس کے تیار کرنے والے اور اس پر نقش بنانے والے کو جاننے کا اشتیاق ہوا۔ چنانچہ مجھ سے ذہن نے یہ بات کہی: اس تک پہنچنے کا ذریعہ بڑھیا ہے۔ اور ذہن نے مجھے اس بات کا فتویٰ دیا کہ یہ بتانے والے کا محتانہ جائز ہے۔ پس میں اس کی تاک میں لگ گیا، جب کہ وہ ایک ایک صف میں گھوم رہی تھی اور ایک ایک ہاتھ باگ رہی تھی۔ اور حالت یہ تھی کہ اس کی محنت کامیاب نہیں ہو رہی تھی اور اس کے ہاتھ پر کوئی برتن

پر کوئی برتن نہیں ٹپک رہا تھا۔ پس جب اس کی رحم کی درخواست ناکام ہو گئی اور اُسے اس کے گشت نے تھکا ڈالا، تو اس نے **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ** راجعون کی پناہ لی اور پرچہ واپس لینے کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس کے ذہن سے شیطان نے میرے پرچے کا خیال نکال دیا: اس لیے وہ میری جگہ نہ لوٹی اور بوڑھے کے پاس محرومی پر روتی ہوئی، زمانے کے تم کا شکوہ کرتی، ٹی واپس ہو گئی، تو اس بوڑھے نے کہا: **إِنَّا لِلّٰهِ** میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، واقعہ یہ ہے کہ اس کے بغیر نہ کوئی طاقت حاصل ہو سکتی ہے اور نہ حرکت۔ پھر اس نے شعر پڑھے:

① نہ ہوئی مخلص باقی رہا اور نہ خالص دوستی رکھنے والا: نہ چشمہ سخاوت رہا اور نہ کوئی مددگار۔

② برائیوں میں برابر ہی ظاہر ہونے لگی ہے: پس نہ کوئی دیانت دار ہے اور نہ کوئی بیش قیمت انسان۔

تحقیق: **استغروصت:** ماضی واحد متکلم، میں نے جائزہ لیا۔ **استغراض:** (استعمال) جائزہ لینا۔

حُلة: عمدہ پوشاک، کم از کم دو کپڑوں کا مجموعہ، جمع: **حُللٌ وَّ حِلَالٌ**۔ **حُلة الأبیات:** مجموعہ اشعار۔

نُقِئت: ماضی واحد متکلم، میں مشتاق ہوا۔ **تاق إليه توفًا و توفًا قانًا (ن)** مشتاق ہونا۔ خواہش مند ہونا۔

مُلجِم: اسم فاعل، بننے والا۔ **إلحاحًا (فعل)** کپڑا بننا۔ تیار کرنا۔ **ألحَم الشَّعر:** شعر تیار کرنا۔

رَاقِم: اسم فاعل، نقش بنانے والا۔ **رَقِم الثوب رَقْمًا (ن)** نقش بنانا۔ تیل بوٹے بنانا۔

عَلِم: دھاری۔ نشان۔ نقش۔ جمع: **أعلام**۔ — ناجی۔ ماضی واحد مذکر غائب، اس نے آہستہ

بات کی۔ **ناجَاهُ مَنَابَةٌ وَ نَجَاءٌ (مفاعلت)** کسی سے سرگوشی کرنا، راز دارانہ بات کرنا۔ آہستہ اپنی بات کہنا۔

فَكَوَّر: خیال، رائے، غور و فکر۔ جمع: **أفكار**، **فَكَوَّرَ فِي الْأَمْرِ فِكْرًا (ض)** غور کرنا۔ سوچنا۔

وَصَلَّة: ذریعہ اتصال، پہنچنے کا ذریعہ۔ جمع: **وُصِّلَ إِلَى الْمَكَانِ وَ وُصِّلَ وَ وُصِّلَ (ض)** پہنچنا۔

أَفْتَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے فتویٰ دیا۔ **إفْتَاءً (فعل)** فتویٰ دینا۔ مشورہ دینا۔

حُلُوًا: اجرت۔ مختانہ۔ نذرانہ۔ **حَلَا فُلَانًا الشَّيْءَ حُلُوًا وَ حُلُوًا أَنَا (ن)** دینا۔ عطا کرنا۔

مُعَرَّف: اسم فاعل، تعارف کرانے والا۔ **عَرَّفَ الرَّجُلَ بِالرَّجُلِ (تعمیل)** تعارف کرنا۔

رَصَدْتُ: ماضی واحد متکلم، میں تاک میں لگ گیا۔ **رَصَدَهُ رَصْدًا (ن)** تاک میں لگنا۔ نگاہ رکھنا۔

تَسْتَفْرِئِي: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ گھومتی ہے۔ **استفْرَى الْبِلَادَ:** گشت لگانا (استعمال)

تَسْتَوَكِّفُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ مانگتی ہے۔ **استوكف الماء استيكافا (استعمال)**

پانی پکانا، پکانے اور بہانے کو کہنا، مراد: مانگنا۔ ہاتھ پھیلا کر مانگنا۔

أَكْفٌ: واحد: كَفٌّ: بهتیلی (انگلیوں سمیت) جمع ثانی: كُفُوفٌ - مَا مِنْ: مَا: تانیہ: اِنْ: زائدہ۔

يَنْجَحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ کامیاب ہوتا ہے۔ نَجَحَ نَجْحًا (ف) کامیاب ہونا۔
عَنَاءٌ: محنت، مشقت، تکلیف۔ عَنِيَ عَنَاءٌ (س) تھکنا۔ تکلیف اٹھانا۔

لَا يَرُشِحُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ نہیں پکتا ہے۔ رَشِحَ الرُّشْحَاءُ رَشْحًا (ف) برتن پکنا۔
أَكْدَى: ماضی، وہ ناکام ہو گیا۔ أَكْدَى الرَّجُلُ إِكْدَاءً (انفال) ناکام ہونا۔ محروم ہونا۔

اسْتَعْفَافٌ: رحم کی درخواست، اسْتَعْفَفَهُ (استعمال) رحم کی درخواست کرنا۔

كَدٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تھکا ڈالا۔ كَدَّهُ كَدًّا (ن) تھکانا۔

مَطَافٌ: مصدر مہمی، گشت، طَافَ حَوْلَهُ طَوْفًا وَمَطَافًا (ن) گشت لگانا (۲) ارد گرد گھومنا، چکر لگانا۔

عَادَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے پناہ لی۔ عَادَ بِهِ عَوْذًا (ن) پناہ لینا (۲) حفاظت میں آنا۔

اسْتَبْرَجَ: (استعمال) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھنا۔ اِسْتَبْرَجَ: (انفال) لوٹنا، واپس لینا۔

مَالَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ متوجہ ہوئی۔ مَالَتْ اِلَيْهِ مَيْلًا وَمَيْلَانًا (ض) متوجہ ہونا۔

اَنْسَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بھلا دیا۔ اَنْسَاهُ الشَّيْءَ (انفال) بھلا دینا۔

شَيْطَانٌ: رحمت سے دور ہونے والا، مشتق از شَطَنَ عَنْهُ شَطُونًا (ن) دور ہونا۔ اس وقت

”شَيْطَانٌ“ میں نون اصل ہے اور منصرف ہے۔ (۲) غصہ سے آگ بگولا ہونے والا، مشتق از شَطَاطٌ

شَيْطًا (ض) جلنا، بھڑکنا ہوگا۔ اس صورت میں نون زائد ہوگا، اور غیر منصرف ہوگا۔ شَيْعَانٌ اور جَوْعَانٌ

کی طرح۔ جمع: شَيْاطِينٌ۔

لَمْ تَعَجْ: مضارع واحد مؤنث غائب نفی۔ حمد بلم، وہ نہ لوئی۔ عَاجَ عَوَجًا (ن) لوٹنا۔

بُقْعَةٌ: جگہ، زمین کا ٹکڑا۔ جمع: بُقَعٌ وَبِقَاعٌ۔

آبَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ واپس ہوئی، آبَ اِلَيْهِ اَوْبَانًا (ن) لوٹنا، واپس ہونا، یہ لفظ خاص

ہے ذی ارادہ کے لیے؛ جب کہ ”رجوع“ عام ہے۔

جَوْمَانٌ: محرومی۔ حَوْمَةٌ جَوْمَانًا (ض) محروم رکھنا۔ محروم کرنا۔ کسی چیز سے روکنا۔

شَاكِيَةٌ: اسم قائل مؤنث، شکوہ کرنے والی۔ شَكَاهُ اِلَى فُلَانٍ بِكَذَا شِكَايَةً (ن) شکایت کرنا۔

تَحَامَلٌ: ظلم۔ (تقابل) ظلم کرنا۔ زیادتی کرنا۔ تَحَامَلُ الزَّمَانُ: زمانے کا ساتھ نہ دینا، ناموافق ہونا۔

أَفْوَضَ: مضارع واحد متکلم، میں سپرد کرتا ہوں۔ فَوَّضَ الْأَمْرَ اِلَيْهِ (تفہیم) سپرد کرنا۔

خَوَّلَ: حرکت (۲) صحیح طور پر انجام دہی کی قدرت۔ جمع: أَخْوَالٌ۔
صَافٍ: اسم فاعل، مخلص (۲) خالص۔ صَفَافٌ وَ صَفَاءٌ (ن) مخلص ہونا۔ خالص ہونا۔
مُصَافٍ: اسم فاعل، خالص دوستی رکھنے والا۔ صَافَاهُ مُصَافَاةٌ (مفاعلت) خالص دوستی و تعلق رکھنا۔
مُعِينٌ: چشمہ آب۔ اسم ظرف از عَانَ الْمَاءِ عَيْنًا (ض) پانی جاری ہونا۔ بہنا (۲) آب رواں۔
فَعِيلٌ بمعنی مفعول، مَعَنَ الْمَاءُ مَعْنًا (ف) پانی جاری ہونا۔
مُعِينٌ: اسم فاعل، مددگار، اَعَانَهُ عَلَى الشَّيْءِ إِعَانَةً (انفال) مدد کرنا۔
مَسَاوِي۔ واحد: مَسَاءَةٌ؛ (۲) واحد: سُوْءَةٌ (خلاف قیاس) برائی۔ عیب۔ خامی۔ ایک قول کے مطابق اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔ سَاءٌ سُوْءٌ او مَسَاءَةٌ (ن) برا ہونا۔ باعث ناگواری ہونا۔
بَدَأَ: ماضی، وہ ظاہر ہوا۔ بَدَأَ بُدْؤًا (ن) ظاہر ہونا۔ تَسَاوِي۔ برابری (تقابل) برابر ہونا۔
أَمِينٌ: اسم فاعل، دیانت دار، قابل اعتماد۔ جمع: أَمْنَاءٌ۔ أَمِنَ أَمَانَةً (ک) دیانت دار ہونا۔ امین ہونا۔
تَمِينٌ: اسم فاعل، قیمتی، بیش قیمت۔ مراد: بیش قیمت انسان۔ جمع: أَتْمَانٌ۔ تَمِنَ تَمَانَةً (ک) قیمتی ہونا۔ بیش قیمت ہونا۔ بلند رتبہ ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) لَمْ يَبْقَ فعل، صَافٍ معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لا: زائدہ نافیہ، مُصَافٍ معطوف اول، واو: حرف عطف، لا: زائدہ، مُعِينٌ معطوف ثانی، واو: حرف عطف، لا: زائدہ، مُعِينٌ معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۲) واو: حرف عطف، فِي الْمَسَاوِي جار با مجرور متعلق مقدم ہوا بَدَأَ کا، بَدَأَ فعل، الْمَسَاوِي فاعل، بَدَأَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فَسَا تفریعیہ، لا: مشابہ لیس، أَمِينٌ اسم، مَوْجُودًا خبر (مخذوف) لا: مشابہ لیس اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لا: مشابہ لیس، تَمِينٌ اسم، مَوْجُودًا خبر (مخذوف) لا: مشابہ لیس اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

ثُمَّ قَالَ: مَنِي النَّفْسِ وَعَدِيهَا، وَاجْمَعِي الرَّقَاعَ وَعَدِيهَا، فَقَالَتْ: لَقَدْ عَدَدْتُهَا،
لَمَّا اسْتَعَدْتُهَا، فَوَجَدْتُ بَدَ الصِّيَاعِ، قَدْ عَالَتْ إِحْدَى الرَّقَاعِ، فَقَالَ: تَعَسَا لَكَ
يَا لِكَاعِ، أَنْحَرُمُ — وَيَنْحِكُ — الْقَنْصَ وَالْحِبَالَ، وَالْقَبَسَ وَالذُّبَالَ، إِنَّهَا لَصِفْتُ

عَلَىٰ إِبَالَةٍ. فَاِنصَاعَتْ تَفْتَضُ مَذْرَجَهَا، وَتَنْشُدُ مَذْرَجَهَا؛ فَلَمَّا دَانَتْني قَرَنْتُ بِالرَّقْعَةِ دِرْهَمًا وَقِطْعَةً، وَقُلْتُ لَهَا: اِنْ رَغِبْتَ فِي الْمَشْوَفِ الْمُعْلِمِ - وَأَشْرَفْتَ اِلَى الدَّرَاهِمِ - فَبُوجِحِي بِالسِّرِّ الْمُنْهَمِ. وَاِنْ اُبَيْتَ اَنْ تَشْرَحَنِي، فَخُذِي الْقِطْعَةَ وَاسْرَحَنِي. فَمَسَّالَتْ اِلَى اسْتِخْلَاصِ الْبَدْرِ النَّعْمِ، وَالْاَبْلَجِ الْهَمِّ، وَقَالَتْ: ذَعَّ جَدَّالَكَ، وَسَلَّ عَمَّا بَدَّالَكَ، فَاسْتَنْظَفْتَهَا طَلَعَ الشَّيْخُ وَبَلَدَتْهٖ، وَالشَّعْرَ وَنَاسِجَ بُرْذَبِهٖ. فَقَالَتْ: اِنَّ الشَّيْخَ مِنْ اَهْلِ سَرُوجٍ، وَهُوَ الْبَدِيُّ وَشَى الشَّعْرَ الْمَنْسُوجَ.

ترجمہ: پھر اس نے کہا: تو دل کو امید دلا اور دلا س دے اور پرچے اکٹھے کر کے انھیں شمار کر، تو اس نے کہا: میں نے انھیں شمار کیا تھا، جس وقت کہ میں نے انھیں واپس لیا، تو میں نے دیکھا کہ دستِ ہلاکت نے ایک پرچہ ضائع کر دیا ہے۔ تو بوڑھے نے کہا: اری کینی! تیرا ناس ہو، کیا ہم شکار اور جال، روشنی اور تہی دونوں ہی سے محروم رہیں گے، یہ تو مصیبت بر مصیبت ہے۔ پس وہ اپنے راستے کے نشان دیکھتی ہوئی اور اپنا پرچہ تلاش کرتی ہوئی واپس ہوئی۔ پھر جب وہ میرے قریب ہوئی، تو میں نے پرچے کے ساتھ ایک درہم اور ایک ٹکڑا (کچھ ریز گاری) ملایا اور اس سے درہم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اگر تو اس چمکدار اور دھاری دار کی خواہش مند ہے، تو سر بستہ راز ظاہر کر دے۔ اور اگر تجھے بتانے سے انکار ہے، تو تو ٹکڑا (ریز گاری) لے کر چلی جا۔ پس وہ ماہِ کامل اور سفید روشن درہم کو چھڑانے کی طرف مائل ہوئی اور کہنے لگی: تم بھگڑا چھوڑ دو اور جو دل میں آئے پوچھو، تو میں نے اس سے شیخ اور اس کے شہر، شعر اور اس کی چادر کو تیار کرنے والے کی خبر دریافت کی (یعنی اشعار کے نظم کرنے والے کے بارے میں پوچھا) تو اس نے جواب دیا: شیخ قبیلہ سروج کے لوگوں میں سے ہے اور وہی ہے جس نے تیار شدہ شعر کو آراستہ کیا ہے۔

تحقیق: مَنِّي: امر واحد مؤنث حاضر، تو امید دلا۔ مَنِّي الشَّيْءُ تَمْنِيَةً (تعمیل) امید دلا نا۔

عِدِّي: امر واحد مؤنث حاضر، تو دلا س دے۔ وَعَدَهُ وَعَدَا وَعِدَّةٌ (ض) وعدہ کرنا۔ امید دلا نا۔

عُدِّي: امر واحد مؤنث حاضر، تو شمار کر۔ عَدَّهُ عَدًّا (ن) شمار کرنا۔ گننا۔

اسْتَعَدَّتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے واپس لیا۔ اسْتَعَادَةٌ (استعمال) واپس لینا۔

يَدُ الضِّيَاعِ: دستِ ہلاکت۔ ضَاعَ ضَيْعًا وَضَيَاعًا (ض) ضائع ہونا۔ برابر ہونا۔

غَالَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے ضائع کر دیا۔ غَالَهُ غَوْلًا (ن) ہلاک کرنا۔

تَعَسَا لَكَ: تیرا ناس ہو۔ تو بر باد ہو۔ تَعَسَ: ہلاکت۔ تَعَسَ تَعَسًا (ف) ہلاک ہونا، بر باد ہونا۔
لِكَاعٍ: کمینہ، بد ذات، عورت کی تحیق کے لیے کہتے ہیں یَا لِكَاعِ: اری کمینہ۔ اری بیوقوف۔ یہ لفظ
ہمیشہ حرف ندا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے مَوْتِ کے لیے یَا لِكَاعِ اور مَذْکَر کے لیے یَا لِكَاعِ: آتا ہے
لِكَاعٍ لِكَاعًا وَ لِكَاعَةً (س) کمینہ ہونا۔ بیوقوف ہونا۔ بد ذات ہونا۔

نُحْرَمُ: مضارع مجہول جمع متکلم، ہم محروم رہیں گے۔ حَرَمَهُ حَرَمًا (اض) ہم محروم کرنا۔ محروم رکھنا۔
وَيُحَلِّكُ: کاف برائے خطاب۔ وِیَحِ: رحم و دردمندی کا کلمہ۔ اور کھی و نیل کے معنی میں بھی آتا ہے۔
وَيُحَلِّكُ: تیرا کتنا برا حال ہے۔ تو کتنی بد بخت ہے (۲) تیرا ناس ہو۔ تیرا بیزار غرق ہو۔

قَنَّصٌ: شکار۔ جمع: أَقْنَصٌ. قَنَّصَةٌ قَنَّصًا (ض) شکار کرنا۔ حَبَالَةٌ: جال۔ پھندا۔ جمع: حَبَائِلُ.
قَبَسٌ: چنگاری، آگ کا شعلہ۔ قَبَسَ النَّارَ قَبَسًا (ض) انکار اٹھانا۔ آگ سے شعلہ لینا۔
ذُبَالَةٌ: بتی، فیتلہ۔ جمع: ذُبَالٌ — ضِغْتٌ: بوجھ، چھوٹی گٹھڑی۔ مراد: چھوٹے درجے کی
مصیبت، جمع: أَضْغَاتٌ — إِبَالَةٌ: گاتھ یا بڑی گٹھڑی، مراد: بڑی مصیبت۔ جمع: إِبَالَاتٌ۔

فَانْدَهَ: ضِغْتٌ عَلَيَّ إِبَالَةٌ: مصیبت بالائے مصیبت، بوجھ در بوجھ۔ یہ ایک محاورہ ہے جو اس
وقت بولا جاتا ہے، جب آدمی نقصان پر نقصان اٹھاتا ہے۔

إِنصَاعَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ واپس ہوئی۔ إِنْصَاعَ (انفال) تیزی سے لوٹنا۔ مڑنا۔
تَقَنَّصٌ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ نشان قدم پر چلتی ہے، اِقْتَصَّ أَقْرَهُ (تعال) نشان قدم پر چلنا۔
مَذْرَجٌ: اسم ظرف، راستہ، جمع: مَذَارِجٌ. دَرَجٌ دَرَجًا وَ ذُرُوجًا (ن) چلنا۔ سرکنا۔

تَنْشُدُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ تلاش کرتی ہے۔ نَشَدَ الضَّالَّةَ نَشْدًا (ن) تلاش کرنا۔
مَذْرَجٌ: اسم مفعول، درج کیا ہوا۔ نوشتہ، مراد: پرچہ۔ جمع: مَذْرَجَاتٌ. إِذْرَاجٌ: درج کرنا۔ لکھنا۔
دَانَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ قریب ہوئی، دَانِي مَدَانَاةً (مفاعلت) قریب ہونا۔ وَ ذُوْنُو (ن)
قَرْنَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے ملایا۔ قَرَنَهُ بِكَذَا قَرْنَا (ض) ملانا۔

قَطَعَةٌ: بکڑا، مراد: ریز گاری۔ جمع: قَطَعٌ.
رَغَبَتْ: ماضی واحد مؤنث حاضر، تو نے خواہش کی۔ رَغَبَ فِيهِ رَغْبَةً (س) خواہش کرنا۔ پسند کرنا۔
مَشْوَفٌ: اسم مفعول، صاف و شفاف، چمکدار، پاش کیا ہوا۔ مَشَفَ الشَّيْءُ مَشْوَفًا (ن) چمکانا۔ پاش کرنا۔
مُعْلَمٌ: اسم مفعول، دھاری دار۔ مَقَشٌ۔ أُعْلِمَ الثَّوْبَ (انفال) دھاری ڈالنا۔ تیل بوٹے بنانا۔

أَشْرَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے اشارہ کیا۔ أَشَارَ إِلَيْهِ إِشَارَةً (افعال) اشارہ کرنا۔
 بُوحِي: امر واحد مؤنث حاضر، تو ظاہر کر۔ بَاحَ بِهِ بُوْحًا (ن) ظاہر کرنا۔ انشاء راز کرنا۔
 مُبْهِمٌ: سر بستہ، پوشیدہ۔ اسم مفعول از ابْهَمَ (افعال) مبہم رکھنا۔ پوشیدہ رکھنا۔
 أُبَيْتَ: ماضی واحد مؤنث حاضر، تو نے انکار کیا۔ أُبِي يَأْبِي إِبَاءً (ف) انکار کرنا۔
 تَشْرَجِي: مضارع واحد مؤنث حاضر، تو بتائے۔ شَرَحَهُ شَرْحًا (ف) بتانا۔ شرح کرنا۔ وضاحت کرنا۔
 إِسْرَجِي: امر واحد مؤنث حاضر، تو چلی جا۔ سَرَحَ سَرْحًا (س) جانا۔ نکلتا۔
 مَالَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ مائل ہوئی۔ مَالَ إِلَيْهِ مَيْلًا (ض) مائل ہونا۔
 اسْتِخْلَاصٌ: (استعمال) چھڑانا۔ آزاد کرانا۔
 أَلْبَدْرُ التَّمُّ: ماہِ کامل۔ تَمُّ: صیغہ صفت، بمعنی کامل، تَمَّ تَمًّا وَتَمًّا وَتَمًّا (ض) پورا ہونا۔
 أَلْبَلَجُ: صیغہ صفت، روشن، مراد: درہم۔ بَلَجَ الصَّبِيحُ بُلُوْحًا (ن) چمکنا، روشن ہونا۔
 هَمٌّ: بوڑھا۔ مراد: سفید۔ جمع: أَهْمَامٌ. هَمٌّ هَمَامَةٌ وَهَمُومَةٌ (ض، ن) بڑھا چھوس ہو جانا۔
 جَدَّالٌ: زبانی جھگڑا۔ جَادَلَهُ مُجَادَلَةً وَجَدَّالًا (مفاعلت) زبانی جھگڑا کرنا، بحث کرنا۔
 بَدَا: ماضی واحد مؤنث غائب، دل میں آیا۔ بَدَأَ لَهُ فِي الْأَمْرِ بَدْؤًا (ن) ذہن میں آنا۔ دل میں آنا۔
 اسْتَظْلَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے دریافت کی۔ اسْتَظْلَعُ: حقیقت حال دریافت کرنا۔
 طَلَعُ: خبر، واقفیت۔ جمع: أَطْلَعُ وَطَلُوعٌ. طَلَعَ عَلَى الْأَمْرِ طَلُوعًا (ن) واقف ہونا۔
 نَاسِجٌ: اسم فاعل، بننے والا، تیار کرنے والا۔ نَسَجَ الثَّوْبَ نَسْجًا (ض) کپڑا بنانا۔
 وَشَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے آراستہ کیا۔ وَشَى الثَّوْبَ تَوْشِيَةً (تعلیل) آراستہ کرنا۔
 مزین کرنا۔ میل بوئے بنانا۔ الْمَنْسُوجُ: اسم مفعول، بنا ہوا، تیار شدہ۔

ثُمَّ حَطَفَتِ الدَّرَهَمَ حَظْفَةَ الْبَاشِقِ، وَمَرَقَتْ مُرُوقَ السَّهْمِ الرَّاشِقِ، فَخَالَجَ قَلْبِي
 أَنْ أَبَا زَيْدٍ هُوَ الْمُشَارُ إِلَيْهِ، وَتَأَجَّجَ كَرْبِي لِمُصَابِهِ بِنَاطِرِيهِ، وَأَثَرْتُ أَنْ أَفَاجِيهِ
 وَأُنَاجِيهِ، لِأَعْجَمَ عُوْدَ فِرَاسْتِي فِيهِ، وَمَا كُنْتُ لِأَصِلَ إِلَيْهِ إِلَّا بِتَخَطُّي رِقَابَ الْجَمْعِ،
 الْمَنْهِي عَنَّهُ فِي الشَّرْعِ، وَعَفْتُ أَنْ يَتَأَذَى بِي قَوْمٌ، أَوْ يَسْرِي إِلَيَّ لَوْمٌ، فَسَدَّ كُنْتُ
 بِمَكَانِي، وَجَعَلْتُ شَخْصَةً قَيْدَ عِيَانِي، إِلَى أَنْ انْقَضَتِ الْحُطْبَةُ، وَحَقَّتِ الْوَقْبَةُ،

فَحَفَفْتُ إِلَيْهِ، وَتَوَسَّمْتُهُ عَلَى التَّحَامِ جَفْنِيهِ، فَإِذَا الْمَعِيَّتِي الْمَعِيَّةُ ابْنُ عَبَّاسٍ،
وَفِرَاسَتِي فِرَاسَةُ إِبَّاسٍ. فَعَرَفْتُهُ جِنِيدَ شَخْصِي؛ وَأَثَرْتُهُ بِأَحَدِ قُمْصِي، وَأَهْبَيْتُ بِهِ
إِلَى قُرْصِي، فَهَشَّ لِعَارِفَتِي وَعِرْفَانِي، وَلَبَّى دَعْوَةَ رُغْفَانِي وَأَنْطَلَقَ، وَيَدِي زِمَامَهُ،
وَوَطَّلِي إِمَامَهُ، وَالْعَجُوزُ ثَالِثَةُ الْأَثَافِي، وَالرَّقِيبُ الَّذِي لَا يَخْفَى عَلَيْهِ خَافِي.

ترجمہ: پھر اس نے درہم کو اس طرح اچکا جیسے شکاری پرندہ اچکتا ہے۔ اور وہ چھوڑے ہوئے
تیر کے مانند تیزی سے نکلی، تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ ابوزید ہی وہ شخص ہے جس کی طرف اشارہ کیا
گیا۔ اور میری بے چینی اس کی دونوں آنکھوں کی مصیبت کے باعث بڑھ گئی اور میں نے اس سے
اچانک ملنا اور بات چیت کرنا پسند کیا، تاکہ میں اس کے بارے میں اپنی قوت و ذکاوت کو آزما سکوں۔ اور
میں اس تک پہنچ ہی نہیں سکتا تھا؛ بغیر لوگوں کی گردنوں کو پار کیے، جو کہ شریعت میں ممنوع ہے۔ اور میں نے
یہ بات بری سمجھی کہ میری وجہ سے کچھ لوگوں کو تکلیف ہو اور ملامت مجھ تک سرایت کرے، اس لیے میں
اپنی جگہ پر برقرار رہا اور میں نے اس کی ذات کو اپنی نظر کے لیے قید بنا لیا (یعنی اسے اپنی نظروں سے
غائب نہ ہونے دیا)؛ حتیٰ کہ خطبہ ختم ہو گیا اور حرکت جائز ہو گئی، چنانچہ میں جلدی سے اس کے پاس گیا
اور اس کی پلکوں کے ملا ہوا ہونے کے باوجود پہچاننے کی کوشش کی۔ پس میں نے دیکھا کہ میری ذکاوت
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ذکاوت ہے اور میری فراست قاضی ایاس کی سی فراست ہے، تو میں
نے اس وقت اس سے اپنا تعارف کرایا اور اس کے لیے اپنے ایک کرتے کا اٹار کیا اور اُسے اپنی روٹی پر
مدعو کیا۔ پس وہ میرے عطیہ اور میری شناخت سے خوش ہو گیا، اس نے میری چپاتیوں کی دعوت منظور
کر لی اور وہ اس طرح چلا کہ میرا ہاتھ اس کا لگام تھا اور میرا سایہ اس کا امام (راستہ بتانے والا) اور بڑھیا
ارکانِ ثلاثہ میں سے تیسری تھی (دوسرا ترجمہ: بڑھیا چولہے کے بازوؤں میں سے تیسری تھی) اور
(چوتھا) وہ نگہبان تھا جس سے کوئی پوشیدہ بات چھپی نہیں رہتی (اللہ تعالیٰ)

تحقیق: حَفَفْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے اچکا، حَفَفْتُ حَفَفًا وَخَفَفَةً (س) اچکتا۔
بَاشِقٌ: شکاری پرندہ۔ شکرہ جیسا شکاری پرندہ، جمع: بَوَاشِقٌ۔

مَرَقْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ تیزی سے نکلی۔ مَرَقَ السَّهْمُ مَرَوْقًا (ن) تیر کا تیزی سے نکلنا۔
رَاشِقٌ: تیر پھینکنے والا، اسم فاعل بمعنی اسم مفعول، پھینکا ہوا تیر۔ رَشَقَهُ بِسَهْمٍ وَرَشَقًا (ن) تیر مارنا۔
خَالَجٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ کھٹکی۔ خَالَجَ قَلْبَهُ أَمْرٌ مُخَالَجَةٌ: خیال آنا۔ دل میں کھٹکنا۔

تَأَجَّجَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بڑھ گئی۔ **تَأَجَّجَ** (تفعل) مشتعل ہونا۔ بھڑکنا۔
كَزَّبَ: پریشانی، بے چینی۔ جمع: **كَزُوبٌ**، **كَزُوبٌ**، **كَزُوبٌ**۔ **كَزَّبَ** (ن) پریشان کرنا۔ بے چین بنانا۔
مُصَابٌ: (باب افعال) کا مصدر میسی۔ مصیبت۔ ہر مکروہ چیز، (۲) اسم مفعول بمعنی مصیبت زدہ۔ یہاں دونوں طرح صحیح ہے۔ **أَصَابَ إِصَابَةً وَمُصَابَةً** (افعال) تکلیف دینا۔

نَاظِرِيٌّ: شنیہ، واحد: **نَاظِرٌ**۔ آگھ۔ جمع: **نَوَاطِرٌ**۔ **نَظَرَ إِلَى الشَّيْءِ نَظْرًا** (ن) دیکھنا۔
أَثَرٌ: ماضی واحد متکلم، میں نے پسند کیا۔ **أَثَرُهُ** **إِنْفَارًا** (افعال) ترجیح دینا۔ پسند کرنا۔
أَفْجِيٌّ: مضارع واحد متکلم، میں اچانک آؤں۔ **فَاجَأَهُ مَفْجَأَةً وَفِجَاءً** (مفاعلت) اچانک آنا۔
أَفْجِيٌّ: مضارع واحد متکلم، میں بات چیت کروں۔ **نَاجَاهُ مَفْجَأَةً وَنِجَاءً** (مفاعلت) سرگوشی کرنا۔
فَانَدَاهُ: **أَفْجِيٌّ** اور **أَفْجِيٌّ**۔ **فَانَدَاهُ** "یا" ہونے چاہئیں؛ مگر فو اصل کی وجہ سے ساکن پڑھتے ہیں۔
أَعْجِمُ: مضارع واحد متکلم، میں آزماؤں۔ **عَجِمَ عُوْدُهُ عَجْمًا** (ن) آزمانا۔ اصل معنی: لکڑی کو اس کی سختی اور نرمی دیکھنے کے لیے دانتوں سے دبانا۔ **عُوْدٌ**: لکڑی۔ مراد: قوت۔ جمع: **أَعْوَادٌ**۔

فِرَاسَةٌ: ذہانت، ظاہر سے باطن کو جان لینے کی مہارت۔ **فِرَاسَةٌ فِرَاسَةً** (ض) تاثر لینا، بھانپنا،
تَخَطَّى: مصدر (تفعل) پار کرنا۔ پھاند کر جانا۔ **قَدَمُوهَا كَوَاثِمًا** (ن) چلنا۔
رِقَابٌ: واحد: **رِقِيَةٌ**۔ گردن، گردن کا پچھلا حصہ۔

جَمْعٌ: جمع، جہوم (۲) جماعت، گروہ۔ جمع: **جُمُوعٌ**۔ **جَمَعَ جَمْعًا** (ف) اکٹھا کرنا۔ ملانا۔ سمیٹنا۔
الْمَنْهِي عَنْهُ: ممنوع، وہ شے جس سے منع کریں۔ **مَنْهِيٌّ**: اسم مفعول، روکا ہوا، روکا گیا۔ **عَنْهُ** میں
"ہ" ضمیر کا مرجع **الْمَنْهِيٌّ** میں الف لام بمعنی **الَّذِي** ہے۔ **أَيُّ الَّذِي نَهَيْتِهِ عَنْهُ**۔ **نَهَى عَنِ الشَّيْءِ**
نَهْيًا (ف) روکنا۔ جھڑکنا۔ منع کرنا۔

عَفِئْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے برا سمجھا۔ **عَافَ عَفِيفًا** (ض) برا سمجھنا۔ گھن کرنا۔
يَتَأَذَى: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تکلیف اٹھائے **تَأَذَى** بہ (تفعل) تکلیف ہونا، تکلیف اٹھانا۔
يَسْرِيٌّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ سرایت کرے۔ **سَرَى سِرَايَةً** (ض) سرایت کرنا۔
سَدِّكْتُ: ماضی واحد متکلم، میں برقرار رہا۔ **سَدِّكَ بِالْمَكَانِ سَدِّكًا** (س) چھٹنا۔ الگ نہ ہونا۔

ایک جگہ برقرار رہنا۔ **شَخْصٌ**: ذات، آدمی، جسم۔ جمع: **أَشْخَاصٌ**۔
قَيْدٌ: بیڑی، بندھن۔ جمع: **أَقْيَادٌ** و **قُيُودٌ**۔ **قَادَهُ قَيْدًا** (ض) پاؤں میں بیڑی ڈالنا۔

عِيَانٌ: حاصل مصدر۔ مشاہدہ نظر۔ عَايَنَهُ مُعَايِنَةً وَعِيَانًا (مفاعلت) مشاہدہ کرنا۔ نظر کرنا۔
 اِنْقَضَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ ختم ہو گیا۔ اِنْقِضَاءٌ (انتقال) ختم ہونا۔ پورا ہونا۔
 حَقَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ جائز ہو گئی۔ حَقٌّ الْأَمْرُ حَقًّا وَحُقُوقًا (ض) جائز ہونا۔
 وَثَبَةٌ: کور، اچھل، حرکت۔ وَثَبَ يَثِبُ وَثَبًا (ض) کودنا۔ اچھلنا۔ چھلانگ لگانا۔
 خَفِفَتْ: ماضی واحد متکلم، میں جلدی سے گیا۔ خَفَّ إِلَيْهِ خَفًّا وَخُفُوفًا (ض) لپکتا۔ تیزی سے چلنا۔
 تَوَسَّمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پہچانا۔ تَوَسَّمَهُ (تفعل) فراست سے معلوم کرنا۔ پہچانا۔
 اَلْبِحَامُ: (انتقال) ملنا، جڑنا۔ لَحَمَةٌ لِحْمًا (ن) جوڑنا۔ ملانا۔
 اَلْمَعِيَةُ: ذکاوت، ہوشیاری۔ اَلْمَعِيُّ: ہوشیار، ذکی۔ لَمَعَ لَمْعًا وَلَمَعَانًا (ف) روشن ہونا، چمکانا۔
 حضرت ابن عباس کی ذکاوت:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کئی صاحبزادے تھے، مگر جب ابن عباس بولتے ہیں تو اس سے حضرت عبد اللہ بن عباس ہی مراد ہوتے ہیں، دوسرے صاحبزادے مراد نہیں ہوتے۔ آپ علم تفسیر کے امام، فقیہ، ایک ہزار چھ سو ساٹھ احادیث کے راوی، نیز ذکاوت و ذہانت میں یگانہ روزگار تھے۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت سے تشریف لے گئے تھے۔ جب واپس تشریف لائے، تو وضو کے لیے پانی تیار رکھا ہوا تھا، آپ نے دریافت فرمایا: کس نے رکھا ہے، حضرت ابن عباس نے جواب دیا: ”میں نے“، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْنِهُ التَّوَانِيْلَ وَفَقِّهْنِهُ فِى الدِّينِ ”اے اللہ! انھیں تفسیر کا علم اور دین کی فقہت نصیب فرما“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے بڑے صحابہ کے موجود ہونے کے باوجود ان سے مشورہ لیتے تھے، آپ کی وفات ضرب المثل ہے، ہجرت سے تین سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر کل تیرہ سال تھی۔

قاضی ایاس کی فراست:

قاضی ایاس بن معاویہ فراست و ذکاوت میں ضرب المثل ہیں۔ آپ کی فراست و ذکاوت کے واقعات بہت مشہور ہیں، مدائنی نے ان کی فراست کے واقعات پر مستقل ایک کتاب ”رکن ایاس“ کے نام سے لکھی ہے۔ بعض حضرات نے اس مقام پر ان کی فراست کے بعض واقعات لکھے ہیں۔ آپ حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں بصرہ کے قاضی تھے، ایک مرتبہ دو آدمی دو سوالوں کے

متعلق جھگڑا کرتے ہوئے آپ کے پاس آئے، ایک شال سرخ تھی اور ایک سبز، ایک نے کہا: میں شال رکھ کر حوض میں نہا رہا تھا کہ یہ شخص آیا اور میری شال کے برابر میں اپنی شال رکھ کر نہانے لگا۔ نہا کر یہ مجھ سے پہلے فارغ ہو گیا اور میری شال اٹھا کر چلتا ہو گیا۔ میں اس کے پیچھے دوڑا اور کہا کہ: بھائی یہ شال تو میری ہے؛ مگر یہ کہتا ہے کہ نہیں، یہ میری ہے۔ لہذا آپ اس کا فیصلہ کر دیجئے۔ قاضی صاحب نے کہا: تمہارے پاس کوئی گواہ ہے، اس نے کہا: نہیں، قاضی صاحب نے کہا: اچھا کنگھالاؤ! آپ نے دونوں کے سر میں کنگھا کیا۔ ایک کے سر سے سرخ اون کے ریشے نکلے اور دوسرے کے سر سے سبز اون کے، اس نشانی کے اعتبار سے آپ نے شال کا فیصلہ فرما دیا (حاشیہ مولانا محمد ادریس صاحب)

(۲) ایک مرتبہ آپ چند لوگوں کے ساتھ کھڑے تھے کہ ایک خوفناک واقعہ پیش آیا، تین عورتیں بھی اس جگہ موجود تھیں۔ آپ نے کہا: ان عورتوں میں سے ایک حاملہ ہے، ایک مرضعہ، اور ایک باکرہ، تحقیق کرنے پر بات درست نکلی، لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کیسے اندازہ ہوا آپ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ حادثہ کے وقت ایک نے ہاتھ پیٹ پر رکھا، ایک نے پستان پر، اور ایک نے شرمگاہ پر، اس سے میں نے یہ سمجھا کہ پہلی حاملہ ہے، دوسری مرضعہ، اور تیسری باکرہ ہے؛ کیونکہ خوف اور خطرے کے وقت انسان کو فطری طور پر اپنی سب سے زیادہ عزیز چیز کی فکر ہوتی ہے اور اسی پر ہاتھ رکھتا ہے (شریٹی شرح مقامات)

اَثْرُتٌ: ماضی واحد متکلم، میں نے ایثار کیا۔ اَثْرَةٌ بِكَذَا اِنْثَارًا (انفال) عطا کرنا۔ دینا۔

اُهْبِتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے مدعو کیا۔ اُهَابٌ بِهِ اِهَابَةٌ (انفال) دعوت دینا۔ بلانا۔

قُرْصٌ: روٹی، بکیہ۔ جمع: اَقْرَاصٌ. قُرْصُ الْعَجِينِ قُرْصًا (ن) کئیہ بنانا، آنے کے پیڑے بنانا۔

هَشٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ خوش ہو گیا۔ هَشٌّ لَهُ هَشًّا وَهَشًا شَأْنًا (ن) خوش ہونا۔ دل ٹھنڈا ہونا۔

عَارِفَةٌ: اسم فاعل مؤنث، بمعنی اسم مفعول، مَعْرُوفَةٌ: عطیہ، احسان۔ جمع: عَوَارِفٌ.

عِرْفَانٌ: شناخت، پہچان۔ عِرْفَةٌ عِرْفَانًا (ض) شناخت کرنا۔ پہچاننا۔ معلوم کرنا۔

لَبِيٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے منگور کر لی۔ لَبِي الرَّجُلِ تَلْبِيَةً (تعلیل) لبیک کہنا۔

رُعْفَانٌ: واحد: رُعِيفٌ: روٹی، آنے کی ٹکیہ۔ رُعْفٌ (ف) روٹی بنانا۔ آنے کی ٹکیہ بنانا۔ پیڑا بنانا۔

اَتَانِيٌّ: واحد: اَتْنِيَّةٌ: چولہے کا پایہ۔ چولہے کا بلاہان۔ فَالِنَةُ الْاَتَانِيٌّ: چولہے کا بچھلا پایہ۔

رَقِيبٌ: محافظ، نگہبان۔ جمع: رُقَبَاءٌ. رَقِيبَةٌ رَقِيبًا وَرَقَابَةٌ (ن) نگرانی کرنا۔ نگاہ رکھنا۔

لَا يَخْفَى: مضارع مخفی، وہ نہیں چھپتی ہے۔ خَفِيَ خَفَاءً (س) چھپنا۔ خَافِي: اسم فاعل، پوشیدہ بات۔

فَلَمَّا اسْتَحْلَسَ وَكُنْتَنِي، وَأَحْضَرْتَهُ عَجَالَةَ مُكْنَتَنِي، قَالَ لِي: يَا حَارِثُ! أَمَعْنَا
ثَابِتٌ؟ فَقُلْتُ: لَيْسَ إِلَّا الْعَجُوزُ. قَالَ: مَا ذُونَهَا سِرٌّ مَخْجُوزٌ. ثُمَّ فَتَحَ كَرِيمَتَيْهِ،
وَرَأَى أَبْتَوَامَتَيْهِ، فَبَادَا سِرَاجًا وَجْهَهُ يَقْدَانِ، كَأَنَّهُمَا الْفَرَقْدَانِ. فَابْتَهَجَتْ بِسَلَامَةٍ
بَصْرِهِ، وَعَجِبْتُ مِنْ غَرَائِبِ سِيرِهِ، وَلَمْ يَلْقَنِي قَرَارًا، وَلَا طَاوَعَنِي إِضْطِبَارًا؛ حَتَّى
سَأَلْتُهُ: مَا ذَعَاكَ إِلَى التَّعَابِي مَعَ سَبْرِكَ فِي الْمَعَامِي، وَجَوْلِكَ الْمَوَامِي، وَإِنْبَالِكَ
فِي الْمَرَامِي! فَتَظَاهَرَ بِاللُّكْنَةِ، وَتَشَاغَلَ بِاللُّهْنَةِ، حَتَّى إِذَا قَضَى وَطْرَهُ، أَتَانِي
نَظْرَهُ، وَأَنْشَدَ:

- (۱) وَلَمَّا تَعَامَى الدَّهْرُ وَهُوَ أَبُو النُّورِ ﴿﴾ عَنِ الرَّشْدِ فِي أَنْحَايِهِ وَمَقَاصِدِهِ
(۲) تَعَامَيْتُ حَتَّى قِيلَ إِنِّي أَخُو عَمِّي ﴿﴾ وَلَا عَزْرُو أَنْ يَحْذُوا وَالْفَتَى حَذُوَ وَالِدِهِ

ترجمہ: پس جب اس نے میرے گھر میں نشست بنالی (یعنی مقیم ہو گیا) اور میں اس کے پاس
اپنے امکان بھر جلدی تیار کیے ہوئے کھانے کو لے آیا، تو اس نے مجھ سے کہا: اے حارث! کیا ہمارے
ساتھ کوئی تیسرا ہے؟ میں نے کہا: بڑھیا کے سوا کوئی نہیں۔ تو اس نے کہا: اس پر کوئی راز چھپا ہوا نہیں۔
پھر اس نے اپنی دونوں آنکھیں کھولیں اور اپنی دونوں پتلیاں پھرائیں۔ پس اچانک (میں نے دیکھا
کہ) اس کے چہرے کے دونوں چراغ اس طرح روشن ہیں، جیسے دو چمکدار ستارے ہوں، تو میں اس
کی نگاہ کی سلامتی پر خوش ہوا اور میں نے اس کی عجیب عادتوں پر تعجب کیا اور مجھے چین نہیں آئی اور نہ صبر
نے میرا ساتھ دیا؛ حتیٰ کہ میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے اندھا بننے پر کس چیز نے آمادہ کیا، حالانکہ تو
نا معلوم جگہوں میں چلتا ہے اور بیابانوں میں گھومتا ہے اور مقامات سفر میں دور تک نکل جاتا ہے (یعنی
تو چلتا پھرتا مضبوط آدمی ہے، پھر اس طرح مکر کر کے کیوں رقم ہورتا ہے) تو اس نے لکت کا اظہار کیا
اور کھانے میں مشغول ہو گیا؛ حتیٰ کہ جب اس نے اپنی ضرورت پوری کر لی، تو میری طرف اپنی نگاہ
جمائی اور شعر پڑھا:

① جب زمانہ اندھا بن گیا اپنے مقاصد اور اپنے طریقوں میں راست روی سے، حالانکہ وہ مخلوق
کا باپ ہے (حالانکہ وہ لوگوں کا مربی ہے) ② تو میں بھی اندھا بن گیا، حتیٰ کہ کہا گیا کہ میں نابینا ہوں

اور یہ بات قابلِ تعجب نہیں کہ بیٹا اپنے باپ کے نقش قدم پر چلے۔

تحقیق: استخلاس: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نشست بنالی۔ استیخلاص: استعمال) جلس پر بیٹھنا، جگہ بنانا۔ جلس: ٹاٹ کی قسم کافر ش۔ جمع: أخلاص۔
و کُنَّة: آشیانہ، گھنسلہ۔ مراد: مکان۔ جمع: و کُن۔

عَجَلَة: ہر وہ شے جو جلدی میں تیار کی جائے۔ عَجَلَ عَجَلًا وَعَجَلَةً (س) جلدی کرنا۔
مُكْنَة: طاقت، قدرت، امکان، مَادُونَهَا: ہا: نافیہ، ہا: کاسر جمع: عَجُوزٌ ہے، دُونٌ بمعنی اوپر۔
مَخْجُوزٌ: اسم مفعول، روکا ہوا۔ چھپایا ہوا۔ حَبْزَةٌ حَبْزًا (ن) ہن) روکنا۔ محفوظ کرنا۔
كِرِيمَةٌ: ہر عضو شریف مثلاً آنکھ، ناک، کان، ہاتھ۔ جمع: كِرَائِمٌ۔ كِرِيمَةٌ شنیہ ہے۔
رَأَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پتلی پھرائی۔ رَأَاةٌ (باب بَعَثَ) پتلی پھرانا۔ آنکھ کو حرکت دینا۔
تَوَأَمَتِي: شنیہ ہے تو اُمُّ کَا۔ جوڑواں بچہ۔ جمع: تَوَأَمٌ۔ مراد: آنکھ کی پتلی۔

يَقْدَان: مضارع شنیہ مذکر غائب، وہ روشن ہیں۔ وَقَدَّ الشَّيْءُ وَقَدَّاهُ (ض) روشن ہونا۔ چمکنا۔
فَرَقْدَان: شنیہ، واحد: فَرَقَدَّ تَقَبَّ شَالِي کے قریب دور روشن ستارے، ایک چھوٹا، ایک بڑا۔
اِبْتِهَاجٌ: ماضی واحد متکلم، میں خوش ہوا۔ اِبْتِهَاجٌ بِالشَّيْءِ اِبْتِهَاجًا (اعتال) خوش ہونا۔
عَرَابٌ: واحد: عَرَبِيَّةٌ، عجیب بات۔ عَرَبٌ عَرَابَةٌ (ک) غیر مانوس ہونا۔ سَبِيْرٌ: واحد: سَبِيْرَةٌ: عادت۔
لَمْ يَلُوقَ: مضارع واحد مذکر غائب نفی۔ حمد بلم، وہ نہیں ملی۔ لَقِيَتْ لِقَاءً (س) ملنا۔ پانا۔
قَرَارٌ: چین، سکون، ٹھہراؤ۔ قَرَّ بِالْمَكَانِ قَرَارًا (ض) ٹھہرنا۔ قَرَارًا پانا۔ پرسکون و مطمئن ہونا۔
طَاوَعٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ساتھ دیا۔ طَاوَعَهُ مُطَاوَعَةً: ساتھ دینا۔ موافقت کرنا۔
اِضْطَبَارٌ: (اعتال) صبر کرنا، برداشت کرنا۔ وَصَبَرَ عَلَى الشَّيْءِ صَبْرًا (ض)
دَعَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے آمادہ کیا۔ دَعَا إِلَيْهِ دُعَاءً (ن) آمادہ کرنا۔ دعوت دینا۔

تَعَامِي: مصدر (تعال) اندھا بن جانا۔ اندھا پن ظاہر کرنا۔

مَعَامِي: واحد: مَعْمِيٌّ وَمَعْمَاةٌ: نامعلوم جگہ، نامعلوم راستہ، وہ زمین جس میں عمارت نہ ہو۔ اسم ظرف از عَمِيٍّ عَنْهُ عَمِيٌّ (س) پوشیدہ ہونا، مخفی ہونا۔

جَوَّبٌ: مصدر از جَابَ الْبِلَادَ جَوَّبًا (ن) سیر کرنا، گھومنا۔ مَوَامِيٌّ: واحد: مَوَامِيَّةٌ: جنگل، بیابان۔
اِنْعَالٌ: مصدر از اَوْعَلَ فِي كَذَا اِنْعَالًا (افعال) دور تک نکل جانا۔ مبالغہ کرنا۔

مَرَامِي: واحد مَرْمِي: اسم ظرف، تیر پھیلنے کی جگہ، مراد: مقاصد، مقامات، سفر، وَمَاهُ وَمِيَا (ض) پھینکتا۔
 تَظَاهَر: ماضی واحد غائب، اس نے ظاہر کیا۔ تَظَاهَرَ بِالشَّيْءِ (تفاعل) خلاف حقیقت بات ظاہر کرنا۔
 لُكِّنَ: ہکلا پن، تملابٹ۔ لَكِنَّا وَ لُكِّنَا (س) ہکلا ہونا۔ نَظَلَ لِسَانِي فِيهِ جِثْلًا هُونًا۔ گفٹگو میں آگنا۔
 تَسَاغَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مشغول ہو گیا۔ تَسَاغَلَ بِهِ (تفاعل) مشغول ہونا۔

لَهْنَةٌ: وہ کھانا جو مہمان کی آمد کے فوراً بعد پیش کیا جائے، ناشتہ، جمع: لَهْنٌ۔ لَهْنَةُ الطَّعَامِ (تفصیل) سفر سے واپسی پر ضیافت کھانا کھلانا، ناشتہ کرانا، — وَطَرٌ: ضرورت، حاجت۔ جمع: أَوْطَارٌ۔
 أَتَّارٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نظر جمائی۔ أَتَّارٌ إِلَيْهِ البَصْرَ (اضفال) نظر جمانا۔ گھورنا۔
 أَبُو الْوَرَى: زمانہ کی کنیت ہے۔ وَرَى: مخلوق — رُشِدٌ: راست روی، ہدایت۔ رَشْدٌ رُشْدًا (ن) راہ راست پر چلنا۔ ہدایت پانا۔ — أَنْحَاءٌ: واحد: نَحْوٌ: طریقہ۔

أَخُو عَمِّي: اندھا۔ أَخٌ: بمعنی والا۔ عَمِي: مصدر بمعنی اندھا پن۔ عَمِي عَمِي (س) اندھا ہونا۔
 عَزَوْتُ: تعجب۔ عَزَّ الرَّجُلُ عَزْوًا (ن) تعجب کرنا۔ لَا عَزْوٌ: کوئی تعجب نہیں۔
 يَحْدُو: مضارع واحد مذکر غائب، وہ نقش قدم پر چلا۔ حَدَا فُلَانٌ حَدْوًا فُلَانٌ يَحْدُو حَدْوًا (ن) نقش قدم پر چلنا۔ برابری کرنا۔ اتباع کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) واو: حرف عطف، لَمَّا: حرف شرط، تَعَامِي: فعل، الذَّهْرُ: فاعل، عَنَ: حرف جار، الرَّشْدُ: مصدر، فِي: حرف جار، أَنْحَائِهِ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، مَقَاصِدِهِ: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا الرَّشْدُ: کے (اس کو تَعَامِي: کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں) الرَّشْدُ: مصدر اپنے متعلق سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا تَعَامِي: کے۔ تَعَامِي: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط (واو: حرف عطف، هُوَ: مبتدا۔ أَبُو الْوَرَى: مرکب اضافی ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا)

(۲) تَعَامَيْتُ: فعل با فاعل، حَتَّى: حرف جر (أَنْ: نامیہ مقدر) قِيلَ: فعل، إِنَّ: حرف مشبہ بالفعل "حی" ضمیر متکلم اسم۔ أَخُو عَمِّي: مرکب اضافی ہو کر خبر۔ إِنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم خبر سے مل کر نائب فاعل۔ قِيلَ: فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا تَعَامَيْتُ: کے۔ تَعَامَيْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

واو: حرف عطف، لآ: لائے نفی جنس، عَزَوْا: اسم، اُن: مصدریہ، يَحْدُوْهُ: فعل، الْفَتَى: فاعل، حَذُوْهُ وَالِدِهِ: بترکیب اضافی مفعول مطلق۔ يَحْدُوْهُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر خبر۔ لآ: لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ثُمَّ قَالَ: انْهَضْ إِلَى الْمُنْحَدِعِ، فَأَتَيْتَنِي بَعْسُولٍ يَرُوفُ الطَّرْفِ، وَيُنْقِي الْكَفَّ، وَيُنْعِمُ الْبَشْرَةَ، وَيُعْطِرُ النَّكْهَةَ، وَيَشُدُّ اللَّثَّةَ، وَيَقْوِي الْمِعْدَةَ، وَلِيَكُنْ نَظِيفَ الطَّرْفِ، أُرِيحَ الْعَرْفَ، فِي الدَّقِّ، نَاعِمَ السَّحْقِ؛ يَحْسِبُهُ اللَّامِسُ ذُرُورًا، وَيَخَالُهُ النَّاشِئُ كَأَفُورًا، وَأَقْرُنُ بِهِ خِلَالَ نَقِيَّةِ الْأَصْلِ، مَخْبُوبَةَ الْوَصْلِ، أُنَيْقَةَ الشُّكْلِ، مِدْعَاةً إِلَى الْأَكْلِ؛ لَهَا نَحَافَةُ الصَّبِّ، وَصَقَالَةُ الْعَضْبِ، وَآلَةُ الْحَرْبِ، وَلُدُونَةُ الْغُضَنِ الرَّطْبِ. قَالَ: فَتَهَضَّتْ فِيمَا أَمَرَ، لِأَذْرَأُ عَنْهُ الْغَمَرَ، وَلَمْ أَهْمِ إِلَيَّ أَنَّهُ قَصَدَ أَنْ يُنْحَدِعَ، بِإِذْخَالِي الْمُنْحَدِعَ، وَلَا تَنْظَيْتُ أَنَّهُ سَجَرَ مِنَ الرَّسُولِ، فِي اسْتِدْعَاءِ الْخِلَالِ وَالْغَسُولِ. فَلَمَّا عَدْتُ بِالْمَلْتَمَسِ، فِي أَقْرَبِ مَنْ رَجَعَ النَّفْسِ، وَجَدْتُ الْجَوْ قَدْ خَلَا، وَالشَّيْخَ وَالشَّيْخَةَ قَدْ أَجْفَلَا، فَاسْتَشْطُتُ مِنْ مَكْرِهِ غَضِبًا، وَأَوْغَلْتُ فِي إِبْرِهِ طَلَبًا؛ فَكَانَ كَمَنْ قُمِسَ فِي الْمَاءِ، أَوْ عُرِجَ بِهِ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ.

ترجمہ: پھر اس نے کہا: تو مکان میں جا اور میرے لیے ایسی دھونے کی چیز لا جو نگاہ کو بھلی معلوم ہو، ہاتھوں کو صاف کر دے، جلد کو نرم بنا دے، منہ کی بو کو مہکادے، جڑے کو مضبوط بنا دے، معدہ کو طاقت بہم پہنچائے۔ اور وہ صاف برتن والا، مہکتی ہوئی خوشبو والا، تازہ کوٹا ہوا، باریک پیسا ہوا ہونا چاہیے۔ اُسے چھونے والا ڈرور (خوشبو) سمجھے اور سونگھنے والا کافور خیال کرے۔ اور تو اس کے ساتھ ایک خلال بھی ملا، جو پاکیزہ اصل والا ہو، جس کا ملا نا محبوب ہو، جو خوب رو ہو، جو کھانے کی خوب خواہش دلاتا ہو، جس میں عاشق کا سا ذبا پن ہو، نگوار کی سی چمک ہو، جنگ کا سا اوزار ہو (تیز دھار دار ہو) تازہ شاخ کی سی چمک ہو۔ راوی نے کہا: میں اس شے کے لیے اٹھا جس کا اس نے حکم دیا، تاکہ میں اس سے بوئے طعام دور کر دوں۔ اور میں نے یہ خیال نہ کیا کہ اس نے مجھے مکان میں داخل کر کے دھوکا دینے کا ارادہ کیا ہے۔ اور نہ میں یہ سمجھا کہ اس نے خلال اور دھونے کی چیز منگا کر قاصد سے مذاق کیا ہے۔ پس جب میں فرمائش کی ہوئی چیز لے کر لوٹا، سانس لوٹنے سے بھی کم وقت میں، تو میں نے فضا کو پایا کہ وہ خالی ہو چکی

ہے، بوڑھا اور بڑھیا دونوں بھاگ چکے ہیں۔ پس میں اس کی خیال پر غصہ سے بھڑک گیا اور اس کے پیچھے تلاش میں دور تک چلا گیا؛ لیکن وہ ایسا ہو گیا جیسے کہ: سے پانی میں غوطہ دیدیا گیا ہو، یا اُسے آسمان کی بلندی پر چڑھادیا گیا ہو۔

تحقیق: انْفَضَّ: امر واحد حاضر، تو با۔ نَهَضَ مِنْ مَكَانِهِ إِلَى كَذَا نَهَضًا (ف) اپنی جگہ سے اٹھ کر کہیں جانا۔ — مَخَدَعٌ: میم پر تینوں حرکتیں صحیح ہیں۔ کوٹھری، چھوٹا کمرہ، جمع: مَخَادِعُ. مَخَدَعٌ (بضم المیم) اسم مفعول از اخْدَاعٌ: چھپانا، پوشیدہ کرنا۔ مَخَدَعٌ: (بفتح المیم) اسم ظرف و مَخَدَعٌ (بکسر المیم) اسم آلہ، از خَدَعَ الضَّبَّ خَدَعًا (ف) چھپ جانا۔ داخل ہونا۔

عَسُوٌّ: ہر وہ شے جو ہاتھوں کی صفائی کے لیے استعمال کی جائے۔ سرف، پاؤڈر یا صابن۔

يُرْوِقُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بھلی معلوم ہو۔ رَاقَ الشَّيْءُ فَلَانًا رَوِقًا (ن) بھلا لگنا، پسند آنا، بھانا۔ **يُنْقِي:** مضارع واحد مذکر غائب، وہ صاف کر دے۔ انْقَى الشَّيْءُ انْقَاءً (ف) صاف کرنا۔

يُنْعِمُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ نرم بنادے۔ نَعِمَ الشَّيْءُ تَنْعِيمًا (تفعل) نرم بنانا، ملائم بنانا۔ **بَشْرَةٌ:** کھال، ظاہری سطح، جلد کا ظاہری حصہ۔ جمع: بَشَرٌ.

يُعْطِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مہکا دے۔ عَطَّرَهُ تَعْطِيرًا (تفعل) خوشبودار بنانا۔ مہکانا۔ **نَكْهَةٌ:** بوئے دھن۔ نَكِهَهُ نَكْهًا (س) وَنَكِهَهُ نَكْهًا (ف) منہ کی بوسو لگنا۔

يَسُدُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مضبوط بنادے۔ سَدَّدَهُ سَدًّا (ن) مضبوط بنانا۔

لِثَّةٌ: مسوڑھا، جبرّا۔ جمع: لِثَاتٌ — مِعْدَةٌ: معدہ۔ کھانا ہضم ہونے کی جگہ۔ جمع: مِعَدٌ.

نَظِيفٌ: اسم فاعل، صاف تھرا، پاک و صاف۔ جمع: نَظَفَاءٌ. نَظَفَ نَظَافَةً (ك) صاف تھرا ہونا۔

أَرِيحُ: صفت مشبہ، خوشبو، مہکتا ہوا۔ أَرَجَ العَرْفُ أَرِجًا وَأَرِيحًا (س) مہکتا۔ خوشبو پھیلنا۔

عَرَفٌ: ہر قسم کی بو؛ مگر اکثر استعمال خوشبو کے لیے ہوتا ہے۔ عَرَفَ عَرَافَةً (ك) بہت خوشبودار ہونا۔ بہت خوشبو لگانا۔ أَرِيحُ العَرَفُ: مہکتی ہوئی خوشبو والا۔

فَيْئِي الذَّقُّ: تازہ کوٹا ہوا۔ فَيْئِيٌّ: صیغہ صفت، جوان، تازہ۔ جمع: فَيْئَاءٌ وَأَفْتَاءٌ. فَيْئِي فَيْئِي (س) وَفَتَوُ فِتْوًا (ك) جوان ہونا (۲) تازہ ہونا۔ ذَقُّ: مصدر از ذَقَّ ذَقًّا (ن) کوٹنا۔

نَاعِمٌ: صیغہ صفت، ملائم، باریک۔ نَعِمَ نُعُومَةً (ك) ملائم ہونا۔ نرم و نازک ہونا۔

سَخِقٌ: مصدر از سَخَقَهُ سَخَقًا (ف) باریک پینا۔ مَسْحُوقٌ: پوڈر۔ مَسْحَنٌ: جمع: مَسَاحِينُ.

ذُرُوزٌ: خوشبودار پاؤں۔ جمع: أُذْرُوزَةٌ وَ ذُرَانِيزُ۔ — نَاشِقٌ: اسم فاعل، سو گھنٹے والا۔ نَشِيقُ
الرَّايِحَةِ نَشِقًا (س) سو گھنٹا۔ — كَافُورٌ: ایک خاص قسم کی مشہور خوشبو۔ جمع: كَوَافِيرُ۔ — أَقْرُنُ:
امر واحد حاضر، تو ملا۔ قَرْنَهُ بِكَذَا قَرْنَا (ن) ملا۔

جِلَالَةٌ: و جِلَالٌ: سبّ۔ دانت صاف کرنے کا تکا۔ خلال۔ جمع: أُجَالَةٌ۔

نَقِيَّةٌ: صیغہ صفت مؤنث، پاکیزہ، صاف، خالص۔ جمع: نِقَاءٌ. نَقِي الشَّيْءِ نِقَاءً (س) صاف ہونا۔
أَنْيَقَةٌ: صیغہ صفت مؤنث، حسین، خوشنما، پسندیدہ۔ أَنْيَقُ أَنْاقَةً (س) حسین و خوبصورت ہونا۔

شَكْلٌ: شکل، صورت۔ أَنْيَقَةُ الشَّكْلِ: خوب رو۔ خوبصورت۔ جمع: أَشْكَالٌ۔

مَدْعَاةٌ: اسم مبالغہ برون و مفعال، بہت آمادہ کرنے والی۔ محرک۔ دَعَا إِلَى شَيْءٍ دُعَاءً (ن)
آمادہ کرنا۔ محرک بنا۔ (۲) بعض نَحْوٍ مِیں مَدْعَاةٌ (بفتح المیم) ہے، اس وقت یہ یا تو مصدر بمعنی
اسم فاعل ہوگا۔ یا مصدر کا استعمال بطور مبالغہ ہوگا، زَيْدٌ عَدَلَ: کی طرح۔

نَحَافَةٌ: دبلا پن۔ نَحْفٌ نَحَافَةٌ (س) ک) دبلا ہونا۔

صَبٌّ: عاشق۔ جمع: صَبُونٌ۔ صفت مشبہ از صَبَّ إِلَيْهِ صَبَابَةٌ (س) عاشق ہونا۔ گرویدہ ہونا۔

صَقَالَةٌ: چمک، صفائی۔ صَقِلَ صَقَالًا وَ صَقَالَةً (س) چمکنا۔ وَ صَقِلَ صَقَالًا (ن) صاف کرنا۔

عَضْبٌ: صیغہ صفت، تیز تلوار۔ صَقَالَةُ الْعَضْبِ: تلوار کی سی چمک۔ عَضْبٌ عُضْوَانًا (ک)

تلوار کا تیز ہونا۔ — لُدُونَةٌ: چمک، نرمی۔ لُدُنُ الشَّيْءِ لُدُونَةٌ (ک) نرم ہونا، چمکدار ہونا۔

غَضْنٌ: ٹہنی، شاخ۔ جمع: غُضُونٌ وَ أَغْصَانٌ. غَضِنَ الْغُضْنَ غَضْنًا (ض) شاخ کا کاٹنا،

شاخ کو غُضِنَ: اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کاٹی جاتی ہے۔

رَطْبٌ: تازہ، نرم، نازک، صیغہ صفت۔ رَطْبٌ رُطُونَةٌ وَ رُطَابَةٌ (س) ک) تازہ ہونا۔

أَذْرَأٌ: مضارع واحد متکلم، میں دور کر دوں۔ دَرَأَ عَنْهُ الشَّيْءَ دَرَاءً (ف) دور کرنا۔ زائل کرنا۔

عَمَّرَ: بوئے طعام، منہ کی بو جو گوشت کھانے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ گوشت کی چکنائٹ جمع عَمُورٌ۔

لَمْ أَهْمْ: مضارع واحد متکلم نفی، مجھ پر اہم، مجھے خیال نہیں ہوا۔ وَ هَمَّ إِلَيْهِ وَ هَمًّا (ض) خیال ہونا۔

يَخْدَعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ دھوکہ دے۔ خَدَعَهُ خَدْعًا (ف) دھوکہ دینا۔

لَا تَطَنَّتْ: ماضی منفی واحد متکلم، میں نہیں سمجھا۔ تَطَنَّنُ (العلل) گمان کرنا۔ سمجھنا۔ تَطَنَّتْ اصل

مِیں تَطَنَّتْ (تمن نون کے ساتھ) تھا۔ تیسرے نون کو یا سے بدل دیا۔

سَخِرَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مذاق کیا۔ سَخِرَ مِنْهُ سَخْرًا وَسَخْرًا (س) مذاق کرنا، ہنسنا۔
اسْتَدْعَاةً: (استعمال) مہنگا نا، طلب کرنا۔ غَذَّتْ: ماضی، میں لوٹا۔ عَادَ إِلَيْهِ عَوْدًا (ن) لوٹنا۔
مَلْتَمَسَ: اسم مفعول، فرمائش کی ہوئی چیز۔ جمع: مَلْتَمَسَاتٍ۔ الْتِمَاسُ: درخواست کرنا۔ فرمائش کرنا۔
نَفَسٌ: سانس۔ جمع: أَنْفَاسٌ۔ جَوُّ: نضاء (۲) ماحول۔ جمع: أَجْوَاءٌ وَجَوَاءٌ۔

خَلَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ خالی ہو چکا۔ خَلَا خُلُوءًا (ن) خالی ہونا۔ فارغ ہونا۔

أَجْفَلًا: ماضی تثنیہ مذکر غائب، وہ دونوں بھاگ چکے۔ إِجْفَالًا (افعال) رنو چکر ہونا۔ بھاگنا۔

اسْتَشْطَطُ: ماضی واحد متکلم، میں بھڑک گیا۔ اسْتِشْطَاطَةٌ (استعمال) مشتعل ہونا، بھڑکنا۔

غَضِبَ: ناراضگی، غصہ۔ غَضِبَ عَلَيْهِ غَضَبًا (س) ناراض ہونا۔ غصہ ہونا۔

أَوْغَلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں دور تک چلا گیا، أَوْغَلْتُ فِي كَذَا (افعال) دور تک چلے جانا۔

فِي إِثْرِ۔ وَفِي إِثْرِ۔ يَجِيحُ۔ إِثْرًا وَإِثْرًا: نشانِ قدم، نشان، نقش۔ أَثْرًا وَأَثْرًا (ن) نقشِ قدم پر چلنا۔

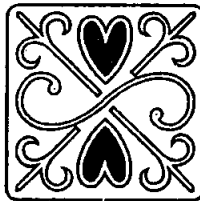
قَمِيسٌ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، اسے غوطہ دیا گیا، بعض نسحوں میں غَمِيسٌ ہے، قَمِيسَةٌ فِي

الْمَاءِ قَمِيسًا (ض) يَاغْمِسُهُ فِي الْمَاءِ غَمْسًا (ض) پانی میں غوطہ دینا۔

عُرِجٌ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ چڑھا دیا گیا۔ عُرِجَ عُرُوجًا (ن) چڑھنا۔ بلندی پر

پہنچنا۔ عُرِجَ بِهِ عُرُوجًا: چڑھایا جانا۔

عَنَانٌ: بادل، آسمان جو سامنے نظر آئے، عَنَانُ السَّمَاءِ: بلندی آسمان۔ واحد: عَنَانَةٌ۔



آٹھویں مقالے ”مَعْرِيَّة“ کا خلاصہ

اس مقالے میں حارث بن ہام نے ایک خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس میں ایک بوڑھے اور لڑکے کا فرضی مقدمہ تیار کیا ہے، بوڑھا مدعی ہے اور لڑکا مدعی علیہ۔ اور اس میں دونوں نے ایسے جملے استعمال کیے ہیں جو ذہنتین ہیں۔

واقعہ تو صرف اتنا ہے کہ ایک بوڑھے سے ایک لڑکے نے سوئی مانگی، اس سوئی کا ناکہ لڑکے سے ٹوٹ گیا۔ بوڑھے نے لڑکے سے کہا: یا تو اس جیسی سوئی لاؤ یا پھر اچھی قیمت ادا کرو۔ قیمت نہ ہونے کی وجہ سے لڑکے نے اپنی سلائی بوڑھے کے پاس رہن رکھ دی، مگر دونوں میں جھگڑا پھر بھی ختم نہیں ہوا۔ دونوں مقدمہ معرۃ النعمان کے قاضی کے پاس لے گئے۔ اولاً بوڑھے نے اپنا دعویٰ پیش کیا اور اس میں ایسے الفاظ استعمال کیے، جو باندی پر بھی منطبق ہو سکتے ہیں اور سوئی پر بھی۔ چنانچہ کہا کہ: اس لڑکے نے میری ایک مملوکہ اپنی کسی ضرورت کے لیے عاریۃ لی تھی، اس شرط کے ساتھ کہ وہ اس سے طاقت سے زیادہ کام نہیں لے گا؛ چنانچہ اس نے اس میں اپنا سامان داخل کیا اور بہت دیر تک اس سے نفع حاصل کرتا رہا؛ حتیٰ کہ اسے مفضاضۃ بنا دیا یعنی اس کے سوراخ کو توڑ دیا، اب اس کی اتنی کم قیمت دیتا ہے کہ میں اس پر خوش نہیں ہوں اور میں اپنی غربت کی وجہ سے اس کو معاف کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ تو مقدمہ تو سوئی لینے اور اس کا ناکہ توڑنے کا ہے، مگر الفاظ باندی پر بھی منطبق ہوتے ہیں۔

اب لڑکے نے جواب دعویٰ میں جو بیان دیا، اس میں بھی اس نے ایسے الفاظ استعمال کیے، جو غلام پر بھی منطبق ہو سکتے ہیں اور سلائی پر بھی۔ چنانچہ اس نے کہا کہ: بڑے میاں اپنے دعویٰ میں بالکل سچے ہیں۔ اب رہا اس کو مفضاضۃ بنانے کا مسئلہ، سو وہ غلطی سے ہو گیا ہے، میں نے نقصان کے بدلے اپنا ایک ایسا مملوکہ بوڑھے کے پاس رہن رکھ دیا ہے، جو عجیب و غریب صفات کا حامل ہے۔ بات تو صرف سلائی کی ہے کہ وہ رہن کے طور پر اس نے بوڑھے کے پاس رکھی، لیکن الفاظ ایسے ہیں کہ وہ غلام پر بھی صادق آرہے ہیں کہ وہ رہن میں رکھا گیا ہے۔ قاضی صاحب کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ معاملہ کیا ہے، تو دونوں سے کہا: یا تو معاملے کی صحیح وضاحت کرو؛ ورنہ پھر یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ لڑکا آگے بڑھا اور اس نے سات شعروں میں وضاحت کی۔ کہا: میں نے بڑے میاں سے کپڑا سینے کے لئے سوئی لی تھی، دھاگہ

کھینچتے وقت اس کا نکو امیرے ہاتھ سے ٹوٹ گیا۔ اب میں بڑے میاں کو قیمت دیتا ہوں، مگر وہ کہتے ہیں کہ یا تو اسی جیسی سوئی لاؤ یا پھر اچھی قیمت ادا کرو۔ اور اس نے میری سرمہ کی سلائی اپنے پاس بطور رہن رکھ لی ہے، جس کی وجہ سے میری آنکھ بے سرمہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو رہی ہے۔ میرے اندر اتنی گنجائش نہیں کہ سلائی کو چھڑا سکوں۔

اب بڑے میاں اٹھے اور نو شعروں میں انھوں نے اپنی حالت بیان کی اور کہا: اگر گنجائش ہوتی، تو میں اُسے معاف کر دیتا، اس کی سلائی اُسے واپس کر دیتا، لیکن میری مالی حالت اس سے بھی پتلی ہے۔ پس ہم دونوں کی حالت، مالی کمزوری کے اعتبار سے برابر ہے: اس لیے آپ ہم پر نظر کیجئے، ہمارا فیصلہ کیجئے اور ہم پر نظر کرم فرمائیے۔ قاضی نے دونوں کا بیان سنا، دونوں کی فصاحت سے بڑا متاثر ہوا اور ایک دینار نکال کر کہا: یہ لو، اسے تقسیم کر لو اور جھگڑا ختم کرو۔ بوڑھے نے دینار ایک دم سے اچک لیا اور بولا: قاضی نے ہم پر جو یہ احسان کیا ہے، تو اُدھا تو اس میں میرا ہے ہی، اور دوسرا اُدھا جو تیرا حصہ ہے، وہ بھی میرا ہو گیا سوئی کے تادان میں اور میں اس میں حق بجانب ہوں؛ لہذا اپنی سلائی لو اور جھگڑا ختم کرو۔ لڑکے کو سلائی کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔ لڑکے کو بوڑھے کی اس حرکت سے غم ہوا۔ قاضی نے لڑکے کے غم کو دور کرنے کے لیے مزید چند روہم دیئے اور کہا: جاؤ، آئندہ اس قسم کے مقدمات لے کر کچھری میں نہ آنا، کیوں کہ میرے پاس تادان کے لیے دیناروں کی تھیلی نہیں ہے۔ چنانچہ دونوں خوشی خوشی تعریف کرتے ہوئے روانہ ہو گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد قاضی صاحب کو خیال آیا کہ شاید یہ فریب تھا، اس لئے انھیں دوبارہ بلایا اور کہا: تم مجھ سے اپنا واقعہ صحیح بیان کرو، تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ چنانچہ بوڑھے نے آگے بڑھ کر سات شعروں میں کہا: میں ابو زید سرو جی ہوں، یہ میرا بیٹا ہے، نہ تو اس نے میری سوئی لی ہے اور نہ میں نے اس کی سلائی رہن رکھی ہے۔ اس طرح کا فریب کر کے میں لوگوں سے رقم وصول کرتا ہوں۔ قاضی صاحب نے اسے تنبیہ کی اور کہا: آئندہ حاکموں کے ساتھ اس طرح کی دھوکے بازی نہ کرنا، حاکموں کی طاقت سے ڈرنا چاہئے؛ کیونکہ ہر حاکم معاف نہیں کرتا۔ پس ابو زید قاضی سے آئندہ دھوکا نہ دینے کا وعدہ کر کے اس طرح رخصت ہوا کہ مکاری اس کی پیشانی سے ٹپک رہی تھی۔

اس مقالے میں کل تیس (۲۳) اشعار ہیں۔



الْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ: "الْمَعْرِيَّةُ"

آٹھواں مجلس واقعہ شہر "مَعْرَةَ" کی طرف منسوب ہے

الْمَعْرِيَّةُ: منسوب إلى مَعْرَةَ - مَعْرَةَ: ملك شام كاليك شہر ہے، جو جبلِ نعمان کے دامن میں واقع ہے، اُس کی طرف نسبت کر کے اس مقالے کا نام رکھا گیا "الْمَعْرِيَّةُ"۔

أَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ قَالَ: رَأَيْتُ مِنْ أَعَاجِبِ الزَّمَانِ، أَنْ تَقَدَّمَ حَضَمَانَ إِلَى قَاضِي مَعْرَةَ النُّعْمَانَ، أَحَدَهُمَا قَدْ ذَهَبَ مِنْهُ الْأَطْيَانُ، وَالْآخَرُ كَأَنَّهُ قَضِيبُ الْبَانِ. فَقَالَ الشَّيْخُ — أَيْدَ اللَّهِ الْقَاضِي، كَمَا أَيْدِي بِهِ الْمُتَقَاضِي — إِنَّهُ كَانَتْ لِي مَمْلُوكَةٌ رَشِيقَةُ الْقَدِّ، أَسِيلَةُ الْخَدِّ، صَبُورٌ عَلَى الْكَدِّ، تَحَبُّ أحيانًا كَالنَّهْدِ، وَتَرْفُقُ أَطْوَارًا فِي الْمَهْدِ، وَتَجِدُ فِي تُمُوزٍ مَسَّ الْبُرْدِ، ذَاتَ عَقْلِ وَعِنَانٍ، وَحَدَّ وَسِنَانٍ، وَكَفَّ بِنَانٍ، وَقَمَّ بِلَا أَسْنَانَ؛ تَلْدَغُ بِلِسَانٍ نَضَائِضَ، وَتَرْفُلُ فِي ذَيْلِ فَضْفَاضِ، وَتُجَلِي فِي سَوَادِ وَبِيَاضِ، وَتُسْقَى وَلَكِنْ مِنْ غَيْرِ حَيَاضِ، نَاصِحَةٌ خَدَعَةٌ، حُبَاةٌ طُلَعَةٌ، مَطْبُوعَةٌ عَلَى الْمَنْفَعَةِ، وَمَطْبُوعَةٌ فِي الضُّيْقِ وَالشَّعَةِ، إِذَا قَطَعْتَ وَصَلْتَ، وَمَتَى فَصَلْتَهَا عَنْكَ أَنْفَصَلْتَ، وَطَالَمَا خَدَمْتِكَ فَجَمَلْتَ، وَرُبَّمَا جَنَّتْ عَلَيْكَ، فَالَمْتُ وَمَلَمْتُ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے خبر دی کہا کہ: میں نے عجائباتِ زمانہ میں سے یہ بات دیکھی کہ دو جھگڑنے والے شہر "مَعْرَةَ النُّعْمَانَ" کے قاضی کے پاس آئے، ان میں سے ایک ایسا تھا جس کی دونوں اچھی چیزیں جا چکی تھیں (خواہشِ طعام اور شہوتِ نفس یعنی بوڑھا ہو گیا تھا) اور دوسرا ایسا جیسے درخت بان کی شاخ (یعنی بالکل جوان) تو بوڑھے نے کہا: — خدا قاضی کی اسی طرح مذہب فرمائے جیسا کہ ان (قاضی) کے ذریعے فیصلہ چاہنے والے کی مدد کرتا ہے — بات یہ ہے کہ میری ایک ایسی مملوکہ تھی، جس کا قد حسین تھا، رخسار ملائم تھے، جو محنت میں بے حد صبر کرتی تھی، کبھی خوبصورت گھوڑی کی طرح

اچھل کر چلتی تھی اور کبھی گہوارے میں سوجاتی تھی، وہ ماہ تموز (جولائی) میں بھی سردی کی لگن محسوس کرتی تھی یعنی مزاج کی ٹھنڈی تھی (دوسرا ترجمہ: وہ ماہ تموز میں سوہان کی رگڑ پاتی تھی) وہ عقل والی اور اطاعت والی تھی، وہ تیزی اور دھار والی تھی، وہ انگلیوں میں ملی ہوئی ہتھیلیوں والی تھی (یادہ ایسی سلائی والی تھی جو خیاط کی انگلیوں سے ہوتی ہے) وہ بے دانتوں کا منہ رکھتی تھی، وہ چلتی ہوئی زبان سے ڈس لیتی تھی اور کشادہ دامن (کپڑوں) میں مٹکتی تھی، سفیدی اور سیاہی میں جلوہ گر ہوتی تھی، اُسے پانی پلایا جاتا تھا؛ لیکن حوض سے نہیں، وہ ہمدرد تھی (یادہ سینے والی تھی) انتہائی دھوکے باز، بڑی پردہ نشین اور بہت سامنے آنے والی تھی۔ وہ منفعت ہی کے ساتھ پیدا کی گئی تھی (وہ فائدے ہی کے لیے بنائی گئی تھی) وہ تنگی اور کشادگی میں فرمانبردار تھی۔ اگر تم قطع تعلق کرو، تو وہ تعلق قائم کرے (اگر تم کاٹو تو وہ جوڑے) اور جب تم اُسے اپنے سے علیحدہ کرو، تو وہ علیحدہ ہو جائے۔ اس نے بسا اوقات تمہاری خدمت کی، تو بہترین کی اور بعض دفعہ تمہاری خلاف ورزی کی، تو تکلیف پہنچائی۔ اور تڑپا دیا۔

تحقیق: اَعَا جِنِبٌ: واحد: اُعْجُوْبَةٌ: حیرت انگیز چیز۔ عَجِبَ مِنْهُ عَجَبًا (س) حیرت کرنا۔

تَقَدَّمَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ آیا۔ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ تَقَدُّمًا (تعلل) کسی کے پاس آنا۔

خَصْمَان: تشبیہ، واحد: خَصْمٌ: جھگڑنے والا۔ جمع: خُصُومٌ۔ خَصِمَ خَصْمًا (س) لڑنا، جھگڑنا۔

مَعْرَةُ النُّعْمَان: ”معرہ“ شہر کا اور نعمان ایک پہاڑ کا نام ہے؛ جس کے دامن میں شہر ”معرہ“ واقع ہے، قرب کی وجہ سے معرہ کی اضافت نعمان کی طرف کر دی گئی۔

معرہ النعمان: نام کے دو شہر ہیں: (۱) مشہور یہ ہے کہ یہ شہر حلب اور حماة کے درمیان ہے۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر مشہور صحابی یہاں سے گزر رہے تھے، اس جگہ پر ان کے بیٹے کی وفات ہو گئی، آپ نے بیٹے کو شہر معرہ کے قریب پہاڑ کے دامن میں دفن کر دیا، جس کی بنا پر اس پہاڑ کو نعمان کہا جانے لگا اور اس پہاڑ کی طرف نسبت کر کے شہر کو ”معرہ النعمان“ کہا جانے لگا۔

(۲) بعض کہتے ہیں کہ معرہ عراق میں شہر بغداد کے قریب ایک شہر ہے، جسے نعمان بن منذر غسانی نے بسایا تھا؛ اسی کی طرف نسبت کر کے معرہ النعمان کہا جانے لگا۔

أَطْيَبَان: تشبیہ، دو عمدہ چیزیں، مراد: خواہش طعام اور شہوت نفس یعنی خواہش جماع (۲) یا مراد:

دانت اور کالے بال (۳) یا مراد: نیند اور شہوت نفس (۴) یا چربی اور جوانی۔ ذَهَابُ الْأَطْيَبَيْنِ سے کنایہ ہے بڑھاپے کا۔ واحد: أَطْيَبٌ: اسم تفضیل، زیادہ اچھا۔ زیادہ خوشگوار۔ طَابَ الشَّيْءُ طَيِّبًا وَطَيِّبَةً

(ض) پاکیزہ ہونا۔ اچھا اور خوشگوار ہونا۔ عمدہ ہونا۔ مزیدار ہونا۔

فَضِيْبٌ : شاخ۔ جمع: فُضْبَانٌ۔ قَضْبَةٌ قَضْبًا (ض) کاٹنا، شاخ کو قَضِيْبِ اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ کاٹی جاتی ہے۔ بَسَانٌ : ایک لہبارخت جس کے پتے بید کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ اس کے بیج سے خوشبودار تیل نکلتا ہے، لہبائی میں معشوق کے قدر و قامت کو اس کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔ واحد: بَانَةٌ۔

أَيْدٌ : ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مدد کی۔ أَيْدَةٌ تَأْيِيْدًا : مضبوط بنانا۔ تائید کرنا۔ طاقت بہم پہنچانا۔ مُتَقَاضِيٌّ : اسم فاعل، فیصلہ چاہنے والا۔ مُتَقَاضِيٌّ (تفاعل) فیصلہ چاہنا۔ انصاف چاہنا۔

مَمْلُوْكَةٌ : اسم مفعول مؤنث، مملوکہ شے، باندی، مراد: سونئی۔ مَمْلَكَةٌ مَمْلِكًا وَمَمْلِكًا (ض) مالک ہونا۔ رَشِيْقَةٌ : خوشنما۔ اسم فاعل مؤنث۔ رَشِقٌ رَشَاقَةً (ک) خوبصورت ہونا۔ خوش قامت ہونا۔

قَدٌّ : قدر، مناسب لہبائی۔ جمع: أَقْدٌ وَقُدُوْدٌ وَقِدَادٌ۔ رَشِيْقَةُ الْقَدِّ : حسین قد والی۔

أَسِيْلَةٌ : ستواں، نلام۔ صِنْدٌ صِفْتٌ۔ أَسْلٌ أَسَالَةً (ک) وَأَسِيْلٌ أَسْلًا (س) چکنا اور ملائم ہونا۔ ستواں ہونا۔ خَدٌّ : رخسار۔ جمع: خُدُوْدٌ۔ أَسِيْلَةُ الْخَدِّ : نرم رخسار والی۔

صَبُوْرٌ : اسم مبالغہ، بہت صبر کرنے والی، انتہائی جفاکش۔ صَبِرَ عَلَى الْأَمْرِ صَبْرًا (ض) صبر کرنا۔ برداشت کرنا۔ كَدٌّ : محنت، مشقت۔ كَدٌّ كَدًّا (ن) محنت کرنا۔

تَخْبٌ : مضارع واحد مؤنث غائب، وہ کود کر چلتی ہے۔ خَبٌ خَبًا وَخَبِيْبًا (ن) کود کر چلنا۔ تیز چلنا۔ أَحْيَانًا : یا اَظْوَارًا، کبھی کبھی۔ جِنِيْنًا يَاطُوْرًا : کبھی۔ نَهْدٌ : خوبصورت گھوڑی۔ جمع: نُهُوْدٌ۔

تَرَقَّدٌ : مضارع واحد مؤنث غائب، وہ سو جاتی ہے۔ رَقَدَ رَقُوْدًا (ن) سونا۔ آرام کرنا۔

مَهْدٌ : بچہ کا گہوارہ، بچوں کا جھولا۔ جمع: مَهُوْدٌ۔ مَهْدُ الْفِرَاشِ مَهْدًا (ف) بستر بچھانا۔

تَمُوْزٌ : تَمُوْزٌ (بتشديد الميم وتخفيفها) ایک رومی مہینے کا نام، جو مطابق ہے ماہ جولائی کے۔ اس میں سخت گرمی ہوتی ہے۔ مَسٌّ : لگن۔ مصدر از مَسَّ الشَّيْءُ مَسًّا (ن، س) لگنا۔

بَرُوْدٌ : سردی (۲) سوہان۔ گھسنے کا آلہ۔ ریتی۔ بَرَدٌ بَرْدًا وَبَرُوْدًا (ن) ٹھنڈا ہونا (۲) لوہے کو ریتی سے گھسنا یا سوہان پر رکھنا۔ وَتَجَدُّ فِي تَمُوْزٍ مَسَّ الْبَرْدِ : اگر یہاں باندی مراد ہو، تو مطلب یہ ہے

کہ باندی کے مزاج میں ٹھنڈک ہے، وہ ماہ تموز جیسے گرمی کے مہینے میں بھی سردی محسوس کرتی ہے۔ اور اگر سونئی مراد ہے (جیسا کہ واقعہ ایسا ہی ہے) تو مطلب یہ ہے کہ وہ سونئی ماہ تموز میں ریتی پر رگڑی جاتی ہے؛ تاکہ اس کی نوک تیز رہے اور کند نہ ہو۔

ذات: ذُو: کا مؤنث۔ بمعنی: والی۔ عَقْل: عقل، سمجھ (۲) گرہ، بندھ، جمع: عَقُول۔ عَقْلٌ عَقْلًا (ض) سمجھنا۔ وَعَقْلٌ الْبَعِيزُ: گرہ یا بندھ لگانا۔ باندھنا۔

عِصَانٌ: لگام، مراد: دھاگہ۔ ذَاتِ عِصَانٍ: لگام والی، یعنی فرمانبردار، اطاعت والی (۲) دھاگے والی۔ ذَاتِ عَقْلٍ وَعِصَانٍ: مطلب یہ ہے کہ وہ باندی عقل والی اور لگام والی یعنی فرمانبردار ہے۔ اور اگر سوئی مراد ہو تو مطلب یہ ہے کہ وہ سوئی عقل والی یعنی گرہ لگانے والی اور لگام والی یعنی دھاگے والی ہے۔

حَدٌّ: غصہ کی تیزی (۲) دھار۔ جمع: حُدُوذٌ۔ حَدُّ السِّيفِ حَدًّا (ن) دھار رکھنا۔ تیز کرنا۔

مِصْنَانٌ: نیزے کا پھل، نوک، دھار (۲) دھار رکھنے اور تیز کرنے کا اوزار۔ جمع: اَمِصْنَةٌ۔ مِصْنٌ السَّكِّينِ مِصْنَانٌ (ن) تیز کرنا۔ ذَاتِ حَدٍّ وَمِصْنَانٍ: باندی مراد لینے کی صورت میں مطلب یہ ہے کہ وہ باندی طبیعت میں دھار کی سی تیزی رکھتی تھی یعنی طبیعت کی بہت تیز تھی۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ وہ سوئی تیز نوک والی تھی۔

كُفٌّ: پھیل یا ہاتھ (۲) باریک سلائی۔ كُفُّ الثَّوْبِ كُفًّا (ن) سینا، کپڑے کو پڑنا۔ بخیہ کرنا۔

بِنَانٌ: ب بمعنی مَنَعٌ، یا بمعنی مَنٌ۔ بِنَانٌ: انگلیوں کے سرے، پوروے۔ مجازاً: انگلیاں۔ واحد: بِنَانَةٌ۔ ذَاتِ كُفٍّ بِنَانٍ: باندی مراد لینے کی صورت میں معنی ظاہر ہیں کہ وہ کام بخوبی انجام دیتی تھی۔ اور اگر سوئی مراد ہو، تو مطلب یہ ہے کہ ہاتھ کے پورووں سے پکڑ کر اس سے کپڑے سے جاتے تھے۔

فَمٌّ: منہ۔ جمع: اَفْوَاهٌ (۲) سوئی کا ناکہ۔ اَسْنَانٌ: واحد: مِصْنٌ۔ دانت۔

فَمٌّ بِلا اَسْنَانٍ: مطلب یہ ہے کہ وہ باندی شرم و حیا کی وجہ سے کسی کے سامنے ہنستی نہیں تھی کہ اس کے دانت ظاہر ہوں؛ گو یادہ بغیر دانت والی تھی۔ اور اگر سوئی مراد ہے تو پھر مطلب یہ ہے کہ وہ سوئی ناکے والی تھی، جس میں دانت نہیں ہوتے۔

تَلَدُّغٌ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ ڈس لیتی ہے۔ لَدَغٌ لَدَغًا (ف) ڈنک مارنا۔ ڈسنا۔

نَضْنَضٌ: انتہائی متحرک، ہلتی رہنے والی۔ تیز طرار۔ نَضْنَضٌ: دراصل اس سانپ کو کہتے ہیں، جو ایک جگہ نہ ٹھہرتا ہو، یا زبان کو بہت زیادہ ہلاتا ہو۔ نَضْنَضٌ لِسَانُهُ (باب بَغْفَرَةٌ) زبان کو ہلاتے رہنا۔ تَلَدُّغٌ بِلِسَانٍ نَضْنَضٌ: مطلب یہ ہے کہ وہ باندی اپنی میٹھی بول چال سے دلوں کو زخمی کر دیتی تھی۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ سوئی سے کپڑا سینے وقت کبھی ہاتھ زخمی ہو جاتا تھا۔ سوئی کی نوک کو نَضْنَضٌ سانپ کی زبان کے ساتھ تشبیہ اس لیے دی ہے کہ سوئی بھی کپڑا سینے وقت

اس کی زبان کی طرح حرکت کرتی رہتی ہے۔

تَرَفُلٌ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ مٹکتی ہے۔ رَفَلَ رَفْلًا (ن) اتر آ کر چلنا۔ مٹک کر چلنا۔
تَرَفُلٌ فِي ذَيْلِ فَضْفَاضٍ: مطلب یہ ہے کہ وہ باندی ڈھیلے ڈھالے لباس میں ناز و انداز سے چلتی تھی۔ اور اگر سوئی مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ ڈھیلے ڈھالے کپڑے اس سے سے جاتے تھے۔
فَضْفَاضٌ: ڈھیلا ڈھالا۔ کشادہ۔ فَضْفَضٌ فَضْفَضَةٌ (باب بَغْثَةٌ) کشادہ کرنا۔ کشادہ ہونا۔
تَجَلَّى: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ جلوہ گر ہوتی ہے۔ جَلَا جَلَاءً (ن) ظاہر ہونا۔ واضح ہونا (۲) ظاہر کرنا واضح کرنا (لازم و متعدی)۔ تَجَلَّى فِي سَوَادٍ وَبَيَاضٍ: مطلب یہ ہے کہ وہ باندی کبھی سفید لباس پہنتی تھی اور کبھی کالا لباس۔ یا وہ سوئی کبھی کالا کپڑا سیتی تھی اور کبھی سفید۔ یا کبھی وہ کالے دھاگے میں ظاہر ہوتی ہے اور کبھی سفید دھاگے میں۔

تُسْقَى: مضارع مجہول واحد مؤنث غائب، اُسے پانی پلایا جاتا ہے۔ سَقَاهُ سَقِيًّا (ض) پانی پلانا۔
جِيَاضٌ: واحد: حَوْضٌ: پانی جمع ہونے کی جگہ (۲) تالاب (۳) داش بیسن۔ حَاضِ الْمَاءِ حَوْضًا (ن) پانی جمع کرنا۔ گھیرنا۔ تُسْقَى مِنْ غَيْرِ جِيَاضٍ: مطلب یہ ہے کہ وہ باندی پانی پیتی تھی؛ مگر حوض سے نہیں اس لیے کہ حوض کا پانی مکدر ہوتا ہے۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ لوہار سوئی بناتے وقت اس کو آگ میں خوب گرم کرتا ہے، پھر اس کو پانی میں ڈبواتا ہے، تاکہ وہ سخت ہو جائے، حوض میں نہیں۔ یا مطلب یہ ہے کہ خیاط اس کو پیشانی کے پسینے سے صاف کرتا ہے نہ کہ حوض سے۔

نَاصِحَةٌ: اسم فاعل مؤنث، ہمدرد (۲) بخیر کرنے والی۔ سِنِّهِ وَالِيٌّ۔ نَاصِحَةٌ نَصْحًا (ف) نَصِيحَتٌ کرنا۔ ہمدردی کرنا۔ نَصَحَ الثَّوْبَ نَصْحًا: کپڑا سینا۔ کپڑے وغیرہ کی عمدہ سلائی کرنا۔ باندی مراد لینے کی صورت میں پہلے معنی مراد ہوں گے اور سوئی مراد لینے کی صورت میں دوسرے معنی۔

خَذَعَةٌ: اسم مبالغہ، انتہائی دھوکے باز۔ خَذَعَهُ خَذَعًا وَخَذَعَةً (ف) دَهَكَ دَايِنًا فریب دینا۔ چال چلنا۔ باندی مراد لینے کی صورت میں معنی ظاہر ہیں اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ وہ درزی کو بہت دھوکا دیتی ہے، چنانچہ کبھی اوپر کے کپڑے کو سی دیتی ہے اور نیچے کے کپڑے کو چھوڑ دیتی ہے۔

خَبَاءَةٌ: اسم مبالغہ، پردہ باز، بہت چھپانے والی، بڑی ہی پردہ نشین۔ خَبَأَ الشَّيْءُ خَبْنًا (ف) چھپانا۔
طَلَعَةٌ: اسم مبالغہ، بہت نکلنے والی، بہت بے پردہ رہنے والی۔ طَلَعَ طَلُوعًا (ن) طُلُوعٌ ہونا۔
نُكِّلْنَا باندی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ وہ کبھی باپردہ رہتی ہے یعنی گھر میں چھپی بیٹھی رہتی ہے اور

کبھی خدمت کے لیے ظاہر ہوتی ہے۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ وہ کبھی کپڑے کے اندر چھپ جاتی ہے اور کبھی درزی کے ہاتھ میں ظاہر ہوتی ہے۔

مَطْبُوعَةٌ: اسم مفعول مؤنث، پیدا کی ہوئی، ڈھالی ہوئی۔ بنائی ہوئی۔ طَبَعَهُ طَبْعًا (ف) پیدا کرنا، بنانا، ڈھالنا۔ عَلَى بمعنی مَعَ۔ مَنْفَعَةٌ: فائدہ، نفع، جمع: مَنْفَعٌ۔

مِطْوَاغَةٌ: اسم مبالغہ، انتہائی فرما نیر دار۔ جمع: مِطَاوِغٌ۔ طَاعَ طَوْعًا (ن) فرما نیر دار ہونا۔ الصُّيُفِيُّ: تنگی، عسرت و تنگدستی۔ ضَاقَ ضَيْقًا وَضَيْقًا (ض) تنگ ہونا۔

السَّعَةُ: کشادگی، وسیع وسیع سعة (س) کشادہ ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ باندی تنگی اور کشادگی ہر حال میں خدمت کرتی ہے۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ جب اسے کپڑے میں داخل کرتے ہیں، تو وہ داخل ہو جاتی ہے؛ خواہ وہ جگہ کشادہ ہو یا تنگ، اور خواہ کپڑا باریک ہو یا موٹا۔

قَطَعَتْ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے قطع تعلق کیا۔ قَطَعَهُ قَطْعًا (ف) کاٹنا (۲) قطع تعلق کرنا۔

وَصَلَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے تعلق قائم کیا۔ وَصَلَّهُ وَصَلًا وَصَلَةً (ض) ملانا۔ جوڑنا (۲) تعلق قائم کرنا۔ باندی مراد ہو، تو مطلب یہ ہے کہ جب تو قطع تعلق کرے تو وہ تعلق قائم کرتی ہے، اور اگر سوئی مراد ہو، تو مطلب یہ ہے کہ جب تو کپڑے کو پھاڑ ڈالے، تو وہ سی کر جوڑ دیتی ہے۔

فَصَلَّتْ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے علیحدہ کیا، فَصَلَّهُ عَنْ كَذَا فَصْلًا (ض) جدا کرنا۔ علیحدہ کرنا۔

انْفَصَلَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ علیحدہ ہو گئی۔ انْفِصَالًا (انفصال) جدا ہونا۔ علیحدہ ہونا۔ باندی کے اعتبار سے معنی ظاہر ہیں۔ اور اگر سوئی مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ جب اس کو سوئی دان میں رکھنا چاہیں، تو وہ جدا ہو جاتی ہے۔

جَمَلَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے بہترین کی۔ تَجَمَّيْلٌ: عمدہ اور بہتر بنانا۔ خو لی صورت بنانا۔ باندی کے اعتبار سے معنی ظاہر ہیں۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ جب اس سے سینے کا کام لیں، تو وہ کپڑے کو اچھی طرح سی دیتی ہے۔

رُبَّمَا وَ رُبَّمَا: بعض دفعہ۔ بعض اوقات۔ بسا اوقات۔ شاید۔ ممکن ہے۔

جَنَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے خلاف ورزی کی۔ جَنَى عَلَيْهِ جَنَاحًا (ض) نافرمانی کرنا۔

الْمَتَّ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے تکلیف پہنچائی۔ الْمَةُ إِنْلَاغًا (انفال) تکلیف پہنچانا۔

مَلَمَّتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے تڑپا دیا۔ مَلَمَلْتُ فُلَانًا مَلْمَلَةً (باب بَغْتَرَةٌ) بے چین

بنانا۔ تڑپا دینا۔ باندی لینے کی صورت میں تو معنی ظاہر ہیں، اور سوئی مراد لینے کی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ بسا اوقات کپڑے سیتے وقت ہاتھ میں چبھ جاتی ہے تو تڑپا دیتی ہے۔

وَإِنْ هَذَا الْفَتَى اسْتَحَدَ مِنْهَا لِعَرَضٍ، فَأَخْدَمْتَهُ إِثَابًا بِلَاعَوْضٍ، عَلَيَّ أَنْ يُجْتَنِيَ نَفْعَهَا، وَلَا يَكْلَفَهَا إِلَّا وَسْعَهَا، فَأَوْلَجَ فِيهَا مَتَاعَهُ، وَأَطَالَ بِهَا اسْتِمْتَاعَهُ، ثُمَّ أَعَادَهَا إِلَيَّ وَقَدْ أَفْضَاهَا، وَبَدَّلَ عَنْهَا قِيَمَةَ لَأَرْضَاهَا. فَقَالَ الْحَدِيثُ: أَمَّا الشَّيْخُ فَأَصْدُقُ مِنَ الْقَطَا، وَأَمَّا الْإِفْضَاءُ فَفَرَطٌ عَنْ خَطَا، وَقَدْ رَهْنَتْهُ عَنْ أَرْضٍ مَا أَوْهَنْتَهُ، مَمْلُوكًا لِي مُتَسَائِبَ الطَّرْفَيْنِ، مُنْتَسِبًا إِلَى الْقَيْنِ، نَقِيًّا مِنَ الدَّرَنِ وَالشَّيْنِ، يَقَارُنُ مَحَلَّهُ سَوَادَ الْعَيْنِ، يُفْشِي الْإِحْسَانَ، وَيُنْشِي الْإِسْتِحْسَانَ، وَيُغْذِي الْإِنْسَانَ، وَيَتَحَامَى الْكَسَانَ، إِنَّ سُودَ جَادٍ، وَإِنْ وَسَمَ أَجَادٍ، وَإِذَا زُوِّدَ وَهَبَ الزَّادُ، وَمَتَى اسْتَزِيدَ زَادَ، لَا يَسْتَقِرُّ بِمَغْنَى، وَقَلَمًا يَنْكِحُ إِلَّا مَثْنَى، يَسْخُو بِمَوْجُودِهِ، وَيَسْمُو عِنْدَ جُودِهِ، وَيُنْقَادُ مَعَ قَرِينَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ طِينَتِهِ، وَيَسْتَمْتَعُ بِزِينَتِهِ؛ وَإِنْ لَمْ يُظْمَعُ فِي لِينَتِهِ. فَقَالَ لَهُمَا الْقَاضِي: إِمَّا أَنْ تَبِينَا وَإِلَّا فَبِينَا، فَابْتَدَرَ الْغَلَامُ، وَقَالَ:

ترجمہ: اور اس لڑکے نے مجھ سے اسے ایک مقصد کے لیے بطور خدمت لیا تھا؛ چنانچہ میں نے اسے وہ بلا عوض دیدی، اس طرح کہ وہ اس سے نفع حاصل کرے اور اس سے صرف اس کی طاقت بھر کام لے؛ لیکن اس نے اس میں اپنا سامان داخل کر دیا، اور اس کے ساتھ اپنی لطف اندوزی کو دیر تک جاری رکھا۔ پھر اس نے مجھ سے اس حال میں لوٹا لیا کہ یہ اسے مفضیلت بنا چکا تھا اور اس کی ایسی قیمت لگائی جس سے میں خوش نہیں ہوں۔ اس پر نوجوان نے کہا کہ جہاں تک بڑے میاں کا تعلق ہے، تو وہ قطا سے بھی زیادہ سچے ہیں؛ لیکن جہاں تک مفضیلت بنانے کا معاملہ ہے، تو وہ غلطی کے باعث ہو گیا۔ حال یہ ہے کہ میں نے ان کے پاس اس شے کے تاوان کے طور پر، جسے میں نے کمزور بنا دیا ہے، اپنا ایک ایسا مملوک رکھ دیا ہے، جس کی دونوں طرفیں یکساں ہیں، جو "قین" کی طرف منسوب ہے۔ میل اور عیب سے پاک ہے، اس کی جگہ آنکھ کی سیاہی کے قریب ہوتی ہے، وہ بھلائی کو عام کرتا ہے اور پسندیدگی کو وجود بخشتا ہے (خوبصورتی پیدا کرتا ہے)، وہ پتلی کو غذا (سرمد) پہنچاتا ہے اور زبان (زوری) سے بچتا ہے۔ اگر اسے سیاہ کر دیا جائے (یا سردار بنا دیا جائے)، تو وہ سخاوت کرتا ہے۔ اگر وہ نشان لگاتا ہے، تو بہترین

لگاتا ہے۔ اگر اُسے تو شہد یا جامل ہے، تو وہ تو شہ کا بہہ کر دیتا ہے اور جب اس سے مزید مانگا جائے، تو اور دیتا ہے، وہ ایک جگہ قرار نہیں پاتا۔ اور ایسا کم ہوتا ہے کہ وہ دو کے بغیر نکاح کرے، وہ اپنی موجودہ شے کی سخاوت کرتا ہے اور اپنی سخاوت کے وقت بلند ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی رفیقہ کا تابع رہتا ہے؛ اگر چہ وہ اس کی جنس سے نہ ہو؛ اس کی زیبائش سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے؛ اگر چہ اس کی نرمی کی خواہش نہیں کی جاتی۔ پھر قاضی نے ان دونوں سے کہا: یا تو تم دونوں حقیقت بیان کرو، ورنہ جدا ہو جاؤ۔ پس لڑکے نے سبقت کی اور کہا:

تحقیق: استخْدَمَ: ناضی، اس نے بطور خدمت لیا۔ استخْدَمَ: خدمت کے لیے مانگنا۔

أَخْدَمْتُ: ناضی واحد متکلم، میں نے برائے خدمت دیدی۔ اِخْدَمْتُ: برائے خدمت دینا۔ خادم دینا۔

عَوَضَ: بدلہ، معاوضہ۔ جَمَعَ: أَعْوَضَ: عَاضَهُ بِكَذَا عَوَضًا (ن) بدلہ دینا۔ معاوضہ دینا۔

يَجْتَنِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ حاصل کرے۔ اِجْتِنَاءُ (افعال) پھل توڑنا، حاصل کرنا۔

لَا يُكَلِّفُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ مشقت نہ ڈالے۔ كَلَّفَهُ أَمْرًا: مشکل کام کا حکم دینا۔

مشقت ڈالنا (۲) پابند بنانا۔ وَسَمِعَ: اسم مصدر، طاقت، قوت۔ وَسَمِعَ سَعَةً وَسَعَةً (س) کشادہ ہونا۔

أَوْلَجَ: ناضی واحد مذکر غائب، اس نے داخل کر دیا۔ أَوْلَجَهُ اِبْنًا جَا (افعال) داخل کرنا۔

أَطَالَ: ناضی واحد مذکر غائب، اس نے لمبا کیا۔ أَطَالَهُ اِبْطَالًا (افعال) دراز کرنا۔

اسْتَمْتَعَ: لطف اندوزی۔ اسْتَمْتَعَ بِكَذَا (استعمال) فائدہ اٹھانا۔ لطف اندوز ہونا۔

أَفْضَى: ناضی واحد مذکر غائب، اس نے مفضضا بنا دیا۔ أَفْضَى اِبْفِضَاءً (افعال) کشادہ کرنا (۲)

عورت کو مفضضا بنا دینا۔ عورت سے خلوت کرنا۔ مَفْضُضَةٌ: وہ عورت جس کے ساتھ خلوت ہوگئی ہو،

بیکارت زائل ہوگئی ہو۔ — اگر باندی مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ اس سے وطی کی اور بہت فائدہ اٹھایا؛

یہاں تک کہ اسے مفضضا بنا دیا اور بیکارت زائل کر دی۔ اور اگر سوئی مراد ہے، تو مطلب یہ ہے کہ سوئی

میں دھاگرڈالا، بہت دن تک فائدہ اٹھایا؛ یہاں تک کہ سوئی کا ناکا توڑ دیا۔

بَدَّلَ: ناضی واحد مذکر غائب، اس نے دی۔ بَدَّلَهُ بَدْلًا (ن) خرچ کرنا، دینا۔

لَا أَرْضِي: مضارع منفی واحد متکلم، میں خوش نہیں ہوں۔ رَضِيَ رِضًى وَرِضَاءً (س) خوش ہونا۔

حَدَّثَ: نوجوان۔ جَمَعَ: أَخْدَاتُ وَحُدُنَائُ: حَدَّثَ حُدُونًا وَحَدَاتًا (ن) نیا ہونا۔ نو عمر ہونا۔

قَطًّا: کبوتر جیسا ایک پرندہ جو اڑنے کے وقت قَطَّاطًا کہتا ہے۔ اور اپنی اس آواز میں اور اپنے قَطَّا

ہونے میں غلام بیانی نہیں کرتا؛ اس لیے سچائی میں ضرب المثل ہے۔ اس کی دود جہیں کہی جاتی ہیں، ایک یہ کہ جب یہ بولتا ہے تو قَطَا قَطَا کہتا ہے، گویا کہ یوں کہتا ہے اَنَا قَطَا، اَنَا قَطَا۔ پس اپنی آواز میں وہ سچا ہوتا ہے، اس لیے سچائی میں ضرب المثل ہو گیا۔ دوسری یہ کہ جہاں پانی ہوتا ہے وہاں قَطَا قَطَا بولتا ہے، گویا کہتا ہے: یہاں آؤ، یہاں آؤ، یہاں پانی ہے اور اس میں وہ سچا ہوتا ہے۔ عرب جب جنگل میں سفر کرتے ہوئے اس کی آواز سنتے، تو سمجھ لیتے کہ اس جگہ پانی ہے؛ اس لیے سچ میں اس پر ندے کو اہل عرب ضرب المثل کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں: فُلَانٌ اَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا: فلاں قَطَا سے زیادہ سچا ہے۔ واحد: قَطَا۔

فَرَطٌ: ناضی واحد کرفغائب، وہ سرزد ہو گیا۔ فَرَطَ الْأَمْرُ عَنْ خَطَا فُرُوطًا (سرزد ہونا۔

عَنْ خَطَا: عَنْ: سببیہ۔ خَطَا: مخفف ہے خَطَاة: کا بمعنی غلطی۔

رَهْنَتْ: ناضی واحد متکلم، میں نے گروی رکھ دیا۔ رَهْنَةُ الشَّيْءِ رَهْنًا (ف) گروی رکھنا۔

أَرَشْتُ: تاوان، بدلہ، نقصان۔ جمع: أَرُوشٌ. أَرَشَهُ أَرَشَانًا (تاوان دینا۔

أَوْهَنْتُ: ناضی واحد متکلم، میں نے کمزور بنا دیا۔ أَوْهَنْتُهُ إِيهَانًا (انحال) کمزور بنانا۔ بودا بنانا۔

مُتَنَاسِبٌ: اسم فاعل، موزوں، مشابہ۔ تَنَاسَبَتْ (تفاعل) دو چیزوں کا یکساں ہونا۔ باہم مشابہ ہونا۔

طَرَفَيْنِ: واحد: طَرَفٌ: کنارہ، یا نسب کی ایک جہت: ماں یا باپ۔ مُتَنَاسِبِ الطَّرَفَيْنِ: وہ شے

جس کے دونوں کنارے یکساں ہوں۔ یا وہ شخص جس کے ماں باپ نسب میں یکساں ہوں (شریف

المنب ہو) اگر غلام مراد ہو، تو مطلب یہ ہوا کہ وہ شریف النسب ہے۔ اور اگر سلائی مراد ہے تو مطلب

یہ ہے کہ اس کی دونوں جانب برابر ہیں، جس طرف سے چاہے ہر مہ لگا سکتے ہیں۔

مُنْتَسِبٌ: اسم فاعل، بمعنی منسوب۔ اِنْتَسَبَ إِلَى فُلَانٍ اِنْتِسَابًا (انتحال) منسوب ہونا۔

قَيْنٌ: قبیلہ بنی اسد کا نام (۲) لوہار۔ جمع: أَقْيَانٌ وَقْيُونٌ۔ پہلے معنی غلام کے مناسب ہیں، اور

دوسرے معنی سلائی کے لحاظ سے ہیں۔

نَقِيٌّ: صیغہ صفت، صاف، پاک۔ جمع: نِقَاءٌ وَأَنْقِيَاءُ، نَقِيٌّ نِقَاءً (س) صاف ہونا۔

ذَرْنٌ: میل کچیل جمع: أَذْرَانٌ. ذَرْنٌ ذَرْنًا (س) میلا ہونا۔ شَيْنٌ: عیب۔ شَانُهُ شَيْنًا (ض) عیب لگانا۔

يُقَارِئُ: مضارع واحد کرفغائب، وہ متصل ہوتا ہے۔ قَارِئُهُ مُقَارِئَةٌ (مفاعلت) ساتھ ہونا، ملنا۔

غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ وہ آنکھ میں جگہ دینے کے لائق ہے یعنی محبوب ہے، اور سلائی

کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ سرمہ لگاتے وقت وہ پتلی سے متصل ہوتی ہے۔

یُفْشِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ عام کرتا ہے۔ اَفْشَاءُ اِفْشَاءً (افعال) پھیلانا، عام کرنا۔

اِحْسَانٌ: حسنِ عمل، حسنِ سلوک، بھلائی۔ اَحْسَنَ اِحْسَانًا (افعال) اچھا کام کرنا۔ نیکی کرنا۔

يُفْشِي اِلْحْسَانَ: غلام کا احسان آقا کی خدمت کے لحاظ سے ظاہر ہے اور سلائی کے اعتبار سے

مطلب یہ ہے کہ وہ میل پچیل کو دور کرتی ہے۔

يُنْشِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ وجود بخشتا ہے۔ اَنْشَأَ الشَّيْءَ اِنْشَاءً (افعال) پیدا کرنا۔

وجود میں لانا۔ — اِسْتَحْسَنَ: پسندیدگی۔ اِسْتَحْسَنَهُ (استعمال) پسند کرنا۔ اچھا سمجھنا۔

يَغْذِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ غذا پہنچاتا ہے۔ اِغْذَاءً (افعال) غذا پہنچانا۔

اِنْسَانٌ: آدمی۔ جمع۔ اِنَاسِيٌّ (۲) آنکھ کی پتلی

غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ اور سلائی کے اعتبار سے یہ ہے کہ

وہ آنکھ کو غذا دیتی ہے اور آنکھ کی غذا سرمہ ہے۔

يَتَحَامَى: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بچتا ہے۔ تَحَامَاةً (تفاعل) بچنا۔ دور رہنا۔

تَحَامَى اللِّسَانُ: غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کی ملامت سے بچتا ہے یعنی خود

ملامت نہیں کرتا یا ایسے کام نہیں کرتا جس سے لوگ اس کی ملامت کریں۔ اور سلائی کے اعتبار سے

مطلب یہ ہے کہ سلائی سے آنکھ میں سرمہ لگاتے ہیں، وہ زبان کے قریب نہیں جاتی۔

سَوَّدَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ سیاہ کر دیا گیا۔ یا وہ سردار بنا دیا گیا۔ سَوَّدَهُ (تفعیل) سیاہ

بنانا۔ مشتق از سَوَّادٌ (س) سیاہ ہونا۔ کالا ہونا (۲) سردار بنانا۔ مشتق از مِبَادَةٌ (ن) سردار بننا۔

جَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سخاوت کی۔ جَادَ بِمَا لِهٖ جَوْدًا (ن) سخاوت کرنا۔

غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ اگر سردار بنا دیا جائے، تو سخاوت کرتا ہے اور سلائی کے اعتبار

سے مطلب یہ ہے کہ سلائی پر سرمہ لگایا جائے تو وہ آنکھ کو دیدیتی ہے۔

أَجَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اچھا بنایا۔ اَجَادَ الشَّيْءَ اَجَادًا (افعال) عمدہ کرنا۔ بہتر بنانا۔ اچھا بنانا۔

وَإِنْ وَبَسَ اَجَادَ: غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ اگر وہ پھول وغیرہ نکالے تو عمدہ نکالے۔

اور سلائی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ آنکھ میں اگر سرمہ سے نشان لگائے تو عمدہ کرے۔

زَوَّدَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، اسے تو شہ دیا گیا۔ زَوَّدَهُ (تفعیل) زور دیا۔ تو شہ دینا۔

وَهَبَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ہبہ کیا۔ وَهَبَ وَهْبًا وَهْبَةً (ض) ہبہ کرنا۔ دینا۔

زَادَ: توشہ سفر۔ زادِ راہ۔ جمع: أَزْوَادٌ وَأَزْوَادٌ. زَادَ زَوْدًا (ن) توشہ سفر تیار کرنا۔ توشہ لینا۔

أَسْتَزِيدُ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، اس سے مزید مانگا گیا۔ اسْتَزَادَ فَلَانًا: مزید طلب کرنا۔

زَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اور دیا۔ زَادَ الشَّيْءُ زِيَادَةً (ض) زیادہ کرنا، بڑھانا۔

غلام کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ جب اسے توشہ دیا جاتا ہے، تو وہ ہبہ کر دیتا ہے اور اگر اس سے

مزید مانگا جاتا ہے، تو وہ اور دے دیتا ہے۔ اور سلائی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ سلائی سرمدانی سے

سرمد لے کر آنکھ کو دیدیتی ہے اور اگر اس سے مزید سرمد طلب کیا جاتا ہے تو وہ اور دے دیتی ہے۔

لَا يَسْتَقَرُّ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ قرار نہیں پاتا ہے۔ اسْتَقَرَّ (استعمال) قرار پانا۔

مَعْنَى: اسم ظرف، منزل، اقامت گاہ۔ جمع: مَعَانٍ. غَنِيَ بِالْمَكَانِ غِنًى وَغِنَاءً (س) قیام کرنا۔

لَا يَسْتَقَرُّ بِمَعْنَى: وہ ایک جگہ قرار نہیں پاتا۔ غلام کے اعتبار سے مطلب ظاہر ہے یعنی وہ ایک جگہ

بیٹھا نہیں رہتا، بلکہ خدمت کے لئے ادھر ادھر دوڑتا پھرتا ہے۔ اور سلائی کے اعتبار سے یہ ہے کہ سلائی

سرمد لگانے کے لیے دونوں آنکھوں میں استعمال کی جاتی ہے۔

قَلَمًا يَنْكُحُ إِلَّا مَفْنَى: مطلب یہ ہے کہ غلام طاقت ور ہے، دو بیوی سے شادی کرتا ہے، اور

سلائی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ اکثر اس کے ذریعے دونوں آنکھوں میں سرمد لگایا جاتا ہے، الایہ

کہ آدمی بھیگا ہو۔

يَسْخُو: مضارع واحد مذکر غائب، وہ سخاوت کرتا ہے۔ سَخَا سَخَاءً (ن) سخاوت کرنا۔

يَسْخُو بِمَوْجُودِهِ: مطلب یہ ہے کہ غلام اپنی موجودہ شے کی سخاوت کر دیتا ہے۔ اور سلائی کے

اعتبار سے یہ کہ سلائی پر جو سرمد ہوتا ہے وہ آنکھ کو دے دیتی ہے۔

يَسْمُو: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بلند ہوتا ہے۔ سَمًا سَمُوًا (ن) بلند ہونا۔ بلند رتبہ ہونا۔

يَسْمُو عِنْدَ جُودِهِ: مطلب یہ ہے کہ سخاوت کے وقت اس کی ہمت بلند ہوتی ہے، اور سلائی کے

اعتبار سے یہ کہ سرمد لگانے کے وقت سلائی آنکھ کی جانب بلند ہوتی ہے۔

يَنْقَادُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تابع رہتا ہے۔ انْقَادٌ لِفُلَانٍ (انفال) تابع دار ہونا۔

قَرِينَةٌ: ساتھی (۲) بیوی (۳) سرمدانی جمع: قَوَائِنُ — طِينَةٌ: مٹی، جنس، فطرت، خمیر۔ جمع: طِينٌ.

وَيَنْقَادُ مَعَ قَرِينَتِهِ: مطلب یہ ہے کہ غلام اپنی بیوی کا فرمانبردار رہتا ہے؛ اگرچہ بیوی اس کی

طبیعت کی نہ ہو۔ اور اگر مراد سلائی ہے تو مطلب یہ ہے کہ وہ سرے دانی کے تابع رہتی ہے؛ خواہ وہ اس کی جس کی نہ ہو۔ مثلاً: سلائی کا بچ کی ہو اور سرے دانی پیتل کی ہو۔

يُسْتَفْتَعُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ **اسْتَفْتَعُ**: فائدہ اٹھانا۔
لَمْ يَطْمَعُ: مضارع مجہول، اس کی خواہش نہیں کی جاتی۔ **طَمِعَ فِيهِ طَمَعًا** (س) خواہش کرنا۔
تُبَيِّنَا: أَيْ: تَبَيَّنَانِ: مضارع تشنیز مذکر حاضر، تم دونوں واضح کرو۔ **أَبَانَهُ إِبَانَةً** (افعال) واضح کرنا۔
بَيْنَا: تشنیز امر حاضر، تم جدا ہو جاؤ، تم دور ہو جاؤ۔ **بَانَ مِنْهُ بَيْنًا وَبَيْنًا** (ش) جدا ہونا۔ دور ہونا۔

- (۱) أَعَارَنِي إِبْرَةَ لِأَرْفُوَ أَطُ ❁ مَا زَاعَفَاهَا الْبَلِي وَسَوَدَهَا
- (۲) فَأَنْخَرَمَتْ فِي يَدِي عَلَى خَطَاءٍ ❁ مِنِّي لَمَّا جَذَبْتُ مِقْوَدَهَا
- (۳) فَلَمْ يَرَ الشَّيْخُ أَنْ يُسَامِحَنِي ❁ بِأَرْشِهَا إِذْ رَأَى تَأْوُدَهَا
- (۴) بَلْ قَالَ هَاتِ إِبْرَةَ تَمَاتِلْهَا ❁ أَوْ قِيمَةَ بَعْدَ أَنْ تُجَوِّدَهَا
- (۵) وَاعْتَاقَ مِئَلِي رَهْنًا لَدَيْهِ وَنَا ❁ هَيْكَ بِهَهَا سُبَّةً تَزْوُدَهَا
- (۶) فَالْعَيْنُ مَرَهَى لِرَهْنِهِ وَيَدِي ❁ تَقْضِرُ عَنْ أَنْ تَفُكَّ مِرْوَدَهَا
- (۷) فَاسْتَبْرَبَذَا الشَّرْحَ غَوْرَ مَنْكَبِي ❁ وَارِثَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ تَعَوَّدَهَا

ترجمہ: ① اس نے مجھے ایک سوئی مانگی دی تھی، تاکہ میں ان پرانے کپڑوں پر نون کروں، جن کو بوسیدگی نے خراب کر دیا ہے اور سیاہ بنا دیا ہے۔ ② پس وہ میرے ہاتھ میں میری غلطی کی وجہ سے جب کہ میں نے اس کا دھاگا کھینچنا، ٹوٹ گئی۔ ③ تو شیخ نے جب اس کے ٹیڑھا ہو جانے (ٹوٹ جانے) کو دیکھا، تو اس کے تادان میں میرے ساتھ نرمی کرنا مناسب نہ سمجھا ④ بلکہ کہا کہ تو اس جیسی سوئی لایا ایسی قیمت جس کو تو بہتر بنائے (اس کی اچھی قیمت دے جو سوئی کی قیمت سے کم نہ ہو) ⑤ اور اس نے میری سلائی اپنے پاس رہن رکھ لی۔ اور آپ کے لیے یہ عیب (بیان کر دینا) جسے اس نے اپنایا ہے کافی ہے۔ ⑥ پس آنکھ اس سلائی کے رہن رکھ دینے کی وجہ سے کوری (بے سرمہ) ہے اور میرا ہاتھ اپنی سلائی چھڑانے سے عاجز ہے۔ ⑦ پس آپ اس بیان سے میری غربت کی گہرائی کا اندازہ کر لیں اور اس شخص پر رحم کریں، جو اس (غربت کا) عادی نہیں ہے (یعنی پہلے سے فقیر نہیں ہے)

تحقیق: أَعَارَ: ماضی، اس نے مانگی دی۔ أَعَارَهُ الشَّيْءُ إِعَارَةً (افعال) عاریتہ دینا، مانگی دینا۔

إِبْرَةٌ: سوئی۔ جمع: إِبْرٌ۔ — أَرْفُو: مضارع واحد متکلم، میں رفو کروں۔ رَفَا الثُّوبَ رَفْوًا (ن) رفو کرنا۔ درست کرنا۔ — أَطْمَارٌ: پھٹے ہوئے کپڑے، پرانے کپڑے۔ واحد: طِمْرٌ۔

عَفَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خراب کر دیا۔ عَفَا الأَثْرَ عَفْوًا (ن) خراب کرنا۔ مٹانا۔ بِلَى: بوسیدگی، پرانا پن۔ بِلَى بِلَى وَبَلَاءٌ (س) بوسیدہ ہونا، پرانا ہونا۔

هَانَدَه: باب سح سے جو مصدر معتل لام ہوتا ہے وہ عموماً بِلَى، قَلَى وغیرہ کے وزن پر آتا ہے۔

سَوَّدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سیاہ بنا دیا۔ سَوَّدَهُ (تفعل) سیاہ بنانا۔

إِنْخَرَمَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ ٹوٹ گئی، اِنْخَرَمَ اِنْخِرَامًا (انفعال) ٹوٹنا۔ — عَلَى: بسیبہ۔

جَذِبْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے کھینچا۔ جَذَبَ الشَّيْءُ جَذْبًا (ض) کھینچنا۔ مائل کرنا۔

مِقْوَدٌ: اسم آلہ، دھاگہ (۲) لگام، جمع: مِقَاوِدٌ۔ قَادَ الدَّابَّةَ قَوْدًا (ن) لگام پکڑ کر آگے آگے چلانا۔

يُسَامِحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ نرمی کرے۔ سَامَحَهُ بِكَذَا (مفاعلت) نرمی کرنا۔

تَأَوَّدٌ: مصدر (تفعل) مڑنا، ٹیڑھا ہونا۔ مجازاً: ٹوٹنا۔

تُمَائِلٌ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ مشابہ ہے۔ مَائِلَةٌ مَمَائِلَةٌ (مفاعلت) مشابہ ہونا۔

تَجَوَّدٌ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو بہتر بنائے۔ جَوَّدَ الشَّيْءُ تَجْوِيدًا (تفعل) عمدہ اور بہتر بنانا۔

إِعْتَاقٌ: ماضی، اس نے رکھ لی۔ اِعْتَاقَهُ عَنْهُ (احتمال) روکنا۔ — مَيْلٌ: سلائی۔ جمع: أَمْيَالٌ۔

نَاهِيكَ: بمعنی: كَافِيكَ، کافی ہے تجھ کو۔ نَاهِي: اسم فاعل، ممانعت کرنے والا۔ روکنے والا (۲) حکم

ایر۔ ییراب۔ آسودہ۔ جمع: نُهَاقَةٌ: یہ مقام مدح میں تعجب کے لیے بولا جاتا ہے، پھر کثرت استعمال کی

وجہ سے ہر نعمت کے موقع پر استعمال کیا جانے لگا۔ نَهَى عَنِ الشَّيْءِ نَهْيًا (ف) روکنا۔ نَهَى مِنَ الشَّيْءِ

نَهَى (س) ضرورت پوری کر لینا۔ اکتفا کرنا۔ بَہَا میں ہا: ضمیر مبہم ہے۔ سُبَّةٌ: بیان ہے۔

سُبَّةٌ: عیب، برائی۔ سَبَّهَ سَبًّا (ن) گالی دینا۔ برا کہنا۔ عیب لگانا۔

تَزَوَّدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اپنا یا تَزَوَّدَ (تفعل) اپنانا، اپنا بنا لینا۔

مَرَّهِي: صفت مشبہ بروزن عطشی: خراب، بے سرمہ۔ مَرَّهَتِ العَيْنُ مَرَّهًا (س) آنکھ کا

کور (سرمہ سے خالی) ہونا۔ عَيْنٌ مَرَّهِي: کوری آنکھ۔ — لِرُوْنِهِ: میں لام بسیبہ ہے۔

تَقْصُرُ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ عاجز ہے۔ قَصَرَ عَنِ الأَمْرِ قُصُورًا (ن) عاجز ہونا۔

تَفَلُّكٌ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ چھڑائے۔ فَكَّ الرُّهْنَ فَكًّا (ن) چھڑانا۔

مِرْوَد: اسم آل، سلائی۔ جمع: مِرَاوِدُ۔ رَادِرُوذًا وِرِيَاذًا (ن) گھومنا۔ آنا جانا۔ سلائی کو مِرْوَدُ: اس لیے کہتے ہیں کہ وہ آنکھ کی طرف آتی ہے اور ہاتھ کی طرف جاتی ہے۔
أَسْبُرُ: امر حاضر، تو اندازہ کر لے۔ سَبْرٌ غَوْزَةٌ سَبْرًا (ن) گہرائی معلوم کرنا۔ حقیقت جانا۔
غَوْزٌ: گہرائی۔ غَارٌ فِي الشَّيْءِ غَوْزًا (ن) گہرائی میں پہنچنا۔
مَسْكَنَةٌ: مصدر میکی، غربت، افلاس۔ سَكَنَ سَكُونَةً وَمَسْكَنَةً (ک) غریب و محتاج ہونا۔
إِزْبٌ: امر واحد حاضر، تو رحم کر۔ رَفِي لُهُ رَفِيًا (ض) رحم کرنا۔ اظہارِ غم کرنا۔
تَعَوَّذٌ: ناضی واحد مذکر غائب، وہ عادی ہے۔ تَعَوَّذَهُ تَعَوَّذًا (تعلل) عادی ہونا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) أَعَارَ: فعل، نون و تاقیہ "ی" ضمیر مفعول بہ اول، اِبْرَةٌ: مفعول بہ ثانی، لام کنی (اس کے بعد اُنْ: تائبہ مقدر ہوتا ہے) أَزْفُو: فعل بافاعل، أَطْمَأَنَّا: موصوف، عَفَا: فعل، هَأْ: ضمیر مفعول بہ، الْبَلِي: فاعل، عَفَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، سَوَّدَهَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف۔
 معطوف علیہ با معطوف صفت۔ أَطْمَأَنَّا: موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔ أَزْفُو: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا أَعَارَ کے۔ أَعَارَ: فعل اپنے فاعل دونوں مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) فَا: جزا ایہ، إِنخَرَمَتْ: فعل بافاعل، فِي يَدِي: متعلق اول۔ عَلَى: حرف جار، حَطَا: موصوف۔ مَنِي: متعلق ہوا گسائین کے۔ گسائین: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، حَطَا: موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ثانی ہوا إِنخَرَمَتْ کے۔ إِنخَرَمَتْ: فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جزا مقدم۔ لَمَّا: حرف شرط، جَذَبَتْ: فعل بافاعل، مِفْوَدَهَا: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط مؤخر۔ شرط اپنی جزا مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۳) فَا: تفریعیہ، لَم يَر: فعل، الشَّيْخُ: فاعل، أَنْ: مصدریہ، يُسَامِحُ: فعل بافاعل، نُونٌ و تاقیہ "ی" ضمیر مفعول بہ، بِأَرْشَهَا: متعلق۔ إِذْ: ظرفیہ مضاف، رَأَى: فعل بافاعل، تَأَوَّذَهَا: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ۔
رَأَى: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ۔ إِذْ: ظرفیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔
يُسَامِحُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ۔ لَم يَر: فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) بَلَّ: برائے اضراب، قَالَ: فعل بافاعل، قَوْل، هَات: اسم فعل بمعنی امر حاضر اس میں ضمیر اَنْتَ: فاعل، اِبْرُوْة: موصوف، تَمَّا ثَلَمَهَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ اِبْرُوْة: موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، اَوْ: حرف عطف، قِيَمَةُ: معطوف، معطوف نالیہ با معطوف مفعول بہ، هَات: کا۔ بَعْدُ: ظرف مضاف، اَنْ: مصدریہ، فُجُوْدٌ: فعل بافاعل، هَا: ضمیر مفعول بہ (جو راجع ہے قِيَمَةُ کی طرف) جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مضاف الیہ۔ بَعْدُ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، هَات: اسم فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ۔

(۵) واو: حرف عطف، اِعْتَنَقَ: فعل بافاعل، مِيلِي: مرکب اضافی ہو کر میتر، وَهْنًا: میتر۔ میتر تیز سے مل کر مفعول بہ، لَدَيْهِ: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ، اِعْتَنَقَ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف علیہ واو: حرف عطف، نَاهِي: اسم فاعل مضاف، كَ: ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر قائم مقام مبتدا۔ بَا: زائدہ، هَا: ضمیر میتر، سُبَّةٌ: موصوف، تَزَوَّذَهَا: فعل بافاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت۔ موصوف یا صفت تیز۔ میتر تیز سے مل کر قائم مقام خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر معطوف، معطوف نالیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

فائدہ: نَاهِيكَ: کی دوسری ترکیب اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ نَاهِيكَ: مرکب اضافی ہو کر خبر مقدم۔ اور بِهَا سُبَّةٌ تَزَوَّذَهَا: مذکورہ بالا ترکیب کے ساتھ مبتدا مؤخر۔

(۶) فَا: تفریعیہ، اَلْعَيْنُ: مبتدا، مَرَّهِي: صفت مشبہ، اِلْرَهْنَةُ: متعلق ہو امر مَرَّهِي کے۔ مَرَّهِي: صفت مشبہ اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا، خبر سے مل کر معطوف نالیہ، واو: حرف عطف، يَدِي: مرکب اضافی ہو کر مبتدا تَقْصُرُ: فعل بافاعل، عَنَ: حرف جار، اَنْ: مصدریہ، تَقْلُكُ مِرْوَدَهَا: جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا تَقْصُرُ کے۔ تَقْصُرُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر معطوف، معطوف نالیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

(۷) فَا: تفریعیہ، اُسْبِرُ: فعل بافاعل، بَا: حرف جار، ذَا: اسم اشارہ، اَلشَّرْحُ: مشار الیہ۔ اسم اشارہ مشار الیہ سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اُسْبِرُ کے۔ غَدُوْرٌ مَسْكِنَتِي: ترکیب اضافی مفعول بہ، اُسْبِرُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف نالیہ، واو: حرف عطف، اِزْبُتْ: فعل بافاعل، اِلَام: حرف جار، مَنَ: اسم موصول، لَمْ يَكُنْ: فعل ناقص، اِسْ: ضمیر اسم، تَعَوَّذَهَا: فعل اپنے فاعل، اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اِزْبُتْ کے۔ اِزْبُتْ: فعل اپنے

فائل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف سایہ یا معطوف جملہ معطوف ہوا۔

فَأَقْبَلَ الْقَاضِي عَلَى الشَّيْخِ، وَقَالَ: إِنَّهُ بَغَيْرِ تَمْوِينِهِ، فَقَالَ:

- (۱) أَقْسَمْتُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمَنْ ❀ ضَمَّ مِنَ النَّاسِكِينَ خَيْفُ مِنِّي
- (۲) لَوْ سَاعَفْتَنِي الْأَيَّامُ لَمْ تَرْنِي ❀ مُرْتَهِنًا مِثْلَهُ الَّذِي رَهْنَا
- (۳) وَلَا تَصْدِيثُ أَتَّبَعِي بَدَلًا ❀ مِنْ إِبْرَةِ غَالِهَا وَلَا لَمْنَا
- (۴) لَكِنَّ قَوْسَ الْخُطُوبِ تَرَشَّقُنِي ❀ بِمَضْمِيَّاتٍ مِنْ هُنْهَنَا وَهُنَا
- (۵) وَخُبْرُ حَالِي كَخُبْرِ حَالِهِ ❀ ضُرًّا أَوْ بؤْسًا وَعُزْبَةً وَضَنِي
- (۶) قَدْ عَدَلَ الْبَدْهُرُ بَيْنَنَا فَأَنَا ❀ نَظِيرُهُ فِي الشَّقَاءِ وَهُوَ أَنَا
- (۷) لَأَهْوَى سَطِيعُ فَكِّ مِرْوَدِهِ ❀ لَمَّا عَدَا فِي يَدَيَّ مُرْتَهِنًا
- (۸) وَلَا مَجَالِي لِضَيْقِ ذَاتِ يَدِي ❀ فِيهِ اتَّسَاعٌ لِلْعَفْوِ حِينَ جَنِي
- (۹) فَهَذِهِ قِصَّتِي وَقِصَّتُهُ ❀ فَا نَظُرْ إِلَيْنَا وَبَيْنَنَا وَلَنَا

ترجمہ: اس کے بعد قاضی صاحب بوڑھے کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ: تو غلط بیانی کے بغیر بات بتا، تو اس نے کہا:

- ① میں مزدلفہ اور ان حاجیوں کی قسم کھاتا ہوں، جن کو وادی ”منی“ کی مسجد ”خیف“ اکٹھا کرتی ہے۔
- ② اگر زمانہ میرا ساتھ دیتا، تو تم مجھے اس کی اس سلائی کو رہن رکھے ہوئے نہ دیکھتے، جو اس نے رہن رکھی ہے۔
- ③ اور نہ میں اس سوئی کا بدل حاصل کرنے کی کوشش کرتا، جو اس نے خراب کر دی ہے اور نہ قیمت؛ لیکن حوادث کی کمان، مجھ پر ادھر ادھر سے مہلک تیر پھینک رہی ہے۔
- ④ اور میری حقیقت حال اس کی حقیقت حال جیسی ہے: نقصان میں، بد حالی میں، پر دیسی ہونے اور لاغری میں۔
- ⑤ زمانہ نے ہم دونوں کو برابر کر دیا ہے، پس میں بدبختی اور ذلت میں اسی جیسا ہوں۔
- ⑥ نہ وہ اپنی سلائی چھڑانے کی طاقت رکھتا ہے، جب کہ وہ میرے ہاتھ میں رہن ہو گئی ہے۔
- ⑦ اور نہ مالی تنگی کی وجہ سے میری حالت ایسی ہے جس میں معاف کرنے کی گنجائش ہو، ایسے وقت جب کہ اس نے جرم کیا ہے۔
- ⑧ پس یہ ہے میرا اور اس کا واقعہ؛ اس لیے آپ ہم پر نظر کیجئے؛ ہمارا فیصلہ کیجئے اور ہم پر نظر کرم فرمائیے۔

تحقیق: ایہ: اسم فعل بمعنی امر حاضر، بیان کر، بتا، کچھ اور کہو، کچھ اور سناؤ۔

تَمْوِيَةٌ: بلع سازی، حقائق کی پردہ پوشی، مراد: غلط بیانی، مَوَّءٌ نَمُوِيَةٌ: بلع کرنا، حقیقت پر پردہ ڈالنا۔
أَقْسَمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے قسم کھائی۔ أَقْسَمَ بِكَذَا (افعال) قسم کھانا، حلف اٹھانا۔
الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ: مزدلفہ، معنی: قابل عظمت تاریخی مقام۔ مَشَعَرٌ: مناسک حج ادا کرنے کی جگہ۔ جمع: مَشَاعِرُ۔ الْحَرَامُ: مقدس۔ لائق احترام۔

صَمٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اکٹھا کیا۔ صَمَّ الشَّيْءُ صَمًّا (ن) اکٹھا کرنا۔ یا ہم ملانا۔
نَاسِكِينَ: واحد: نَاسِكٌ: عابد و زاہد۔ دَرَوِشٌ، تَارِكُ الدُّنْيَا۔ مراد: حَاجٌّ۔ نَسَكَ الرَّجُلُ نُسْكًا (ن) عبادت گزار ہونا۔ دَرَوِشٌ (تارک دنیا) ہونا۔ — خَيْفٌ: مقام منیٰ میں ایک مسجد کا نام۔

سَاعَفْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، اس نے ساتھ دیا۔ سَاعَفَهُ مُسَاعَفَةً: مدد کرنا، ساتھ دینا۔
مُرْتَهِنٌ: اسم فاعل، جس کے پاس رہن رکھا جائے۔ ارْتَهِنَهُ (اتعمال) بطور رہن لینا۔ رہن رکھ لینا۔
رَهْنٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے رہن رکھا، وَهْنَهُ الشَّيْءُ رَهْنًا (ف) رہن رکھنا، گروی رکھنا۔
تَصَدَّيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے کوشش کی، تَصَدَّيْتُ لِلْأَمْرِ (تفعل) درپے ہونا، کوشش کرتے رہنا۔
أَبْتَعِي: مضارع واحد متکلم، میں طلب کروں۔ ابْتِغَاءً (اتعمال) چاہنا۔ طلب کرنا۔
غَالٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خراب کر دی۔ غَالَهُ غَوْلًا (ن) ہلاک کرنا۔ ضائع کرنا۔

خَطُوبٌ: حواوئث، پریشانیاں، مصائب۔ واحد: خَطْبٌ۔

تَرَشَّقِي: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ تیر مارتی ہے۔ رَشَّقَهُ رَشْقًا (ن) تیر مارنا۔

مُضْمِيَاتٌ: واحد: مُضْمِيَةٌ: ہلاک کرنے والا تیر، مہلک تیر، وہ تیر جو لگتے ہی مار ڈالے۔ أَضْمَى

الضَّيْدُ إِضْمَاءً: (افعال) تیر سے ہلاک کرنا۔ تیر مارنا اور شکار کا سامنے ہی ٹھنڈا ہونا۔

هُنَا: اسم اشارہ قریب کے لیے۔ یہاں۔ ادھر۔ اس موقع پر۔ اس پر ہائے تنبیہ کا اضافہ کر کے کہتے ہیں: هَلْهُنَا۔ دونوں کے معنی ایک ہیں؛ مگر یہاں معنی الگ الگ کیے گئے ہیں: ادھر اور ادھر۔

خُبْرٌ: باطن، حقیقت، آزمائش۔ خُبْرَةٌ خُبْرًا (ن) حقیقت حال سے واقف ہونا (۲) آزمانا۔ چانچنا۔

ضُرٌّ: نقصان (۲)۔ سَمَانِي تَكْلِيْفٌ۔ ضُرٌّ ضُرًّا و ضُرًّا (ن) تکلیف پہنچانا۔ نقصان دینا۔

بُؤْسٌ: غربت، تنگ حالی، بد حالی۔ بِئْسَ بَأْسًا و بِئُوسًا (س) محتاج و غریب ہونا۔ بد حال ہونا۔

عُرْبَةٌ: پردیس۔ جِلَاوِطِي۔ حالت سفر۔ عُرْبٌ عَنْ و طَبْنُهُ عُرْبَةٌ (ک) مسافر ہونا، پردیسی ہونا۔

ضَنِيٌّ: بیماری، انتہائی لاعری اور بلا پین۔ ضَنِيٌّ ضَنِيًّا (س) کمزور و بلا ہونا۔ سخت بیمار ہونا۔

عَدَلٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے برابر کر دیا۔ عَدَلْنَا فَلَانَا بِفُلَانٍ عَدْلًا (ض) برابر کرنا۔

شَقَاءٌ: بدبختی، بدحالی۔ شَقِيٌّ شَقَاءٌ (س) بد نصیب ہونا۔ بد حال ہونا۔

هُوَ أُنْ: رسوائی، ذلت۔ هَانَ الرَّجُلُ هُونًا وَهُوَ أُنْ (ن) حقیر و ذلیل ہونا۔

يَسْتَطِيعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ طاقت رکھتا ہے۔ اصل يَسْتَطِيعُ ہے۔ تائے استعمال تخفیف

کے لیے حذف کر دی گئی۔ اسْتَطَاعَ (استعمال) طاقت رکھنا۔ حذف تاء کے ساتھ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ

اسْتَطَاعَ بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: قرآن میں ہے: مَا لَمْ يَسْتَطِيعْ عَلَيْهِ صَبْرًا (پ: ۱۶، ۱۷)

مُرْتَهَنٌ: اسم مفعول، رہن رکھی ہوئی چیز۔ اِذْتَهَانُ (اعتمال) بطور رہن لینا۔ رہن رکھ لینا۔

مَجَالٌ: مصدر میسبتی، گنجائش، مراد: حالت۔ جمع: مَجَالَاتٌ (۲) اسم ظرف بمعنی: میدان۔ جَالٌ

فِي الْأَرْضِ جَوْلًا وَجَوْلَانًا (ن) گھومنا۔

ذَاتٌ يَدٌ: مال، مملوکہ اشیاء۔ اِتْسَاعٌ: گنجائش۔ اِتْسَعُ (اعتمال) کشادہ ہونا۔ پھیلنا۔

جَنِيٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جرم کیا۔ جَنِيٌّ جِنَايَةٌ (ض) جرم کرنا۔ گناہ کرنا۔

أَنْظُرْ إِلَيْنَا: امر واحد حاضر، ہم پر نظر کیجئے۔ نَظَرٌ إِلَى الشَّيْءِ نَظْرًا (ن) دیکھنا۔ نگاہ ڈالنا۔

أَنْظُرْ بَيْنَنَا: ہمارا فیصلہ کیجئے۔ نَظَرٌ بَيْنَ النَّاسِ نَظْرًا (ن) فیصلہ کرنا۔

أَنْظُرْ لَنَا: ہم پر نظر کر فرمائیے (ہماری مدد فرمائیے) نَظَرٌ لَهُ نَظْرًا (ن) مدد کرنا۔ رحم کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) اَفْسَمْتُ: فعل بافاعل، با: حرف جار، اَلْمَشْعَرِ الْعَرَامِ: موصوف باصفت معطوف علیہ۔ واو: حرف

عطف، مَن: اسم موصول، ضَمٌّ: فعل، هَمٌّ: ضمیر مفعول بہ (مخذوف، جو راجح ہے مَن کی طرف) مِّنَ النَّابِئِينَ:

متعلق ہوا ضَمٌّ کے، خَيْفٌ مَبْنِيٌّ: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ ضَمٌّ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر

صلہ، اسم موصول صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا اَفْسَمْتُ کے۔

اَفْسَمْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) لَوْ: حرف شرط، مَسَاعَفْتُ: فعل، نون و قاری، ی: ضمیر مفعول بہ، اَلْأَيَّامُ: فاعل، فعل اپنے فاعل اور

مفعول بہ سے مل کر شرط۔ لَمْ يَزَلْ: فعل، نون و قاری، ی: ضمیر ذوالحال۔ مَرَّتْ هُنَا: اسم فاعل بافاعل، مَبْنِيٌّ: مرکب

اضافی ہو کر موصوف، اَلَّذِي: اسم موصول، زَهْنٌ: فعل بافاعل، هُوَ: ضمیر مفعول بہ (مخذوف، جو راجح ہے اَلَّذِي کی

طرف) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول باصلہ صفت، مبیئۃ: موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، مُرْتَهِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ۔ لَمَّ قَسْرٌ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مفعول بہ طوف مایہ۔

(۳) واو: حرف عطف، لا: تانیہ زائدہ، تَصَدَّيْتُ: فعل اس میں ضمیر ذوالحال، اَبْتَغِي: فعل بافاعل، بَدَلًا: موصوف، مِّن: حرف جار، اِبْرَةِ: موصوف، غَالَهَا: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، موصوف باصفت مجرور، جار باجور متعلق ہوا کَانِنًا: کے۔ کَانِنًا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، بَدَلًا: موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف لا: زائدہ، نَمْنَا: معطوف، معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ، اَبْتَغِي: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ تَصَدَّيْتُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف ہوا، لَمَّ يَزِيْنِي: پر (جو پہلے شعر میں ہے) معطوف علیہ معطوف سے مل کر جزا شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۴) لِكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل، قَوْمِ الخَطُوبِ: مرکب اضافی ہو کر اسم، تَرَشَّقُ: فعل، نون وقایہ، ی: ضمیر مفعول بہ، بِمُضْمِيَّاتٍ: متعلق۔ مِّن: حرف جار، هُنَّ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف۔ هُنَّ: معطوف، معطوف مایہ با معطوف مجرور، جار باجور متعلق ثانی۔ تَرَشَّقُ: فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔ لِكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۵) واو: حرف عطف، خَيْرٌ حَالِي: ترکیب اضافی مبتدا، کاف: حرف جار، خَيْرٌ حَالِيَه: ترکیب اضافی متمیز، ضَرْبًا: معطوف مایہ، واو: حرف عطف، بُوَسًا: معطوف اول، واو: حرف عطف، غُرْبَةً: معطوف ثانی، واو: حرف عطف، ضَنْسِي: معطوف ثالث، معطوف مایہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر تمیز بہ تمیز تمیز سے مل کر مجرور، جار باجور متعلق ہوا کَانِنٌ: کے۔ کَانِنٌ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۶) قَدْ عَدَلُ: فعل، اَلدَّهْرُ: فاعل، بَيْنَنَا: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا..... فَمَا تَقْدِرُ عَلَيَّ، اَنَا: مبتدا، نَظِيْرَةٌ: مرکب اضافی ہو کر موصوف، فِي: حرف جار، الشَّقَاءِ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، هُوَ اَنْ: معطوف، معطوف مایہ با معطوف، مجرور، جار باجور متعلق ہوا اَلْكَانِيْنُ: کے۔ اَلْكَانِيْنُ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۷) لا: تانیہ عاطف، هُوَ: مبتدا، يَسْطِيْعُ: فعل بافاعل، فَكْ مِرْوَدِيَه: ترکیب اضافی مفعول بہ، لَمَّا: ظرفیہ، عَدَا: فعل ناقص، ضمیر اسم، مُرْتَهِنًا: صیغہ اسم مفعول، فِي: حرف جار، يَدِي: مرکب اضافی ہو کر مجرور،

چار با مجرور متعلق مقدم ہوا مُرْتَهِنًا: کے۔ مُرْتَهِنًا: اسم مفعول اپنے نائبِ فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، غَدَا: فعل ناقص اپنے اسمِ خبر سے مل کر مفعول فیہ ہوا یَسْتَطِيعُ: کا۔ یَسْتَطِيعُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر خبر ہو: کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) واو: حرفِ عطف، لا: تانیہ زائدہ، مَجَالِي: مرکبِ اضافی ہو کر مبتدا، لام: حرفِ جار، ضِيق: مضاف، ذَاتِ يَدِي: بترکبِ اضافی مضاف الیہ، ضِيق: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، چار با مجرور متعلق ہوا الْكَايِنُ: کے۔ الْكَايِنُ: اسمِ فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فِيهِ: جار اپنے مجرور سے مل کر کائن: کے متعلق ہو کر خبر مقدم، اِتْسَاعُ: مصدر، لِلْعَفْوِ: متعلق۔ جِنِّ: مضاف، بِنْسِي: فعلِ با فاعل، مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، اِتْسَاعُ: مصدر اپنے متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر مبتدا مؤخر۔ مبتدا مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۹) فَا: تفریعیہ، هَلِيْه: مبتدا، قِصْتِي: مرکبِ اضافی ہو کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، قِصْتُهُ: مرکبِ اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ با معطوفِ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فَا: تفریعیہ، اَنْظُرُ: فعلِ امر با فاعل، اَيْنَا: متعلق۔ اَنْظُرُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرفِ عطف، اَنْظُرُ: فعلِ با فاعل، بَيْنَنَا: مرکبِ اضافی ہو کر مفعول فیہ۔ اَنْظُرُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف اول، واو: حرفِ عطف، اَنْظُرُ: فعلِ با فاعل، لَنَا: متعلق۔ اَنْظُرُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِي قِصَصَهُمَا، وَكَيْنَ خِصَاصَتَهُمَا وَتَخِصُّصَهُمَا، اُبْرَزَ لَهُمَا دِينَارًا مِنْ تَحْتِ مِصْلَاهُ، وَقَالَ: اِقْطَعَايِهِ الْخِصَامَ وَالْفِصْلَاهُ، فَتَلَقَّفَهُ الشَّيْخُ دُونَ الْحَدِيثِ، وَاسْتَخْلَصَهُ عَلَيَّ وَجِهَ الْجَدِّ لَا الْعَبَثِ، وَقَالَ لِلْحَدِيثِ: بِنِصْفِهِ لِي بِسَهْمِ مَبْرَتِي. وَسَهْمُكَ لِي عَنْ اَرْضِي اِبْرَتِي، وَلَسْتُ عَنِ الْحَقِّ اَمِيْلُ، فَقُمَّ وَخُذِ الْمِيْلَ. فَعَرَا الْحَدِيثَ لِمَا حَدَّثَ اَكْتِنَابًا، وَاكْفَهَرُ عَلَيَّ سَمَائِهِ سَحَابًا، وَجَمَّ لَهُ الْقَاضِي، وَهَيَّجَ اَسْفَهُ عَلَيَّ الدِّيْنَارِ الْمَاضِي، اِلَّا اَنَّهُ جَبْرَ بَالِ الْفَتَى وَبَلْبَالَهُ، بِدُرِّيْهِمَا رَضَخَ بِهَالَهُ، وَقَالَ لَهُمَا: اجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ، وَادْرَا ا الْمُخَاصِمَاتِ، وَلَا تَحْضُرَانِي فِي الْمُحَاكِمَاتِ، فَمَا عِنْدِي كَيْسُ الْغَرَامَاتِ. فَهَهَذَا مِنْ عِنْدِهِ، فَرِحْنِي بِرَفْدِهِ، مُفْصِحْنِي بِحَمْدِهِ.

توجہ: پس جب قاضی نے ان دونوں کے بیان کو سن لیا (سن کر محفوظ کر لیا) اور ان کی فاقہ مستی اور مہارت کو جان لیا تو ان دونوں کے لیے مصلے کے نیچے سے ایک دینار نکال کر کہا: تم اس کے ذریعے جھگڑا چکاؤ اور اسے تقسیم کر لو۔ پس شیخ نے لڑکے کے بغیر ہی اُسے اُچک لیا، اور اُسے اپنے لیے خاص کر لیا، سنجیدگی کے طور پر نہ کہ مذاق کے طور پر اور لڑکے سے کہا: اس کا آدھا میرے لیے ہے میری بخشش کے حصے کا اور تیرا حصہ میرے لیے ہے میری سوئی کے تادان کے طور پر۔ اور میں حق سے ٹھیکرا ہٹ رہا ہوں، پس تو کھڑا ہوا اور سلائی لے۔ لڑکے پر اس بات سے جو کہ پیش آئی غم طاری ہو گیا اور اس کے آسمان (مرت) پر ایسا (غم کا) بادل چھایا، جس کی وجہ سے قاضی کو رنج ہوا اور جس نے اس کے گذشتہ دینار پر ہونے والے انسوس کو بڑھا دیا؛ مگر اس نے لڑکے کی دلجوئی کی اور اس کا غم دور کر دیا، ایسے چند درہموں کے ذریعے جو اس نے اُسے عطا کیے۔ اور ان دونوں سے کہا کہ: تم معاملات سے دور رہو اور جھگڑے ختم کرو اور تم میرے پاس مقدمات کے سلسلے میں نہ آؤ؛ کیونکہ میرے پاس تادانوں کی تھیلی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ دونوں اس کے پاس سے اس کے عطیہ پر خوش ہوتے ہوئے اور اس کی تعریف کا اظہار کرتے ہوئے اٹھے۔

تحقیق: وعی: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے محفوظ کر لیا۔ وعی الحدیث وغیا (ض) محفوظ کر لینا۔

فَصَّصَ: بیان، بیان واقعہ۔ قَصَّ الْقِصَّةَ قَصًّا وَقَصَصَانًا (بیان کرنا۔

تَبَيَّنَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے جان لیا، معلوم کر لیا۔ تَبَيَّنَ الشَّيْءُ تَبَيَّنًا (تفعل) معلوم

کر لینا۔ یہ لگانا تَبَيَّنَ الشَّيْءُ: ظاہر ہونا، واضح ہونا (لازم و متعدی)

خَصَّصَ: فاقہ مستی، بھوک، تنگ دستی۔ خَصَّ خَصَّاصَةً (س) محتاج ہونا۔ مفلس و نادار ہونا۔

تَخَصَّصَ: مہارت، تَخَصَّصَ فِي الشَّيْءِ (تفعل) مہارت حاصل کرنا۔ امتیاز حاصل کرنا۔

أَبْرَزَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نکالا۔ أَبْرَزَهُ إِبْرَازًا (انفال) نکالنا، ظاہر کرنا۔

مُصَلَّى: جانا نماز (۲) نماز ادا کرنے کی جگہ۔ صَلَّى يُصَلِّي صَلَاةً (تفعل) نماز پڑھنا۔

أَفْطَعًا: امر حاضر تنزیہ، تم دونوں ختم کرو۔ قَطَعَ قَطْعًا (ف) ختم کرنا، کاٹنا۔

خِصَامًا: حاصل مصدر، جھگڑا۔ خِصَامُهُ مُخِصَامَةٌ وَخِصَامًا (مناعلت) جھگڑا کرنا۔

أَفْصَلًا: امر حاضر تنزیہ، تم دونوں تقسیم کر لو۔ فَصَّلَ فَضْلًا (ض) تقسیم کرنا (۲) جدا کرنا۔

۱۔ دوسرا ترجمہ: ان کی فاقہ مستی اور مہارت ظاہر ہوئی۔ اس صورت میں خِصَامَتُهُمَا اور تَخَصُّصُهُمَا ناعل نہیں گے، اس لیے مرفوع ہوں گے۔

تَلَقَّفَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے اُچک لیا۔ تَلَقَّفَهُ تَلَقَّفًا (تقلیل) اچکنا۔ چھیننا۔

اِسْتَخْلَصَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خاص کر لیا۔ اِسْتَخْلَصَ (استفعال) خاص کرنا۔

جَدَّ: تنجیدگی، واقعیت۔ جَدًّا فُلَانٌ جَدًّا (ض) تنجیدہ ہونا۔ علی وجہ الجِدِّ: تنجیدگی کے طور پر۔

عَبَثَ: مذاق، دل لگی (۲) بے فائدہ اور لغو کام۔ عَبَثَ عَبَثًا (س) مذاق کرنا۔ بے فائدہ کام کرنا۔

مَبْرَؤَةٌ: مصدر میسی، نیکی، احسان، عطیہ۔ جمع: مَبْرَؤَاتٌ. بَرَّ بَرًّا وَمَبْرَؤَةً (ض) حسن سلوک کرنا۔

أَرُوشٌ: دیت، تاوان۔ جمع: أَرُوشٌ. أَرُوشٌ فُلَانًا أَرُوشًا (ن) تاوان دینا۔ دیت دینا۔

أَمِیلٌ: مضارع واحد متکلم، میں ہٹ رہا ہوں۔ مَالٌ عَنِ الْحَقِّ مَمِیلًا (ض) حق سے ہٹ جانا۔

عَرَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ طاری ہو گیا۔ عَرَا الْأَمْرَ عَرَاةً (ن) طاری ہونا۔ پیش آنا۔

لَمَّا: لام تعلیلیہ ہے۔ حَدَّثَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پیش آیا۔ حَدَّثَ حَدُوْنَا (ن) پیش آنا۔

اِكْتِنَابٌ: رنجیدگی، رنج و غم (استفعال) رنجیدہ ہونا۔ غَمْلِکِن ہونا۔ وَکَتِبَ کِتَابَةً (س)۔

اِکْفَهْرٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ چھایا۔ اِکْفَهْرًا (افشغراز) گھٹا چھا جانا۔ بادل آجانا۔

سَحَابٌ: بادل (پانی سے بھرایا خالی) جمع: سَحَابٌ۔ سَحَابَةٌ: بدل، بادل کا ایک ٹکڑا۔ جمع: سَحَابَاتٌ.

وَجَمٌ: ماضی، وہ رنجیدہ ہوا۔ وَجَمًا وَوَجْمًا (ن) غم کی وجہ سے سخت غمگین ہونا۔

هَيَّجَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بھڑکا دیا۔ هَيَّجَهُ (تقلیل) جوش دلانا، مشتعل کرنا، بھڑکانا۔

أَسْفٌ: افسوس۔ أَسْفٌ عَلَيْهِ أَسْفًا (س) افسوس کرنا۔ رنج کرنا۔ اظہار ندامت کرنا۔

جَبَرٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دل جوئی کی۔ جَبَرَ الْبَالُ جَبْرًا (ن) دل جوئی کرنا۔ خوش کرنا۔

بَلْبَالٌ: شدت غم، رنج، تشویش۔ جمع: بَلَابِلٌ وَبَلَابِيلٌ. بَلْبَلَةٌ (باب بغزوة) بے چین بنانا، پریشان کرنا۔

دُرَيْهَمَاتٌ: دُرَيْهَمَةٌ کی جمع، جو دُرْهَمٌ کی تصغیر ہے، یہاں تصغیر برائے تقلیل ہے۔ یعنی چند درہم۔

رَضَخٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے عطا کیا۔ رَضَخَ لَهُ رَضَخًا (ف) تھوڑا دینا۔ مال کا کچھ

حصہ دینا۔ بھانہ ہائے ضمیر دُرَيْهَمَاتٌ کی طرف راجع ہے۔

اِذْرَاءٌ: امر حاضر تنزیہ، تم ختم کرو۔ ذَرَأَ الشَّيْءُ ذِرْوَةً اَوْ ذِرْوَةً (ف) رفع کرنا۔ زائل کرنا۔

مُخَاصِمَاتٌ: واحد: مُخَاصِمَةٌ، جھگڑا، خَاصِمَةٌ مُخَاصِمَةٌ وَخِصَامًا، جھگڑا کرنا۔

مُحَاكِمَاتٌ: مقدمات۔ واحد: مُحَاكِمَةٌ. حَاكِمَةٌ مُحَاكِمَةٌ: کسی پر مقدمہ دائر کرنا، مقدمہ لڑنا۔

کَيْسٌ: تھیلی، تھیلیا، پوری، بٹوا، پرس۔ جمع: اُكْيَاسٌ وَكَيْسَةٌ.

غَرَامَاتٌ وَاوْحَدٌ غَرَامَةٌ: جرمانہ، تاوان۔ غَرِمَ غَرَامَةً (س) تاوان دینا۔ جرمانہ ادا کرنا۔
 فَرِحِينَ: تشنہ، واحد: فَرِحٌ: خوش، صفت مشبہ از فَرِحَ به فَرَحًا (س) خوش ہونا۔
 رَفْدٌ: عطیہ، بخشش۔ جمع: أَرْفَادٌ. رَفَدَهُ رَفْدًا (ض) عطا کرنا۔ بخشنا۔
 مُفْصِحِينَ: تشنہ، واحد: مُفْصِحٌ: اسم فاعل، اظہار کرنیوالا۔ أَفْصَحَ عَنْهُ (افعال) اظہار کرنا۔

وَالْقَاصِيَنِ مَا يَخْبُو صَجْرَهُ، مُدْبِضٌ حَجْرَهُ، وَلَا يَنْضَلُ كَمَدَهُ، مُذْرَسِحٌ جَلْمَدَهُ،
 حَتَّى إِذَا أَفَاقَ مِنْ غَشِيَّتِهِ، أَقْبَلَ عَلَى غَاشِيَّتِهِ، وَقَالَ: قَدْ أَشْرَبَ حِسِّي، وَتَبَأْنِي حَسْبِي
 أَنَّهُمَا صَاحِبَا دَهَاءٍ، لِأَخْضَمَا أَدْعَاءٍ، فَكَيْفَ السَّبِيلَ إِلَى سَبْرِهِمَا، وَاسْتِنَابَاتِ سَبْرِهِمَا!
 فَقَالَ لَهُ بِحَرِيرِ زُمْرَتِهِ، وَشَرَارَةِ جَمْرَتِهِ: إِنَّهُ لَنْ يَتِمَّ اسْتِخْرَاجُ خَبِيئَتِهِمَا إِلَّا بِهِمَا،
 فَقَفَا هُمَا عَوْنًا يُرْجِعُهُمَا إِلَيْهِ، فَلَمَّا مَثَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ لَهُمَا: أَصْدَقَانِي سِنَّ بَكْرٍ كُفْمَا،
 وَلَكُفْمَا الْأَمَانُ مِنْ تَبَعَةٍ مَكْرٍ كُفْمَا. فَأَحْجَمَ الْحَدِيثَ وَاسْتَقَالَ، وَأَقْدَمَ الشَّيْخَ وَقَالَ:

ترجمہ: جب کہ قاضی کا حال یہ تھا کہ اس کی بے چینی کم نہیں ہو رہی تھی، جب سے اس کا پتھر (جیسا
 دل) مترشح ہوا (جب سے اس نے سخاوت کی) اور نہ اس کا غم زائل ہو رہا تھا، جب سے کہ اس کا نخیل ہاتھ
 ٹپکا تھا؛ حتیٰ کہ جب وہ ہوش میں آیا تو اپنے اہل مجلس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ: میری عقل تھل ہو گئی تھی
 اور مجھے میری کچھ بتا رہی ہے کہ وہ دونوں دھوکے باز ہیں، نہ کہ مقدمے کے فریق۔ پس ان کی حقیقت
 معلوم کرنے اور ان کا راز جاننے کی راہ کیا ہے؟ تو اس سے اس کی جماعت کے ایک عالم اور اس کی آتش
 زکات کی ایک پزگاری نے کہا: بات یہ ہے کہ ان دونوں کا راز معلوم کرنا صرف انھیں دونوں کے ذریعہ
 مکمل ہو سکتا ہے۔ پس قاضی نے ان دونوں کے پیچھے ایک خادم لگایا کہ وہ انھیں اس کے پاس واپس
 لائے۔ پس جب وہ دونوں اس کے سامنے حاضر ہوئے، تو قاضی نے ان سے کہا: تم مجھ سے اپنے اونٹ کی
 عمر ٹھیک بتاؤ (تم مجھ سے اپنا واقعہ صحیح بیان کرو) اور تمہارے لیے تمہارے مکر کے انجام سے امان ہے۔ پس
 لڑکا جھجکا اور اس نے معافی چاہی۔ شیخ آگے بڑھا اور اس نے کہا:

تحقیق: مَا يَخْبُو صَجْرَهُ: مضارع غشی، وہ کم نہیں ہو رہی ہے۔ خَبَا الصَّجْرُ خَبْوًا (ن) بے چینی کم ہونا۔
 صَجْرٌ: بے چینی، پریشانی، دل کی گھٹن۔ صَجَرَ صَجْرًا (س) تنگ آنا۔ پریشان ہونا۔
 بَضٌّ: ناسی واحد مذکر غائب، وہ مترشح ہوا۔ بَضَّ الْمَاءُ بَضًّا (ن) رشنا۔ ٹپکانا۔

حَجَوٌ: پتھر، مراد: پتھر جیسا دل یا نخیل ہاتھ۔ جمع: أَخْجَارٌ وَحِجَارَةٌ۔
 لَا يَنْصُلُ: مضارع منقول واحد مذکر غائب، وہ زائل نہیں ہو رہا ہے۔ نَصَلٌ نَصْلَانٌ (ن) زائل ہونا۔
 كَمَدٌ: رُخ و غم، گہرائی۔ كَمَدُ الرَّجُلِ كَمَدًا (س) بہت زیادہ رنجیدہ ہونا۔
 رَشَحٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ٹپکا۔ رَشَحَ الْمَاءُ رَشْحًا (ف) ٹپکانا، رشنا، بہنا۔
 جَلَمَدٌ: پتھر کی چٹان۔ جمع: جَلَامِدٌ، مراد: پتھر جیسا دل یا نخیل ہاتھ۔
 أَفَاقٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ ہوش میں آیا۔ أَفَاقٌ مِنْ غَشِيَتِهِ إِفَاقَةٌ (انفال) ہوش میں آنا۔
 غَشِيَةٌ: غشی، بے ہوشی۔ غَشِيَ عَلَيْهِ غَشِيَةً (س) بے ہوش ہو جانا۔
 غَاشِيَةٌ: خدام۔ مجلس نشین۔ حاضر باش لوگ۔ غَشِيَ غَشِيًا (س) کسی کو گھیر لینا۔ ڈھانپنا۔
 أَشْرَبٌ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ تجھل ہو گئی، اَشْرَبَ الْجَسُّ إِشْرَابًا: عقل و دماغ میں خلل آ جانا۔
 جَسٌّ: عقل، سمجھ۔ دماغ۔ حَسَّ حَسًّا (ض) محسوس کرنا۔
 نَبَأٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بتایا۔ نَبَأَهُ نَبِيئَةً (تعلیل) خبر دینا۔ بتانا۔
 حَدَسٌ: ذکاوت، سمجھ، ذہن۔ حَدَسَ حَدَسًا (ض) جلد سمجھ لینا، تاثر لینا، اندازہ لگانا۔
 صَاحِبًا: تثنیہ، اصل صاحبان ہے، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ واحد: صَاحِبٌ بمعنی: والا۔
 دَهَاءٌ: بکر، چالاک، ہوشیاری۔ صَاحِبٌ دَهَاءً: دھوکے باز، دھبی دہاء (س) چالاک و ہوشیار ہونا۔
 إِذْعَاءٌ: مقدمہ (جو عدالت میں دائر کیا جائے) إِذْعَى الشَّيْءُ: دعویٰ کرنا (انفعال)
 إِسْتِنْبَاطٌ: (استعمال) چھپی ہوئی چیز کو نکالنا۔ استخراج کرنا۔ اصل معنی: کنویں سے پانی نکالنا۔
 يَحْوِرُونَ: صیغہ مبالغہ، زبردست عالم، عقل مند۔ جمع: يَحْوِرُونَ. نَحْوِرُ: نَحْوِرُ الْأُمُورَ عَلَمًا يَنْحَوِرُ نَحْوِرًا
 (ف) گہری واقفیت رکھنا۔ معاملات میں پختہ ہونا۔
 زُمْرَةٌ: گروہ، جماعت۔ جمع: زُمْرَةٌ — شُرَاةٌ: چڑکاری۔ شعلہ۔ جمع: شُرَارٌ وَشُرَرٌ۔
 جَمْرَةٌ: انگارہ، مراد: ذکاوت، آتشِ ذکاوت۔ جمع: جَمْرٌ وَجَمَارٌ وَجَمْرَاتٌ۔
 إِسْتِخْرَاجٌ: مصدر از استخْرَجَهُ (استعمال) نکالنا۔ معلوم کرنا۔ استنباط کرنا۔
 حَبَاءٌ: پوشیدہ چیز، چھپائی ہوئی چیز۔ راز۔ حَبَاءُ حَبْنًا (ف) چھپانا۔ رکھنا۔ محفوظ کرنا۔
 فَقَّأٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پیچھے لگایا۔ فَقَّأَهُ تَفْقِيَةً (تعلیل) پیچھے لگانا۔ نقش قدم پر چلانا۔
 عَوْنٌ: مددگار، خادم (۲) جاسوس۔ جمع: أَعْوَانٌ۔

مَثَلًا: ماضی شذیہ مذکر غائب، وہ دونوں حاضر ہوئے۔ مَثَلٌ بَيْنَ يَدَيْ الْوَالِيِّ مَثُولًا (ن، ک) حاکم کے سامنے پیش ہونا۔ سامنے آنا۔

أَصْدُقًا: امر حاضر تثنیہ، تم دونوں سچ بتاؤ۔ صَدَقَ صِدْقًا (ن) سچ بتانا۔ سچ بولنا۔

بَكْرًا: جوان اونٹ۔ اونٹ کا نو عمر بچہ۔ جَمْعُ: أَبْكَرٌ وَبُكَرَانٌ.

أَصْدُقَ سِنَّ بَكْرًا: تو اپنے اونٹ کی عمر سچ بتا۔ یہ ضرب المثل عربوں میں ہر ایسے موقع پر استعمال کی جاتی ہے، جب کہ کسی سے کوئی صحیح بات بتانے کا مطالبہ کیا جائے۔ اس کا پس منظر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے سواری کے قابل ایک اونٹ خریدنے کا ارادہ کیا، جب بھاؤ ہونے لگا، تو مشتری نے بائع سے عمر دریافت کی، تو اس نے نو (۹) سال بتائی۔ اسی دوران اچانک وہ اونٹ بھاگنے لگا، تو بائع نے هَدَعْ هَدَعْ کہہ کر روکا۔ یہ دونوں لفظ چوں کہ اہل عرب اونٹ کے کم عمر بچوں کے لیے استعمال کرتے ہیں؛ اس لیے مشتری سمجھ گیا کہ بائع نے نو سال غلط بتائے ہیں۔ اس نے یہ لفظ سنتے ہی کہا صَدَقْنِي سِنَّ بَكْرًا: یعنی اب اس نے اپنے نو عمر اونٹ کی عمر صحیح بتادی..... اور بعض نے پس منظر یہ بیان کیا ہے: ایک شخص نے ایک نوجوان اونٹ کا رات کے وقت بھاؤ تاؤ کیا۔ مشتری نے بائع سے اس کی عمر پوچھی۔ بائع نے اس کو صحیح عمر بتادی۔ جب مشتری نے دن میں اس کو دیکھا تو کہا: صَدَقْنِي سِنَّ بَكْرًا: یعنی اس نے مجھے اپنے اونٹ کی صحیح عمر بتائی۔ پس یہ ضرب المثل ہو گئی۔

تَبَعَةً: انجام، نتیجہ۔ جَمْعُ: تَبَعَاتٌ. — أَحْجَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ جھجکا۔ أَحْجَمَ عَنِ الْقَوْلِ (انعام) جھجکتا۔ بولنے سے رکنا۔ بعض نسخوں میں أَحْجَمَ: بتقدیم الجیم ہے؛ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

اسْتَقَالَ: ماضی، اس نے معافی چاہی۔ اسْتِقَالَةٌ (استفعال) معافی چاہنا۔ سبکدوشی چاہنا۔

أَقْدَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ آگے بڑھا۔ أَقْدَمَ فَلَانٌ إِفْدَامًا (انعام) آگے بڑھنا۔ آگے آنا۔

(۱) أَنَا السَّرْوَجِيُّ وَهَذَا وَلَدِي * وَالشَّبْلُ فِي الْمَخْبِرِ مِثْلُ الْأَمْدِ

(۲) وَمَا تَعَدَّتْ يَدُهُ وَلَا يَدِي * فَمِنِ ابْنَةِ يَوْمَا وَلَا فِي مِرْوَدِ

(۳) وَإِنَّمَا الدُّهْرُ الْمُسِينُ الْمُغْتَدِي * مَا لَبَسْنَا حَتَّى عَدَوْنَا نَجْتَدِي

(۴) كُلُّ نَدِي الرَّاحَةِ عَذْبُ الْمُرْدِ * وَكُلُّ جَعْدِ الْكَفِّ مَغْلُولُ الْيَدِ

(۵) بِكُلِّ قَنْ وَبِكُلِّ مَقْصِدِ * بِالْحِجْدِ إِنْ أُجْدِي وَإِلَّا بِالْبُدِ

- (۶) لِنَجْلِبَ الرُّشْحَ إِلَى الْحِطِّ الصَّدِي ۞ وَنُنْفِذَ الْعُمْرَ بِعَيْشِ أَنْكَدِ
(۷) وَالْمَوْتَ مِنْ بَعْدِنَا بِالْمَرَضِ ۞ إِنَّ لَمْ يُفَاجِ الْيَوْمَ فَاجِي فِي غَدِ

ترجمہ: ① میں سروج کا رہنے والا ہوں اور یہ میرا لڑکا ہے اور شیر کا بچہ آزمائش میں شیر ہی جیسا ہوتا ہے۔ ② نہ تو اس کے ہاتھ نے زیادتی کی اور نہ میرے ہاتھ نے، کسی دن کسی سوئی پر اور نہ سلائی پر۔ ③ صرف غلط کار عالم زمانہ ہی وہ ہے جس نے ہم پر ظلم کیا؛ اس حد تک کہ ہم اس حال میں ہو گئے کہ: ④ ہر ترہتھیلی والے شیریں چشمے (نخی آدمی) اور ہر سکرے ہوئے اور بندھے ہوئے ہاتھ والے (بخیل و کنجوس) سے بھیک مانگتے ہیں۔ ⑤ ہر تدبیر سے اور ہر طریقے سے سنجیدگی کے ساتھ اگر وہ فائدہ پہنچائے؛ ورنہ نا سنجیدگی سے۔ ⑥ تاکہ ہم تراوٹ کو پہنچائیں پیاسے نصیب تک اور ناشگوار زندگی کے ذریعہ عمر کو ختم کر دیں۔ ⑦ اور موت ہمارے لیے اس صورت حال کے بعد سے گھات میں لگی ہوئی ہے، اگر وہ آج نہیں تو کل آجائے گی۔

تحقیق: شَبَل: شیر کا بچہ (۲) بہادر بیٹا۔ جمع: اَشْبَالٌ.

مَخْبِرٌ: مصدر میسی۔ آزمائش۔ خَبَرَ الشَّيْءُ خَبْرًا وَمَخْبِرَةٌ (ن) آزمائش۔ تجربہ کرنا۔

مَاتَعَدَّتْ: ماضی منفی واحد مؤنث غائب، اس نے زیادتی نہیں کی۔ تَعَدَّى عَلَيْهِ تَعَدِّيًا (تفعل)

زیادتی کرنا۔ ظلم کرنا..... فِئِي إِهْرَاقًا وَفِي مِرْوَدٍ مِثْلِي فِي بَعْثِي عَلَيَّ

مُسْبِيٌّ: اسم فاعل، غلط کار، گستاخ۔ اَسَاءَ إِسَاءَةً (افعال) برایا غلط کام کرنا۔

مُعْتَدِيٌّ: اسم فاعل، ظالم۔ اِعْتَدَى عَلَيْهِ اِغْتِدَاءً (افعال) ظلم و زیادتی کرنا۔

مَالٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ظلم کیا۔ مَالٌ بِهِ مَيْلًا (ض) ظلم کرنا۔

عَدُوْنَا: ماضی جمع متکلم، ہم ہو گئے۔ عَدَا عُدُوًّا (ن) ہونا (بمعنی صار)

نَجْتَدِيٌّ: مضارع جمع متکلم، ہم بھیک مانگتے ہیں، اِجْتَدَاهُ اِجْتِدَاءً: بھیک مانگنا، بخشش یا عطیہ مانگنا۔

نَدِي الرَّاحَةِ: ترہتھیلی والا۔ فرخ دست۔ نخی۔ نَدِيٌّ: صفت مشبہ، بمعنی تر، گیلا، بھیگا ہوا۔ یہاں

ضرورت شعری کی وجہ سے یا: گرا دی گئی ہے۔ نَدِي نَدِيٌّ وَنَدَاؤُهُ (س) تر ہونا۔ نخی و فیاض ہونا۔

رَاحَةٌ: ترہتھیلی، جمع: رَاحٌ۔ عَذْبُ الْمَوْرِدِ: شیریں چشمہ، عَذْبٌ بَهْفٌ مشبہ، شیریں،

بیٹھا، خوشگوار۔ جمع: عَذَابٌ وَعَذُوبٌ. عَذْبٌ عَذُوبَةٌ (ک) بیٹھا اور خوشگوار ہونا۔

مَوْرِدٌ: اسم ظرف، چشمہ، گھاٹ۔ جمع: مَوَارِدٌ. وَرَدَ الْمَاءُ وَرُودًا (ض) پانی پر آنا۔

جَعَدُ الْكُفَّ: سکرے ہوئے ہاتھ والا، بخیل۔ جَعَدُ: جفت مشبہ، مڑا ہوا، سکا ہوا، گھونگر یا۔
جَعَدُ جَعُوذَةً وَجَعَادَةً (ن) بالوں کا گھونگر یا لہونا، مڑنا، سکرنا۔

مَغْلُولُ الْيَدِ: بندھے ہوئے ہاتھ والا۔ مراد: بخیل، کجیوس۔ مَغْلُولٌ: اسم مفعول، بندھا ہوا۔ غَلَّ يَدَيْهِ غَلًّا (ن) ہاتھ باندھنا۔ غَلَّتْ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ يُغَلُّ غَلًّا: بخیل ہونا۔

فَنَّ: کمال، ہنر، ڈھنگ، طریقہ، جمع: فُنُونٌ. فَنَّ فُلَانٌ فَنًّا (ض) فنکار اور کرگاہ ہونا۔

مَقْصِدٌ: مصدر مسمی، رخ، توجہ، جمع: مَقَاصِدٌ. قَصَدَ لَهُ وَابْتَهَ قَصْدًا (ض) رخ کرنا، کسی کے پاس جانا۔

أَجْبَدِي: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے فائدہ پہنچایا۔ أَجْدَى إِنْجِدَاءً (افعال) نفع دینا۔

ذَذَّ: ناخچیدگی، مذاق، لہو و لعب۔ یہ اصل میں ذَذُوٌّ تھا، لام کلمہ واو کو برائے تخفیف حذف کر دیا گیا۔

نَجَلِبُ: مضارع جمع متکلم، ہم پہنچائیں۔ جَلَبَ الشَّيْءَ إِلَى كَذَا جَلْبًا (ض) پہنچانا۔

رَشَّحَ: قطرے، ترش، تراوش۔ رَشَّحَ الْمَاءَ رَشْحًا (ف) ٹپکانا، رشنا، بہنا۔

صَدَيْيَ: جفت مشبہ، پیاسا۔ جمع: أَصْدَاءٌ. صَدَيْيَ صَدِيٌّ (س) سخت پیاسا ہونا۔

نَفَّذَ: مضارع جمع متکلم، ہم ختم کر دیں۔ أَنْفَذَ الشَّيْءَ إِنْفَادًا (افعال) ختم کرنا۔ ناپید کرنا۔

أَنْكَذَ: اسم تفضیل، ناخوشگوار۔ نَكَذَ عَيْشُهُ نَكَذًا وَنَكَذًا (س) زندگی کا ناخوشگوار ہونا۔ دو بھر ہونا۔

مَرَّصَدٌ: اسم ظرف، گھات، گھات کی جگہ۔ جمع: مَرَاصِدٌ. رَصَدَهُ رَصْدًا (ن) گھات میں بیٹھنا۔

لَمْ يُفَاجَ: مضارع واحد مذکر غائب نفی۔ حمد بلم، وہ اچانک نہیں آئی، فَاجَأَهُ مُفَاجَأَةً وَفَجَاءَهُ (مفاعلت)

اچانک آنا۔ فَاجِئِي: ماضی واحد مذکر غائب بھی اسی مصدر سے ہے۔

اشعار کی ترکیب

(۱) أَنَا: مبتدأ، السُّرُوجِي: خبر۔ مبتدأ خبر معطوف نایہ، واو: حرف عطف، هَذَا: مبتدأ، وَلَدَيْيَ: مرکب

اضافی ہو کر خبر۔ مبتدأ خبر معطوف، معطوف نایہ یا معطوف جملہ معطوف ہوا۔

واو: عاطف، الشَّبِيلُ: ذوالحال، فِي الْمَغْبَرِ: متعلق ہوا کائناتا، کے، كَانِنَا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے

مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مبتدأ، وَفِي الْأَسَدِ: مرکب اضافی ہو کر خبر۔ مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) واو: حرف عطف، مَا تَعَدَّتْ: فعل، يَذُّهُ: معطوف نایہ، واو: حرف عطف، لَا: زائدہ، يَدَيْيَ:

معطوف، معطوف نایہ یا معطوف فاعل، فِي ابْتِرَاقٍ: جار باجر و معطوف نایہ، واو: حرف عطف، لَا: زائدہ، فِي

مِرْوَدٍ: جار باجر و معطوف، معطوف نایہ یا معطوف متعلق، يَوْمًا: مفعول فیہ، تَعَدَّتْ: فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ

اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) واو: حرف عطف، اِن: حرف سبب بالفعل، مَا: كاف، الدُّهُرُ: موصوف، اَلْمُسَيَّبُ: صفت اول، اَلْمُعْتَبِدِي: صفت ثانی۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتدا، مَا ل: فعل بافاعل، بِنَا: متعلق۔ حَتَّى: حرف جار (اس کے بعد اُن: تاسیہ مقدر ہوگا) غَدَوْنَا: فعل ناقص، اس میں ضمیر اسم، نَجْتَدِي: فعل بافاعل۔

(۴) كُئِلٌ: مضاف، وَجَلِي: موصوف (محذوف) نَبِي الرُّاحَةِ: مرکب اضافی ہو کر صفت اول، عَذَبِ الْمَوْرِدِ: مرکب اضافی ہو کر صفت ثانی، وَجَلِي: موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ، كُئِلٌ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، كُئِلٌ: مضاف، وَجَلِي: موصوف (محذوف) جَفِيدِ الْكُفِّ: مرکب اضافی ہو کر صفت اول، مَفْلُولِ الْيَدِ: مرکب اضافی ہو کر صفت ثانی، وَجَلِي: موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ معطوف، معطوف علیہ یا معطوف مفعول بہ ہوا نَجْتَدِي: کا۔

(۵) بَا: حرف جار، كُئِلٌ فُئِنٌ: مرکب اضافی ہو کر مجرور۔ جار با مجرور معطوف علیہ، واو: حرف عطف، بَا: حرف جار، كُئِلٌ مَقْصَدٌ: مرکب اضافی ہو کر مجرور۔ جار با مجرور معطوف معطوف علیہ یا معطوف متعلق نَجْتَدِي: کے۔ نَجْتَدِي: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر غَدَوْنَا: کی۔ غَدَوْنَا: فعل ناقص اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا مَا ل: کے۔ مَا ل: فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بِالسَّجْدِ: جار با مجرور متعلق ہوا نَجْتَدِي: (محذوف) کے۔ نَجْتَدِي: فعل بافاعل اور متعلق سے مل کر جزا مقدم۔ اِن: حرف شرط، اُنْجَدِي: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط مؤخر۔ شرط مؤخر اپنی جزا مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، وَإِلَا اِي وَ اِن لَمْ يُنْجِدْ فَنَجْتَدِ بِالسَّجْدِ: واو: حرف عطف، اِن: حرف شرط، لَمْ يُنْجِدْ: فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، فَا: جزائیہ، نَجْتَدِي: فعل با فاعل، بِالسَّجْدِ: متعلق۔ نَجْتَدِي: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزا شرط، جزا سے مل کر معطوف، معطوف علیہ یا معطوف جملہ معطوف ہوا۔

(۶) لَام: گئے جارہ، نَجَلِبٌ: فعل بافاعل، اَلرُّشْحُ: مفعول بہ، اِلَى اَلْحِطِّ الصِّدِّي: متعلق، نَجَلِبٌ: فعل بافاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا نَجْتَدِي (محذوف) کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ..... واو: حرف عطف، نُنْفِدُ: فعل بافاعل، اَلْعَمْرُ: مفعول بہ، بَا: حرف جار، عَيْشِ اَنْكِدِ: موصوف با صفت مجرور، جار با مجرور متعلق۔ نُنْفِدُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ یا معطوف جملہ معطوف ہوا۔

(۷) واو: حرف عطف، اَلْمَوْتُ: مبتدا، مِنْ بَعْدُ: متعلق ہوا ثابت: کے۔ لَنَا: متعلق ہوا اَلْمَرْصَدُ:

کے۔ با حرف جار، الْمَرْصَدُ: اسم ظرف اپنے متعلق سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اسی ثابت: کے۔

ثابت: اسم فاعل اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ان حرف شرط، لَمْ یَفَاجْ: فعل با فاعل، الْيَوْمَ: مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل: مفعول فیہ سے مل کر شرط، فَاجَبِي:

فعل با فاعل، فِي غَدٍ: متعلق، فَاجَبِي: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي: لِلَّهِ دَرُكٌ، فَمَا أُعَذَّبُ نَفَثَاتِ فِيكَ، وَوَاهَا لَكَ لَوْلَا خِدَاعُ
فِيكَ، وَإِنِّي لَكَ لِمِنَ الْمُنْذِرِينَ، وَعَلَيْكَ مِنَ الْحَذِرِينَ، فَلَا تَمَاجِرَ بَعْدَهَا
الْحَاكِمِينَ، وَآتَقِي سَطْوَةَ الْمُتَحَكِّمِينَ، فَمَا كُلُّ مُسَيِّطِرٍ نَقِيلٌ، وَلَا كُلُّ أَوَانٍ يُسْمَعُ
الْقَيْلُ. فَعَاهَدَهُ الشَّيْخُ عَلَى اتِّبَاعِ مَشُورَتِهِ، وَالْإِزْتِدَاعِ عَنِ تَلْبِيسِ صُورَتِهِ. وَفَصَّلَ
عَنْ جِهَتِهِ، وَالْخَتَرَ يَلْمَعُ مِنْ جِهَتِهِ. قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمْ أَرَأَعْجَبَ مِنْهَا فِي
تَصَارِيفِ الْأُسْفَارِ، وَلَا قَرَأْتُ مِثْلَهَا فِي تَصَانِيفِ الْأَسْفَارِ.

ترجمہ: تو اس سے قاضی نے کہا کہ: اللہ ہی کے لیے ہے تیرا کمال۔ کس قدر شیریں ہیں تیرے منہ
سے نکلے ہوئے الفاظ اور بہت خوب ہے تو، اگر نہ ہوتے تو تجھ میں مکاری۔ اور میں تجھے آگاہ کرنے والوں میں سے
ہوں، اور تیرا فکر رکھنے والوں میں سے ہوں؛ اس لیے تو اس واقعہ کے بعد حاکموں کے ساتھ دھوکا نہ کر اور خود مختار
لوگوں کی طاقت سے ڈر؛ کیونکہ ہر صاحب اقتدار معاف نہیں کرتا اور نہ ہر وقت بات سنی جاتی ہے۔ پس شیخ نے
اس سے اس کے مشورے پر چلنے اور اپنا روپ بدلنے سے باز رہنے کا عہد کیا۔ اور وہ اس کے سامنے سے اس
حال میں جدا ہوا کہ مکاری اس کی پیشانی سے ٹپک رہی تھی۔ حارث بن ہمام نے کہا: میں نے اس واقعہ سے
زیادہ تعجب خیز واقعہ نہ سفر کی گردشوں میں دیکھا اور نہ تصنیف کی ہوئی کتابوں میں اس جیسا واقعہ پڑھا۔

تحقیق: دَرٌّ: خوبی۔ کمال (۲) دودھ، خیر کثیر۔ جمع: دُرٌّ وَرٌّ. لِلَّهِ دَرُكٌ: تعجب اور تعریف کے
موقعہ پر بولا جاتا ہے یعنی یہ اتنی بڑی خوبی اور کمال ہے کہ سوائے اللہ کے کسی کے لیے نہیں ہو سکتا۔ کس
قدر عجیب ہے تیرا کام۔ دَرُّ الْحَيَوَانِ دَرٌّ (ن) تھن میں دودھ زیادہ ہونا۔

مَا أُعَذَّبُ: فعل تعجب، کس قدر شیریں ہے۔ عَذَّبَ عَذْوَبَةً (ک) شیریں ہونا۔

نَفَثَاتٍ: واحد: نَفْثَةٌ: منہ سے نکلے ہوئے جھاگ یا سانس۔ پھونک۔ مجازاً: کلمہ۔ نَفَثْتُ نَفَثًا (ن) منہ
سے جھاگ نکالنا۔ تھوک نکالنا۔ — فِدْكَ أَي فَمِكَ.

وَأَهَا لَكَ : بہت خوب ہے تو۔ وَاہَا : کلہ توجہ جو کسی چیز کی تحسین کے وقت بولا جاتا ہے۔ وَأَهَا لَهُ : وہ کتنا اچھا ہے۔ وہ بہت ہی خوب ہے۔

خَدَاغٌ : مکاری، دھوکہ دہی۔ خَادَعَهُ مُخَادَعَةً وَخَدَاعًا (مناعلت) دھوکا دینا۔

مُنْذِرِينَ : واحد مُنْذِرٌ : اسم فاعل، آگاہ کرنے والا۔ أَنْذَرَهُ إِنْذَارًا (انعال) آگاہ کرنا۔ ڈرانا۔

حَلِيزِينَ : واحد حَلِيزٌ : صفت مشبہ، فکر رکھنے والا۔ حَلِيزٌ حَلِيزًا (س) فکر رکھنا۔ ڈرنا۔

لَا تَمَّاكِرُ : فعل نبی واحد حاضر، دھوکا مت کر۔ مَاكِرَةٌ مُنَاكِرَةٌ (مناعلت) دھوکا دینا، چال چلنا۔

سَطْوَةٌ : غلبہ، طاقت و قوت، حملہ۔ سَطَا عَلَيْهِ سَطْوَةٌ (ن) غالب ہونا۔ حملہ کرنا۔

مُتَحَكِّمِينَ : واحد مُتَحَكِّمٌ : اسم فاعل، خود مختار، صاحب اختیار، حسبِ خواہش فیصلہ کرنے

والا۔ تَحَكَّمَ فِي الْأَمْرِ (تفعل) من مائی کرنا۔ خود مختار بن کر کام کرنا۔

مُسَيِّطِرٌ : اسم فاعل، صاحب اقتدار سَيِّطِرَةٌ (باب بغنوة) اقتدار حاصل کرنا۔ غلبہ حاصل کرنا۔

يُقَبِّلُ : مضارع واحد مذکر غائب، وہ معاف کرتا ہے۔ إِقْبَالَ (انعال) معاف کر دینا۔

أَوَانٌ : وقت، موسم۔ جمع۔ آوَانَةٌ۔ فِي أَوَانِهِ : بروقت، بر محل۔ فِي غَيْرِ أَوَانِهِ : بے موسم۔ بے موقع۔

قَيْلٌ : مصدر، بات، قول۔ قَالَ قَوْلًا وَقَيْلًا (ن) کہنا۔ بولنا۔

عَاهَدٌ : ماضی واحد مذکر غائب، اس نے عہد کیا، عَاهَدَهُ : ماضی کذا (مناعلت) عہد کرنا، وعدہ کرنا۔

إِزْدَاعٌ : عَنْ كَذَا (انعال) باز رہنا۔ رَكَنًا رَدَعَهُ رَدْعًا (ف) روکنا۔ باز رکھنا۔

تَلْبِيسٌ : روپ بدلنا، صورت بدلنا، فریب دینا، حق پوشی کرنا۔ اصل معنی : مختلف قسم کا لباس پہننا۔

جِهَةٌ : سامنے۔ مقام۔ طرف۔ جمع : جِهَاتٌ۔

خَتْرٌ : بے وفائی، مکاری، چالاکی۔ خَتْرَةٌ خَتْرًا (ن) مکر کرنا۔ فریب دینا۔ بے وفائی کرنا۔

تَصَارِيفٌ : واحد تَصْرِيفٌ : گردش۔ صَرْفَةٌ تَصْرِيفًا (تفعل) بالکل پلٹ دینا۔ بدل دینا۔

أَسْفَارٌ : واحد سَفَرٌ : سفر، روانگی۔ سَفَرُ الرَّجُلِ سَفْرًا (ن) مسافر ہونا، سفر پر روانہ ہونا۔

تَصَايِفٌ : واحد تَصْصِيفٌ : مصدر بمعنی اسم مفعول : مُصَنَّفٌ : تصنیف کی ہوئی، کتاب۔ صَنَّفَ

الْكِتَابَ (تفعل) کتاب تصنیف کرنا۔ لکھنا۔

أَسْفَارٌ : واحد سَفَرٌ : کتاب، بڑی کتاب، اہم کتاب۔ سَفَرُ الْكِتَابِ وَالْوَرَقِ سَفْرًا (ض)

لکھنا۔ الْأَسْفَارُ الْمُصَنَّفَةُ : تصنیف کردہ کتابیں۔

نویں مقامے ”اسکندریہ“ کا خلاصہ

اس مقامے میں ابو زید سروجی نے قاضی کو دھوکا دے کر رقم وصول کی ہے۔ حارث کہتے ہیں: میں ایک دن اسکندریہ کے حاکم کے پاس بیٹھا تھا کہ کچھ صدقہ کا مال، غریبوں پر تقسیم کرنے کے لیے لایا گیا۔ اسی وقت ایک بچوں والی عورت، ایک بد صورت شخص کو لے کر قاضی صاحب کی عدالت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ: میں ایک معزز اور خوشحال خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ میرے بڑے بڑے مالدار اور باعزت گھرانوں سے رشتے آئے، مگر میرے والد نے یہ کہہ کر سب کو انکار کر دیا کہ میں نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح کسی صاحب ہنر سے کروں گا۔ یہ صاحب آئے اور انھوں نے قسم کھا کر میرے والد سے کہا کہ میں صاحب ہنر ہوں، آپ کی شرط پر پورا اترتا ہوں، اس لیے آپ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیں، میں موتیوں کا ہار بناتا ہوں اور دینار کے ایک تھیلے کے بدلے اسے فروخت کرتا ہوں۔ میرے والد کو اس کی چکنی چپڑی باتوں سے دھوکا لگا اور تحقیق حال کے بغیر ہی میری شادی اس کے ساتھ کر دی۔ میرے والد نے جہیز میں کافی سامان دیا۔ جب میں اس کے پاس آگئی، تو دیکھا کہ معاملہ بالکل الٹا ہے، یہ ہتہاست ست اور نکما آدی ہے، کسی کام کا نہیں۔ اب اس نے میرے جہیز کا سارا سامان بھی بیچ ڈالا۔ حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ میں اور میرا بیچہ، دونوں میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتا اور نہ شدت بھوک کی وجہ سے بچہ کا آنسو تھمتا ہے۔ اب میں اس سے کہتی ہوں کہ اپنے ہنر سے کما کر لاؤ، تو یہ کہتا ہے کہ میرا ہنر کساد بازاری کا شکار ہو گیا ہے، اس کی قدر و قیمت ختم ہو چکی ہے، اس لیے میں مجبور ہوں۔ اب میں اسے آپ کے پاس کھینچ کر لائی ہوں، تاکہ آپ صورت حال کی تحقیق فرما کر ہمارے درمیان فیصلہ کر دیں۔ قاضی صاحب نے شوہر کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ صحیح بات بتاؤ، ورنہ میں تمہیں قید کرنے کا حکم دوں گا۔ تو اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہیں (۳۱) اشعار میں اپنی طرف سے بیان صفائی دیا، جس کا خلاصہ یہ ہے: میں نے اس کے والد کو دھوکا نہیں دیا۔ میں نے اس کے والد سے کہا تھا کہ میں موتی پر داتا ہوں۔ اس سے میری مراد یہ تھی کہ میں ادیب ہوں، عمدہ اشعار نظم

کرنا جانتا ہوں! ایک زمانے میں یہ میرا زیرِ معاش تھا۔ اس کے والد نے یہ سمجھا کہ میں موتیوں سے گلے کے ہار بناتا ہوں۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ اب ادب کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ ادب کے سکے بازارِ زندگی میں کھوٹے ہو چکے ہیں، اس لیے میں نے بڑی مجبوری اور بے کسی کی وجہ سے اس کا جہیز فروخت کیا ہے، لہذا آپ نے جیسے عورت کے بیان پر توجہ دی ہے، میرے بیان پر بھی توجہ دیجئے اور مناسب فیصلہ فرمائیے۔ قاضی صاحب نے اس کے دردناک اشعار سنے اور ان پر فریفتہ ہو گئے۔ پھر عورت کی طرف متوجہ کر کہا: دیکھ تیرے شوہر نے اصل بات بتادی ہے اور موتی پر رونے کا مصداق بھی بیان کر دیا ہے۔ واقعہ تیرا شوہر خستہ حال ہے، اس لیے تو صبر کر کے اپنے گھر واپس جا اور اپنے شوہر کو معذور سمجھ۔ قاضی صاحب نے دونوں کو صدقہ کے مال سے ایک مٹھی درہم دیئے۔ درہم لے کر وہ دونوں خوشی خوشی روانہ ہو گئے۔ حارث بن ہمام کہتے ہیں: میں قاضی صاحب کی عدالت میں آتے ہی جان گیا تھا کہ وہ ابو زید ہے، مگر میں مصلحتاً خاموش رہا۔ ابو زید کے چلے جانے کے بعد میں نے قاضی صاحب سے کہا کہ: اگر کوئی اس کی حقیقتِ حال معلوم کر کے ہمیں بتادے، تو کیا ہی اچھا ہو۔ چنانچہ قاضی صاحب نے ایک معتمد آدمی اس کے پیچھے دوڑایا۔ وہ کچھ دیر کے بعد ہنستے ہوئے واپس آیا اور کہا: جب سے وہ بوڑھا یہاں سے نکلا ہے، وہ تالیاں بجا بجا کر گارہا ہے اور ناچ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ: اگر حاکم اسکندریہ کے بجائے کوئی دوسرا ہوتا، تو میں ایک بے حیا اور چالاک عورت کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو جاتا۔ قاضی صاحب کو یہ بات سن کر اتنی ہنسی آئی کہ ان کی ٹوپی گر گئی اور کہا: اے اللہ میری قید کو اہلِ ادب کے لیے حرام کر دے! پھر معتمد سے کہا: انھیں بلا کر لاؤ، وہ گیا، مگر وہ دور چاچکا تھا، اس لیے نہیں مل سکا۔ قاضی صاحب نے کہا: اگر وہ مرے پاس آجاتا، تو میں اس کو ایسی عمدہ چیز دیتا، جس کا وہ مستحق ہے۔ حارث کہتے ہیں: جب میں نے قاضی صاحب کے اس کی طرف میلان کو دیکھا، تو مجھے ابو زید کے چلے جانے پر افسوس ہوا۔

اس مقامے میں کل تینتیس (۳۳) اشعار ہیں۔



الْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ: "الإِسْكَندَرَانِيَّةُ"
 نوان مجلسی واقعہ شہر "اسکندریہ" کی طرف منسوب ہے

الإِسْكَندَرَانِيَّةُ: مَنْسُوبٌ إِلَى إِسْكَندَرِيَّةٍ - إِسْكَندَرِيَّةٌ: دِرْيَائَةُ نَيْلٍ كَسَالِحِي عِلَاقَةٍ بِمِصْرَ
 كَالِإِكْبَادِيَّةِ، جَمَعٌ سِكَندَرُ ذَوِ الْقَرْنَيْنِ لَمْ يَسَايَا تَهَا، أَسَى كِي طَرَفٍ نَسَبٌ كَرَكِ اس مَقَاسِ كَا نَامُ رَكَا
 كَمَا "الإِسْكَندَرَانِيَّةُ"

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ: طَحَابِي مَرَحُ الشَّبَابِ، وَهَوَى الإِتِحْسَابِ، إِلَى أَنْ
 جُبْتُ مَا بَيْنَ فَرَعَانَةَ وَغَانَةَ، أُخْوَضَ الْعِمَارَ لِأَجْنِي الْعِمَارِ، وَأَقْتَحِمَ الأَخْطَارَ لِكُنِي
 أَدْرِكَ الأَوْطَارَ، وَكُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ أَفْوَاهِ الْعُلَمَاءِ، وَلَقِفْتُ مِنْ وَصَايَا الْحُكَمَاءِ، أَنَّهُ
 يَلْزَمُ الأَدِيبَ الأَرِيبَ، إِذَا دَخَلَ البَلَدَ الغَرِيبَ، أَنْ يُسْتَمِيلَ قَاصِيَةَ، وَيَسْتَخْلِصَ
 مَرَاضِيَةَ، لِيَسْتَدَّ ظَهْرَهُ عِنْدَ الخِصَامِ، وَيَأْمَنَ فِي الغَرَبِ جُورَ الحُكَمَاءِ؛ فَاتَّخَذْتُ هَذَا
 الأَدَبَ إِسَامًا، وَجَعَلْتُهُ لِمَصَالِحِي زَمَانًا، فَمَا دَخَلْتُ مَدِينَةً، وَلَا وَجَعْتُ عَرِينَةً،
 إِلا وَامْتَزَجْتُ بِحَاكِمِهَا امْتِزَاجَ المَاءِ بِالرَّاحِ، وَتَقَوَيْتُ بِعِنَايَتِهِ تَقْوَى الأَجْسَادِ
 بِالأَرْوَاحِ. فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ حَاكِمِ الإِسْكَندَرِيَّةِ، فِي عَشِيَّةٍ عَرَبِيَّةٍ، وَقَدْ أَحْضَرَ مَالُ
 الصَّدَقَاتِ، لِيَفِضَّهُ عَلَى ذَوِي الفَقَائِتِ، إِذْ دَخَلَ شَيْخٌ عَفْرِيَّةً، تَعْتَلُهُ امْرَأَةٌ مُضِيَّةً،
 فَقَالَتْ: — أَيُّدُ اللّهِ القَاضِي، وَأَدَامَ بِهِ التَّرَاضِي — إِنِّي امْرَأَةٌ مِنْ أَكْرَمِ جُرْثُومَةٍ،
 وَأَطْهَرِ أَرْوَمَةٍ، وَأَشْرَفِ خُورُولَةٍ وَعُمُومَةٍ، مَيَسَمِي الصُّونَ، وَشِيَمْتِي الهُونُ،
 وَخُلُقِي نِعَمَ العَوْنِ، وَيَبْنِي وَيَبْنِي جَارَاتِي بُونَ.

توجہ: حارث بن ہمام نے کہا کہ: مجھے جوانی کی مستی اور کمانے کی خواہش نے اس بات پر
 آمادہ کیا کہ میں شہر "فرغانہ" اور "غانہ" کے درمیان گشت کروں اور گہرے پانیوں میں پھل توڑنے کے

لیے داخل ہوں، اور ضرورت میں پوری کرنے کے لیے خطرہ مول لوں؛ حالت یہ تھی کہ میں نے علماء کی زبانوں سے اخذ کیا تھا اور دانش مندوں کی وصیتوں میں سے یہ امر حاصل کیا تھا کہ عقل مند ادیب کو چاہیے کہ جب وہ اجنبی شہر میں جائے، تو اس کے قاضی کو اپنالے اور اس کی خوشنودیاں مخصوص کر لے؛ تاکہ اس کی پیڑھ جھگڑے کے وقت مضبوط رہے اور وہ پردیس میں حاکموں کے ظلم سے محفوظ رہے۔ پس میں نے اس تعلیم کو امام بنایا اور اسے اپنی مصاحبتوں کے لیے لگام یعنی مقتدا بنایا۔ پس میں جس شہر میں بھی داخل ہوا اور جس خطرناک جگہ میں بھی گھسا، تو میں نے اس کے حاکم کے ساتھ اس طرح میل کر لیا، جس طرح کہ پانی شراب کے ساتھ مل جاتا ہے اور میں نے اس کی مہربانی سے ایسی تقویت حاصل کی، جیسے کہ جسم ارواح سے حاصل کرتے ہیں۔ پس جب کہ میں حاکم اسکندریہ کے پاس ایک ٹھنڈی شام میں موجود تھا اور انھوں نے صدقے کا مال منگا رکھا تھا، تاکہ اُسے فاقہ مستوں پر تقسیم کرے، کہ اچانک ایک ایسا چالاک بوڑھا ندر آیا، جسے ایک بچوں والی عورت کھینچ رہی تھی۔ چنانچہ اس نے کہا: — اللہ قاضی کی مدد فرمائے اور ان کے ذریعہ باہمی رضامندی کو ہمیشہ قائم رکھے — میں ایک شریف خاندان، پاکیزہ نسل اور معزز ترین نانہال و دادھیال کی عورت ہوں، میرا امتیازی نشان حفاظتِ نفس ہے؛ میری خصلت انکساری ہے؛ میری عادت (لوگوں کے لیے) بہترین مددگار ہے، میرے اور میری ہمسایہ عورتوں کے درمیان بڑا فرق ہے۔

تحقیق: طَحَا: ناضی واحد مذکر نائب، وہ لے گئی۔ طَحَا بِهِ طَحْوًا (ن.ض) لے جاتا۔

مَرَّحَ: مستی، غایتِ مسرت۔ مَرَّحَ مَرَّحًا (س) خوشی سے جھومنا۔ پھولانہ سانا، اترانا۔ مٹکانا۔

الشَّبَابُ: جوانی (سن بلوغ سے تیس برس کی عمر تک) شَبَّ شَبَابًا (ض) جوان ہونا۔

هَوَى: خواہشِ نفس۔ هَوَى هَوًى (س) چاہنا۔ خواہش کرنا۔ محبت کرنا۔

جَنِبْتُ: ناضی واحد متکلم، میں گشت کروں۔ جَابَ الْبِلَادَ جَوْنَا (ن) سیر و سیاحت کرنا۔ گشت کرنا۔

فَرَّغَانَهُ: بلا در مشرق میں صوبہ خراسان کا آخری شہر — غَانَهُ: بلا در مغرب میں سوڈان کا ایک شہر۔

أَخْوَضَ: مضارع واحد متکلم، میں داخل ہوں۔ خَاضَ الْمَاءَ خَوْضًا (ن) گھسنا۔ داخل ہونا۔

عِمَارَ: واحد: غَمْرَةٌ: بہت سا پانی۔ مجازاً: دریا۔ عَمَّرَ الْمَاءَ عِمَارَةً (ک) پانی کا چڑھنا۔

أَجْنَبِيٌّ: مضارع واحد متکلم، میں پھل توڑوں۔ جَنَى الثَّمَرَةَ جَنًى وَجَنِيًّا (ض) پھل توڑنا۔

أَقْتَحِمُ: مضارع واحد متکلم، میں خطرہ مول لوں۔ اِقْتَحَمَ الْأَخْطَارَ (اعتعال) خطرہ مول لینا۔

خطرناک جگہ میں داخل ہونا۔ گھسنا۔ — أَخْطَرُ: واحد: خَطَرٌ: خطرہ۔

أَذْرَكَ: مضارع واحد تنکلم، میں حاصل کروں۔ أذْرَكَه إِذْرَاكًا (انفال) پانا، حاصل کرنا۔

أَوْطَارَ: واحد: وَطَرَ: ضرورت، حاجت، مقصد و مطلب۔

لَقِفْتُ: ماضی واحد تنکلم، میں نے اخذ کیا۔ لَقِفَهُ لَقْفًا (س) اچکنا۔ جلدی سے اخذ کرنا۔

تَقِفْتُ: ماضی واحد تنکلم، میں نے حاصل کیا۔ میں نے پایا۔ تَقِفَ الشَّيْءُ تَقْفًا (س) پالینا۔

وَصَايَا: واحد: وَصِيَّةٌ: وصیت۔ أَوْصَاهُ بِكَذَا إِيصَاءً (انفال) وصیت کرنا۔

أُرِيبُ: اسم فاعل، ہوشیار، عظیمند۔ أُرِبَ أُرَابَةٌ (ک) ہوشیار و ماہر ہونا۔

يَسْتَمِئِلُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ اپنا لے۔ اسْتَمَالَ فَلَانًا (استعمال) اپنا پانا، مائل کرنا۔

يَسْتَخْلِصُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مخصوص کر لے۔ اسْتَخْلَصَهُ (استعمال) خاص کرنا۔

مَرَأْسِي: واحد: مَرْصَاةٌ: خوشنودی، رضا۔ مصدر مِسى از رَضِي رَضِي (س) خوش ہونا۔

يَسْتَدُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ مضبوط رہے۔ اسْتَدَّ (استعمال) مضبوط ہونا۔ سخت ہونا۔

يَأْمَنُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ محفوظ رہے۔ أَمِنَ الشَّرَّ أَمْنًا (س) محفوظ رہنا۔ محفوظ ہونا۔

أَدَبٌ: علم و معرفت، اچھا طریقہ، وہ علم و معرفت جو عقل انسانی کی تخلیق ہو۔ جمع: آدَابٌ۔

مَصَالِحٌ: واحد: مَصْلَحَةٌ: فائدہ۔ — زِمَامٌ: لگام، باگ، مراد: مقتدا۔ جمع: أَزِمَةٌ۔

وَلَجْتُ: ماضی واحد تنکلم، میں گھسا۔ وَلَجَهُ وَلُوجًا (ض) گھسنا، داخل ہونا۔

عَرِينَةٌ: شیر کی رہائش گاہ، بجو، بھیرے اور اژدھا کا مسکن۔ مراد: خطرناک جگہ۔ جمع: عَرَائِنٌ وَعُرُونٌ۔

إِمْتَزَجْتُ: ماضی واحد تنکلم، میں نے میل کر لیا۔ إِمْتَزَجَ بِكَذَا (استعمال) مل جانا۔ گھل جانا۔

رَاحٌ: شراب (۲) خوشی۔ راحت و اطمینان۔ رَاحٌ لِلْأَمْرِ رَاحًا (انفال) خوش ہونا۔ ہشاش بشاش ہونا۔

تَقَوَّيْتُ: ماضی واحد تنکلم، میں نے تقویت حاصل کی۔ تَقَوَّيْتُ (تعمل) مضبوط ہونا۔ طاقت ور ہونا۔

بَيْنَمَا: جب، جب کہ۔ اس اثناء میں کہ۔ — عَشِيَّةٌ: شام، سہ پہر، زوال آفتاب سے صبح تک کا

وقت۔ جمع: عَشَايَا۔ — عَرِيَّةٌ: ٹھنڈی ہوا۔ جمع: عَرَايَا۔

يَقْضُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ تقسیم کرے۔ قَضَّ الْمَالُ عَلَى الْقَوْمِ قَضًا (ن) تقسیم کرنا۔

عِفْرِيَّةٌ: بڑا چالاک، مکار۔ دھوکے باز۔ جمع: عِفْرَايِي۔

تَغْيِلٌ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ کھینچ رہی ہے۔ غَيْلَةٌ غَيْلًا (ض) کھینچنا۔

مُضَيَّبَةٌ: اسم فاعل مؤنث، بچوں والی عورت، اُضْبِتِ المِراةُ (انفال) بچوں والی ہونا، شتق از صَبِيٍّ۔
جُرْفُوْمَةٌ: اصل، مراد: خاندان۔ جمع: جُرْفُوْمٌ۔ اُرْوْمَةٌ: اصل۔ نسل۔ جمع: اُرُوْمٌ۔
خُوُوْلَةٌ: نانہال، نانہالی رشتہ۔ اس مصدر سے فعل نہیں آتا (۲) واحد: خَالَ: ناموس۔
عُمُوْمَةٌ: دادھیال، پچا کارشتہ۔ عَمَّ الرَّجُلُ عُمُوْمَةً (ن) پچا بن جانا (۲) واحد: عَمَّ: پچا۔
مِيَسَمٌ: اسم آلہ، علامت۔ نشان امتیاز۔ جمع: مِوِاسِمٌ و مِياسِمٌ۔ و سَمَّ الشَّيْءِ و سَمَّما
و سَمَّةً (ض) نشان و علامت لگانا۔ مِيسَمٌ: اصل میں مِوِاسِمٌ تھا، وادساکن ما قبل کسور واد کو یا
سے بدل دیا۔ اس کی جمع مِوِاسِمٌ باعتبار اصل کے اور مِياسِمٌ باعتبار لفظ کے ہے۔
الصُّوْنُ: حفاظت، بچاؤ، مراد: حفاظت نفس۔ صَانَ عِرْضَهُ صَوْنًا (ن) عزت و آبرو بچانا۔ آبرو
کو دادگار ہونے سے بچانا۔ شَيْمَةٌ: عادت۔ طبیعت۔ جمع: شَيْمٌ۔
هُوْنٌ: وقار و انکساری، نرمی، سنجیدگی و متانت۔ هَانَ عَلَيْهِ هُوْنًا (ن) بے وقعت ہونا، ہلکا ہونا۔
خُلُقٌ: عادت، طبیعت، خصلت، مزاج، فطرت، طبیعت۔ جمع: أَخْلَاقٌ۔
عَوْنٌ: اَعَانٌ: کا اسم مصدر بمعنی اسم فاعل۔ مددگار جمع: اَعْوَانٌ۔
جَارَاتٌ: واحد: جَارَةٌ: پڑوسن، ہمسایہ عورت۔
بُوْنٌ: فرق، دوری (فضل کے اعتبار سے) بَنَانَهُ بُوْنًا (ن) اخلاق و مروت میں کسی سے بڑھ جانا
بُوْنٌ: میں توین تکبیر برائے تعظیم ہے معنی بڑا فرق۔

وَكَانَ أَبِي إِذَا خَطَبَنِي بِنَاءَ الْمَجْدِ، وَأَرْبَابَ الْجَدِّ، سَكَنَتْهُمْ وَبَكَتْهُمْ، وَعَافٍ
وَصَلَتْهُمْ وَصَلَتْهُمْ، وَاحْتَجَّ بِأَنَّهُ عَاهَدَ اللَّهُ تَعَالَى بِحِلْفَةٍ، أَنْ لَا يُصَاهِرَ غَيْرَ ذِي
حِرْفَةٍ. فَقَبِضَ الْقَدْرَ لِنَصْبِي وَوَصْبِي، أَنْ حَضَرَ هَذَا الْخُدْعَةَ نَادِي أَبِي، فَأَقْسَمَ بَيْنَ
رَهْطِهِ، أَنَّهُ وَفَى شَرْطِهِ، وَادَّعَى أَنَّهُ طَالَمَا نَظَمَ دُرَّةَ إِلَى دُرَّةٍ، فَبَاعَهُمَا بِبَدْرَةٍ؛ فَأَغْتَرَّ
أَبِي بِزُخْرَفَةٍ مُحَالِهِ؛ وَزَوَّجَنِيهِ قَبْلَ اخْتِبَارِ حَالِهِ، فَلَمَّا اسْتَخْرَجَنِي مِنْ كِنَاسِي،
وَرَحَلَنِي مِنْ أُنَاسِي، وَنَقَلَنِي إِلَى كَسْرِهِ، وَحَصَلَنِي تَحْتَ أُسْرِهِ، وَجَدْتُهُ قَعْدَةً
جَسَمَةً، وَالْفَيْتَهُ ضَبْعَةَ نَوْمَةٍ. وَكُنْتُ صَحْبَتَهُ بِرِيَاشِ وَرِيٍّ، وَأَثَابَ وَرِيٍّ، فَمَا بَرِحَ
يَبْسَعُهُ فِي سَوْقِ الْهَضْمِ، وَيَتَلَفُّ لِسَنَةً فِي الْخَضْمِ وَالْقَضْمِ، إِلَى أَنْ مَرَّقَ مَالِي
بِأُسْرِهِ، وَأَنْفَقَ مَالِي فِي عُسْرِهِ. فَلَمَّا أَنْسَانِي طَعْمَ الرَّاحَةِ، وَعَادَرَ بَيْتِي أَنْفَى مِنْ

الرَّاحَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا هَذَا، إِنَّهُ لَأَمْحَبًا بَعْدَ بُؤْسٍ، وَلَا عَطْرَ بَعْدَ عَرُوسٍ، فَانْهَضْ
لِلْإِكْسَابِ بِصِنَاعَتِكَ، وَاجْتِنِ ثَمْرَةَ بَرَاغَتِكَ.

ترجمہ: اور میرے باپ ایسے تھے کہ جب مجھے معمارانِ عظمت اور اصحابِ تمول پیغام نکاح بھیجتے تو وہ ان کو خاموش کر دیتا اور دھرم کا دیتا اور ان کے تعلق اور عطیہ سے نفرت کرتا۔ اور یہ دلیل بیان کرتا تھا کہ اُس نے ایک قسم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ کسی غیر پیشہ ور کو داماد نہ بنائے گا۔ پس قسمت نے میری تکلیف اور مصیبت کے لیے یہ بات مقدر کی کہ یہ دھوکے باز میرے باپ کی مجلس میں آیا اور اس نے ان کی مجلس کے سامنے یہ قسم کھائی کہ وہ ان کی شرط کے مطابق ہے اور یہ دعویٰ کیا کہ بہت سی دفعہ اس نے ایک موتی کو دوسرے موتی کے ساتھ پر دیا، پھر انھیں ایک گراں قدر تھیلی کے بدلے فروخت کیا ہے۔ پس میرے والد اس کے جھوٹ پر طمع سازی کے ذریعہ دھوکے میں آگئے اور میرا اس سے نکاح کر دیا، قبل اس کے کہ وہ اس کی حالت کی جانچ کرتے۔ پس اس نے مجھے میرے مکان سے نکال لیا، مجھے میرے رشتہ داروں کے پاس سے لے گیا: اپنے شکستہ مکان میں منتقل کر لیا اور مجھے اپنی قید میں کر لیا، تو میں نے اسے نکما (بیٹھا رہنے والا) آرام طلب (ہر وقت گزارنے والا) ست و کاہل (ہر وقت بستر پر سوار رہنے والا) اور بڑا نیستی (ہر وقت سونے والا) پایا۔ میں اس کے ساتھ آئی تھی عمدہ کپڑے اور صورت لے کر، سامان اور رونق لے کر، پس یہ اُسے بازارِ ہضم میں فروخت کرتا رہا اور اس کی قیمت نکلنے اور چبانے میں ضائع کرتا رہا: یہاں تک کہ اس نے میری تمام چیزوں کو برباد کر دیا اور اپنی تنگی میں میرا مال خرچ کر ڈالا۔ پس جب اس نے مجھ سے آرام کا مزہ زائل کر دیا (یا اس نے مجھ سے راحت کا مزہ بھلا دیا) اور میرے گھر کو تھیلی سے زیادہ صاف بنا کر چھوڑ دیا، تو میں نے اس سے کہا: ارے بندہ خدا! بات یہ ہے کہ تنگ حالی کے بعد کوئی چھینے کی جگہ نہیں (یعنی تنگ حالی کے بعد آرام اور اپنے کو چھپانے کی ضرورت نہیں) اور عروس کے بعد کوئی خوشبو نہیں۔ پس تو اپنے ہنر سے کمائی کرنے کے لیے اٹھ اور اپنی مہارت کا پھل حاصل کر۔

تحقیق: خَطْبٌ: ماضی، اس نے پیغام نکاح بھیجا۔ خَطْبَهَا خِطْبَةٌ (ن) پیغام نکاح دینا۔

بِنَاةُ الْمَجْدِ: معمارانِ عظمت، بِنَاةٌ: واحد بِنَانٌ: تعمیر کرنے والا، بِنَى بِنَاءً (ض) تعمیر کرنا، بنانا۔

مَجْدٌ: عزت، عظمت۔ جَمْعُ: أَمْجَادٌ. مَجْدٌ فَلَانٌ مَجْدَانٌ (ن) باعظمت ہونا۔

أَرْيَابُ الْحَجْدِ: دولت مند۔ أَرْيَابٌ: واحد: رَبٌّ: مالک، صاحب۔

جَدَّ: دولت، قسمت۔ **جَدَّ جَدًّا** (ض) قسمت والا ہونا، مالدار ہونا۔

سَكَّت: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے خاموش کر دیا۔ **سَكَّتَهُ سَكِيْنَا** (تفعل) خاموش کر دینا۔

بَكَّت: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دھمکا دیا۔ **بَكَّتَهُ بَكِيْنَا** (تفعل) ڈانٹنا، دھمکانا۔

عَافَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نفرت کی۔ **عَافَهُ عَيْفَا** (ض) برا سمجھنا، نفرت کرنا۔

وُضِلَّ: تعلق، رشتہ۔ جمع: **وُضِلَ**۔ **وُضِلَ وَضَلًا** و **وُضِلَّ وَضِلَّةً** (ض) ملانا۔ جوڑنا۔ تعلق رکھنا۔

صَلَّةٌ: عطیہ، انعام۔ جمع: **صِلَاتٌ**۔ **وَصَلَّ فَلَانًا** و **وَصَلَّ وَصَلَّةً** (ض) بھلائی کرنا، مال دینا۔

اِخْتَجَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دلیل بیان کی۔ **اِخْتَجَّاجٌ** (اضمال) دلیل بیان کرنا۔

حَلَفَةٌ: قسم، عہد۔ **حَلَفَ بِاللَّهِ حَلْفًا** و **حَلَفَا** (ض) قسم کھانا۔ حلف اٹھانا۔

لَا يُصَاهِرُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ داماد نہیں بنائے گا۔ **صَاهِرَةٌ مُصَاهِرَةٌ:** داماد بنانا۔

حِرْفَةٌ: پیشہ۔ جمع: **حِرَافٌ**۔ **حِرَفٌ لِعِبَالِهِ حِرْفًا** (ض) ادھر ادھر سے کمائی کرنا۔

قَيَّضَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مقدر کی۔ **قَيَّضَ اللَّهُ لَهُ كَذَا** (تفعل) مقدر کرنا۔

قَدَّرَ: قسمت، تقدیر، فیصلہ الہی، اندازہ خداوندی۔ جمع: **أَقْدَارٌ**۔

نَصَبٌ: تکلیف۔ **نَصَبَ نَصْبًا** (س) تھکانا۔ تکلیف میں مبتلا ہونا۔

وَصَبٌ: بیماری، درد و تکلیف۔ جمع: **أَوْصَابٌ**۔ **وَصَبٌ وَصْبًا** (س) بیمار ہونا۔ درد محسوس کرنا۔

خُدَعَةٌ: اسم مبارکہ، انتہائی دھوکے باز۔ **خُدَعَةٌ خُدَعًا** و **خُدَعَةٌ خُدَعَةً** (ف) دھوکا دینا۔ فریب دینا۔

چال چلنا۔ **خُدَعَةٌ** (بسكون الدال) بہت دھوکا کھانے والا۔

فَاعِلَةٌ: فاعل کے وزن پر جو صفات آتی ہیں، اگر ان میں سے کلمہ متحرک ہو، تو وہ عموماً فاعلیت

کے معنی پر اور ساکن ہو تو مفعولیت کے معنی پر دلالت کرتی ہیں۔

نَادِيٌّ: اسم فاعل، جمع کنندہ، مجلس، محفل۔ **نَادَا الْقَوْمَ نَدْوًا** (ن) جمع کرنا۔

رَهْطٌ: اسم جمع، قوم، قبیلہ، ایسی جماعت جو دس سے کم افراد پر مشتمل ہو۔ جمع: **أَرْهَاطٌ** و **أَرْهَطٌ**۔

وَفَّقَ: مصدر بمعنی اسم فاعل، موافق، مطابق۔ **وَفَّقَ الْأَمْرَ** و **وَفَّقَا** (س) موافق ہونا۔ **إِلَى:** بمعنی مَعَ

دُرَّةٌ: دُرٌّ کا واحد۔ موتی۔ **شَانِدَارٌ** اور **بُرْاسُوتِيٌّ**۔ جمع: **دُرَرٌ**۔

بَدْرَةٌ: بَنَانٌ کی تھیلی، دس ہزار درہم کی تھیلی۔ جمع: **بَدَرٌ** و **بَدَرٌ**۔

اِغْتَرَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ دھوکے میں آ گیا۔ **اِغْتَرَّ بِكَذَا** (غترَّ) اَرَّ: دھوکے میں آنا، دھوکا کھانا۔

زَخْرَفَةٌ: ملح سازی۔ زَخْرَفَهُ زَخْرَفَةً (باب بَعَثَ) ملح کرنا۔ آراستہ کرنا۔ سجانا۔

مُحَالٌ: اسم مفعول، بمعنی ناممکن، باطل، مشکل۔ أَحَالُ الرَّجُلُ إِحَالََةً (افعال) محال بات کہنا۔
کِنَاسٌ: ہرن کا مسکن۔ مراد: مکان۔ جمع: اُنْکِبَسَةٌ۔

رَحْلٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے روانہ کیا۔ رَحَلَهُ (تفعل) روانہ کرنا۔
أَنَاسٌ: وَأَنَاسِيٌّ وَإِنْسٌ وَاحِدٌ: إِنْسِيٌّ وَأَنَسِيٌّ: آدمی، رشتہ دار۔

نَقَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے منتقل کر لیا۔ نَقَلَهُ إِلَى مَكَانٍ نَقْلًا (ن) منتقل کرنا۔
كَسْرٌ: ککڑا، ٹوٹا، ہوا حصہ۔ مراد: شکستہ گھر۔ جمع: كُسُورٌ۔ كَسْرَةٌ كَسْرًا (ض) توڑنا۔

أَسْرٌ: قید، غلامی۔ أَسْرَةٌ أَسْرًا وَإِسَارًا (ض) قید کرنا۔ قیدی بنانا۔ روکنا۔
فَعْدَةٌ: اسم مبالغہ، کما۔ ہر وقت بیچارہ بننے والا۔ فَعَدَ فَعْدًا (ن) بیٹھنا۔

جُثْمَةٌ: اسم مبالغہ، آرام طلب، ہر وقت پڑا رہنے والا۔ جُثِمَ الْإِنْسَانُ جُثُومًا (ن) زمین سے چٹنا، ایک جگہ پڑا رہنا۔ — أَلْفَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پایا۔ أَلْفَاهُ الْفَاءَ (افعال) پانا۔

ضَجَعَةٌ: اسم مبالغہ، ست و کابل، بہت لینے والا۔ ضَجَعَ ضَجْعًا (ف) پہلو پر لیٹنا۔
نَوْمَةٌ: اسم مبالغہ، نیند کا پتلا، بہت سونے والا، بڑا نستی۔ نَامَ نَوْمًا (س) سونا۔

صَحِبْتُ: ماضی واحد متکلم، میں ساتھ ہوئی۔ صَحِبْتُهُ صَحْبَةً (س) ساتھ ہونا۔ ساتھ رہنا۔
رِيَاشٌ: عمدہ کپڑے۔ واحد: رِيَشٌ، وَهُوَ جَمْعُ رِيَشَةٍ۔ رَاشَةٌ رِيَاشًا (ض) لباس پہنانا۔

زِيٌّ: ہیئت، صورت، لباس۔ جمع: أَزْيَاءٌ۔ تَزَيَّابِكُلًا (تفعل) شکل اختیار کرنا۔ روپ اختیار کرنا۔
أَثَاثٌ: واحد: أَثَاثَةٌ، آرائشی سامان، فرنیچر، فرش وغیرہ (۲) مال و متاع۔ جمع: أَثَثٌ۔

رِيٌّ: رونق، حسن ظاہری۔ رِيٌّ الشَّجَرُ رِيًّا وَرِيًّا (س) سرسبز ہونا۔

مَابَرَحَ: فعل ناقص، برابر، لگاتار۔ مَابَرَحَ يَبْرَحُ: وہ فروخت کرتا رہا۔ مَابَرَحَ يَبْرَحُ: وہ ضائع کرتا رہا۔
هَضَمَ: نقصان۔ هَضَمَ الشَّيْءَ هَضْمًا (ض) توڑنا، مراد: ضائع کرنا۔

خَضَمَ: مصدر از خَضِمَ الطَّعَامَ خَضْمًا (س) کھانا، ہڑپ کرنا، نگلنا۔
قَضَمَ: مصدر از قَضَمَ الشَّيْءَ قَضْمًا (ض) چبانا۔ دانتوں سے کاٹنا۔

مَزَّقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے برباد کر دیا۔ مَزَّقَهُ تَفْعِيلٌ كَلَّرَهُ كَلَّرًا (۲) تباہ و برباد کرنا۔
مَالِيٌّ: مَا اسم موصول بمعنی الَّذِي — بِأَسْرِهِ: سب کا سب، تمام، پورا۔

أَنَسَا: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے بھلا دیا۔ أَنَسَاهُ الشَّيْءَ (افعال) فراموش کرانا۔

رَاحَةٌ: آرام، راحت و سکون۔ رَاحَ لِلْأَمْرِ رَاحَةً (ن) خوش ہونا، ہشاش بشاش ہونا۔

غَادَر: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے چھوڑ دیا۔ غَادَرَهُ مُغَادَرَةً (مفاعلت) چھوڑنا۔

أَنْفَى: اسم تفضیل، زیادہ صاف۔ نَفَى نَقَاءً (س) صاف ہونا۔

رَاحَةٌ: تہلیل۔ جمع: رَاحٌ — يَا هَذَا إِنَّهُ: ارے بندۂ خدا بات یہ ہے کہ۔

مَخْبَأٌ: اسم ظرف، چھپانے کی جگہ، جمع: مَخَابِي. خَبَاءٌ خَبِيئًا (ف) چھپانا۔ (۲) مصدر مبني بمعنى خَبَأَ.

بُؤْسٌ: غربت، تنگ حالی۔ بَيْسٌ بَأْسًا وَبُؤْسًا (س) محتاج و غریب ہونا۔ بد حال ہونا۔

لَا مَخْبَأَ بَعْدَ بُؤْسٍ: مطلب یہ ہے کہ لوگ مال کو اس لیے چھپا کر رکھتے ہیں کہ ضرورت کے

وقت کام آئے اور اب ہم محتاج اور غریب ہیں، اگر راز کی ایسی کوئی چیز یا ایسا کوئی فن رکھتے ہو، جس کے ذریعہ مال حاصل ہو سکے، اُسے نکالو، چھپا کر مت رکھو۔

لَا عِطْرَ بَعْدَ عَرُوسٍ: یہ ایک کہادت ہے جو کسی چیز کے، ضرورت کے وقت سے، مؤخر کرنے

کے وقت بولی جاتی ہے۔ اس کہادت کا پس منظر یہ ہے: مسماة "اسماء بنت عبد اللہ" کے شوہر کا نام

"عروس" تھا، جو بہت ہی اچھا آدمی تھا، سوائے اتفاق اس کا جلدی انتقال ہو گیا، اس کے بعد عروس

کے بھائی نوفل نے اس سے نکاح کر لیا، یہ بہت بخیل اور گندہ دہن تھا۔ ایک دن دونوں میاں بیوی

"عروس" کی قبر کے پاس سے گذر رہے تھے، بیوی اپنے شوہر کی یاد میں رونے لگی اور اس کی قبر کے

پاس بیٹھ کر اس کے عمدہ اوصاف بیان کرنے لگی اور جدید شوہر پر تعریض کرنے لگی، شوہر نے سختی کے

ساتھ کہا: اھو، چلو، یہاں نہ ٹھہرو۔ جب وہ اٹھی، تو عطر کی شیشی قبر کے پاس گر گئی، شوہر نے کہا: اسے

اٹھا لو۔ عورت نے جواب دیا کہ "لَا عِطْرَ بَعْدَ الْعَرُوسِ" یعنی زیب و زینت اور خوشبو وغیرہ

لگانا عروس (سابق شوہر) کے بعد ختم ہو گیا: اب کیا آرائش اور کیا عطر لگانا۔ اُسی وقت سے یہ کہادت

مشہور ہو گئی..... بعض نے پس منظر اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے شادی کی،

عورت کی طبیعت پر کچھ گرانی محسوس ہوئی، تو اس شخص نے عورت سے کہا کہ اَيْنَ عِطْرُكَ: یعنی تیرا عطر

کہاں ہے، جس سے تیری گرانی دور ہو، عورت نے جواب دیا: خَبَاتُهُ لِيغَيِّرَ هَذَا الْوَقْتِ: یعنی اس

عطر کو میں نے کسی دوسرے وقت کے لیے رکھ چھوڑا ہے، مرد نے کہا: لَا يَنْخَبَأُ الْعِطْرُ بَعْدَ الْعَرُوسِ:

دہن بننے کے بعد عطر چھپایا نہیں جاتا، یعنی عطر لگانے کا وقت تو یہ ہی ہے، پھر اور کونسا وقت ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ اپنے ہنر کو بوقت حاجت کام میں لا، بعد میں یہ ہنر کیا فائدہ دے گا۔
 صناعت: ہنر، کاریگری (۲) پیشہ (۳) وہ علم و فن جس میں انسان مہارت حاصل کر کے اسے پیشہ اور
 مشغلہ بنا لے۔ بعض کے نزدیک محسوسات کے لیے صناعت ہے اور معنویات کے لیے صناعت۔ جمع:
 صناعات، و صنایع۔ صنع صنعا (س) کاریگر ہونا۔ کسی کام میں ماہر ہونا۔
 اجتن: امر حاضر معروف، تو حاصل کر۔ اجتنی الثمرة اجتناء (اجتنال) بچل توڑنا (۲) حاصل کرنا۔
 براعة: مہارت، کمال، فوقیت۔ برع براعة (ک) ماہر ہونا۔ صاحب کمال ہونا۔

فَرَعِمَ أَنْ صِنَاعَتَهُ قَدْ رُمِيَتْ بِالْكَسَادِ، لَمَّا ظَهَرَ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ، وَلِي مِنْهُ
 سَلَالَةٌ، كَمَا هُوَ خِلَالَةٌ، وَكَلَانَا مَا يَنَالُ مَعَهُ شُبْعَةٌ، وَلَا تَرَفُّأُ مِنَ الطَّوْىِ دُمْعَةٌ، وَقَدْ
 قَدْتُهُ إِلَيْكَ، وَأَحْضَرْتُهُ لَدَيْكَ، لِنَعْجَمَ غَوْدَ دَعْوَاهُ، وَتَحْكُمَ بَيْنَنَا بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ.
 فَأَقْبَلَ الْقَاضِي عَلَيْهِ، وَقَالَ لَهُ: قَدْ وَعَيْتَ قِصَصَ عَرْسِكَ، فَبَرِهِنِ الْآنَ عَنْ نَفْسِكَ،
 وَإِلَّا كَشَفْتُ عَنْ لَبْسِكَ، وَأَمَرْتُ بِخَبْسِكَ، فَأَطْرُقِ الْأَطْعُونَ، ثُمَّ شَمَّرَ
 لِلْحَرْبِ الْعَوَانَ، وَقَالَ:

ترجمہ: تو اس نے دعویٰ کیا کہ اس کا پیشہ زمین پر فساد پھیلنے کی وجہ سے کساد بازاری کا شکار ہو گیا
 ہے (یا کہ اس کے پیشہ کو عدم مقبولیت کا تیر لگ گیا ہے)۔ اور میرا اس سے ایک بچہ بھی ہے، ایسا جیسے تنکا
 ہو، ہم میں سے کوئی بھی اس (بچہ) کے ساتھ پیٹ بھر کھانا نہیں کھاتا اور نہ شدت بھوک سے بچہ کا آنسو
 تھمتا ہے، میں اسے آپ کے پاس کھینچ کر لائی ہوں اور آپ کی خدمت میں اسے حاضر کیا ہے؛ تاکہ آپ
 اس کے دعوے کی حقیقت جانیں۔ اور ہمارے درمیان وہ فیصلہ کریں، جو خدا آپ کو القاء کرے۔ پس
 قاضی اس بوڑھے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے کہا: میں نے تیری بیوی کا بیان محفوظ کر لیا ہے؛ اس
 لیے اب تو اپنے متعلق دلیل پیش کر؛ ورنہ میں تیرا فریب ظاہر کر دوں گا اور تجھے قید کرنے کا حکم دیدوں
 گا۔ تو اس نے سانپ کی طرح سر جھکایا، پھر سخت لڑائی کے لیے تیار ہو گیا اور کہا:

تحقیق: زَعَمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے دعویٰ کیا۔ زَعَمَ زَعْمًا (ف) بے حقیقت دعویٰ کرنا۔
 رُمِيَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب، اسے تیر لگ گیا۔ رَمَى الضَّيْدَ رَمِيًا (ض) تیر مارنا۔
 كَسَادٌ: مندراپن، کساد بازاری۔ نَامَقْبُولِيَّةٌ: كَسَادٌ السُّوْفِيُّ كَسَادًا (ن) بازار مندرا ہونا۔

سَلَاةٌ: خلاصہ، نچوڑ۔ فَعَالَةٌ: بمعنی مفعول، نکالا ہوا۔ مراد: بچ۔ لِأَنَّهُ سُلَّ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ، سَلَّهُ مِنْ الشَّيْءِ سَلًّا (ن) آہستہ سے نکالنا۔ کھینچ کر نکالنا۔

خِلَالَةٌ: تکرار، دہلا پھیلانا۔ جمع: خِلَالٌ۔ کِلَالًا: ہم میں سے کوئی، اسی کُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الزُّوجَيْنِ۔

يُنَالُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پاتا ہے۔ نَالَ الشَّيْءَ نَيْلًا (ض) س، پانا۔ حاصل کرنا۔

شَبْعَةٌ: پیٹ بھر چیز۔ بقدر کفایت کھانا۔ جمع: شَبْعٌ۔ شَبَعٌ شَبْعًا (س) شکم سیر ہونا۔

لَا تَرَقًا: مضارع منفی واحد مؤنث غائب، وہ نہیں تھمتا ہے۔ رَقًا الدَّمْعُ رَقًّا (ف) آنسو تھمتنا۔

طَوِيٌّ: بھوک۔ مصدر از طَوِيَ فُلَانٌ طَوِيًّا (س) بھوکا ہونا۔

فَدَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے کھینچا۔ قَادَ قَوْدًا وَقِيَادَةً (ن) آگے سے کھینچنا۔

تَعَجُّمٌ: مضارع واحد مذکر حاضر، آپ جا نہیں۔ عَجَمَ عَوْدَةً عَجْمًا (ن) آزمانا۔ جانچنا۔

عَوْدٌ: بکڑی (۲) ایک قسم کی خوشبو۔ مراد: اصلیت۔ حقیقت۔ جمع: أَعْوَادٌ وَعِيدَانٌ۔

وَعَيْتٌ: ماضی واحد متکلم، میں نے محفوظ کر لیا۔ وَعَى الحديدَ وَعْيًا (ض) محفوظ کر لینا۔

قَصَصٌ: بیان واقعہ، بیان کردہ خبر۔ قَصَّ القِصَّةَ قِصًّا وَقِصَصًا (ن) واقعہ بیان کرنا۔

بَرَّهَنَ: امر حاضر معروف، تو دلیل پیش کر۔ بَرَّهَنَ عَنْهُ بَرَّهْنَةً (باب بغنرة) دلیل بیان کرنا۔

لَبَسَ: بلیس، مکر و فریب (۲) التباس، اشتباہ، لبَسَ لَبْسًا (ض) غلط ملط کرنا۔ مشتبا اور پیچیدہ بنانا۔

أَطْرَقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے سر جھکایا۔ أَطْرَقَ إِطْرَاقًا (انعام) سر جھکا کر خاموش رہنا۔

أَفْعَوَانٌ: نرز ہریلا سانپ۔ اڑوہا۔ جمع: أَفَاعِيٌّ۔

شَمَّرَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تیار ہو گیا۔ شَمَّرَ لِلْأَمْرِ تَشْمِيرًا (تفہیل) تیار و آمادہ ہونا۔

حَرَبٌ عَوَانٌ: زبردست لڑائی، سخت جنگ۔ عَوَانٌ: ادھیڑ عمر والا۔ جمع: عَوْنٌ۔

(۱) اِسْمَعُ حَدِيثِي فَإِنَّهُ عَجَبٌ ❁ يَضْحَكُ مِنْ شَرَحِهِ وَيُسْتَحَبُّ

(۲) أَنَا أَمْرٌ وَ لَيْسَ فِي خَصَائِصِهِ ❁ غَيْبٌ وَ لَأَفِي فِخْارِهِ رَيْبٌ

(۳) سَرُوجٌ دَارِي الَّتِي وَ لِدَتْ بِهَا ❁ وَ الْأَضْلُ غَسَانٌ حِينَ اتَّسِبُ

(۴) وَ شَغْلِي النَّزْمُ وَ التَّبْحُرُ فِي الدِّ ❁ عَلِمَ طَلَابِي وَ حَبْدًا الطَّلِبُ

(۵) وَ رَأْسُ مَالِي يَسْحَرُ الكَلَامَ الَّذِي ❁ مِنْهُ يُصَاغُ القَرِيضُ وَ الخَطْبُ

- (۶) أَعْوَضُ فِي لُجَّةِ الْبَيَانِ فَأَخَذَ ❀ تَارَ اللَّالِي مِنْهَا وَأَتَّخِبُ
 (۷) وَأَجْنَبِي الْبَانِعَ الْجَبِّيَّ مِنَ الْقَوْلِ ❀ وَغَيْرِي لِلْعَوْدِ يَحْتَطِبُ
 (۸) وَأَخَذَ اللَّفْظَ فِضَّةً فَبَادَا ❀ مَاصُفْتُهُ قِيلَ إِنَّهُ ذَهَبُ
 (۹) وَكُنْتُ مِنْ قَبْلِ أَمْرِي نَشَا ❀ بِالْأَذْبِ الْمُقْتَنِي وَأَجْتَلِبُ
 (۱۰) وَيَمْتَطِي أَحْمَصِي لِحَرْمَتِهِ ❀ مَرَاتِبًا لَيْسَ فَوْقَهَا رَتَبُ
 (۱۱) وَطَالَمَا زُفْتُ الصَّلَاتِ إِلَى ❀ زَبَعِي فَلَمْ أَرْضَ كُلَّ مَنْ يَهَبُ
 (۱۲) فَالْيَوْمَ مَنْ يَغْلِقُ الرَّجَاءَ بِهِ ❀ أَكْسَدُ شَيْئِي فِي سَوْقِهِ الْأَذْبُ
 (۱۳) لِأَعْرَضُ أَبْنَانِهِ يُضَانُ وَلَا ❀ يُرْقَبُ فِيهِمْ إِلَّ وَلا مَسَبُ
 (۱۴) كَأَنَّهُمْ فِي عِرَاصِهِمْ جَيْفُ ❀ يُعْذُ مِنْ تَنْتِيهَا وَيُجْتَنِبُ
 (۱۵) فَحَارَ لَبِّي لِمَا مَنِيَتْ بِهِ ❀ مِنَ اللَّيَالِي وَصَرَفَهَا عَجَبُ
 (۱۶) وَصَاقَ دَرْعِي لِضَيْقِ ذَاتِ يَدِي ❀ وَسَاوَرْتَنِي الْهُمُومُ وَالْكَرْبُ

ترجمہ: ① تم میری بات سنو، کیونکہ وہ تجب خیر ہے، اس کے بیان پر ہنسا جاتا ہے اور رویا جاتا ہے۔ ② میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جس کی خصوصیات میں کوئی عیب نہیں اور جس کی عظمت میں کوئی شک نہیں۔ ③ سراج میرا وہ وطن ہے، جس میں میں پیدا ہوا۔ اور جس وقت نسب بیان کرتا ہوں، تو قبیلہ عسان خاندان ہوتا ہے۔ ④ میرا مشغلہ درس ہے اور علم میں تبحر حاصل کرنا میری خواہش ہے اور بڑی ہی خوب خواہش ہے۔ ⑤ میرا سرمایہ وہ جادو بیانی ہے، جس سے اشعار اور تقریریں تیار کی جاتی ہیں۔ ⑥ میں دریائے فصاحت میں غوطہ لگاتا ہوں، تو اس میں سے موتی چن لیتا ہوں اور چھانٹ لیتا ہوں۔ ⑦ میں کلام کے تازہ پختہ پھل توڑتا ہوں اور میرے سوا دوسرے لکڑیاں حاصل کرتے ہیں۔ ⑧ میں لفظ کو چاندی کی شکل میں لیتا ہوں؛ لیکن جب میں اس کو گھڑتا ہوں، تو کہا جاتا ہے کہ یہ سونا ہے۔ ⑨ میں پہلے حاصل کردہ علم ادب (یا منتخب ادب) کے ذریعہ، مال حاصل کیا کرتا تھا اور کمایا کرتا تھا۔ ⑩ میرا پیرا پنی (یا اُس ادب کی) عزت کے باعث، ایسے بلند رتبوں پر چڑھتا تھا کہ جن کے اوپر دوسرے رتبے نہیں۔ ⑪ بہت سی دفعہ میرے مکان پر عطیات بھیجے گئے؛ لیکن میں ہر بہہ کرنے والے سے خوش نہیں ہوا۔ ⑫ پس آج کے زمانے میں وہ لوگ جن سے امید قائم ہو، (دوسرا ترجمہ: پس آج کے زمانے میں کون ہے جس کے ساتھ امید قائم ہو) ان کے بازار میں سب سے کھوٹی شے ادب

ہے۔ (۴) نہ اپنے ادب کی آبرو محفوظ رکھی جاتی ہے اور نہ ان کے بارے میں کوئی رشتہ اور ذریعہ ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ (۵) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ (اپنے ادب) ان لوگوں کے معنوں میں مردار ہوں کہ جن کے تقاضے سے بعد اختیار کیا جاتا ہے اور پرہیز کیا جاتا ہے۔ (۶) پس میری عقل حیران ہے ان حوادث زمانہ کی وجہ سے، جن میں میں مبتلا ہوں۔ اور اس زمانہ کی گردش عجیب و غریب ہے۔ (۷) میرا سیدہ تنگ ہو گیا ہے اپنی تنگدستی کے باعث۔ اور غم اور بے چینیوں مجھ پر حملہ آور ہو گئی ہیں۔

تحقیق: يُنْتَحَبُ: مضارع مجہول، ۱۰ سے روایا جاتا ہے۔ اِبْتِحَابٌ (انتعال) رونما پینا۔
خُصَالِيضٌ: واحد: خُصِيصَةٌ: امتیازی وصف، خُصَّةٌ بگذا خُصُوْضًا (ن) خاص کرنا، ترجیح دینا۔
فَخَارَ: عظمت، عزت، فخر۔ فَخَّرَ الرَّجُلُ فُخْرًا او فَخَارَ (ف) فخر کرنا۔ فوقیت جتانا۔
رَيْبٌ: واحد: رَيْبَةٌ: گمان، شک، تہمت۔ رَايَهُ رَيْبًا و رَيْبَةٌ (ض) شک میں ڈالنا۔
اِنْتِسِبٌ: مضارع واحد متکلم، میں نسب بیان کرتا ہوں۔ اِنْتِسَابٌ (انتعال) نسب بیان کرنا۔ بتانا۔
تَبَحَّرَ: مصدر از تَبَحَّرَ فِي الْعِلْمِ (تفعل) ماہر ہونا۔ علم کے تمام گوشوں سے واقف ہونا۔
طَلَّابٌ: مصدر بمعنی اسم مفعول: مطلوب، خواہش۔ طَلَبْتُ مَطْلَبًا و طَلَّابًا: مطالبہ کرنا، حق مانگنا۔ رَأْسُ مَالٍ: سرمایہ۔ اصل رقم۔ سَخَّرَ الْكَلَامَ: جاود بیانی، مراد: فصاحت کلام۔

سَخَّرَ: جاود، سَخَّرَهُ بِكَلَامِهِ سَخَّرَ (ف) اپنی باتوں سے مسحور کرنا۔ متاثر کرنا۔
يُصَاغُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ تیار کی جاتی ہے۔ صَاغَ الْكَلَامَ صَوْغًا و صِيَاغَةً (ن) کلام کو مرتب و مزین کرنا، شاندار بنانا، فصاحت و بلاغت کے سانچے میں ڈھالنا۔

قَرِيضٌ: فعلیل بمعنی مفعول: مَفْرُوضٌ: شعر۔ قَرَضَ الشَّعْرَ قَرَضًا (ض) شعر کہنا۔ نظم تیار کرنا۔
خُطِبٌ: واحد: خُطْبَةٌ: تقریر، وعظ، خطبہ۔ خُطِبَتْ خُطْبَةٌ و خُطْبَةٌ (ن) تقریر کرنا۔ وعظ کہنا۔
أَغْوَضَ: مضارع واحد متکلم، میں غوطہ لگا تا ہوں۔ غَاغَضَ فِي الْمَاءِ غَوْضًا (ن) غوطہ لگانا۔
لُجَّةٌ: دریا، سمندر کی موج۔ جَمَعَ لُجَجٌ: لُجَّةُ الْبَيَانِ: دریائے فصاحت۔

يَانِعٌ: اسم فاعل، پکا، پختہ۔ يَنْعَ الشَّمْرُ يَنْعًا (ف) پھل کا پک کر توڑنے کے قابل ہو جانا۔
جَنِيٌّ: تازہ اونا ہونا پھل۔ فَعِيلٌ بمعنی مفعول: مَجْنِيٌّ۔ جَنَى النَّمْرَةَ جَنِيًّا و جَنِيًّا (ض) پھل توڑنا۔
يَخْتَطِبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ لکڑیاں چننا ہے۔ اِخْتِطَبْتُ (انتعال) لکڑیاں چننا۔
أَمْتَرِي: مضارع متکلم، میں حاصل کرتا ہوں۔ اِمْتَرَى النَّاقَةَ (انتعال) دو دھنکالنا، مجازاً: حاصل کرنا۔

نَسَبَ: نال، جا نداد۔ نَسَبَ فِي الشَّيْءِ نَسْبًا وَنُسُوبًا (س) کسی چیز میں انک جانا۔ لگ جانا۔ چٹ جانا۔ مال کو نسب اسی لیے کہتے ہیں کہ دل اس میں انکار بتا ہے۔

مُنْتَفَى: اسم مفعول، حاصل شدہ، جمع کردہ۔ اِنْتَفَى الشَّيْءُ (اعمال) حاصل کرنا، کار آمد چیز جمع کرنا۔

الأَدَبُ الْمُنتَفَى: جمع کردہ ادب، حاصل شدہ ادب۔ — بعض نسخوں میں مُنْتَفَى ہے: اِنْتَفَى الشَّيْءُ: پسند کرنا، چننا، الأَدَبُ الْمُنتَفَى پسندیدہ ادب۔ منتخب ادب۔

أَجْتَلَبَ: مضارع واحد تنكلم، میں جمع کرتا ہوں۔ اِجْتَلَبَ الشَّيْءُ (اعمال) کمانا، حاصل کرنا۔ بعض نسخوں میں اِخْتَلَبَ ہے، اِخْتَلَبَهُ (اعمال) دو دھڑکا لانا، مجازاً: حاصل کرنا۔

يَمْتَطِي: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چڑھتا ہے۔ اِفْتَطَى الدَّابَّةَ (اعمال) چڑھنا، سوار ہونا۔

أَحْمَصُ: پیر کا تلوا، پیر کا نچلا، بیچ کا حصہ جو زمین کو نہیں لگتا، مراد: مطلقاً پیر۔ جمع: أَحْمَاصُ.

زُفَّتَ: ماضی مجہول، وہ بھیجی گئی۔ زُفَّهُ إِلَيْهِ زُفًّا وَزُفًّا (ن) کسی کے پاس بہترین چیز بھیجنا۔ زُفَّ

الْعُرُوسَ إِلَى زَوْجِهِنَّ۔ دہن کو شوہر کے پاس بھیجنا۔ — الصَّلَاتُ: واحد: صَلَاةٌ: عطیہ، انعام۔

رَبَعَ: مکان۔ جمع: رُبُوعٌ. رَبَعَ بِالْمَكَانِ رَبْعًا وَرَبُوعًا (ف) ٹھیرنا۔ قیام کرنا۔

مَنْ: اسم موصول، اور یہ استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے۔ ترجمہ دونوں اعتبار سے کیا گیا ہے۔

يَعْلُقُ: مضارع واحد مذکر نائب، وہ قائم ہے، عِلْقٌ بِهِ عِلْقًا (س) متعلق ہونا۔ وابستہ ہونا۔

رَجَاءٌ: امید۔ رَجَاءَهُ رَجْوًا وَرَجَاءَهُ (ن) امید کرنا۔ امید رکھنا۔ پر امید ہونا۔

أُكْسِدَ: اسم تفضیل، سب سے کھوئی، مندی۔ كَسَدَ السُّوقُ كَسَادًا (ن) بازار مند ہونا۔

يُضَانُ: مضارع مجہول، وہ محفوظ رکھی جاتی ہے۔ ضَانٌ عِرْضَةٌ صَوْنًا (ن) آبرو بچانا۔ محفوظ رکھنا۔

يُرْقَبُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ ٹھوکر رکھا جاتا ہے۔ رَقَبَهُ رَقْبًا وَرُقْبًا (ن) نظر رکھنا۔

إِلَّ: رشتہ، قرابت، تعلق — سَبَبٌ: ذریعہ، وسیلہ، جمع: أَسْبَابٌ. — عَوَاصُ: واحد: عَوْرَصَةٌ:

حِصْنٌ حَانٌ۔ — جَيْفٌ: واحد: جَيْفَةٌ: مردار جانور۔ جَافَ الشَّيْءُ جَيْفًا (ض) بدبودار ہونا۔ سڑنا۔

يُعَدُّ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، بعد اختیار کیا جاتا ہے۔ نَعْدٌ نَعْدًا (ک) بو بچاؤ (س) دور ہونا۔

نَنْ: تعفن، بدبو، نَنْ نَنْتًا (ض، ک) بدبودار ہونا۔ سڑنا۔ متعفن ہونا۔

حَارٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ حیران ہے۔ حَارَ فِي الْأَمْرِ حَيْرًا وَحَيْرَانًا (ف) حیران ہونا۔

لُبٌّ: جوہر، عقل۔ جمع: أَلْبَابٌ. — مُنِيٌّ: ماضی مجہول، میں بتلا ہوں۔ مُنِيٌّ بِكَلِمَاتٍ مَنِيًّا (ض) کسی

چیز میں مبتلا ہونا۔ بہ: میں ضمیر ”ما“ اسم موصول کی طرف راجع ہے۔ اور مِنْ اللَّيَالِي: مَا کا بیان ہے۔
 لَيْلًا لَيْلِي: واحد: لَيْلٌ: رات، یا حادث زمانہ۔ اگر یہاں رات مراد ہے، تو مِنْ: ابتدائیہ ہوگا اور
 ترجمہ ہوگا: میری عقل حیران ہے، اُن مسائل کی وجہ سے جن میں میں مبتلا کیا گیا ہوں راتوں کی طرف
 سے۔ اور اگر مراد حادث زمانہ ہیں، جیسا کہ عربوں کا خیال تھا کہ حادث رات ہی میں آتے ہیں، تو
 اس صورت میں مِنْ: بیانیہ ہوگا ترجمہ شعر کے ضمن میں گزر چکا ہے۔

صُرْفٌ: گردش، صُرْفٌ اللَّيَالِي: گردش زمانہ۔ جمع: صُرُوفٌ. صُرْفٌ صَرَفًا (ض) بدلنا۔

ضَاقٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ تنگ ہو گیا۔ ضَاقٌ ضَيْقًا (ض) تنگ ہونا۔

فُرُوعٌ: بازو، ہاتھ۔ مراد: سینہ، دل۔ جمع: أَفْرُوعٌ وَفُرُوعٌ. ضَاقٌ فُرُوعًا: تنگ دل ہونا۔ پریشان ہونا۔

ذَاتُ الْيَدِ: نال، ضَيْقٌ ذَاتِ الْيَدِ: تنگ دستی۔ سَاوَرَتْ: ماضی، وہ حملہ آور ہو گئی

۔ سَاوَرَةٌ مُسَاوِرَةٌ: حملہ آور ہونا۔ سَاوَرَتْهُ الْهُمُومُ: دماغ پر غم سوار ہونا۔

كُرْبٌ: واحد: كُرْبَةٌ: بے چینی، پریشانی۔ كُرْبٌ كُرْبًا (ن)۔ بے چین بنانا، پریشان کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) اِسْمَعُ: فعل بافاعل، حَلَدِي نِسْبِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر

جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، فَا: تعلیلیہ، اِنْ: حرف مشبہ بالفعل، هُ: ضمیر: اسم، عَجِبْتُ: موصوف، يُضْحِكُ: فعل با

نائب فاعل، مِنْ: شرحیہ: متعلق، يُضْحِكُ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ واو: حرف

عطف، يُتَعَبُّ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف صفت، موصوف اپنی صفت سے مل

کر خبر۔ اِنْ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) اَنَا: مبتدا، اِمْرُؤٌ: موصوف، لَيْسَ: فعل ناقص، فِي: حَصَانِصِهِ: متعلق ہوا کَانِنَا: کے۔ کَانِنَا:

اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، غَيْبٌ: اسم، اَخْرَجَ: اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر

صفت، اِمْرُؤٌ: موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واو: حرف عطف، لَا: مشابہ یلیس، فِي: فَخَارِهِ: متعلق ہوا کَانِنَا: کے۔ کَانِنَا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق

سے مل کر خبر مقدم، رَيْبٌ: اسم مؤخر۔ لَا: مشابہ یلیس اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) سَرُوحٌ: مبتدا، دَارِي: مرکب اضافی ہو کر موصوف، اَلْبَيْتِ: اسم، سَوَّلَ: وَلَدْتُ: فعل بافاعل، بَهَا:

متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واو: حرف عطف، الْأَصْلُ: ذوالحال، جِئِنَ: طرف مضاف، اَنْتَسِبَ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ جِئِنَ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا کَانِنَا: کا۔ کَانِنَا: اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مبتدا، غَمَّانُ: خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) واو: عاطفہ، شُعْلِي: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، الدَّرْسُ: خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَلتَّبْحُو: مصدر، فِي الْعِلْمِ: متعلق۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مبتدا۔ جَلَابِي: مرکب اضافی ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

واو: استیغافیہ، حَبَّ: فعل، ذَا: فاعل، الطَّلَبُ: مخصوص بالمدح، حَبَّ: فعل اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) واو: حرف عطف، زَأْسُ مَالِي: ترکیب اضافی مبتدا۔ سَحْرُ: مضاف، الْكَلَامُ: موصوف، اَلذِي: اسم موصول، مِنْهُ: متعلق مقدم ہوا يُصَاغُ: کے۔ يُصَاغُ: فعل، اَلْقَرِيضُ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَلخُطْبُ: معطوف، معطوف نایہ با معطوف، نایب فاعل۔ يُصَاغُ: فعل اپنے نایب فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۶) اَغْوَصُ: فعل با فاعل، فِي لُجَّةِ الْبَيَانِ: متعلق، اَغْوَصُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ فا: عاطفہ تفریہ، اَخْتَارَ: فعل با فاعل، اَللَّامِي: مفعول فیہ، مِنْهَا: متعلق۔ اَخْتَارَ: فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر معطوف نایہ، واو: حرف عطف، اَنْتَجِبَ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۷) واو: عاطفہ، اَجْتَنِي: فعل با فاعل، اَلْيَانِعُ: موصوف، اَلجِنِّي: صفت، موصوف با صفت ذوالحال، مِنْ اَلْقَوْلِ: متعلق ہوا کَانِنَا: کے۔ کَانِنَا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول فیہ، اَجْتَنِي: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف نایہ، واو: حرف عطف، غَيْرِي: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، لِلْعَوْدِ: متعلق مقدم ہوا يَخْتَطِبُ: کے۔ يَخْتَطِبُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف نایہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا يُرْقَبُ: فعل، فِيهِمْ: متعلق، اِلْ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، لَا: نافیہ، سَبَبٌ: معطوف، معطوف علیہ با معطوف نائب فاعل، لَا يُرْقَبُ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

(۱۳) كَانَنْ: حرف مشبہ بالفعل، هُمْ: ضمیر اسم، لَمِي عَرَا صِهْمَ: متعلق ہوا كَانَنْ: کے، كَانَنْ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال مقدم۔ جَيْفٌ: موصوف، يُعْعَدُ: فعل با نائب فاعل، مِنْ نَسِيهَا: متعلق۔ يُعْعَدُ: فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، يُجْعَنَبُ: فعل با نائب فاعل، معطوف، معطوف علیہ با معطوف صفت، جَيْفٌ: موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال مؤخر، ذوالحال حال سے مل کر خبر، كَانَنْ: اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۵) فَآ: تفریعیہ، حَاَزَ: فعل، لَبِي: فاعل، لَام: حرف جار، مَا: اسم موصول، مُنِيَتْ: فعل با فاعل، بِه: متعلق، مُنِيَتْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ ذوالحال، مِنْ الْيَالِي: متعلق ہوا كَانِنَا: کے۔ كَانِنَا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مجرور، جار با مجرور متعلق ہوا حَاَزَ: کے۔ حَاَزَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَصَرَفَهَا عَجَبٌ: واو: متانفہ، صَرَفَهَا: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، عَجَبٌ: خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ متانفہ ہوا۔

(۱۶) واو: عاطفہ، ضَاقَ: فعل، ذَرَعِي: مرکب اضافی ہو کر فاعل۔ اِم: حرف جار، ضَيْقِ ذَاتِ يَدِي: بترکب اضافی مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا ضَاقَ: کے۔ ضَاقَ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، سَاوَرَتْ: فعل، نون و تاقیہ، ی: ضمیر مفعول بہ، اَلْهُمُومُ: معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَلْكَرْبُ: معطوف، معطوف علیہ با معطوف فاعل، سَاوَرَتْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۱۷) وَقَادَنِي دَهْرِي الْمَلِيْمِ اِلَى ﴿١﴾ سُدْرِكَ مَا يَسْتَشِيْنُهُ الْحَسْبُ

(۱۸) فَبَعْتُ حَتَّى لَمْ يَبْقَ لِي سَبْدٌ ﴿٢﴾ وَلَا بِنَاتٍ اِلَيْهِ اَنْقَلِبُ

(۱۹) وَاذْنَتْ حَتَّى اَثْقَلْتُ سَالِفَتِي ﴿٣﴾ بِحَمَلِ دَيْنٍ مِنْ ذُوْنِهِ الْعَطْبُ

(۲۰) ثُمَّ طَوَيْتُ الْحَشَى عَلَي سَغْبٍ ﴿٤﴾ خَمْسًا فَلَسَا اَمْطَنِي السَّغْبُ

- (۲۱) لَمْ أَرِ إِلَّا جَهَازَهَا عَرْضًا ❊ أَجُولُ فِي يَبْعِهِ وَأَضْطَرِبُ
 (۲۲) فَجَلْتُ فِيهِ وَالنَّفْسُ كَارِهَةٌ ❊ وَالْعَيْنُ غَيْرِي وَالْقَلْبُ مُكْتَبٌ
 (۲۳) وَمَا تَجَاوَزْتُ إِذْ عَيْتُ بِهِ ❊ حَذَّ التَّرَاضِي فَيَحْدُثُ الْقَضْبُ
 (۲۴) فَإِنْ يَكُنْ غَاظَهَا تَوَهُمَهَا ❊ أُنْ بِنَانِي بِالنَّظْمِ تَكْتَسِبُ
 (۲۵) أَوْ أَنَسِي إِذْ عَزَمْتُ حَبْطَهَا ❊ زَخَرَفْتُ قَوْلِي لِنَجْحِ الْأَرَبِ
 (۲۶) فَوَ الَّذِي سَارَتِ الرَّفَاقُ إِلَى ❊ كَفَيْتِهِ تَسْتَحِثُّهَا السُّحْبُ
 (۲۷) مَا الْمَكْرُ بِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِي ❊ وَلَا شِعَارِي التَّمُونَةُ وَالْكَذِبُ
 (۲۸) وَلَا يَدِي مُذْنُ نَشَأْتُ نَيْطُ بِهَا ❊ إِلَّا مَوَاضِي الْيَرَاعِ وَالْكَتْبُ
 (۲۹) بَلْ فِكْرَتِي تَنْظِمُ الْقَلَابِدَ لَا ❊ كَفَى وَشِعْرِي الْمَنْظُومُ لَا السُّحْبُ
 (۳۰) فَهَذِهِ الْجِرْفَةُ الْمُشَارُ إِلَى ❊ مَا كُنْتُ أَخْوِي بِهَا وَأَجْتَلِبُ
 (۳۱) فَأَذْنُ لَشَرْحِي كَمَا أَذْنَتْ لَهَا ❊ وَلَا تَرَاقِبْ وَاحْكُمْ بِمَا يَجِبُ

ترجمہ: (۱۷) اور میرا قابل ملامت زمانہ ایسے طریقے کو اختیار کرنے پر مجھے لے آیا ہے کہ جسے شرافتِ خاندانی معیوب سمجھتی ہے؛ (۱۸) اس لیے میں نے فردِ خشکی کی، حتیٰ کہ میرے پاس کچھ مال نہ رہا۔ اور نہ ایسا سامان کہ جس کی طرف میں رجوع ہوں۔ (۱۹) اور میں نے قرض لیا؛ حتیٰ کہ اپنی گردن کو بوجھل بنا دیا، ایک ایسے قرض کے بوجھ سے کہ جس کے بغیر ہلاکت تھی۔ (یا ایسے قرض کے بوجھ سے کہ ہلاکت یعنی مرجانا اس سے کم ہے) (۲۰) پھر میں نے آنتوں کو لپیٹنا سخت بھوک پر پانچ روز تک؛ پس جب مجھے سخت بھوک نے پریشان کر دیا، (۲۱) تو میں نے اس کے جہیز کے سوا کوئی ایسا سامان نہ پایا، جسے بیچنے کے لیے پھیری لگاؤں اور پریشان ہوں؛ (۲۲) اس لیے میں اس سامان کو لے کر گھوما، اس طرح کہ دل ناپسند کر رہا تھا (اس بات کو) اور آکھائیک بار تھی، دل مغموں تھا۔ (۲۳) اور میں نے جب اس جہیز کو ضائع کیا، تو میں نے باہمی رضامندی کی حد سے تجاوز نہیں کیا کہ ناراضگی پیدا ہو۔ (۲۴) پس اگر اسے اس کے اس خیال نے غصہ دلایا ہے کہ میری انگلیاں موتی پر دو کر مال حاصل کرتی ہیں، (۲۵) یا یہ کہ میں نے جب اس سے رشتہ کا ارادہ کیا تھا، تو اپنی بات پر سچائی کا ملح کیا تھا؛ تاکہ مقصد پورا ہو جائے، (۲۶) تو قسم ہے اس ذات کی جس کے کعبہ کی طرف ساتھیوں کا قافلہ چلے، جسے عمدہ قسم کے اونٹ لے کر دوڑیں، (۲۷) پاک دامن عورتوں کو دھوکا دینا میری عادت نہیں ہے، اور نہ جھوٹ بولنا اور ملح سازی کرنا میرا شیوہ ہے۔ (۲۸) اور

جب سے میں پیدا ہوا، میرا ہاتھ ایسا نہیں ہے کہ اس سے وابستہ کی گئی ہو کوئی چیز، سوائے چلنے والے لقموں اور کتابوں کے؛ (۴۹) بلکہ میرا ذہن ہارتیار کرتا ہے؛ نہ کہ میرا ہاتھ اور میرا شعر ہی نظم کی جانے والی شے ہے، نہ کہ گلے کے ہار۔ (۵۰) پس یہی ہے وہ پیشہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ میں اس کے ذریعہ مال جمع کیا کرتا تھا، اور حاصل کیا کرتا تھا۔ (۵۱) پس قاضی صاحب آپ میرے بیان پر توجہ دیجئے، جیسا کہ آپ نے اس عورت پر توجہ دی۔ اور آپ کسی بات کا انتظار نہ کیجئے اور جو مناسب ہو فیصلہ کیجئے۔

تحقیق: فلیم: اسم فاعل، قابل ملامت۔ الّام فلان: الإلمة (افعال) قابل ملامت ہونا۔

سُلُوک: طریقہ، طرز عمل، برتاؤ۔ سَلَک سُلُوکًا (ن) روش اختیار کرنا، راستہ پر چلنا۔

یَسْتَشِیْن: مضارع واحد کرغائب، وہ محبوب سمجھتا ہے۔ اِسْتِشَانَة: عیب دار سمجھنا، معیوب سمجھنا۔

حَسَب: خاندانی شرافت۔ حَسَبُ الْإِنْسَانِ حَسَبًا (ک) شریف النسب ہونا۔ خاندانی شرافت

والا ہونا۔ سَبَد: تھوڑے ہال۔ مراد: معمولی سرمایہ۔ جمع: اَسْبَاد.

بَنَات: گھر کا سامان (۲) زاوراہ۔ سامان سفر۔ جمع: اَبْنَة. بَنَة بَنًا وَبَنَاتًا (ن) منقطع کرنا۔ کاشا۔ زاو

راہ اور گھر کے سامان کو بنات اس لیے کہتے ہیں کہ یہ دونوں منقطع ہو جاتے ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں۔

أَنْقَلَب: مضارع واحد متکلم، میں رجوع ہوں۔ اِنْقِلَاب (افعال) لوٹنا، واپس ہونا، رجوع ہونا۔

أَدْنَتْ: ماضی واحد متکلم، میں نے قرض لیا۔ اِدْيَان: قرض لینا (افعال) یہ اصل میں اِدْيَان ہے۔

أَثْقَلْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے بوجھل بنا دیا۔ اَثْقَلْتُ اِنْقَالًا (افعال) بوجھل بنانا، بوجھل بنا۔

سَالَفَة: گردن کا بالائی حصہ (۲) گردن۔ جمع: سَوَالِف.

حَمَلٌ: بوجھ۔ جمع: اَحْمَال. حَمَلَةٌ حَمَلًا (ض) لادنا، بوجھ لادنا۔ دُون: بغیر (۲) کم۔

عَطَبٌ: ہلاکت، ضیاع، خرابی۔ عَطَبٌ عَطْبًا (س) ہلاک ہونا۔ ضَاع ہونا (۲) خراب ہونا۔

طَوَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پیٹا۔ طَوَى الشَّيْءَ طَيًّا (ض) پیٹنا۔ موڑنا۔

حَسَا: آنتیں (۲) پیٹ کے اندر کی چیزیں۔ جگر۔ پسی۔ اوجھ وغیرہ مجازاً: پیٹ۔ جمع: اَحْشَاء.

سَغَبٌ: بھوک، سَغَبَسَغَبًا وَسُغُوبًا (ن) بھوکا اور تھکا ہوا ہونا۔ سخت بھوک لگانا۔

أَمَضٌ: ماضی واحد کرغائب، اس نے پریشان کر دیا۔ اَمَضَ الشَّيْءُ اِمْضًا (افعال) تکلیف پہنچانا۔

جَهَازٌ: دہن کا جہیز، سامان۔ جمع: اَجْهَازَةٌ۔ عَرَضٌ: سامان۔ مال۔ جمع: اَعْرَاض.

أَجُولُ: مضارع، میں پھیری لگاؤں، حالِ فیہ جَوْلًا (ن) گھومنا، پھیری لگانا فی: بمعنی لام۔

اضْطَرَبَ: مضارع واحد متکلم، میں پریشان ہوں، اضْطَرَبْتُ (افتعال) پریشان ہونا، بے چین ہونا۔

كَارِهَةٌ: اسم فاعل مؤنث، ناپسند کرنے والا۔ كَوْرَةُ الشَّيْءِ كَوْرَهَا وَكَوْرَاهَةٌ (س) ناپسند کرنا۔ برا سمجھنا۔

غَبْرِيٌّ: بروزن عَطَشِي صفت مشبہ، اشک بار۔ غَبْرٌ غَبْرًا (س) آنسو بہنا۔ اشک بار ہونا۔

مُكْنِبٌ: اسم فاعل، مغموم، غمگین۔ اِكْتِنَابٌ (افتعال) غمگین ہونا۔ شکت خاطر ہونا۔

عَبَثٌ: ماضی واحد متکلم، میں نے کھیل بنایا۔ عَبَثٌ بِهِ عَبَثًا (س) کھیل بنانا۔ کھیلنا۔ مذاق کرنا۔

فَيَحْدُثُ: یہ منصوب ہے اس لیے کہ یہاں فاعل کے بعد اَنْ تاکہ یہ مقدر ہے، اِذْ عَبَثْتُ كَأَجْوَابِ هِيَ۔

غَاظٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے غصہ دلایا۔ غَاظُهُ غَيْظًا (ض) غصہ دلانا۔ ناراض کرنا۔

تَوَهُّمٌ: خیال، گمان۔ تَوَهُّمٌ الشَّيْءِ (تفعل) خیال کرنا۔ گمان کرنا۔

بَنَانٌ: واحد: بَنَانَةٌ: انگلیوں کے پورے، مجازاً: انگلیاں۔

تَكْحِيبٌ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ مال حاصل کرتی ہے۔ اِكْتِسَابٌ: مال حاصل کرنا، کمانا۔

عَزَمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے ارادہ کیا۔ عَزَمَ الأَمْرَ عَزْمًا (ض) پختہ ارادہ کرنا۔

خَطْبَةٌ: مکنی، گالی۔ خَطَبٌ فَلَانَةٌ خَطْبًا وَخَطْبَةٌ (ن) مکنی کرنا۔

زَخْرَفْتُ: ماضی، میں نے ملمع کیا۔ زَخْرَفَ القَوْلَ زَخْرَفَةً (باب بعر) بات کو جھوٹ سے آراستہ کرنا۔

يَنْجَحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ پورا ہو جائے۔ نَجَحَ الأَرَبُ نَجْحًا (ف) مقصد پورا ہونا۔

أَرَبٌ: مقصد، ضرورت۔ جمع: أَرَابٌ. أَرَبٌ إِلَيْهِ أَرِيَابٌ (س) محتاج ہونا۔

رِفَاقٌ: واحد: رَفِيقٌ: ساتھی، دوست۔ مراد: ہم سفر ساتھی (۲) واحد: رُفْقَةٌ: ساتھیوں کی جماعت۔

تَسْتَجِحُّ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ تیز لے کر دوڑے۔ اِسْتَجْحَسْتُ (استفعال) اُكْسَانًا،

مراد: تیزی کے ساتھ لے کر چلنا۔ نَجَبٌ: واحد: نَجِيبٌ: بہترین نسل کا اونٹ۔

مُخَصَّنَاتٌ: واحد: مُخَصَّنَةٌ: اسم مفعول، پاک دامن عورت۔ اَخْصَنَ (افعال) پاک دامن ہونا۔

شِعَارٌ: طرہ امتیاز، شیوہ، نشان امتیاز۔ جمع: أَشْعُرَةٌ وَشِعَارَاتٌ.

تَمْوِيَةٌ: (تفعل) ملمع سازی کرنا۔ نَشَأْتُ: ماضی واحد متکلم، میں پیدا ہوا۔ نَشَأَ نَشْأًا (ف) پیدا ہونا۔

نَيْطٌ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ وابستہ کیا گیا۔ نَاطَ بِهِ نَوْطًا (ن) وابستہ کرنا۔ متعلق کرنا۔

مَوَاضِيٌّ: واحد: مَاضِيٌّ: رواں، چلنے والا، اسم فاعل، مَضَى عَلَى الأَمْرِ مَضِيًّا (ض) جاری رکھنا۔

يَرَاعُ: واحد: يَرَاعَةٌ: قلم، نزل کا قلم۔ مَوَاضِيٌّ اليَرَاعِ: میں صفت کی اضافت موصوف کی

طرف ہے أَيَ الْيَرَاغِ الْمَاضِيَةِ: چلنے والے لقم۔

تَنْظِيمٌ: مضارع واحد مؤنث غائب، وہ تیار کرتا ہے۔ نَظْمُهُ نَظْمًا (ض) تیار کرنا، ترتیب دینا۔

سُخْبٌ: واحد: سَخَابٌ: گلے کا ہار، کالا، موتیوں کے علاوہ دیگر معمولی چیزوں لوٹگ وغیرہ کا ہار۔

أَحْوِي مضارع واحد متکلم، میں جمع کرتا ہوں۔ حَوَى الشَّيْءَ حَوَايَةً (ض) جمع کرنا۔

إِذْنٌ: امر واحد حاضر، آپ توجہ دیجئے۔ أَذِنَ لَهُ أَذْنًا (س) کان لگا کر سننا۔ توجہ دینا۔

لَا تَرَاوِقُ: فعل نہی حاضر، آپ انتظار نہ کیجئے۔ رَاقِبَةٌ مُرَاقِبَةٌ: انتظار کرنا۔ اصل معنی: بگرائی کرنا۔

أَحْكَمُ: امر واحد حاضر، آپ فیصلہ کیجئے۔ حَكَمَ بِهِ حُكْمًا (ن) فیصلہ کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱۷) وَاو: حَرْفِ عَطْفٍ، فَسَادٍ، فِعْلٍ، نُونٍ، وَقَايَةٍ، ي: نَمِيرٍ مَتَّكَلِمٍ مَفْعُولٍ بِهِ، ذَهَبِيٍّ، مَرْكَبٍ اِضْطَائِيٍّ هُوَ كَر

مَوْصُوفٍ، الْمُمَلِّمُ: صِفَتٌ - مَوْصُوفٍ بِاصْفَتٍ، فَاعِلٌ، إِلَيْهِ: حَرْفِ جَارٍ، سُلُوكٌ: مَقْصَدٌ، مَا: اِسْمٌ مَوْصُولٌ،

يَسْتَشِيئُهُ الْحَسْبُ: فِعْلٌ اِپْنِ فَاعِلٍ اَوْ مَفْعُولٍ بِهِ سَلَّ كَر صِلَا، اِسْمٌ مَوْصُولٌ بِاصْلِهِ مَضَافٌ اِلَيْهِ، مَضَافٌ بِامْضَافٍ

اِلَيْهِ مَجْرُورٌ، جَارٌ بِاَجْرُورٍ مَتَّعَلِقٌ هُوَا قَادٌ: كے۔ قَادٌ: فِعْلٌ اِپْنِ فَاعِلٍ، مَفْعُولٍ بِهِ اَوْ مَتَّعَلِقٌ سَلَّ كَر جَمْلَةُ فِعْلِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ هُوَا۔

(۱۸) فَا: عَاطِفٌ، بَعَثٌ: فِعْلٌ بِاِفَاعِلٍ، حَتَّى: جَارُهُ (اِسْ كے بَعْدِ اَنْ: نَاصِبُهُ مَقْدَرٌ هُوَا) لَمْ يَبْقَ: فِعْلٌ،

لِي: مَتَّعَلِقٌ، مَسْبَدٌ: مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ، وَاو: حَرْفِ عَطْفٍ، لَا: نَافِيَةٌ، بِنَاتٌ: مَوْصُوفٌ، اِلَيْهِ: مَتَّعَلِقٌ مَقْدَمٌ هُوَا اَنْقَلَبُ:

كے، اَنْقَلَبُ: فِعْلٌ اِپْنِ فَاعِلٍ اَوْ مَتَّعَلِقٌ سَلَّ كَر صِفَتٌ، مَوْصُوفٌ بِاصْفَتٍ، مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ بِاِمْعُوفٍ

فَاعِلٍ، لَمْ يَبْقَ: فِعْلٌ اِپْنِ فَاعِلٍ اَوْ مَتَّعَلِقٌ سَلَّ كَر جَمْلَةُ فِعْلِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ مَصْدَرُ كِي تَاوِيلِ مِثْلِ هُوَا كَر مَجْرُورٌ۔ جَارٌ بِاَجْرُورٍ

مَتَّعَلِقٌ هُوَا بَعَثٌ: كے۔ بَعَثٌ: فِعْلٌ اِپْنِ فَاعِلٍ اَوْ مَتَّعَلِقٌ سَلَّ كَر جَمْلَةُ فِعْلِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ هُوَا۔

(۱۹) وَاو: حَرْفِ عَطْفٍ، اِذْنْتُ: فِعْلٌ بِاِفَاعِلٍ، حَتَّى: حَرْفِ جَارٍ (اِسْ كے بَعْدِ اَنْ: نَاصِبُهُ مَقْدَرٌ هُوَا) اَنْقَلْتُ:

فِعْلٌ بِاِفَاعِلٍ، سَالَفِيٍّ: مَرْكَبٌ اِضْطَائِيٍّ هُوَا كَر مَفْعُولٍ بِهِ، بَا: حَرْفِ جَارٍ، حَمَلٌ ذَيْنٌ: مَرْكَبٌ اِضْطَائِيٍّ هُوَا كَر مَوْصُوفٌ،

مِنْ دُونِهِ: مَتَّعَلِقٌ هُوَا كَاتِبٌ: كے۔ كَاتِبٌ: اِسْمٌ فَاعِلٍ اِپْنِ فَاعِلٍ اَوْ مَتَّعَلِقٌ سَلَّ كَر خَبْرٌ مَقْدَمٌ، اَلْعَطْبُ: مَبْتَدَا مَوْخَرٌ۔

مَبْتَدَا مَوْخَرًا يَنْبَغِي خَبْرٌ مَقْدَمٌ سَلَّ كَر صِفَتٌ، مَوْصُوفٌ بِاصْفَتٍ مَجْرُورٌ، جَارٌ بِاَجْرُورٍ مَتَّعَلِقٌ هُوَا اَنْقَلْتُ: كے۔ اَنْقَلْتُ: فِعْلٌ

اِپْنِ فَاعِلٍ، مَفْعُولٍ بِهِ اَوْ مَتَّعَلِقٌ سَلَّ كَر جَمْلَةُ فِعْلِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ مَصْدَرُ كِي تَاوِيلِ مِثْلِ هُوَا كَر مَجْرُورٌ۔ جَارٌ بِاَجْرُورٍ مَتَّعَلِقٌ هُوَا اِذْنْتُ:

كے۔ اِذْنْتُ: فِعْلٌ اِپْنِ فَاعِلٍ اَوْ مَتَّعَلِقٌ سَلَّ كَر جَمْلَةُ فِعْلِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ هُوَا۔

(۲۰) لَمَّ حرف عطف، طَوَيْتُ فعل بافاعل، الْحَشِي مفعول بہ، عَلَى سَفْبٍ متعلق، مُتَعَلِّقٌ، خَمْسًا مفعول فیہ، طَوَيْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، فَا عاطفہ، لَمَّا حرف شرط، أَمْضُ فعل، نَوْنٌ وقایہ، بِ ضمیر مفعول بہ، السَّفْبُ فاعل، أَمْضُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔

(۲۱) لَمَّ اَرْ: فعل بافاعل، عَرَضًا موصوف، أَجْوَلُ فعل بافاعل، فِي بَيْعِهِ متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ وَاو: حرف عطف، أَضْطَرُّبُ فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف صفت، عَرَضًا موصوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرف استثناء، جِهَازَهَا مرکب اضافی ہو کر مستثنیٰ۔ مُسْتَثْنَى منہ مستثنیٰ سے مل کر مفعول بہ، لَمَّ اَرْ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزا (لَمَّا أَمْضَيْتُ) کی شرط اپنی جزا سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

(۲۲) فَا عاطفہ، جَلَّتْ فعل، أَنَا ضمیر ذوالحال، فِيهِ متعلق، وَاو: حالیہ، النَّفْسُ مبتدأ، كَا رِهَةٌ خبر مبتدأ خبر سے مل کر معطوف علیہ، وَاو: حرف عطف، الْعَيْنُ خبری، مَبْتَدَأُ خبر سے مل کر معطوف اول، وَاو: حرف عطف، الْقَلْبُ مَحْتَبِبٌ: مبتدأ، خبر سے مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر حال، ذوالحال باحال فاعل، جَلَّتْ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲۳) وَاو: حرف عطف، مَا تانیہ، تَجَاوَزْتُ فعل بافاعل۔ إِذْ ظرفیہ مضاف، عَبَثْتُ فعل بافاعل، بِه: متعلق، عَبَثْتُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ۔ حَدَّ التَّرَاضِي مفعول بہ، تَجَاوَزْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، فَا عاطفہ تعقیبیہ يَحْدُثُ فعل الغضب: فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

(۲۴) فَا تفریعیہ، إِنْ: حرف شرط، يَكُنْ فعل ناقص، عَاظَ فعل، هَا: ضمیر مفعول بہ، تَوَهُمٌ مصدر مضاف، هَا: ضمیر مضاف الیہ، أَنْ: حرف مشبہ بالفعل، بَسَانِي: مرکب اضافی ہو کر اسم، بِالنَّظْمِ: جار با مجرور متعلق مقدم ہوا تَكْنِسِبُ کے، تَكْنِسِبُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، أَنْ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ۔

(۲۵) أَوْ: حرف عطف، أَنْ: حرف مشبہ بالفعل، نَوْنٌ وقایہ، بِ: ضمیر اسم۔ إِذْ ظرفیہ مضاف، عَزَمْتُ فعل بافاعل، خِطْبَتَهَا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ مقدم ہوا زُخْرَفْتُ کا۔ زُخْرَفْتُ فعل بافاعل، قَوْلِي: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، لَا م: حرف جار، يَنْجَحُ:

فعل، الْأَرَبُ: فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور، جار یا مجرور متعلق ہوا زَخَرَفْتُ: کے۔ زَخَرَفْتُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ، مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر خبر۔ اُن: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ، ماعطوف مفعول بہ ہوا تَوَهُمُ: کا۔ تَوَهُمُ: مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر فاعل ہوا غَاظَ: کا، غَاظَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط۔

(۲۶) فَا: جزا، واو: حرف جر برائے قسم۔ الْيَدِيُّ: اسم موصول، سَارَتْ: فعل، السَّرِقَاتِي: ذوالحال، إِلَيَّ كَعَبِيَّتِهِ: متعلق ہوا سَارَتْ: کے، تَسْتَحِجُّ: فعل، هَا: ضمیر مفعول بہ، اَلنَّجَبُ: فاعل، تَسْتَحِجُّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل، سَارَتْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ۔ اسم موصول باصلہ مجرور۔ جار یا مجرور متعلق ہوا اُقْسِمُ: کے۔ اُقْسِمُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم۔ (۲۷) مَا: مشابہ بلیس، اَلْمَكْحَرُ: مصدر، بِالْمُحْضَنَاتِ: متعلق، اَلْمَكْحَرُ: مصدر اپنے متعلق سے مل کر اسم، مِنْ خُلُقِي: متعلق ہوا كَانِنَا: کے۔ كَانِنَا: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مَا: مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ۔

واو: حرف عطف، لَا: نافیہ، شِعَارِي: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، التَّمْوِيَةُ وَالْكَذِبُ: معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف اول۔

(۲۸) واو: حرف عطف، لَا: نافیہ، يَدِي: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، مَذَّ: نظر فیہ مضاف، نَشَأْتُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مفعول فیہ مقدم ہوا نِيَطُ: کا۔ نِيَطُ: فعل، بِهَا: متعلق۔ اِلَّا: حرف استثناء مفرغ، مَوَاضِيي الْبِرَاعِ: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، اَلْكُحْبُ: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف تابع فاعل، نِيَطُ: کا۔ نِيَطُ: فعل اپنے تابع فاعل، مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جزا ہوئی (۲۳ ویں شعر کے) اِنْ يَكُنْ: کی۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۲۹) بَلَّ: حرف عطف برائے اضراب، فِكْرِي: مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، لَا: نافیہ عاطفہ، كَفِّي: مرکب اضافی ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مبتدا، تَنْظِمُ الْفَلَاجِدُ: جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو: حرف عطف، شِعْرِي: مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ اَلْمَسْنُطُوْمُ: خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، لَا: عاطفہ، اَلسُّحْبُ: معطوف، معطوف علیہ با معطوف معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۳۰) فَا: عاطف، هَلْدِي: مبتدأ، اَلْجِرْفَةُ: موصوف، اَلْمَشَارُ: اسم مفعول باناب فاعل، اِلَى: حرف جار، مَا: موصول، كُنْتُ: فعل ناقص با اسم، اُخْوِي: فعل با فاعل، بِهَا: متعلق، اُخْوِي: فعل با فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، وَاو: حرف عطف، اُجْتَلِبُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف خبر۔ كُنْتُ: فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اَلْمَشَارُ: کے۔ اَلْمَشَارُ: اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ اَلْجِرْفَةُ: موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳۱) فَا: عاطف، اِنْدُنْ: فعل با فاعل، اِلْشَرْحِي: متعلق اول۔ کاف: حرف جار، مَا: اسم موصول، اُذِنْتُ: فعل با فاعل، لَهَا: متعلق، اُذِنْتُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور، جار با مجرور متعلق، ثانی۔ اِنْدُنْ: فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف ثانیہ، وَاو: حرف عطف، لَا تُرَاقِبُ: جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف اول، وَاو: حرف عطف، اُحْكَمْ: فعل با فاعل، بَا: حرف جار، مَا: اسم موصول، يَجِبُ: فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول با صلہ مجرور۔ ہا: حرف جار، اُحْكَمْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

قَالَ: فَلَمَّا أَحْكَمَ مَا شَادَهُ، وَأَكْمَلَ إِنْشَادَهُ، عَطَفَ الْقَاضِي إِلَى الْقَتَاةِ، بَعْدَ أَنْ شَغِفَ بِالْأَنْبِيَاءِ، وَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ نَبَتْ عِنْدَ جَمِيعِ الْحُكَّامِ، وَوَلَاةَ الْأَحْكَامِ، أَنْقِرَاضِ جَنِيلِ الْكِرَامِ، وَمِثْلِ الْأَيَّامِ إِلَى اللَّتَامِ، وَإِنِّي لِإِخَالٍ بِغَلْكَ صَدُوقًا فِي الْكَلَامِ، بَرِيًّا مِّنَ الْمَلَامِ. وَهَاهُوَ قَدْ اغْتَرَفَ لَكَ بِالْقَرَضِ، وَصَرَّحَ مِنَ الْمَخْضِ، وَبَيَّنَ مِصْدَاقَ النَّظْمِ، وَتَبَيَّنَ أَنَّهُ مَعْرُوفُ الْعَظْمِ؛ وَإِعْنَاثُ الْمُعْلَبِ مَلَامَةٌ، وَحَيْسُ الْمُغْسِرِ مَائِمَةٌ، وَكَيْتَمَانُ الْفَقْرِ زَهَادَةٌ، وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ، فَارْجِعْ إِلَى خِدْرِكَ، وَاعْذِرْ نِيَّ أَبَا عَذْرِكَ، وَنَهَيْهِ عَنِ غَرْبِكَ، وَسَلِّمْ لِقَضَاءِ رَبِّكَ. ثُمَّ إِنَّهُ فَرَضَ لَهُمَا فِي الصَّدَقَاتِ حِصَّةً، وَنَاوَاهُمَا مِنْ دَرَاهِمِهَا قُبْضَةً. وَقَالَ لَهُمَا: تَعَلَّلَا بِهَذِهِ الْعُلَالَةِ، وَتَنَدَّيَا بِهَيْذِهِ الْبَلَالَةِ، وَاصْبِرَا عَلَى كَيْدِ الزَّمَانِ وَكَدِّهِ، فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَا بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهِ. فَهَهُذَا وَلِلشَيْخِ فَرَحَةٌ الْمُطَّلَقِ مِنَ الْإِسَارِ، وَهِرَّةٌ الْمُؤَسِّرِ بَعْدَ الْإِعْسَارِ.

ترجمہ: راوی نے کہا کہ جب اس نے اپنے تیار کیے ہوئے کلام کو پختہ اور وزن دار بنا دیا اور شعر گوئی مکمل کر لی، تو قاضی اشعار پر فریفتہ ہونے کے بعد، عورت کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: دیکھ! تمام حاکموں اور حکومت کرنے والوں کے نزدیک، شریفوں کی نسل کا ختم ہو جانا اور زمانے کا کینوں کی طرف مائل ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ بلاشبہ میں تیرے شوہر کو کلام میں سچا اور ملامت سے بری سمجھتا ہوں۔ اور دیکھ اس نے تیرے قرض کا اقرار کر لیا ہے اور اصل بات ظاہر کر دی ہے، نظم کا مصداق بیان کر دیا ہے اور یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ وہ خستہ حال ہے اور صاحبِ عذر کو تکلیف دینا دنائت ہے، تنگدست کو قید کرنا گناہ ہے؛ غریبی کو چھپانا درویشی ہے اور صبر کے ساتھ کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے؛ اس لیے تو اپنے گھر واپس ہو جا؛ اپنے شوہر کو معذور سمجھ؛ تو (اپنے آپ کو) اپنی تیزی سے باز رکھ اور اپنا معاملہ خدا کے فیصلہ پر چھوڑ دے۔ پھر اس نے ان دونوں کے لیے صدقات میں ایک حصہ مقرر کر دیا اور صدقے کے درہموں میں سے ان کو ایک مٹھی عطا کی۔ اور ان سے کہا: تم اس بہلا دے سے دل بہلاؤ اور اس تری سے تراوٹ حاصل کرو، زمانے کے مکر اور اس کی مشقت پر صبر کرو۔ چونکہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کشادگی عطا فرمائیں گے، یا اپنی طرف سے کوئی بات پیدا فرمائیں گے۔ پس وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے، حال یہ تھا کہ شیخ کو ایسی خوشی ہو رہی تھی، جیسے قید سے رہا ہونے والے کو ہوتی ہے اور ایسی فرحت تھی (یا ایسی حرکت تھی)، جیسے تنگدستی کے بعد فراخدستی آدی کو ہوتی ہے۔

تحقیق: أَخْكَمٌ: ماضی، اس نے مضبوط بنا دیا۔ أَحْكَمَ الْقَوْلَ (افعال) پختہ اور وزن دار بنانا۔
شَادَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تیار کیا۔ شَادَ الْبِنَاءَ شَيْدًا (ض) تعمیر کرنا۔ مراد: تیار کرنا۔
إِنْشَادَ: شعر خوانی، شعر گوئی۔ أَنْشَدَ الشُّعْرَ (افعال) بلند آواز سے شعر پڑھنا۔
عَطَفَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ متوجہ ہوا۔ عَطَفَ إِلَيْهِ عَطْفًا (ض) مائل ہونا۔ متوجہ ہونا۔
شُغِفَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ فریفتہ ہو گیا۔ شُغِفَ بِهِ شُغْفًا. وَشُغِفَ بِهِ (س) فریفتہ ہونا۔ گرفتار محبت ہونا۔ اَمَّا: دیکھ، حرف آغاز۔ وَوَلَاةٌ: واحد: نوالی، حاکم، وَلِيَهُ وَوَلَايَةٌ (ح) انتظام کرنا۔
أَحْكَامًا: واحد: حُكْمٌ: حکومت و اقتدار۔ وَوَلَاةُ الْأَحْكَامِ: اربابِ حل و عقد، حکومت کرنے والے۔
أَنْفِقُوا: ض: خاتمہ، انقطاع (افعال) منقطع ہونا۔ ختم ہونا۔ جَيْلٌ: قوم، نسل، جماعت۔ جَمْعٌ: أَجْيَالٌ۔
كِرَامًا: واحد: كَرِيمٌ: اسم فاعل، شریف۔ كَرُمٌ كَرَامَةٌ (ك) شریف الطبع ہونا۔ صاحبِ عزت ہونا۔
لِنَاثِمًا: واحد: لَيْثِمٌ: کمینہ، گھٹیادرجہ۔ لَوْمٌ لَوْمًا وَمَلَامَةٌ (ك) کمینہ ہونا، نچلے اور گھٹیادرجہ کا ہونا۔

إِخَالَ: مضارع واحد متکلم، میں سمجھتا ہوں۔ خَالَ الشَّيْءَ خَيْلًا وَخَيْلًا (ف) گمان کرنا۔ خیال کرنا۔
فَلَنَدَهُ: إِخَالَ: صرفی قاعدے کے اعتبار سے تو صحیح بفتح الهمزة ہے؛ لیکن نصح إِخَالَ (بکسر الهمزة) ہے۔
صَدُوْقٍ: اسم مبالغة، بہت سچا۔ صَدَقَ صَدَقًا (ن) سچ بولنا۔

الْمَلَامُ: ملامت۔ لَامَهُ لَوْمًا وَمَلَامًا وَمَلَامَةً (ن) ملامت کرنا۔

مَخْضٌ: خالص، بے میل، اصل بات۔ مَخْضُ الشَّيْءِ مَخْضًا وَمَخْضَةٌ (ک) خالص ہونا۔

مِصْدَاقٍ: اسم آلہ، سچ ہونے کی دلیل۔ جمع: مَصَادِيقُ، مشتق از صَدَقَ (ن) سچ بولنا۔

مَعْرُوفُ الْعَظْمِ: اضافتہ الصفة الی الموصوف، أَمِي الْعَظْمِ الْمَعْرُوفِ: گوشت اتری ہوئی ہڈی۔

مراد: مفلس، خستہ حال۔ مَعْرُوفٍ: اسم مفعول از عَرَقَ الْعَظْمَ عَرَقًا (ن) ہڈی سے سارا گوشت کھا لینا۔

إِغْنَاتٌ: مصدر از أَغْنَيْتَهُ (افعال) تکلیف دینا۔ مشقت میں ڈالنا۔

مُعْذِرٌ: اسم فاعل، صاحب عذر۔ أَعْدَرَ فَلَانٌ (افعال) معذور ہونا، عذر پیش کرنا۔

مَلَامَةٌ: دعات، کمینہ پن۔ لَوْمٌ لَوْمًا وَمَلَامَةٌ (ک) کمینہ ہونا۔ نچلے اور گھٹیا درجہ کا ہونا۔

مُغْبِرٌ: اسم فاعل، تنگدست، مفلس، تنگ حال۔ أَعْسَرَ فَلَانٌ (افعال) مفلس و تنگدست ہونا۔

مَأْتَمَةٌ: گناہ، مصدر میسی از أَيْمٌ (س) گنہ گار ہونا، جرم کرنا۔

زَهَادَةٌ: رویشی، ترک دنیا۔ زَهَدٌ فِي الدُّنْيَا زَهَادَةٌ (س) تارک الدنیا ہونا۔ دنیا سے بے رغبت ہونا۔

خِذْرٌ: پردہ۔ مراد: مکان۔ جمع: أَخْدَارٌ وَخُلُورٌ۔ خَذَرَهُ خَذْرًا (ن) چھپانا۔ پردہ کرنا۔

إِعْدِرِي: امر حاضر واحد مؤنث، تو معذور سمجھ۔ عَذْرَةٌ عِذْرًا (ض) معذور سمجھنا۔ ترک ملامت کرنا۔

أَبُو عَعْدِرٍ: شوہر عَعْدِرٍ: پردہ بکارت۔ أَبُو عَعْدِرٍ: عورت کا وہ پہلا شوہر جس نے اس کا پردہ بکارت زائل کیا۔

نَهَيْبِي: امر واحد مؤنث حاضر توباز رکھ۔ نَهَيْبَةٌ فَلَانًا عَنِ الشَّيْءِ (باب بحرة) روکتا۔ ڈانٹ کر روکتا۔

عَرَبٌ: تیزی، دھار، ٹوک۔ جمع: عَرُوبٌ۔

سَلَمِي: امر واحد مؤنث حاضر تو سپرد کر دے۔ سَلَمٌ أَمْرَةٌ لِلَّهِ تَسْلِيمًا: اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرنا۔

فَرَضٌ: ہامی واحد مذکر غائب، اس نے مقرر کر دیا۔ فَرَضَ لَهُ فَرَضًا (ض) مقرر کرنا۔

نَاوِلٌ: ہامی واحد مذکر غائب، اس نے عطا کی۔ نَاوَلَهُ الشَّيْءَ مَنَاوَلَةً (مفاعلت) دینا، عطا کرنا۔

قَبْضَةٌ: ہشی، مٹھی بھر چیز۔ قَبْضَةٌ قَبْضًا (ض) ہاتھ میں لینا۔ قبضہ میں لینا۔ ہاتھ سے پکڑنا۔

تَعَلَّلًا: امر تنزیہ حاضر تم دونوں مشغول ہو۔ تَعَلَّلَ بِكَذَا (تفعل) مشغول ہونا۔ مراد: دل بہلانا۔

غَلَالَةً: بہلاوا وہ چیز جس سے دل بہلایا جائے۔

تَدَدِيًا: امر تشبیہ حاضر، تم دونوں تراوٹ حاصل کرو۔ تَدَدِي (تفعل) سیراب ہونا۔

بُلَالَةً: تری، شبنم۔ مراد: معمولی چیز۔ بِلُّ بِلًّا وَبَلَالًا (ن) پانی وغیرہ سے تر کرنا۔

كُدُّ: مشقت۔ كُدَّةٌ كُدًّا (ن) مشقت اٹھانا۔ محنت کا کام کرنا، تھکانا۔

مُطْلَقٌ: اسم مفعول، رہا کیا ہوا، رہا ہونے والا۔ أَطْلَقَ الْأَسِيرَ إِطْلَاقًا (افعال) رہا کرنا۔

إِسَارٌ: قید، بندش۔ جمع: أَسْرٌ. أَسْرَةٌ أَسْرًا وَبِسَارًا (ض) قید کرنا۔ قیدی بنانا۔

هَزَّةٌ: فرحت و نشاط، جستی، هَزُّ الرَّجُلِ هِزَّةً (ض) فرحت و نشاط محسوس کرنا۔ ہشاش بشاش ہونا۔

یہاں هَزَّةٌ: بھی ہو سکتا ہے۔ بمعنی حرکت، جمع: هَزَاتٌ، هَزَةٌ هَزًّا (ن) ہلانا۔

مُوسِرٌ: اسم فاعل، فراخ دست، مالدار۔ جمع: مِيَاسِيرٌ. أَيْسَرَ فُلَانٌ (افعال) مالدار ہونا۔ آسودہ ہونا۔

قَالَ الرَّاوي: وَكُنْتُ عَرَفْتُ أَنَّهُ أَبُو زَيْدٍ سَاعَةَ بَزَعَتْ شَمْسُهُ، وَنَزَعَتْ عِرْسَهُ،

وَكَذَلِكَ أَفْصَحُ عَنِ أَفْنَانِهِ وَإِلْمَارِ أَفْنَانِهِ؛ ثُمَّ أَشْفَقْتُ مِنْ عُنُورِ الْقَاضِي عَلَى بُهْتَانِهِ،

وَتَزْوِيقِ لِسَانِهِ، فَلَا يَرَى عِنْدَ عِرْفَانِهِ، أَنْ يُرْشِحَهُ لِإِحْسَانِهِ، فَأَحْجَمْتُ عَنِ الْقَوْلِ

إِحْجَامَ الْمُرْتَابِ، وَطَوَيْتُ ذِكْرَهُ، كَطَيِّ السَّجْلِ لِلْكِتَابِ؛ إِلَّا أَنِّي قُلْتُ بَعْدَ مَا فَصَّلَ،

وَوَصَلَ إِلَى مَا وَصَلَ: لَوْ أَنَّ لَنَا مَنْ يُنْطَلِقُ فِي آثَرِهِ لِأَنَّنا بَفِصِّ خَيْرِهِ، وَبِمَا يَنْشُرُ مِنْ

جَبْرِه! فَاتَّبَعَهُ الْقَاضِي أَحَدَ أَمْنَانِهِ، وَأَمْرَهُ بِالْتَّجَسُّسِ عَنْ أُنْبَانِهِ، فَمَا لَبِثَ أَنْ رَجَعَ

مُتَدَهِّدًا، وَقَهْقَرُ مَقْفَهْقَهَا، فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي: مَهْنِمٌ، يَا أَبَا مَرْيَمَ، فَقَالَ: لَقَدْ عَايَنْتُ عَجَبًا،

وَسَمِعْتُ مَا أَنْشَأَنِي طَرَبًا، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا رَأَيْتَ، وَمَا الَّذِي أَوْعَيْتَ. قَالَ: لَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ

مُذْخَرَجٌ يُصَفِّقُ بِيَدَيْهِ، وَيُخَالِفُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَيَعْرُذُ بِمِلءِ شِدْقَيْهِ وَيَقُولُ:

(۱) كِدْتُ أَضْلَى بِيْلِيَّةً ❁ مِنْ وَقَاحِ شَمْرِيَّةِ

(۲) وَأَزْوَرُ السُّجْنِ لَوْلَا ❁ حَاكِمِ الْإِسْكَندَرِيَّةِ

ترجمہ: راوی نے کہا: میں یہ بات کہ وہ ابو زید ہے، اسی وقت جان چکا تھا، جب کہ اس کا

سورج طلوع ہوا تھا اور اس کی بیوی نے جھگڑا کیا تھا۔ اور قریب تھا کہ میں اس کی حیلہ سازی اور اس کی

شاخوں کے بار آور ہونے کو (بہت بڑا عالم ہونے کو) ظاہر کر دوں۔ پھر مجھے قاضی کے اس کے جھوٹ

اور اس کی زبان کی گلگاری پر مطلع ہونے سے ڈر ہوا کہ وہ اس کو پہچاننے کے وقت اپنے احسان کا اہل بنانا مناسب نہیں سمجھے گا؛ اس لیے میں شک میں پڑ جانے والے کی طرح کہنے سے باز رہا اور میں نے اس کا تذکرہ ایسے لپیٹ دیا، جیسے رجسٹر لکھے ہوئے اوراق کو لپیٹ لیتا ہے (یا جیسے جل نامی فرشتہ نامہ اعمال کو لپیٹ دیتا ہے)؛ لیکن جب وہ جدا ہو گیا اور جہاں وہ پہنچ سکا پہنچ گیا، میں نے کہا: اگر ہمارے پاس کوئی ایسا شخص ہوتا، جو اس کے پیچھے دوڑتا، تو وہ یقیناً ہمارے پاس اس کی اصل خبر اور اس کے کلام کی پھیلنے والی چادریں لے کر آتا۔ چنانچہ قاضی نے اس کے پیچھے اپنے ایک معتمد کو لگایا اور اُسے اس کی خبریں معلوم کرنے کا حکم دیا۔ پس تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ لڑکھڑاتا ہوا واپس آیا اور قبضہ لگاتا ہوا لوٹا۔ تو اس سے قاضی نے کہا: ابو مریم کیا بات ہے؟! تو اس نے کہا: میں نے عجیب بات کا مشاہدہ کیا ہے اور میں نے وہ بات سنی ہے کہ جس نے میرے اندر زبردست خوشی پیدا کر دی ہے۔ قاضی نے اس سے کہا: تو نے کیا دیکھا اور وہ کیا چیز ہے جسے تو نے (سن کر) محفوظ کیا؟ اس نے کہا: شیخ جب سے نکلا، برابر اپنے دونوں ہاتھ سے تالی بجا رہا تھا اور تاج رہا تھا اور منہ بھر کر (یا باواز بلند) گارہا تھا۔ کہتا تھا:

① قریب تھا کہ مصیبت کی آگ میں جلا یا جاؤں، ایک چالاک اور بے حیا عورت کی وجہ سے۔

② اور جیل کا منہ دیکھوں، اگر اسکندریہ کا حاکم نہ ہو۔

تحقیق: بَزَعَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ طلوع ہوا۔ بَزَعَتْ الشَّمْسُ بَزُوعًا (ن) طلوع ہونا۔

نَزَعَتْ: واحد مؤنث غائب، اس نے جھگڑا کیا۔ نَزَعَ بَيْنَهُمَا نَزْعًا (ف) بگاڑ پیدا کرنا، جھگڑنا۔

أَفْصَحَ: مضارع واحد متکلم، میں ظاہر کر دوں۔ أَفْصَحَ عَنْ كَذَا (افعال) ظاہر کرنا۔

إِفْتِنَانٌ: حیلہ گری، حیلہ سازی۔ إِفْتَنَ فِي الْعَمَلِ (افعال) کام کو مختلف ڈھنگوں سے کرنا۔

إِنْمَارٌ: مصدر از اِنْمَرَ الشَّيْءُ (افعال) بار آور ہونا۔

أَفْنَانٌ: واحد فَنَنَ: شاخ۔ ثننی۔

أَشْفَقْتُ: ماضی واحد متکلم، مجھے ڈر ہوا۔ أَشْفَقَ مِنْهُ إِشْفَاقًا (افعال) ڈرنا۔

عُثُورٌ: مصدر از عَثَرَ عَلَيْهِ عُثُورًا (ن) باخبر ہونا۔ مطلع ہونا۔

بُهْتَانٌ: جھوٹ، من گھڑت بات۔ بَهَتَ فَلَانًا بَهْتًا وَبُهْتَانًا (ف) الزام لگانا۔

تَزْوِيقٌ: گلگاری۔ زَوَّقَهُ (تفصیل) آراستہ کرنا۔ نقش و نگار بنانا۔

يُوشِحُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ اہل بنائے۔ يُوَشِّحُهُ لِلشَّيْءِ (تفصیل) اہل بنانا، مستحق قرار دینا۔

أُحْجِمْتُ: ماضی واحد متکلم، میں باز رہا۔ أُحْجِمَ عَنْهُ إِحْجَامًا (افعال) رکنا۔ باز رہنا۔

مُرْتَابٌ: اسم فاعل واحد مذکر، شکمی، شک میں پڑنے والا، اِرْتَابٌ فِيهِ اِرْتَابًا (افتعال) شک میں پڑنا۔

طَوَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے لپیٹ دیا۔ طَوَى الشَّيْءَ طَيًّا (ض) لپیٹنا۔

سَجَلٌ: رجسٹر۔ جمع: سَجَلَاتٌ (ر) ایک فرشتہ کا نام جو نامہ اعمال مرتب کرتا ہے۔

كِتَابٌ: نلمہ اعمال (ر) لکھے ہوئے اور اق کا مجموعہ۔ کتاب۔ كَتَبَهُ كِتَابًا وَكَتَابًا (ن) لکھنا، تحریر کرنا۔

يَنْطَلِقُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چلے۔ اِنْتَطَلَقَ (انفعال) جانا، چلنا۔ دوڑنا۔

فَصٌّ: نگینہ۔ مراد: حقیقت، اصلیت۔ جمع: فُصُوصٌ وَفِصَاصٌ.

يُنَشِّرُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ پھیلائی جائے۔ نَشْرَةٌ نَشْرًا (ن) پھیلانا۔

جَبْرٌ: واحد: جَبْرَةٌ: دھاری دار یعنی چادر۔ مراد: مسح کلام (جو حسن میں یحییٰ چادر کے مشابہ ہے)

أَمْنَاءٌ: واحد: أَمِينٌ: قابل اعتماد، معتمد، امانت دار۔ أَمِنَ أَمَانَةً (ک) دیانتدار ہونا۔ امین ہونا۔

تَجَسَّسٌ: کھوج لگانا، تلاش کرنا، جاسوسی کرنا (تفعل)

أَنْبَاءٌ: واحد: نَبَأٌ: خبر۔ نَبَأًا (ن) خبر دینا۔

مُتَدَهِّدَةٌ: اسم فاعل، لڑھکنے والا۔ تَدَهَّدَ: (باب تَسْرُبَل) گرتے پڑتے چلنا۔ لڑھکنا۔

فَهْقَرٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ لٹے پاؤں لوٹا۔ فَهَقَرَهُ: (باب بَغْتَر) لٹے پاؤں لوٹنا۔

مُقَهِّقَةٌ: اسم فاعل، تہمت لگانے والا۔ فَهَقَهُ (باب بَغْتَر) تہمت لگانا۔ کھلکھلا کر ہنسا۔

مَهَيِّمٌ: کلمہ استفہام، کیا بات ہے، کیا معاملہ ہے، کیا ہوا۔ یہ کلمہ اہل یمن مَسْخَرُونَ اور مَسْأَلُونَ کے بجائے استعمال کرتے ہیں۔

أَبُو مَرْيَمَ: کنیت (ر) عجیب و غریب خبر رکھنے والا۔ اَبٌ بمعنی صاحب۔ مَرْيَمَ: سے مراد ایسی خبر یا ایسی

شے، جو حضرت مریم کی طرح عجیب و غریب ہو۔ تقدیر عبارت اَبِي صَاحِبِ خَيْرٍ عَجِيْبٍ..... یہ کنیت

اس آدمی کے لیے شاید اس لیے استعمال کی گئی ہے کہ اس نے عجیب اور خلاف معمول حرکت کی؛ جیسا کہ

حضرت مریم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت خلاف معمول اور عجیب تھی۔

أَنْشَأَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پیدا کر دی، اَنْشَأَ الشَّيْءَ (افعال) پیدا کرنا۔

طَرَبٌ: انتہائی خوشی، حال، وجد۔ طَرَبَ مِنْهُ طَرَبًا (س) انتہائی خوش ہونا۔ مست ہونا۔

أَوْعَيْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر تو نے محفوظ کیا۔ وَعَى الْحَدِيثَ وَعْيًا (ض) محفوظ کرنا۔ ذہن میں رکھنا۔

يُصَفَّقُ: مضارع واحد مذكر غائب، وہ تالی بجاتا ہے۔ صَفَّقَ بِيَدَيْهِ تَصَفِّقًا (تفعلیل) تالی بجانا۔
يُخَالِفُ: مضارع واحد مذكر غائب، وہ ناچتا ہے۔ خَالَفَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ مُخَالَفَةً (مفاعلت) ناچنا۔
 بیرون کو مخصوص طور پر حرکت دینا، آگے پیچھے کرنا۔

يُعْرَذُ: مضارع واحد مذكر غائب، وہ گاتا ہے۔ عَرَذَ الرَّجُلُ (تفعلیل) گانا گانا۔ آواز بلند کرنا۔
شِدْقِي: شتیبہ، واحد: شِدْقٌ: باچھ۔ گوشہ دہن۔ جمع: أَشْدَاقٌ: بِسْمِلِئِ شِدْقَيْنِ: منہ بھر کر، زور شور سے، کلام کی شدت کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، شِدْقٌ شِدْقًا (س) چوڑی یا چھوں والا ہونا۔
أَصْلِي: مضارع مجہول واحد متکلم، میں آگ میں جلایا جاؤں۔ صَلِيًا (س) آگ میں جلانا۔
وَفَاحٌ: بے حیا، شوخ۔ جمع: وَفَّاحٌ۔ وَفَّاحٌ کا اطلاق مذکورہ مؤنث دونوں پر ہوتا ہے۔ وَفَّحَ الرَّجُلُ
وَفَّاحَةً (س، ک) بے حیا ہونا۔ شوخ ہونا۔

شَمْرِيَّةٌ: چالاک عورت، پرانی تجربہ کار، گھاگ عورت۔ شَمْرِيٌّ: کامؤنث ہے۔
أَزْوَرٌ: مضارع واحد متکلم، میں دیکھوں۔ زَارَهُ زَوْرًا وَزِيَارَةً (ن) زیارت کرنا۔ دیکھنا۔ ملاقات کرنا۔
بَسَجْنٌ: جیل خانہ، قید۔ جمع: بَسَجُونٌ۔ سَجَنَهُ سَجْنًا (ن) قید کرنا۔ سَجَانٌ: جیل، داروغہ، جیل۔

اشعار کی ترکیب

(۱) كِدْتُ: فعل مقارب، ضمیر اسم، أَصْلِي: فعل بانائب فاعل، بَسَلِيَّةٌ: متعلق اول، مِنْ: حرف جار،
وَفَّاحٍ شَمْرِيَّةٌ: موصوف باصفت مجرور۔ جار باجورد متعلق ثانی۔ أَصْلِي: فعل بانائب فاعل اور دونوں محلقوں
 سے مل کر خبر، كِدْتُ: فعل مقارب اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) واو: حرف عطف، أَزْوَرُ السُّجْنِ: جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا مقدم۔ لَوْلَا: حرف شرط، حَسَاكُمُ
الْإِسْكَندَرِيَّةُ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، مَوْجُودٌ: خبر مذوف۔ مبتدا خبر سے مل کر شرط مؤخر، شرط مؤخر اپنی جزا
 مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فَصَحَّحَكَ الْقَاضِي، حَتَّى هَوَتْ دَيْئَتُهُ، وَذَوَتْ سَكِينَتُهُ، فَلَمَّا فَاءَ إِلَى الْوَقَارِ،
 وَعَقَّبَ الْإِسْتِغْرَابَ بِالْإِسْتِغْفَارِ، قَالَ: اللَّهُمَّ بِحُرْمَةِ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِينَ، حَرِّمْ حَبْسِي
 عَلَى الْمَتَادِّبِينَ. ثُمَّ قَالَ لِذَلِكَ الْأَمِينِ، عَلَيَّ بِهِ، فَاَنْطَلَقَ مُجِدًّا فِي طَلَبِهِ، ثُمَّ عَادَ
 بَعْدَ لَأَيْهِ، مُخْبِرًا بِنَائِهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي: أَمَا إِنَّهُ لَوْ حَضَرَ، لَكَلَّفِي الْحَذَرَ، ثُمَّ لِأَوْلَيْتُهُ

ما هو به أولى، ولأزيتُهُ أنَّ الآخِرَةَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْأُولَى. قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا رَأَيْتُ صَفْوًا الْقَاضِيَّ إِلَيْهِ، وَفَوْتُ ثَمْرَةَ التَّنْبِيهِ عَلَيْهِ، غَشِيَتْنِي نَدَامَةُ الْفِرْزْدَقِ حِينَ أَبَانَ النُّوَارَ، وَالْكَسْعِيَّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّهَارَ.

ترجمہ: پس قاضی کو اتنی ہنسی آئی کہ ان کا کلاہ گر گیا اور ان کی سنجیدگی ختم ہو گئی، پس جب وہ اپنے وقار پر بحال ہوئے اور انھوں نے زیادہ ہنسی کے بعد استغفار پڑھا (دوسرا ترجمہ: انھوں نے تعجب کے بعد استغفار کیا) تو کہا: اے اللہ اپنے مقرب بندوں کی عزت کے طفیل، میری قید اہل ادب کے لیے حرام کر دے۔ پھر اُس مہتمد سے کہا: اُسے میرے پاس لا! چنانچہ وہ اس کی تلاش کی کوشش کرتا ہوا چلا، پھر کچھ دیر کے بعد اس کے دور ہو جانے کی خبر دیتے ہوئے لوٹا، تو اس سے قاضی نے کہا: بات یہ ہے کہ اگر وہ حاضر ہو جاتا، تو بلاشبہ وہ ڈر سے محفوظ رکھا جاتا (اس کو کچھ نہ کہا جاتا) پھر میں اُسے وہ چیز دیتا جس کا وہ مستحق ہے اور یقیناً میں اُسے یہ بات دکھا دیتا کہ آخرت اس کے لیے دنیا سے بہتر ہے (یا دوسری نعمت اس کے لیے پہلی سے بہتر ہے)۔ حارث بن ہمام نے کہا: جب میں نے قاضی کے اس کی طرف مائل ہونے اور اُس بوڑھے پر تنبیہ کرنے کے فائدے (کثرتِ احسان) کے فوت ہو جانے کو دیکھا، تو مجھ پر فرزدق کی سی ندامت طاری ہوئی؛ جب کہ اس نے ”نوار“ کو طلاق دی تھی۔ اور ”کسعی“ کی سی ندامت؛ جب کہ دن ظاہر ہوا۔

تحقیق: هَوَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ گر گئی۔ هَوَى الشَّيْءُ هَوِيًّا (ض) گرنا۔ دَيْئَةً: (دال کے کسرہ اور نون دیا، کی تشدید کے ساتھ) اونچی اونچی جو عراقی قاضیوں کے لیے مخصوص تھی اور جولہائی اور گولائی میں دَنْ: یعنی مکے کے مشابہ ہوتی تھی۔ دَنْ: مِثْلًا: جمع: دِنَانٌ.

دَوَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ ختم ہو گئی۔ دَوَى ذِيًا وَذُوِيًّا (ض) مرجھانا، ختم ہونا۔

سَكَبِيْنَةً: سنجیدگی، وقار، سکون، اطمینان۔ سَكَبَنَ سَكْبًا (ن) پرسکون ہونا، چین آنا۔

فَاءَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بحال ہوا۔ فَاءَ إِلَى الشَّيْءِ فَيْئًا (ض) اصلی حالت پر آنا۔ لوٹنا۔

وَقَارَ: سکون، بردباری، وَقَرَّ فُلَانٌ وَقَارًا (ک) بادقار ہونا، سنجیدہ ہونا۔

عَقَّبَ: ماضی، وہ بعد میں لایا۔ عَقَّبَ الشَّيْءُ بِهِ: (تفصیل) ایک شے کے بعد دوسری لانا۔

اسْتَفْرَبَ: تعجب، اسْتَفْرَبَ الشَّيْءُ (استعمال) تعجب کرنا، اسْتَفْرَبَ فِي الصَّخْلِ: حد سے

زیادہ ہوتا۔

مُقَرَّبِينَ: واحد: مُقَرَّبٌ: قریبی تعلق والا۔ قَرَبَهُ مِنْهُ: (تفعل) اپنے قریب کرنا، مقرب بنانا۔
مُتَأَدِّبِينَ: واحد: مُتَأَدِّبٌ: اسم فاعل، ادیب۔ تَأَدَّبَ (تفعل) علم ادب حاصل کرنا، ادب

وتہذیب سیکھنا۔

عَلَّمَنِي بِهِ: اُسے میرے پاس لاؤ۔ اسم فعل بمعنى: اِنْتِنِي بِذَلِكَ الْفَعْلَى.
مُجَدِّدٌ: اسم فاعل، کوشش کرنے والا، محنتی۔ أَجَدَّدُ فِي الْعَمَلِ إِجْدَادًا (انعام) کوشش کرنا۔ محنت کرنا۔
لَأَيِّ: دیر، لَآئِي فَلَانٌ لَأَيًّا (ض) سستی کرنا، دیر کرنا۔
نَائِي: مصدر از نَأَى عنه نَأِيًّا (ف) دور ہونا۔

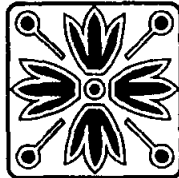
أَمَّا: حرف آغاز، اردو میں اس کا کوئی ترجمہ نہیں ہوتا۔ (۲) حرف تنبیہ، دیکھ، خبردار۔
كُفِّي: ماضی مجہول واحد مکر غائب، وہ محفوظ رکھا گیا۔ كَفَّاهُ اللَّهُ فَلَانًا كِفَايَةً (ض) محفوظ رکھنا۔
حَدَّرَ: ذُر (۲) بچاؤ۔ احتیاط۔ پرہیز۔ حَدَّرَهُ حَدْرًا (س) ڈرنا۔ بچنا۔ محتاط ہونا۔
أَوْلَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے دیا۔ أَوْلَاهُ مَعْرُوفًا إِيْلَاءَ (انعام) احسان کرنا، عطا کرنا، دینا۔
أَوْلَى: اسم تفضیل، زیادہ مستحق، زیادہ لائق، زیادہ قریب۔ وِلَاةٌ وَوَلِيًّا (ض) قریب ہونا۔
صَفَّوْهُ: دھیان، توجہ۔ صَفَّيْهِ إِلَيْهِ صَفْوًا (ن) (وَصَفَّيْهِ إِلَيْهِ صَفْوًا (س) جھکتا۔ مائل ہونا۔
عَشَيْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ طاری ہوئی۔ عَشَيْتُ غَشِيًّا (س) لائق ہونا۔ طاری ہونا۔

فَرَزْدَقٌ: اموی خاندان کے مشہور شاعر کا لقب۔ جس کا نام "ہمام بن غالب بن صَفَّعَةَ" داری تمبی تھا۔ یہ لفظ فارسی ہے، اس کی اصل "پرازده" ہے؛ یہ نہایت بد صورت تھا۔ فَـرَزْدَقٌ: واحد: فَرَزْدَقَةٌ: گندھے ہوئے آنے کا پیڑ، یا تنور میں گرمی ہوئی روٹی، جمع: فَرَازِقٌ وَفَرَازِدٌ۔ چونکہ فرزدق کا چہرہ پیڑے کی طرح بھدا، اور تنور میں گرمی ہوئی روٹی کی طرح داغدار تھا؛ اس لیے اس کا یہ لقب پڑ گیا، اس کی کنیت "ابو فراس" ہے۔

أَبَانٌ: ماضی واحد مکر غائب، اس نے طلاق دی۔ أَبَانَهُ إِبَانَةً (انعام) جدا کرنا۔ طلاق پانن دینا۔
نَوَّارٌ: یہ فرزدق کی بیوی کا نام ہے، "نواز" فرزدق کی چچا زاد بہن تھی، نیک سیرت اور بہت خوبصورت تھی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے اس کا نکاح کر دیا تھا۔ فرزدق نے کسی بات پر ناراض ہو کر اُسے تین طلاق دیدی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو گواہ بنا لیا، اس کے بعد ایک دن فرزدق نے "نواز" کو راستہ

میں پکڑ لیا۔ نوار نے کہا: یہ کیا حرکت ہے؟ تو نے مجھے طلاق بائن دے رکھی ہے۔ فرزدق نے طلاق سے انکار کیا اور بخلہ شہوت زبردستی ”نوار“ کا بوسہ لے لیا۔ ”نوار“ نے برا بھلا کہا اور کہا: میں حضرت حسن رضی اللہ سے شکایت کرتی ہوں؛ تاکہ وہ تجھ کو سزا دیں۔ جب اُسے ہوش آیا، تو وہ اپنے اس فعل پر بہت نادام ہوا۔ علامہ حریری نے نَدَامَةُ الْفَرَزْدَقِ حِينَ اَبَانَ النَّوَارَ سے اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

كُتْسَعِي: کُتْسَعِي کی طرف نسبت ہے، جو یمن کے ایک قبیلے کا نام ہے۔ اس کا نام محارب یا محامر بن قیس ہے۔ کسعی مشہور تیر انداز تھا، اس نے بڑی محنت سے ایک عمدہ درخت کی لکڑی سے ایک تیر کمان اور پانچ تیر بنائے۔ ایک مرتبہ رات میں گورخر کے شکار کے لیے نکلا، اس نے ایک تیر چلایا، جو گورخر کے جسم سے پار ہو کر پتھر سے جا لگا، جس سے چنگاریاں نکلیں۔ کسعی نے یہ سمجھا کہ شاید تیر نشانے پر نہیں لگا ہے؛ اس نے پھر دوسرا تیر چلایا وہ بھی اسی طرح صحیح نشانہ پر لگ کر پتھر پر جا لگا اور چنگاریاں نکلیں؛ کسعی نے اب بھی یہی سمجھا کہ تیر خطا کر گیا ہے؛ اسی طرح پانچوں تیر ختم کر دئے، ہر تیر نشانے پر لگا، مگر وہ یہی سمجھتا رہا کہ تیر نشانے سے ہٹ گیا ہے، بالآخر غصہ میں آ کر اپنی وہ کمان توڑ ڈالی جو اس نے بڑی محنت سے بنائی تھی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا: پانچ گورخر پڑے ہیں اور پانچوں تیر نشانے پر لگ کر پھر پتھر سے ٹکرائے ہیں؛ اس وقت کسعی کو کمان توڑنے کا بہت افسوس ہوا اور شرمندہ ہو کر اس نے اپنی ایک انگلی کاٹ ڈالی، اَوِ الْكُتْسَعِيُّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّهَارُ سے علامہ حریری نے اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ دونوں واقعے ندامت میں ضرب المثل ہیں۔



دسویں مقامے ”رَحَبِيَّه“ کا خلاصہ

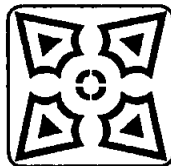
اس مقامے میں ابو زید اپنے بیٹے کے قتل کا الزام، ایک نہایت خوبصورت، حسین و جمیل لڑکے پر لگا تا ہے۔ فیصلہ کے لیے دونوں حاکم شہر کے پاس جاتے ہیں۔ مدعی کے پاس دو گواہ نہ ہونے کی صورت میں، مدعی علیہ سے قسم لی جاتی ہے۔ چنانچہ ابو زید سردجی نے اپنی طرف سے قسم کے الفاظ مرتب کیے ہیں۔ ان الفاظ کے ذریعہ لڑکا قسم کھانے سے انکار کرتا ہے۔ پھر آخر میں حاکم کی امر دہرستی اور اس کو نصیحت ہے۔

واقعہ کی ترتیب اس طرح ہے: حارث کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ عراق کے مشہور شہر ”رحبہ“ گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھے نے ایک نہایت حسین و جمیل لڑکے کی آستین پکڑ رکھی ہے اور یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ اس لڑکے نے میرے بیٹے کو قتل کیا ہے، جب کہ لڑکا اس کا انکار کرتا ہے۔ دونوں کے درمیان جھگڑا اتنا بڑھ گیا کہ لوگ جمع ہو گئے۔ بالآخر دونوں حاکم شہر کے پاس فیصلے کے لیے گئے، حاکم شہر امر دہرست تھا۔ وہ لڑکیوں کے مقابلے لڑکوں سے زیادہ محبت کیا کرتا تھا، اس لیے اس نے جواز کے کو دیکھا، تو اس کی خوبصورتی پر عاشق ہو گیا۔ اب بوڑھا اپنا دعویٰ بیان کرتا ہے۔ حاکم نے لڑکے سے تصدیق چاہی، تو اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا: یہ مجھ پر سراسر الزام اور بہتان ہے۔ حاکم نے کہا: بوڑھے! اگر تمہارے پاس دو عادل گواہ ہوں، تو پیش کرو؛ ورنہ پھر اس لڑکے سے قسم لے لو۔ بوڑھے نے کہا: میرے پاس گواہ نہیں ہیں، کیونکہ اس نے میرے لڑکے کو تنہائی میں قتل کیا ہے، وہاں کوئی دیکھنے والا نہیں تھا، اس لیے میں اسے قسم کھلاؤں گا اور قسم کے الفاظ وہ ہوں گے جو میں بتاؤں۔ حاکم نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ بوڑھے نے قسم کے لیے نہایت سخت الفاظ تلقین کیے۔ لڑکے نے جواب دیا: میں ان الفاظ سے قسم ہرگز نہیں کھا سکتا، میں ایسی قسم کے مقابلے میں قصاص کو ترجیح دیتا ہوں۔ بوڑھا اپنے ایجاد کردہ الفاظ پر بصد تھا۔ جھگڑا بڑھتا گیا، گالی گلوچ تک نوبت پہنچ گئی؛ فیصلہ کی کوئی شکل نہیں بنی۔ ادھر لڑکا اپنی ضد اور ہٹ کے دوران اپنی اداؤں اور چنگ منگ سے حاکم کے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا اور اشاروں سے یہ کہہ رہا تھا کہ: اگر حاکم اُسے چھڑا دے گا، تو وہ بعد میں اس کی خواہش پوری کرنے کے لیے تیار

ہوگا۔ حاکم کے دل میں بھی یہ بات آرہی تھی کہ لڑکے کو بوڑھے کے جال سے چھڑا کر، خود اس کا شکار کر لے۔ چنانچہ حاکم اپنی طرف سے سو (۱۰۰) دینار پر فیصلہ کر دیتا ہے اور بوڑھے سے کہتا ہے کہ سو (۱۰۰) دینار پر آپ مان جائیں، جھگڑا ختم کر دیں اور لڑکے کو چھوڑ دیں۔ بیس دینار تو میں ابھی دیتا ہوں اور باقی کا وعدہ کرتا ہوں کہ کل ادا کر دوں گا۔ بوڑھے نے کہا: ٹھیک ہے؛ لیکن جب تک باقی ماندہ رقم وصول نہ ہو جائے گی، یہ لڑکا میری ہی نگرانی میں رہے گا۔ حاکم نے کہا مناسب ہے، حاکم فیصلہ کر کے چلا گیا۔

حارث بن ہمام کہتے ہیں: بوڑھے کی دلیلوں سے میں یہ سمجھا کہ یہ قبیلہ سردج کا رہنے والا کوئی بڑا آدمی ہے۔ پھر میں تھوڑی دیر ٹھہرا۔ جب اندھیرا ہو گیا اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے، تو میں حاکم کے مکان کی طرف گیا۔ دیکھا کہ بوڑھا لڑکے کی نگرانی کر رہا ہے۔ میں نے اسے قسم دے کر پوچھا: کیا تو ابوزید ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں ابوزید ہوں۔ میں نے کہا: اور یہ لڑکا کون ہے؟ بوڑھے نے کہا: یہ رشتہ میں میرا لڑکا اور ذریعہ معاش میں میرا جال ہے۔ پھر حارث سے کہا: حارث! تم آج کی رات میرے پاس رہو، تاکہ ہم آتشِ غم کو بجھائیں اور جدائی کو محبت سے بدل لیں، کیونکہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں صبح سویرے کھسک جاؤں گا اور حاکم کے دل کو حسرت و افسوس کی آگ میں جلاؤں گا۔ حارث کہتے ہیں: ہم نے وہ رات قصہ کہانیوں میں گذاری۔ صبح سویرے ابوزید لڑکے کو لے کر روانہ ہو گیا اور حاکم کے نام ایک پرچہ لکھ کر مجھے دے گیا اور کہا: جب میں فرار ہو جاؤں اور غم کی وجہ سے حاکم کے دل کا سکون جاتا رہے، تو اس کو یہ پرچہ دے دینا۔ میں نے جو پرچہ کھول کر دیکھا، تو اس میں بارہ اشعار لکھے ہوئے تھے، جن میں حاکم کو تنبیہ کی گئی تھی کہ ہر شکار جال میں نہیں پھنسا کرتا۔ اور اس بات کی نصیحت کی گئی تھی کہ نظریں نیچی رکھنی چاہئیں؛ تاکہ خواہشاتِ نفسانی اور عشق و محبت سے نجات پائے۔ اس طرح ابوزید حاکم سے رقم بٹور کر فونو چکر ہو جاتا ہے۔

اس مقامے میں کل بارہ (۱۲) اشعار ہیں۔



الْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ: "الرَّحِيَّةُ"

دسواں مجلسی واقعہ شہر "رحبہ" کی طرف منسوب ہے

الرَّحِيَّةُ: منسوب الی رَحْبَةَ اس میں یائے نسبی ہے جو مشدد ہے۔ رَحْبَةَ: حاء کے فتح اور سکون کے ساتھ۔ بغداد سے تین سو میل کے قریب دریائے فرات کے کنارے پر واقع ایک شہر ہے، جسے مالک بن طوق نامی شخص نے ہارون الرشید (بقول بعض، مامون الرشید) کے زمانے میں آباد کیا تھا؛ اسی کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا "الرَّحِيَّةُ"

حَكى الْحَارِثُ بْنُ هَمَامٍ قَالَ: هَتَفَ بِنِي ذَاعِي الشُّوقِ، إِلَى رَحْبَةِ مَالِكِ بْنِ طَوْقٍ؛ فَلَيْتَهُ مُمْتَطِيًا شِمْلَةً، وَمُنْتَضِيًا عِزْمَةً مُشْمَعَلَةً، فَلَمَّا أَلْقَيْتَ بِهَا الْمَرَّاسِي، وَشَدَدْتُ أَمْرَاسِي، وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَ سَنَتِ رَأْسِي، رَأَيْتُ غُلَامًا أَفْرَعُ فِي قَالِبِ الْجَمَالِ، وَأَلْبَسَ مِنَ الْحَسَنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ. وَقَدْ اعْتَلَقَ شَيْخُ بَرُودِهِ، يَدْعِي أَنَّهُ فَتَكَ بَابِيهِ، وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عِرْفَتَهُ، وَيُكْبِرُ قِرْفَتَهُ، وَالْإِخْصَامُ بَيْنَهُمَا مُتَطَابِرُ الشَّرَارِ، وَالرُّحَامُ عَلَيْهِمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْأَخْيَارِ وَالْأَشْرَارِ، إِلَى أَنْ تَرَأْسِيَا بَعْدَ اشْتِطَاطِ اللَّدْدِ، بِالتَّنَافُرِ إِلَى وَالِي الْبَلَدِ، وَكَانَ مَمَّنْ يُزُونُ بِالْهَنَاتِ، وَيُغْلَبُ حُبُّ الْبَنِينَ عَلَى الْبَنَاتِ، فَأَسْرَعَا إِلَى نَدْوِيهِ، كَالسَّلْيِكِ فِي عَدْوِيهِ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے بیان کیا، کہا کہ: مالک بن طوق کے شہر رحبہ کی طرف رغبت کے داعی نے مجھے ندادی (یعنی میرے دل میں شہر رحبہ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا)، تو میں نے اس کو لیک کہا تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہو کر اور پر جوش ارادے کی تلوار سونت کر۔ پس جب میں نے اس شہر میں لنگر ڈال دیا اور اپنی ٹکنا میں (ریاں) باندھ دیں (قیام کر لیا) اور میں حمام سے اپنا سر منڈانے کے بعد نکلا، تو میں نے ایک ایسا لڑکا دیکھا، جو حسن کے سانچے میں ڈھالا ہوا تھا اور جسے حسن کا عمدہ جوڑا پہنایا گیا تھا.....

صورت یہ تھی کہ ایک بوڑھے نے اس کی آستین پکڑ رکھی تھی، جو اس بات کا دعویٰ کر رہا تھا کہ اس نے اس کے بیٹے کو قتل کیا ہے، جب کہ لڑکا اس کو پہچاننے سے انکار کر رہا تھا اور اس کے الزام کو بڑا سمجھ رہا تھا۔ ان دونوں کے درمیان جھگڑا ایسا تھا کہ جس کی پدگاریاں اڑ رہی تھیں اور ان دونوں کے پاس لگی ہوئی بھیڑ اچھے اور بروں کو جمع کیے ہوئے تھی۔ نوبت اس پر پہنچی کہ وہ دونوں جھگڑا بڑھ جانے کے بعد، والی شہر کے پاس مقدمہ لے جانے پر رضامند ہو گئے۔ اور وہ (والی شہر) ان لوگوں میں سے تھا، جن پر فعلی کا الزام لگایا جاتا تھا اور لڑکیوں پر لڑکوں کی محبت کو ترجیح دیتا تھا۔ چنانچہ وہ دونوں اس کی مجلس میں ایسی تیزی سے گئے؛ جیسا کہ سلیک اپنی دوڑ میں تیز تھا۔

تحقیق: هَتَفَ: ماضی واحد نکر غائب، اس نے نداوی۔ هَتَفَ بِهِ هَتْفًا (ض) پکارنا، ندا دینا۔
ذاعی: اسم فاعل، پکارنے والا۔ جَمَعَ: دُعَاةً. دُعَا فُلَانًا دَعْوًا وَ دَعْوَةً (ن) پکارنا، بلانا، آواز دینا۔
شوقی: رَغِبْتَ، دلی خواہش۔ جَمَعَ: أَشْوَاقًا. شَاقَهُ شَوْقًا (ن) رَغِبْتَ دَلَانًا، شَوْقًا دَلَانًا۔
لَبِثَ: ماضی واحد متکلم، میں نے لبیک کہا۔ لَبِثَ الرَّجُلُ تَلْبِثَةً (تفعلیل) کسی کی آواز پر لبیک کہنا۔
مُمتَطِي: اسم فاعل، سوار ہونے والا۔ اِمْتَطَى الدَّابَّةَ (اتعمال) سوار ہونا۔
شِمْلة: پھرتیلی اور تیز رفتار اونٹنی۔

مُنْتَضِي: اسم فاعل، تلوار سونٹنے والا، اِنْتَضَى السِّيفَ (اتعمال) میان سے تلوار نکالنا، تلوار سونٹنا۔
مُشمِعِلَةً: اسم فاعل مؤنث، پر جوش، مست، مگن۔ اِشْمَعَلْتُ الدَّابَّةَ اِشْمِعَالًا: چاق و چوبند ہونا۔ پر جوش ہونا (باب اِفْشَعْرُ بَابِي مَزِيدِيهِ بَابِ مَزْمَرَةٍ وَصَلْ كَادُوسِرِ بَابِ)

أَمْرَاسِي: واحد: مَرَسَاةٌ: اسم آلہ لنگر۔ دہری جس سے جہاز یا کشتی کو کنارہ کے ساتھ باندھ دیا جائے (۲) واحد: مَرَسِي: اسم ظرف، کشتی یا جہاز کے ساحل پر ٹھہرنے کی جگہ، بندرگاہ۔ مَرَسَاةً مَرَسَاةً (ن) ٹھہرنا۔ جمن۔ کشتی یا جہاز کا لنگر انداز ہونا۔

شَدَّ ذُتَّ: ماضی واحد متکلم، میں نے باندھ دی۔ شَدَّ الشَّيْءَ شَدًّا (ن) باندھنا۔ کنا۔

أَمْرَاسٍ: جمع ہے، مَرَسِي کی۔ اور مَرَسِي جمع ہے مَرَسَاةً کی، خیمہ کی طناب یاری۔ قنط۔

حَمَامٍ: غسل خانہ، حمامت خانہ، جس میں گرم پانی کا انتظام ہو۔ جمع: حَمَامَاتٌ.

سَبَّتْ: مصدر از سَبَّتَ الرَّأْسَ سَبْتًا (ن) بال اتارنا۔ سر موٹنا (۲) سر موٹانا۔

أَفْرَغَ: ماضی مجہول واحد نکر غائب، وہ ڈھالا گیا۔ أَفْرَغَ فِيمَا قَالِبَ إِفْرَاقًا۔ سائچے میں ڈھالنا۔

قَالَ ب: سانچے جس میں معدنیات کو ڈھال کر اس کی شکل کی چیز بنائی جائے، فرمہ، نمونہ۔ جمع: قَوَابِ.
 أَلْبَسَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ پہنایا گیا۔ أَلْبَسَهُ الثَّوْبَ الْبَاسًا (افعال) کپڑا پہنانا۔
 حُلَّةٌ: عمدہ پوشاک، صاف اور نئے کپڑوں کا جوڑا۔ جمع: حُلَلٌ وَ حِلَالٌ.
 اِغْتَلَقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے پکڑا۔ اِغْتَلَقَ بِالشَّمْسِ (اتعال) چمٹنا۔ مراد: پکڑنا۔
 رُذُنٌ: آستین۔ جمع: أُرْدَانٌ۔ فَتَكَ: ماضی، اس نے قتل کیا، فَتَكَ بِهِ فَتُكًا (ض) دھوکے سے قتل کرنا۔
 يُحْبِرُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ بڑا سمجھ رہا ہے۔ أُكْبِرُهُ اِكْبَارًا (افعال) بڑا سمجھنا۔
 قِرْفَةٌ: الزام، بہتان، عیب۔ قَرَفَ فَلَانًا بَكْذَا قَرَفًا (ض) الزام لگانا۔ تہمت لگانا۔
 مُتَطَابِرٌ: اسم فاعل، اڑنے والی۔ تَطَابَرَ الشَّرَارُ (تفاعل) چنگاریاں اڑنا۔
 شَرَارٌ: واحد: شَرَارَةٌ: چنگاری۔ شعلہ۔ — زِحَامٌ: بھیڑ، زِحْمَةٌ زِحْمًا وَ زِحَامًا (ف) بھیڑ کرنا۔
 إِلَى أَنْ: یہاں تک کہ، نوبت اس پر پہنچی کہ۔ — اِسْتَبْطَأَ: (اتعال) حد سے بڑھنا۔
 لَذَذٌ: جھگڑا، شدید جھگڑا، شدید دشمنی۔ لَذَذُوا (س) بہت جھگڑا ہونا۔
 تَنَافَرٌ: مصدر از تَنَافَرٌ إِلَى كَذَا تَنَافَرًا (تفاعل) کسی کے پاس مقدمہ لے جانا۔
 يَزُونُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، اس پر الزام لگایا جاتا ہے۔ زَنَّهُ بِكَذَا زَنًّا (ن) الزام لگانا۔
 هَنَاتٌ: واحد: هَنَّتْ: بد فعلی، بغزش، گندی بات، بعض نے لکھا ہے کہ یہ هَنَّةٌ کی جمع ہے، جو هُنٌّ
 کا مؤنث ہے بمعنی فرج۔ یہاں مراد او اطت ہے۔

يُغَلَّبُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، وہ ترجیح دیتا ہے۔ غَلَبَهُ عَلَيْهِ (تفعل) ترجیح دینا۔
 أَسْرَعًا: ماضی شتہ مذکر غائب، وہ دونوں تیزی سے گئے۔ أَسْرَعَ إِلَيْهِ (افعال) تیزی سے جانا۔
 نَدْوَةٌ: مجلس، محفل، سمینار، جمع: نَدَوَاتٌ۔ نَدَا الْقَوْمَ نَدْوًا (ن) مجلس میں جمع ہونا۔
 مُسَلِّكٌ: بن، مسلک، عرب کے مشہور قبیلے بنو تمیم کا ایک شخص جو دوڑنے میں مشہور تھا۔ مسلک: بسلیک
 کی ماں کا نام ہے، اسی کی طرف نسبت سے یہ مشہور ہے۔ والد کا نام عمرو بن سنان بن حارث تھا۔

فائدہ: عرب میں چار آدمی دوڑنے میں ضرب المثل تھے (۱) سلک بن مسلک (۲) عمرو بن امیہ
 ضمری (۳) شَنْقَرِي (۴) تَابِطُ شَرٍّ۔ سلک بن مسلک کے بارے میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بنو بکر
 نے بنو تمیم پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا، راستہ میں سلک کو اس کا علم ہوا، سلک چونکہ قبیلہ بنو تمیم ہی کا تھا، اس
 لیے وہ اپنے قبیلہ کو اطلاع دینے کے لیے چل پڑا۔ بنو بکر کو اس کا علم ہو گیا کہ سلک ہمارے حملہ کی خبر

دینے کے لیے چلا گیا ہے، تو دو شخص اس کو پکڑنے کے لیے تیز رفتار گھوڑوں کے ساتھ روانہ کیے؛ مگر مسلسل چلنے کے باوجود وہ دونوں سلیک کو پکڑتے تو کیا، اس کی گرد کو بھی نہ پاسکے۔ چنانچہ اس نے جا کر اپنے قیلے والوں کو اطلاع دی؛ لیکن انھیں یقین نہیں آ رہا تھا؛ اس وجہ سے کہ اتنی مختصر مدت میں اتنی لمبی مسافت کیسے طے کی جاسکتی ہے۔ پس جنھوں نے اس کی بات کا یقین کر لیا، وہ تو حملہ سے بچ گئے اور جنھوں نے یقین نہیں کیا، وہ غفلت میں رہے، چنانچہ بنو بکر نے حملہ کر کے سب کو ہنس کر دیا۔

عَدْوَةٌ: دوز، ایک مرتبہ دوڑ۔ تیز رفتاری۔ عَدَا عَدْوًا و عَدُوًّا (ان) دوڑنا۔

فَلَمَّا حَضَرَاهُ، جَدَّدَ الشَّيْخُ دَعْوَاهُ، وَاسْتَدْعَى عَدْوَاهُ، فَاسْتَنْطَقَ الْعُلَامَ، وَقَدَّ فَتَنَهُ بِمَحَاسِنِ عُرَّتِهِ، وَطَرَّ عَقْلَهُ بِتَضْفِيفِ طُرَّتِهِ، فَقَالَ: إِنَّهَا أَيْكَةُ أَفَّاكٍ، عَلَيَّ غَيْرِ سَفَاكٍ؛ وَعَضِيئَةُ مُحْتَالٍ، عَلَيَّ مَنْ لَيْسَ بِمُعْتَالٍ، فَقَالَ الْوَالِي لِلشَّيْخِ: إِنْ شَهِدَ لَكَ عَدْلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَإِلَّا فَاسْتَوْفِ مِنْهُ الْيَمِينَ. فَقَالَ الشَّيْخُ: إِنَّهُ جَدَّ لَهُ خَاسِيَا، وَأَفَّاخَ دَمَهُ خَالِيَا، فَأَتَى لِي شَاهِدًا، وَلَمْ يَكُنْ نَمَّ مُشَاهِدًا؛ وَلَكِنْ وَلَيْتَ تَلْفَيْتَهُ الْيَمِينَ، لِيَبِينَ لَكَ: أَيْضُوقُ أَمْ يَمِينُ! فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الْمَالِكُ لِذَلِكَ؛ مَعَ وَجَدِكَ الْمُتَهَالِكِ، عَلَيَّ ابْنِكَ الْهَالِكِ.

ترجمہ: پس جب وہ دونوں اس (والی شہر) کے پاس حاضر ہوئے، تو شیخ نے اپنا دعویٰ از سر نو بیان کیا اور اس کی مدد چاہی، تو اس (حاکم شہر) نے لڑکے سے بیان لینا چاہا؛ جب کہ وہ اسے اپنی پیشانی کے محاسن میں گرفتار کر چکا تھا اور اس کی عقل کو اپنی پیشانی کی مانگ پٹی سے زائل کر چکا تھا۔ تو لڑکے نے کہا کہ یہ الزام تراش کا، ایسے شخص پر الزام ہے کہ جو خون بہانے والا نہیں ہے اور چال باز کا ایسے شخص پر بہتان ہے کہ جو قاتل نہیں ہے۔ اس پر حاکم نے شیخ سے کہا: اگر تیری دو مسلمان عادل گواہی دیں (تو ٹھیک ہے)؛ ورنہ تو اس سے قسم حاصل کر۔ شیخ نے کہا: اس نے تو اسے (آبادی سے) دور لے جا کر پچھاڑا ہے اور علیحدہ ہو کر اس کا خون بہایا ہے؛ اس لیے میرے لیے گواہ کیسے ہو سکتا ہے؛ جب کہ وہاں کوئی دیکھنے والا نہیں تھا، لیکن آپ مجھ سے قسم کی تلقین کا اختیار دیجئے، تاکہ آپ کو ظاہر ہو جائے کہ وہ سچ بولتا ہے یا جھوٹ۔ تو حاکم نے اس سے کہا کہ: تو اس کا مالک ہے (تجھے اس کا اختیار ہے) تیرے اس بے انتہائگی کی موجودگی میں جو اپنے ہلاک شدہ بیٹے پر ہے۔

تحقیق: جَدَّدَ: ماضی واحد مکرغائب، اس نے از سر نو بیان کیا۔ جَدَّدَهُ (تفعلیل) از سر نو کرنا۔
اِسْتَدْعَى: ماضی واحد مکرغائب، اس نے چاہی۔ اِسْتَدْعَاهُ (استعمال) طلب کرنا، مدد چاہنا۔
عَدَوِيٌّ: مدد، اِغْدَاءٌ: کا اسم مصدر۔ اِغْدَاءٌ اِغْدَاءُ (افعال) مدد دینا۔

اِسْتَنْطَقَ: ماضی واحد مکرغائب، اس نے بیان لینا چاہا۔ اِسْتَنْطَقَهُ (استعمال) بیان لینا۔

فَنَّنَ: ماضی واحد مکرغائب، اس نے دیوانہ بنایا۔ فَنَّنَ الشَّيْءَ: فَلَانًا فَنَّنَا (ض) فریفتہ کرنا۔ دیوانہ بنانا۔
مَحَاسِنُ: واحد: حُسْنٌ (خلاف قیاس) خوبی۔ حُسْنٌ حُسْنًا (ک) خوبصورت ہونا۔ عمدہ ہونا۔
عُرَّةٌ: ہر چیز کا اول حصہ، پیشانی (۲) سفیدی (۳) چمک۔ جمع: عُرُرٌ۔

طَرَّ: ماضی واحد مکرغائب، اس نے زائل کر دیا۔ طَرَّ عَقْلَهُ طَرًّا (ن) زائل کرنا۔ سلب کرنا۔

تَصَفَّيْتُ: مصدر۔ صَفَّفَتِ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا (تفعلیل) پی جمانا۔ مانگ نکالنا۔

طُرَّةٌ: پیشانی، پیشانی کے بال، زلف۔ جمع: طُرُرٌ۔ اُفَيْكَةً: بہتان، الزام، بڑا جھوٹ۔ جمع:

أَفَانِكُ. أَفَاكُ. أَفَاكَا. أَفَاكَا (ض) جھوٹ بولنا۔ الزام تراشنا۔ أَفَاكًا: اسم مبالغہ، الزام تراش۔

سَفَّكًا: اسم مبالغہ، قاتل، بہت خون بہانے والا۔ سَفَّكُهُ سَفَّكًا (ض) خون بہانا، قتل کرنا۔

عَضِيْئَةٌ: صفت مشبہ۔ بہتان۔ جمع: عَضَائِهِ. عَضَهُ الرَّجُلُ عَضَاهَا (س) بہتان لگانا۔

مُحْتَالٌ: اسم فاعل، مکار، حیلہ باز، دھوکے باز۔ اِحْتِيَالٌ (افعال) دھوکا دینا، حیلہ کرنا، چال چلنا۔

مُغْتَالٌ: اسم فاعل، دھوکے سے قتل کرنے والا۔ اِغْتِيَالٌ: دھوکے سے قتل کرنا، بے خبری میں مار ڈالنا۔

اِسْتَوْفَ: امر واحد حاضر، تو وصول کر۔ اِسْتَيْفَاءٌ (استعمال) پورا وصول کرنا۔

جَدَّلٌ: ماضی واحد مکرغائب، اس نے پچھاڑا۔ جَدَّلَهُ (تفعلیل) پچھاڑنا۔ زمین پر گرانا۔

خَابِيئًا: اسم فاعل، (آبادی سے) دور ہو کر۔ خَسًا خَسْنًا (ف) دور ہونا۔ مراد: آبادی سے دور ہونا۔

فَانْدَهُ: خَابِيئًا: اصل میں خَابِيئًا تھا۔ آگے "خَالِيًا" کی مناسبت سے ہمزہ کو خلاف قیاس "يَا" سے بدل دیا؛ کیونکہ ہمزہ ساکن ماقبل مکسور کو "يَا" سے بدل دینے کا قاعدہ تو ہے جیسے: بِنَسْ سے بِنَيْس؛

لیکن ہمزہ متحرک ماقبل مکسور کو "يَا" سے بدل دینے کا کوئی صرفی قاعدہ نہیں ہے۔

أَفَاحٌ: ماضی واحد مکرغائب، اس نے خون بہایا۔ أَفَاحَ الدَّمَ إِفَاحًا (افعال) خون بہانا۔

خَالِيًا: اسم فاعل، علیحدہ ہونے والا۔ خَلَائِمٌ كَذَا خُلُوًّا (ن) علیحدہ ہونا۔

وَلَّ: امر واحد حاضر، تو اختیار دے۔ وَلَّاهُ تَوَلَّيَةً (تفعلیل) حاکم بنانا، اختیار دینا۔

تَلْقِنَ: (تفعل) سکھانا، بتانا، کسی کی زبان سے اپنے بتائے ہوئے الفاظ کہلوانا۔
 يَمِينٌ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ جھوٹ بولتا ہے۔ مَا نَ فَلَائِ مَيْنَا (ض) جھوٹ بولنا۔
 وَجَدَ: رَجُوعٌ - وَجَدَ لَهُ وَجْدًا (ض) رنجیدہ ہونا۔ شدید غم میں مبتلا ہونا۔
 مُتَهَالِكٌ: اسم فاعل، ہلاکت کے قریب پہنچانے والا۔ تَهَالِكُ (تفاعل) اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا۔

فَقَالَ الشَّيْخُ لِلْغُلَامِ، قُلْ: وَالَّذِي زَيْنَ الْجَبَاهِ بِالطَّرْرِ، وَالْعُيُونَ بِالْحَوْرِ،
 وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَجِ، وَالْمَبَاسِمَ بِالْفَلَجِ؛ وَالْخُفُونَ بِالسَّقَمِ، وَالْأَنْوْفَ بِالسَّمَمِ،
 وَالْخُدُودَ بِاللَّهَبِ، وَالنُّغُورَ بِالسَّنْبِ، وَالنَّبَانَ بِالتَّرْفِ، وَالْخُصُورَ بِالْهَيْفِ، إِنِّي مَا
 قَتَلْتُ ابْنَكَ سَهْوًا وَلَا عَمْدًا، وَلَا جَعَلْتُ هَامَتَهُ لِسِنْفِي عَمْدًا؛ وَإِلَّا فَرَمَى اللَّهُ جَفْنِي
 بِالْعَمَشِ، وَخَدِّي بِالنَّمَشِ، وَطُرْبِي بِالْجَلْحِ، وَطَلْعِي بِالْبَلْحِ، وَوَرْدَتِي بِالْبَهَارِ،
 وَمِسْكَتِي بِالْبَخَارِ، وَبَدْرِي بِالْمَحَاقِ، وَفِطْنِي بِالْإِحْتِرَاقِ؛ وَشِعَاعِي بِالْإِظْلَامِ،
 وَدَوَاتِي بِالْأَقْلَامِ.

توجہ: توشیح نے لڑکے سے کہا: کہہ ”قسم ہے اس ذات کی جس نے مزین کیا پیشانیوں کو گیسو
 وں سے، آنکھوں کو خوشنمائی سے، ابروؤں کو درمیانی فاصلے سے، دانتوں کو کشادگی سے، آنکھوں کو خنمار
 سے، ناکوں کو ابھار سے، رخساروں کو آگ کی سی سرنخی سے، دانتوں کو چمک سے، انگلیوں کو پلک سے،
 اور کرکوزا کرت سے، کہ میں نے قتل نہیں کیا تیرے بیٹے کو بھول کر اور نہ جان کر اور نہ میں نے اس کے
 سر کو اپنی تلوار کی میان بنایا؛ ورنہ خدا نشانہ بنائے میری آنکھ کو چند ہیا جانے کا، میرے رخسار کو داغدار
 ہونے کا، میرے گیسوؤں کو بال جھڑنے کا، میرے چمکدار دانتوں کو خراب ہو جانے کا، میرے گلاب
 سے رخسار کو بہار کی سی زردی کا، میری منہ کی خوشبو کو بدبو کا، میرے چاند سے چہرے کو بے نوری کا،
 میری سفید چھڑی کو جل کر سیاہ ہو جانے کا، میرے (چہرے کی) چمک کو تاریک ہو جانے کا اور میری
 دوات (دُر) کو قلموں (ذکر) کا۔

تحقیق: جَبَاهُ: واحد: جَبْهَةٌ: پیشانی۔ طَرْرٌ: واحد: طَرْرَةٌ: پیشانی، پیشانی کے بال، زلف، گیسو۔
 حَوْرٌ: خوشنمائی۔ جمع: أَحْوَارٌ. حَوْرَتِ الْعَيْنِ حَوْرًا (س) آنکھ کا خوبصورت ہونا۔ اصل معنی:
 آنکھ کی سفیدی کا بالکل سفید اور سیاہی کا بالکل سیاہ ہونا۔ حَوَاجِبٌ: واحد: حَاجِبٌ، ابرو، بھوں۔

بَلَجٌ: دونوں بھووں کے درمیان کا فاصلہ، کشادگی، بَلَجُ الْإِنْسَانِ بَلَجًا (س) دونوں بھووں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہونا۔ بعید المجاہین ہونا۔ عرب اس کو حسن سمجھتے ہیں۔

مَبَاسِمٌ: واحد: مَبْسِمٌ: اسم ظرف، مسکرانے کی جگہ، مراد: منہ اور دانت۔ بَسَمَ بِسَمًا (ض) مسکراتا۔ فَلَجٌ: دانتوں کے درمیان فاصلہ۔ فَلَجَتْ أَسْنَانُهُ فَلَجًا (س) دانتوں کے درمیان فاصلہ ہونا۔ دانتوں کے درمیان جھری اور فاصلہ، اہل عرب کے یہاں پسندیدہ تھا۔

مَسَمٌ: بیماری، مراد: نزاکت، آنکھ کی مستی، آنکھ کا خمار، آنکھ کا نیلا پن، سَقِمَ سَقَمًا (س) بیمار ہونا۔ سَمَمٌ: ناک کے بانے کا مناسب ابھار، بلندی۔ سَمَّ الْأَنْفُ سَمًّا (س) ناک کا اونچا ہونا۔ لَهَبٌ: آگ کی لپٹ، شعلہ۔ مراد: آگ کی سی سرخی۔ لَهَبَتِ النَّارُ لَهَبًا (س) آگ دکھنا، بھڑکنا۔ تُغْوَرٌ: واحد: تَغْوَرٌ: اگلے دانت۔ سَنَبٌ: دانتوں کی چمک اور صفائی۔ سَنِبَ الشَّغَرُ سَنَبًا (س) دانتوں کا باریک اور چمکدار ہونا۔ — بَنَانٌ: واحد: بَنَانَةٌ: انگلیوں کے پورے۔ مجازاً: انگلیاں۔

تَرَفٌ: نرمی، ترو و جاڑگی۔ مراد: چمک۔ تَرَفَ النَّبَاتُ تَرَفًا (س) نباتات کا تروتازہ ہونا۔ خُصُورٌ: واحد: خُصْرٌ: کوکھ، کمر۔ — هَيْفٌ: نزاکت، هَيْفٌ هَيْفًا (س) نازک ہونا۔ چھریرے بدن کا ہونا۔ پتلی کمر والا ہونا۔ — هَامَةٌ: سر، کھوپڑی۔ جَمْعٌ: هَامَاتٌ وَهَامَاتٌ.

عَمْدٌ: تلوار کی میان۔ جمع: عُمُودٌ وَأَعْمَادٌ۔ عَمَدَ السَّيْفِ عَمْدًا (ض) تلوار میان میں رکھنا۔ رَمِيٌّ: ناضی واحد مذکر غائب، اس نے نشانہ بنایا۔ رَمَى الصَّيْدَ رَمِيًّا (ض) نشانہ بنانا، تیر وغیرہ مارنا۔ عَمَشٌ: چندھیا ہٹ۔ ضعف بصر۔ عَمَشَ عَمَشًا (س) چونڈھیا نا۔ ضعف بصر کا مریض ہونا۔ نَمَشٌ: چہرے کے داغ دھبے، سیاہ اور سفید نشان۔ نَمَشَ نَمَشًا (س) داغوں والا ہونا۔

جَلَجٌ: (س) سر کے بال گرنا، جھڑنا۔ طَلَعٌ: درخت خرمائی کلی۔ مراد: چمکتے ہوئے دانت۔ واحد: طَلَعَةٌ۔ بَلَجٌ: ہری کھجور، ناچختہ کھجور۔ واحد: بَلَجَةٌ، بَلَجَ بَلَجًا (ف) ہرا ہونا۔ کھجور کا گدرا ہونا۔ مراد: دانتوں کا میلا ہونا۔ — وَرْدَةٌ: گلاب کا ایک پھول۔ مراد: رخسار۔ جمع: وَرْدٌ.

بَهَارٌ: زرد رنگ کا گھاس جسے عربی میں عَيْنُ الْبَقْرِ اور فارسی میں گاؤ چشم کہتے ہیں۔ مراد: زردی۔ مِسْكَةٌ: خوشبو، مراد: منہ کی خوشبو۔ جمع: مِسْكٌ. — بُحَارٌ: بھاپ، گیس، بدبو۔ مراد: بوئے دہن۔ جمع: أَبْحُرَةٌ. بَحْرُ الْفَمِ بَحْرًا (س) منہ سے بدبو آنا۔ — بَدْرٌ: چاند، مراد: چاند جیسا کھڑا۔

مِخَاقٌ: بے نوری، ظلمت، تاریکی۔ مِجَقُّ الْقَمَرِ مِخَقًا (ف) بے نور ہو جانا۔ روشنی زائل ہو جانا۔

فَصَّةٌ: چاندی۔ مراد: چاندی جیسا سفید چہرہ، یا چاندی جیسی سفید کھال، یا بے ریش ٹھوڑی۔
اِخْتِرَاقٌ: جلنا۔ مراد: سیاہ ہونا اور ڈاڑھی نکل آنا۔ شُعَاعٌ: چمک، مراد: چہرہ کی چمک۔ جَمْعٌ: أشعةٌ۔

فَقَالَ الْعَلَامُ: الْإِضْطِلَاءُ بِالْبَلْبِيَّةِ، وَلَا الْإِنْبِلَاءُ بِهَذِهِ الْأَلِيَّةِ، وَالْإِنْفِيَادَ لِلْقَوْدِ؛ وَلَا الْحَلْفَ بِمَالِمٍ يَخْلِفُ بِهِ أَحَدٌ، وَأَبَى الشَّيْخُ إِلَّا تَجَرِبَعَهُ الْيَمِينِ الَّتِي اخْتَرَعَهَا، وَأَمَقَرَ لَهُ جُرْعَهَا. وَلَمْ يَزَلِ التَّلَاحِي بَيْنَهُمَا يَسْتَعِرُّ، وَمَحَجَّةُ التَّرَاضِي تَعْرِ، وَالْعَلَامُ فِي ضَمْنٍ تَأْيِيهِ، يَخْلُبُ قَلْبَ الْوَالِيِ يَتَلَوَّيهِ، وَيُطْمَعُهُ فِي أَنْ يُلْبِيَهُ، إِلَى أَنْ رَانَ هَوَاهُ عَلَى قَلْبِهِ، وَالْبُ بِلْبِهِ، فَسَوَّلَ لَهُ الْوَجْدَ الَّذِي تَيْمَهُ، وَالطَّمْعَ الَّذِي تَوَهَّمَهُ؛ أَنْ يُخْلَصَ الْعَلَامُ وَيَسْتَخْلِصَهُ، وَأَنْ يُنْقِذَهُ مِنْ جِبَالَةِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَفْتَنِيصَهُ. فَقَالَ لِلشَّيْخِ: هَلْ لَكَ فِيْمَا هُوَ الْبَيْقُ بِالْأَقْوَى، وَأَقْرَبُ لِلتَّقْوَى! فَقَالَ: الْإِلَامُ تَشِيرُ لِأَقْنَبِيهِ، وَلَا أَقْفَ لَكَ فِيهِ؟

ترجمہ: تولڑ کے نے کہا: مصیبت کی آگ میں جلنا (پسند کروں گا)، نہ کہ یہ تم کھانا اور خون کے بدلے کو تسلیم کرنا (پسند کروں گا)، نہ کہ اس بات کی تم کھانا جو کسی نے نہیں کھائی۔ اور شیخ نے ہر بات سے انکار کر دیا، بجز اس کے کہ وہ اسے اس قسم کے گھونٹ پلائے، جو اس نے ایجاد کی اور جس کے گھونٹ اس کے لیے تلخ بنائے۔ اور ان دونوں کے درمیان گالی گلوچ کی آگ بھڑکتی رہی اور باہمی رضامندی کا راستہ مشکل بنا رہا۔ صورت یہ تھی کہ لڑکا اپنی ضد کے دوران، اپنی اداؤں سے (چمک منک سے) حاکم کے دل کو گرویدہ بنا رہا تھا اور اسے اس بات کی خواہش دلا رہا تھا کہ وہ اسے لیبک کہے گا۔ (یعنی اگر حاکم اسے چھڑا دے گا، تو وہ بعد میں اس کی خواہش پوری کرے گا) یہاں تک کہ اس کی محبت حاکم کے دل پر مسلط ہوگئی اور اس کی عقل میں پیوست ہوگئی۔ چنانچہ اس حاکم کے لیے اس عشق نے، جس نے کہ اسے ذلیل کر ڈالتا تھا اور اس لالچ نے، جس کا اس نے تصور کیا تھا، یہ بات مزین کی (جھائی) کہ وہ لڑکے کو چھڑائے اور اسے اپنا بنا لے اور یہ کہ اسے شیخ کے جال سے نکالے؛ پھر اسے شکار کر لے۔ پس اس نے شیخ سے کہا کہ: کیا تو اس چیز کی خواہش کرتا ہے، جو طاقت ور کے لیے مناسب ہے اور تقویٰ سے قریب تر ہے۔ تو اس نے کہا: آپ کس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ میں اس کا اتباع کروں اور اس میں آپ کے لیے رکاوٹ نہ بنوں۔

تحقیق: اضْطَلَاءٌ: آگ میں جلنا (اس میں تائے افتعال بمناسبت صار، طاء سے بدل گئی ہے)

بَلِيَّةٌ: مصیبت، آزمائش۔ جمع: بَلَايَا۔ بَلَاءٌ بَلَاءٌ (ن) آزمانا۔ گرفتار مصیبت کرنا۔

إِنْيَاءٌ: (افعال) قسم کھانا۔ **أَيَّةٌ:** قسم۔ جمع: أَلْيَا۔ **إِنْقِيَادٌ:** انْقَادٌ لَهُ انْقِيَادًا (افعال) تسلیم کرنا۔

قَوْدٌ: بدلہ خون، تاوان، خون بہا، قصاص۔ **أَقَادَ الْقَائِلَ بِالْقَتْلِ:** (افعال) بدلے میں قتل کرنا۔

لَمْ يَخْلِفْ: مضارع نفی محمد بلم واحد مذکر غائب، اس نے قسم نہیں کھائی۔ **خَلَفَ خَلْفًا (ض)** قسم

کھانا۔ بعض نسخوں میں لَمْ يَخْلِفْ ہے، اس نے قسم نہیں کھائی، **إِخْلَافٌ** (افعال) قسم کھلوانا۔

هَائِدَةٌ: الإِضْطِلَاءُ. الإِنْيَاءُ. الإِنْقِيَادُ. **الْجَلْفُ:** ان چاروں مصادر میں سے پہلا اور تیسرا

أَخْتَارُ: فعل مضارع محذوف کی وجہ سے منصوب ہے اور باقی دو لا اخْتَارَ کی وجہ سے۔

أَبْنَى: ماضی، اس نے انکار کر دیا۔ **أَبْنَاءُ (ف)** انکار کرنا۔ **تَجْرِيعٌ:** گھونٹ گھونٹ پلانا۔

أَمَقَرُ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تلخ بنایا۔ **أَمَقَرَهُ لِفُلَانٍ (افعال)** تلخ بنانا۔

جُرْعٌ: واحد: جُرْعَةٌ: گھونٹ۔ **جُرْعٌ جُرْعًا (س، ف)** گھونٹ بھرنا، نگلنا، پینا۔

تَلَاحِي: (تفاعل) باہم گالی گلوچ کرنا۔ **بَاهِمٌ جَهْلُثًا:** لِحَا فُلَانًا لِحْوًا (ن) گالی دینا۔ برا کہنا۔

يَسْتَعْرِ: مضارع واحد مذکر غائب، آگ بھڑکتی ہے۔ **إِسْتِعَارٌ (افتعال)** آگ بھڑکنا، سلگنا۔

مَحْجَجَةٌ: راستہ سیدھا راستہ، جمع: مَحَاجٍ۔ **تَعَوُّ:** مضارع واحد مونث غائب، وہ مشکل بنتی

ہے۔ **وَعَرٌ وَغَرًا وَوَعُورًا (ض، س، ک)** دشوار ہونا، تکلیف دہ ہونا۔

ضَمَنٌ: دوران، اندر، ذیل۔ **قَاتَبِي:** ضد، ہٹ دھرمی۔ **تَأْتَبِي عَلَيْهِ (تفاعل)** ضد کرنا، مسلسل انکار کرنا۔

يَخْلُبُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ گرویدہ بناتا ہے۔ **خَلْبَةٌ خَلْبًا (ن)** گرویدہ بنانا۔ دل موہ لینا۔

تَلَوِّي: مصدر از تَلَوَّى الشَّيْءُ (تفاعل) مڑنا، بل پڑنا، بل وار ہونا۔ ٹیڑھا ہونا، یہاں ناز و انداز

سے مڑنا، بل کھانا، چنگ، ملک، اتر اہٹ، مراد ہے۔

يُطْمِعُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ لالچ دلاتا ہے۔ **إِطْمَاعٌ (افعال)** لالچ دلانا۔ خواہش مند بنانا۔

رَانَ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ مسلط ہوگئی۔ **رَانَ عَلَيْهِ رَيْنًا (ض)** غالب ہونا، چھا جانا۔

هَوِي: خواہش نفس، محبت، عشق۔ جمع: **أَهْوَاءٌ.** **هَوِي هَوِي (س)** محبت کرنا، چاہنا۔

أَلَبَّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پوست ہوگئی۔ **أَلَبَّ بِالْمَكَانِ إِبْلَابًا (افعال)** قیام کرنا، ٹھہرنا۔

لَبَّ: عقل، ہر چیز کا خالص و منتخب حصہ، مغز و جوہر، جمع: **أَلْبَابٌ وَأَلَبَّ.** **لَبَّ لِبَابَةً (ض)** عقلمند ہونا۔

سَوَّلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مزین کیا۔ سَوَّلَ لَهُ تَسْوِيلًا (تفصیل) مزین کرنا۔
 وَجَدَ: غم، عشق (۲) بے خودی۔ حال۔ وَجَدَ بِهِ وَجْدًا (ض) محبت کرنا، عاشق ہونا۔
 تَيَّمَّ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ذلیل کر دیا۔ تَيَّمَّمَهُ تَيَّمِيمًا (تفصیل) ذلیل کر دینا۔ غلام بنا دینا۔
 يُخَلِّصُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چھڑائے۔ خَلَّصَهُ تَخْلِيصًا (تفصیل) چھڑانا۔ نجات دلانا۔
 يَسْتَخْلِصُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ اپنا بنالے، استخلاص: خاص کرنا، منتخب کرنا، چن لینا۔
 يُنْقِذُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چھڑالے۔ أَنْقَذَهُ مِنْ كَذَا (افعال) نجات دلانا۔ چھڑالینا۔
 حَبَابَةٌ: شکاری کا چال، پھندا۔ جمع: حَبَابِلُ. حَبَلُ الصَّيْدِ حَبْلَانِ (جال لگا کر شکار کرنا۔
 يَقْتَنِصُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ شکار کرے۔ اِقْتَنَصَ الصَّيْدَ (اتعال) شکار کرنا۔
 هَلْ لَكَ: هَلْ کے بعد اگر لام ہو، تو اکثر مبتدا محذوف ہوتا ہے، اَيُّ هَلْ لَكَ رَغْبَةٌ۔
 أَلْيَقُ: زیادہ مناسب، زیادہ لائق۔ لَاقَ بِهِ لِيَأْفَاقَهُ (ض) لَاقَ ہونا۔ مناسب ہونا۔

تَقْوَى: اِتِّقَاءُ: کا اسم مصدر، ڈر، عظمت و ہیبت کا خوف، پرہیز گاری۔ اِتِّقَاءُ: بچنا، پرہیز کرنا (اتعال)
 اِلَامٌ: اِلَى حرف جر اور مَا استفہامیہ سے مرکب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے صفحہ (۶۸) پر۔
 اَقْتَفَى: مضارع واحد متکلم، میں اتباع کروں۔ اِقْتَفَاهُ اِقْتِفَاءً (اتعال) نقش قدم پر چلنا، پیچھے چلنا۔
 لَا اَقِفُ: مضارع منفی، میں رکاوٹ نہ ہوں۔ وَقَفَ فِيهِ وَقُوفًا (ض) تَوَقَّفَ کرنا (۲) رکاوٹ بننا۔

فَقَالَ: اَرَى اَنْ تُقَصِّرَ عَنِ الْقَيْلِ وَالْقَالِ، وَتَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلٰى مِائَةِ مِثْقَالٍ، لِاَنْتَحَمَلَ مِنْهَا بَعْضًا؛ وَاجْتَنَبِي الْبَاقِي لَكَ غُرْضًا. فَقَالَ الشَّيْخُ: مَا مِثْنِي خِلَافٌ، فَلَا يَكُنْ لِبُوعْدِكَ اِخْلَافٌ، فَفَقَّدهُ الْوَالِي عِشْرِينَ، وَوَزَّعَ عَلٰى وَزَعْتِهِ تَكْمِلَةَ خَمْسِينَ. وَرَزَقَ ثَوْبَ الْاَصِيلِ، وَانْقَطَعَ لِاجْلِهِ صَوْبُ التَّحْصِيلِ، فَقَالَ لَهُ: خُذْ مَا رَاجَ، وَدَعْ عَنكَ اللِّجَاجَ، وَعَلَيَّ فِي غَدٍ اَنْ اَتَوْصَلَ، اِلٰى اَنْ يَبْضَ لَكَ الْبَاقِي وَيَتَحْصَلَ، فَقَالَ الشَّيْخُ: اَقْبَلْ مِنْكَ عَلٰى اَنْ الْاَزْمَةُ لَيْلَتِي، وَيَرْعَاهُ اِنْسَانٌ مَقْلَتِي، حَتَّى اِذَا اَغْفَى بَعْدَ اِسْفَارِ الصُّبْحِ، بِمَا بَقِيَ مِنْ مَالِ الصُّلْحِ، تَخَلَّصْتُ قَائِبَةً مِنْ قُوبٍ، وَبَرِي بَرَاءَةً الدَّنْبِ مِنْ دَمِ ابْنِ يَعْقُوبَ. فَقَالَ لَهُ الْوَالِي: مَا اَرَاكَ سَمْتَ شَطَطًا، وَلَا زَمْتَ فُرْطًا.

ترجمہ: تو اس (حاکم) نے کہا: میری رائے ہے کہ تو قیل و قال کو چھوڑ دے۔ اور اس لڑکے کی

جانب سے سوشٹال پر قناعت کرے، تاکہ ان میں سے کچھ کو میں برداشت کروں اور باقی کو تیرے لیے اور طریقے سے وصول کروں (اور باقی کو تیرے لیے سامان کی شکل میں جمع کروں) تو شیخ نے کہا: میری طرف سے کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لیے آپ کے وعدہ کے لیے بھی خلاف ورزی نہ ہونی چاہئے۔ پس حاکم نے اسے میں سوشٹال تو نقد دے دیئے اور اپنے مصاحبین پر پچاس کی تکمیل کو تقسیم کر دیا۔ شام ہو گئی اور اس کی وجہ سے تکمیل مال کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ تو حاکم نے اس سے کہا: جو کچھ موجود ہے وہ لے اور اپنا جھگڑا ختم کر اور کل میرے پاس آنا (یا اہل کو تیرے ذمے لازم ہے) میں اس بات کی کوشش کروں (یا میں اس بات کا ذریعہ بنوں) کہ تجھے باقی وصول ہو جائے اور حاصل ہو جائے۔ شیخ نے کہا: میں آپ کی (یہ بات) اس شرط پر منظور کرتا ہوں کہ میں آج کی رات اس لڑکے کے ساتھ رہوں گا اور میری آنکھ کی پتلی اس کی حفاظت کرے گی، حتیٰ کہ صبح طلوع ہو جانے کے بعد، جب وہ مال صلح کا بقیہ عطا کر دے گا (یا جب وہ بقیہ وصول کر لے گا) تو انڈیا پچہ سے جدا ہو جائے گا اور وہ (پچہ) بری ہو جائے گا؛ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے کے خون سے بھیریے کی براءت کے مانند۔ تو اس سے حاکم نے کہا: میں تجھے نہیں دیکھتا ہوں کہ تو نے کسی ناحق بات کا کلف بنایا ہے اور نہ تو نے کسی حد سے بڑھی ہوئی (بے جا) بات کا ارادہ کیا ہے۔

تحقیق: آری: مضارع مجہول واحد متکلم، یہ اخیال ہے۔ رائذ و ذوقہ ان، خیال کرنا۔ رائے: کھنا۔

فائدہ: اس مصدر سے مضارع کا صیغہ **أَخْتَمُ** کے معنی میں ہو، تو **أَخْتَمُ** ہی استعمال ہوتا ہے۔

تَقْصِرُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو چھوڑ دے۔ **أَقْصَرَ** عَنْ شَيْءٍ: اِقْصَارًا: بازار ہنا۔ چھوڑ دینا۔

قِيلَ وَقَالَ: جنہیں وچٹاں، ایسا دیا، فسول باتیں جن سے لوگوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہو۔

تَقْتَصِرُ: مضارع واحد مذکر حاضر، تو قناعت کرے۔ **أَقْتَصَرَ** عَلَى الشَّيْءِ: اِقْتِصَالَ: قناعت کرنا۔

أَتَحْتَمِلُ: مضارع واحد متکلم، میں برداشت کروں۔ **تَحْتَمِلُ** (تقل) برداشت کرنا۔ صبر کرنا۔

أَجْتَنِبُ: مضارع واحد متکلم، میں حاصل کروں۔ **اجْتَنَبْتُ** اِقْتِصَالَ: توڑنا، چننا، حاصل کرنا۔

بعض نسخوں میں **أَجْتَنِبُ** ہے، **اجْتِنَابُهُ اجْتِنَاءٌ** (اقبال) چننا، جمع کرنا، حاصل کرنا۔

عَرَضٌ: (بضم العين) بھرت، جانب۔ **عَرَضٌ** (بفتح العين) سامان جمع: **أَعْرَاضٌ** و **عُرُوضٌ**.

إِخْلَافٌ: خلاف ورزی۔ **أَخْلَفَ** و **غَدَهُ** یا **أَخْلَفَ** بَوَعْدِهِ: إِخْلَافًا (افعال) وعدہ خلافی کرنا۔

نَقَدَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے نقد دیا۔ **نَقَدَهُ** النَّمَنَ نَقْدًا (ن) نقد دینا۔ ہاتھ کے ہاتھ دینا۔

وَزَعٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے تقسیم کر دیا۔ وَزَعُهُ تَوْزِينًا (تفعلیل) تقسیم کرنا۔
 وَزَعَةٌ: واحد، وَاوَزَعٌ: مددگار، محافظ، مراد: مصاحبین۔ وَزَعُهُ وَزَعَانٌ (روکنہ) حفاظت کرنا۔
 تَكْمِلَةٌ: تکمیل، تَمَرٌ: كَمَّلَ الشَّيْءَ تَكْمِلَةً (تفعلیل) پورا کرنا۔ تَمَلُّمٌ: مکمل کرنا۔
 رَقٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پتلا ہو گیا۔ رَقٌّ رَقًّا وَرَقَّةٌ (ض) پتلا ہونا۔ باریک ہونا۔
 ثَوْبٌ: کپڑا۔ مراد: سورج کی روشنی۔ — أَصَيْلٌ: شام۔ جمع: أَصَالٌ وَآصَالٌ۔ رَقٌّ ثَوْبٌ
 الْأَصَيْلُ: شام کا کپڑا پتلا ہونا۔ یعنی شام کا قریب ہونا۔ شام کا نظر آنا۔
 صَوْبٌ: بارش، سلسلہ، جہت، جانب، طرف۔ صَابَ الْمَطَرُ صَوْبًا (ن) بارش ہونا۔
 رَاجٌ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ موجود ہے۔ رَاجٌ رَوَّجًا (ن) تیار ہونا۔ مہیا ہونا۔
 دَعٌ: امر حاضر معروف، تو چھوڑا۔ دَعٌ الشَّيْءَ وَذَعَانٌ (تفعلیل) چھوڑنا۔
 لِحَاحٌ: جھڑا، بے جا سر، ہٹ۔ لِحٌّ لِحَاحًا (ض) ہٹنا۔ لِحٌّ لِحَاحًا (ض) ہٹنا۔ دَشْنِيٌّ: دشنی میں مداومت کرنا۔
 عَلِيٌّ: اسم فعل، بِمَعْنَى أَحْضَرَ بِعَلِيٍّ بِمَعْنَى وَجِبَ عَلِيٍّ
 أَنَّهُ صَلَّى: مضارع، میں کوشش کریں۔ تَوَصَّلَ إِلَيْهِ تَوْصُلًا (تفعلیل) (۲) پہنچنے کی کوشش کرنا۔
 بِنَصِّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ وصول ہو جا۔ نَصَّ الْأَمْرَ نَصًّا (ض) حاصل ہونا، میسر ہونا۔
 الْأَزِمُّ: مضارع واحد متکلم، میں ساتھ رہوں گا۔ لَا زِمَّةَ مِلَا زِمَّةً: کسی کے ساتھ ہمیشہ رہنا۔ ساتھ لگے رہنا۔
 يَرْعَى: مضارع واحد مذکر غائب، وہ حفاظت کرے گا۔ رَعَى الشَّيْءَ رَعْيًا وَرِعَايَةً (ف)
 نگرانی کرنا۔ حفاظت کرنا۔ — إِنْسَانٌ: آنکھ کی پتلی۔ — مُقَلَّةٌ: آنکھ۔ جمع: مُقَلٌّ۔
 أَعْفَى: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے عطا کر دیا، اَعْفَى بِهِ إِعْفَاءً (انفال) عطا کرنا، دینا، پورا کرنا۔
 إِسْفَارٌ: مصدر از أَسْفَرَ الصَّبْحُ (انفال) روشن ہونا۔ صَبْحٌ نَمُودَرِ هَوْنَا۔
 الصَّلْحُ: صلح، امن۔ مُصَالِحَةٌ: اسم مصدر۔ صَالِحَةٌ عَلَيْهِ (مفاعلت) صلح کا معاہدہ کرنا۔
 تَخَلَّصْتُ: ماضی واحد مؤنث غائب، وہ جدا ہو گیا۔ تَخَلَّصْتُ (تفعلیل) نجات پانا (۲) جدا ہونا۔
 قَائِبَةٌ: انڈا۔ جمع: قَوَائِبٌ۔ قَوْبٌ: بچہ، چوزہ۔ جمع: أَقْوَابٌ: اس صورت میں عبارت میں قلب
 ہے: کیونکہ انڈا بچہ سے جدا نہیں ہوتا؛ بلکہ بچہ انڈے سے جدا ہوا کرتا ہے۔ یہ ایک کہادت ہے جو دو
 ساتھیوں میں گہرے تعلق کے بعد جدائی کے وقت بولی جاتی ہے۔ اس کہادت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک
 تاجر نے ایک شخص کو رہبر مقرر کیا، اس شخص نے تاجر سے کہا: إِذَا بَلَغْتُ بَكَ مَكَانَ كَذَا بَرِثْتُ قَائِبَةً

مِنْ قُوبٍ: یعنی جب میں تجھے فلاں جگہ پہنچا دوں گا، تو انڈا بچے سے جدا ہو جائے گا یعنی میں تیری رہبری سے آزاد ہو جاؤں گا۔ قَاب الطَّائِرِ بَيَضَتَهُ قُوبًا (ن) پرندے کا انڈے کو توڑنا۔

سُمْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے مکلف بنایا۔ سَامَهُ الْأَمْرَ سَوْمًا (ن) مکلف بنانا۔

شَطَطًا: ناسخ بات، زیادتی۔ شَطَّ شَطَطًا (ن) حد سے تجاوز کرنا، حق سے دور ہونا۔

رُمْتُ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے ارادہ کیا۔ رَامَهُ رَوْمًا (ن) ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔

فُرُطًا: صفت مشبہ، ظلم، حد سے بڑھی ہوئی بات، فُرُطَ فُرُطًا وَفُرُوطًا (ن) سبقت کرنا، آگے بڑھنا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا رَأَيْتُ حُجَّجَ الشَّيْخِ كَالْحُجَّجِ السَّرُوجِيَّةِ، عَلِمْتُ أَنَّهُ عَلِمَ السَّرُوجِيَّةَ، فَلَبِثْتُ إِلَى أَنْ زَهَرَتْ نَجُومُ الظَّلَامِ، وَانْتَشَرَتْ عُقُودُ الزَّحَامِ، ثُمَّ قَصَدْتُ فِنَاءَ الْوَالِي، فَإِذَا الشَّيْخُ لِلْفَتَى كَالْيَ، فَنَشَدْتُهُ اللَّهُ: أَهْوَأُ أَبُو زَيْدٍ؟ فَقَالَ: إِيَّيْ وَمُجَلِّ الصُّيْدِ! فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا الْعَلَامُ، الَّذِي هَفَّتْ لَهُ الْأَخْلَامُ، قَالَ: فِي النَّسَبِ فَرَحِي وَفِي الْمُكْتَسَبِ فُحْيٍ، قُلْتُ: فَهَلَّا اكْتَفَيْتَ بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِهِ، وَكَفَيْتَ الْوَالِيَّ الْإِفْتِسَانَ بِطَرَّتِهِ، فَقَالَ: لَوْ لَمْ تُبْرِزْ جَنَّةَهُ السِّنِّ، لَمَا قَنَفَشْتُ الْخَمْسِينَ، ثُمَّ قَالَ: بَيْتَ اللَّيْلَةِ عِنْدِي لِنُطْفِئَ نَارَ الْجُوعِ، وَنُدَيْلَ الْهَوَى مِنَ النَّوَى، فَقَدْ أَجْمَعْتُ عَلَى أَنْ أَنْسَلَ بِسُحْرَةٍ، وَأُضْلِي قَلْبَ الْوَالِي نَارَ حَسْرَةٍ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا: جب میں نے شیخ کی دلیلوں کو سرنجی دلیلوں کے مانند پایا، تو میں یہ جان گیا کہ وہ قبیلہ سروجیہ کا بڑا آدمی ہے۔ پس میں ٹھہرا یہاں تک کہ تاریکی کے ستارے چمک اٹھے اور لوگوں کی جماعتیں منتشر ہو گئیں۔ پھر میں نے حاکم کے مکان کا قصد کیا، تو دیکھا کہ شیخ لڑکے کی حفاظت کر رہا ہے۔ پس میں نے اُسے خدا کی قسم دے کر کہا: کیا وہ ابو زید ہے؟ تو اس نے کہا: شکار حلال کرنے والے کی قسم: ہاں (میں ابو زید ہوں)! تو میں نے کہا: یہ لڑکا کون ہے؟ جس کی وجہ سے عقلیں اڑ گئیں۔ تو اس نے کہا: وہ رشتہ میں میرا بچہ اور ذریعہ معاش میں میرا بچہ ہے۔ تو میں نے کہا: (اگر یہ بات ہے) تو آخر تو نے اس کی فطری خوبیوں پر کیوں نہ اکتفا کیا اور کیوں نہ تو نے حاکم کو اس کے گیسو کا امیر بننے سے محفوظ رکھا (یا کیوں نہ تو نے حاکم کو اس کے گیسو کی وجہ سے گرفتار نہ ہونے سے محفوظ رکھا) تو اس نے کہا: اگر اس کی پیشانی حرف سین (کی طرح گیسوؤں کو) ظاہر نہ کرتی، تو میں پچاس نہ

ٹھگ سکتا۔ پھر شیخ نے کہا: تم آج کی رات میرے پاس رہو، تاکہ ہم آتشِ غم کو بجھائیں اور جدائی کو محبت سے بدل لیں (یا ہم محبت کو جدائی کا عوض بنا لیں؛ یا ہم محبت کو جدائی پر غالب کر دیں) کیونکہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں صبح سویرے کھسک جاؤں گا اور حاکم کے دل کو حسرت کی آگ میں جلاؤں گا۔

تحقیق: حُجَّجٌ: واحد: حُجَّةٌ: دلیل۔ حَجَّ فَلَانًا حَبْجًا (ن) دلیل کے ذریعہ غالب آنا۔

سُرِّيَجِيَّةٌ: نسبت ہے سرِ یحییٰ کی طرف، سرِ یحییٰ: حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب میں سے ایک باہوش اور قوی الاستدلال عالم ہیں، جن کا نام ابو العباس احمد بن عمر بن سرتج ہے۔ یہ تیسری صدی کے مجدد تھے اور حسن دلیل و حجت میں مشہور تھے۔

عَلِمٌ: سردارِ قوم، نمایاں شخص۔ جمع: اَعْلَامٌ — مَمْرُؤِيَّةٌ: سروج کی طرف نسبت، جو ایک قبیلہ کا نام ہے۔

زَهْرَتٌ: ماضی واحد مَوْنَتْ غائب، وہ چمک اٹھی۔ زَهَرَ الْقَمَرُ زُهُورًا (ف) چمکنا، جگ مگانا۔

اِنْتَشَرَتْ: ماضی واحد مَوْنَتْ غائب، وہ منتشر ہو گئی۔ اِنْتِشَارٌ (انتعال) منتشر ہونا، بکھرنا، پھیلنا۔

عُقُوذٌ: واحد: عَقْدٌ: گرہ، بندش۔ مراد: جماعت۔ گرہ۔ عَقْدُ الزَّحَامِ: لوگوں کی جماعت۔

فِنَاءٌ: صحن، مراد: مکان۔ جمع: اَفْنِيَةٌ۔ اِذَا: برائے مفاعلات بمعنی اچانک۔ کیا دیکھتا ہوں کہ،

دیکھتا کیا ہوں کہ۔ میں نے دیکھا کہ۔

كَمَالِي: اسم فاعل، محافظ، نگراں۔ كَمَلَاهُ كَمَلْنَا وَكَلَاءَةٌ (ف) حفاظت کرنا۔ نَشَدْتُ: ماضی

واحد مَشَكَّمٌ، میں نے قسم دے کر کہا، نَشَدْتُ فَلَانًا اللّٰهَ نَشْدًا (ن) کسی کو خدا کی قسم دینا۔ خدا کا واسطہ دینا۔

اپنی حرف اثبات، بمعنی نعم، یہ قسم سے پہلے آتا ہے، حروف غیر عاملہ میں سے ہے اور کلام سابق کو ثابت

کرنے کے لیے آتا ہے۔

وَمُجَلِّ الصَّيْدِ: واو: قسمیہ۔ مُجَلِّ الصَّيْدِ: قسم۔ جواب قسم محذوف ہے: اِنِّیْ اَبُو زَيْدٍ۔

مُجَلِّ: اسم فاعل، حلال کرنے والا۔ اَحْلَى الشَّيْءِ اِخْلَالًا (افعال) حلال و جائز کرنا۔

هَفَّتْ: ماضی واحد مَوْنَتْ، وہ اڑ گئی۔ هَفَّ الطَّائِرُ هَفْوًا (ن) ہوا میں اڑ جانا۔ عقل کا زائل ہونا۔

اُحْلَامٌ: واحد: جِلْمٌ: عقل، بردباری۔ حَلَمٌ جِلْمًا (ک) دانشمند ہونا۔ بردبار ہونا۔

نَسَبٌ: رشتہ داری، قرابت۔ جمع: اَنْسَابٌ. نَسَبُهُ نَسْبًا (ن) نسب بیان کرنا۔ اصل بیان کرنا۔

فَرُوخٌ: پرندے کا بچہ، چوزہ (۲) ہر اٹھادینے والے جانور کا بچہ۔ مراد: لاکا۔ جمع: اَفْرَاخٌ وَفُرُوخٌ۔

مُكْتَسَبٌ: مصدر میسی۔ ذریعہ معاش (۲) کمائی۔ اِكْتَسَبَ الْمَالُ (انتعال) مال کمانا۔

فَحٌّ: پھندا۔ جال۔ جمع: فُخُوخٌ وَفِخَاخٌ۔ هَلًا: بظہر تخصیص، بمعنی کیوں نہیں (یہ ہل اور لا سے مرکب ہے) اگر یہ ماضی پر داخل ہو، تو فعل کے ترک پر ملامت کے لیے آتا ہے۔ جیسے یہاں ہے: هَلًا اِكْتَفَيْتَ: تو نے آخر کیوں اکتفا نہیں کیا۔ اور اگر فعل مضارع پر داخل ہو، تو ابھارنے اور برا سمجھتے کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: هَلًا تُوْمِنُ: آخر تو ایمان کیوں نہیں لاتا۔ یعنی تجھے ضرور ایمان لانا چاہیے۔

اِكْتَفَيْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے اکتفا کیا۔ اِكْتَفَى بِكَذَا (اعتال) اکتفا کرنا، قناعت کرنا۔ مَحَاسِنٌ: خوبیاں، بدن کے نظر آنے والے خوبصورت حصے۔ یہ خلاف قیاس ”حُسن“ کی جمع ہے۔ فِطْرَةٌ: فطرت، فطری حالت۔ وہ پیدا آئی حالت یا صفت، جس پر ہر موجود کا وجود ابتداء سے قائم ہوتا ہے۔ جمع: فِطْرٌ۔ فِطَّرَ فِطْرًا (ن) پیدا کرنا۔ ابتداء و وجود میں لانا۔

كَفَيْتَ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے محفوظ رکھا۔ (یہ بھی هَلًا کے ماتحت ہے۔ کیوں نہ تو نے محفوظ رکھا) كَفَاهُ اللّٰهُ فُلَانًا كِفَايَةً (ض) پچانا۔ محفوظ رکھنا۔

اِفْتِنَانٌ: (اعتال) گرویدہ ہونا۔ گرفتار مصیبت ہونا۔ فتنہ میں پڑنا۔

طُرُوَّةٌ: پیشانی کے بال، زلف، گیسو۔ جمع: طُرُزٌ۔

سَيْنٌ: سے مراد حرف سین کی طرح نکلی ہوئی مانگ۔

مَا قَنَفَشْتُ: ماضی منفی واحد متکلم، میں نے نہیں ٹھگا۔ قَنَفَشَةٌ (باب بعثرة) سمینا۔ ماں، نورنا۔

بَثٌ: امر واحد حاضر، تم رات رہو۔ بَاثٌ بَيْتُوْتَةٌ (ض) رات گزارنا۔

نُطْفِيٌّ: مضارع جمع متکلم، ہم بچائیں۔ اَطْلَفْنَا النَّارَ (افعال) بجھانا۔

جَوِيٌّ: سوزش غم۔ سوزش عشق۔ جَوِيٌّ فُلَانٌ جَوِيٌّ (س) سوزش غم یا سوزش عشق میں مبتلا ہونا۔

نَدْبِلٌ: مضارع جمع متکلم، ہم بدلیں، اِذَالَةٌ (افعال) تبادلہ کرنا، اُذَالَ فُلَانًا مِنْ كَذَا: غالب کرنا، کتاب

کے حاشیہ میں نَدْبِلٌ: کا ترجمہ نَعُوْضٌ: کا کیا گیا ہے یعنی ہم عوض بنا لیں۔ مادہ: دَوَّلٌ (ن) گھومنا۔

نَوِيٌّ: دوری۔ جدائی، بعد۔ نَوَى نَوِيٌّ (ض) دور ہونا۔

أَجْمَعْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے پختہ ارادہ کر لیا۔ أَجْمَعُ عَلَيْهِ إِجْمَاعًا (افعال) پختہ ارادہ کرنا۔

أَنْسَلُ: مضارع واحد متکلم، میں کھسک جاؤں گا۔ اِنْسَلَّ (افعال) چپکے سے نکل جانا، کھسک جانا۔

سُخِرَةٌ: سویرے، تڑکا، طلوع فجر سے کچھ پہلے کا وقت۔ سَجِرٌ سُخْرًا (س) صبح سویرے آنا۔

أَضْلِيٌّ: مضارع واحد متکلم، میں جلاؤں گا۔ أَضْلَاهُ النَّارَ إِضْلَاءً (افعال) آگ میں جلا نا۔

قَالَ: فَقَضَيْتُ اللَّيْلَةَ مَعَهُ فِي سَمِيرٍ، أَنْقَى مِنْ حَدِيقَةِ زَهْرٍ، وَخَمِيلَةَ شَجَرٍ، حَتَّى إِذَا لَا لِأَلَا الْأَفْقَ ذَنْبُ السَّرْحَانَ، وَأَنْ أَنْبِلَاجَ الْفَجْرِ وَحَانَ، رَكِبَ مَتْنِ الطَّرِيقِ، وَأَذَاقَ الْوَالِي عَذَابَ الْحَرِيقِ، وَسَلَّمَ إِلَيَّ سَاعَةَ الْفَرَاقِ، رُقْعَةً مُحْكَمَةَ الْإِلْصَاقِ، وَقَالَ: إِذْ قَعَمَهَا إِلَيَّ الْوَالِي إِذَا سَلِبَ الْفَرَارَ، وَتَحَقَّقَ مِنَّا الْفَرَارُ؛ فَفَضَّضْتُهَا فِعْلَ الْمُتَمَلِّسِ، مِنْ مِثْلِ صَحِيفَةِ الْمُتَمَلِّسِ، فَإِذَا فِيهَا مَكْتُوبٌ.

ترجمہ: حارث بن ہمام نے کہا: میں نے وہ رات اس کے ساتھ ایسی بات چیت میں گذاری، جو پھولوں کے باغ اور درختوں کے جھرمٹ سے زیادہ پر رونق تھی؛ حتیٰ کہ جب انق میں صبح نمودار ہوئی اور فجر کے طلوع ہونے کا وقت آ گیا اور قریب ہو گیا، تو وہ راستہ کی پیٹھ پر سوار ہو گیا (اس نے سفر کی راہ لی) اور اس نے حاکم کو آگ کی تکلیف کا مزہ چکھایا اور مجھے جدائی کے وقت ایک مضبوط چپکایا ہوا پرچہ حوالے کیا اور کہا: یہ پرچہ والی کودے دینا، جب کہ اس سے سکون سلب ہو جائے اور ہماری جانب سے فرار یقینی ہو جائے۔ پس میں نے اس پرچے کو ایسے چاک کیا جیسے متملس شاعر کے صحیفے سے چھٹکارا پانے والے نے کیا تھا۔ پس دیکھتا کیا ہوں کہ اس میں لکھا ہوا ہے۔

تحقیق: قَضَيْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے گذاری۔ قَضَى الْوَقْتَ: قَضَاءً (ض) وقت گذارنا۔ أَنْقَى: اسم تفضیل، زیادہ خوشنما، زیادہ پر رونق۔ أَنْقَى أَنْقَا وَأَنْقَاةً (س) خوشنما ہونا۔ خوبصورت ہونا۔ حَدِيقَةُ: باغ، باغیچہ۔ جَمْعُ حَدَائِقٍ۔ زَهْرٌ: واحد: زَهْرَةٌ، پھول، کلی، جمع: أَزْهَارٌ۔ خَمِيلَةٌ: صفت مشبہ مَوْنَس، گنجان باغ، گھنے درختوں والی جگہ، جھرمٹ۔ جَمْعُ: خَمَائِلٌ۔ لِأَلَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ نمودار ہوا۔ لِأَلَا لِأَلَاةً (باب بِنْفَر) چمکنا۔ روشن ہونا۔ أَفْقٌ: کنارہ، کنارہ آسمان (نور میں سے ملا ہوا محسوس ہوتا ہے)۔ جَمْعُ: أَفَاقٌ۔

ذَنْبُ السَّرْحَانَ: صبح کا ذب، طلوع فجر سے قبل ایک سفیدی، جو تھوڑی دیر کے بعد غائب ہو جاتی ہے۔ ذَنْبٌ: دم، جمع: أَذْنَابٌ۔ سَرْحَانَ: بھیڑیا۔ جَمْعُ: سَرَاحٌ وَسَرَاحِينُ۔ ذَنْبُ السَّرْحَانَ: بھیڑیے کی دم۔ یہاں صبح کا ذب کی روشنی کو بھیڑیے کی دم سے تشبیہ دی ہے۔

أَنْ: ماضی، وقت آ گیا۔ أَنْ أَنْبِلَاجَ (ض) وقت آنا۔ أَنْبِلَاجَ: (انفعال) طلوع ہونا۔ صبح ہونا۔ حَانَ: ماضی واحد مذکر غائب، وقت آ گیا۔ حَانَ حِينَ (ض) وقت آنا۔ حَانَ حِينَ: پیٹھ، کمر۔ جَمْعُ: مُتَوْنٌ۔

أَذَاقَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے مزہ چکھایا۔ اذاقه اذاقه (افعال) مزہ چکھانا۔ مزہ بتانا۔
حَرَبَقَ: آگ، لگتی ہوئی یا سلگتی ہوئی آگ۔ جمع: حَرَبَقٌ. حرق حرقاً (ان) جلانا۔ مجلس دینا۔
سَلَّمَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے حوالہ کیا۔ سَلَّمَ إِلَيْهِ (تفعل) سپرد کرنا، سونپنا، حوالے کرنا۔
سَاعَةً: وقت و زمانے کا ایک حصہ۔ ایک گھنٹہ۔ جمع: سَاعٌ وَسَاعَاتٌ.
فَرَّاقٌ: جدائی، فراقه مفارقةً و فراقاً (مفالت) جدا ہونا، خیر باد کہنا۔

مُخَكَّمَةٌ: اسم مفعول، مضبوط، پختہ، درست۔ أَخَكَمَ الشَّيْءُ إِخْكَامًا (افعال) مضبوط کرنا۔
إِلْصَاقٌ: (افعال) چپکانا، جوڑنا، چسپاں کرنا۔ مُخَكَّمَةُ الْإِلْصَاقِ: مضبوط چپکایا ہوا۔
إِدْفَعُ: امر واحد حاضر، آپ دیدتجئے۔ دَفَعَ الشَّيْءُ إِلَيْهِ دَفْعًا (ف) ادا کرنا۔ دینا۔
سَلَبٌ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ چھین لیا گیا۔ سَلَبَهُ سَلْبًا (ن) چھیننا۔ سلب کرنا۔
فَضَضْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے چاک کیا۔ فَضَّ الْكِتَابَ فَضًّا (ن) خط کھولنا۔
مُتَمَلِّسٌ: اسم فاعل، چھٹکارا پانے والا۔ تَمَلَّسَ مِنْ كَذَا (تفعل) چھٹکارا پانا۔ بچ نکلتا۔
مُتَمَلِّسٌ: یہ زمانہ جاہلیت کے مشہور شاعر جریر بن عبدالمسح کا لقب ہے۔

فَانْدَهَ: مِنْ مَثَلِ صَحِيفَةِ الْمُتَمَلِّسِ: سے ایک مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے، واقعہ یہ ہے کہ
 متملس اور اس کا بھانجا "ظرفہ" دونوں حیرہ کے بادشاہ "ابومنذر عمرو بن ہند" کے خاص مصاحبین میں
 سے تھے۔ عمرو بن ہند بدخلق تھا۔ ایک مرتبہ اس کے بھائی "قابوس" نے شراب کی مجلس سجائی، متملس اور
 ظرفہ دونوں تا اختتام مجلس دروازے پر بیٹھے رہے؛ مگر انھیں اندر جانے کی اجازت نہیں ملی؛ اس بنا پر
 ناراض ہو کر دونوں نے بادشاہ کی جھوکی، جب بادشاہ کو معلوم ہوا، تو ناگواری ہوئی، اس لیے ان کو قتل
 کرنے کا ارادہ کر لیا؛ مگر خود اپنے یہاں ان کا قتل مناسب نہ سمجھا۔ ایک دن بادشاہ نے دونوں سے کہا: تم
 بہت دنوں سے اپنے وطن نہیں گئے ہو، وطن اور اہل و عیال کی یاد تمہیں آتی ہوگی، میں تم دونوں کے لیے
 بحرین کے گورنر کو خط لکھ دیتا ہوں، وہ تمہیں تجھے تحائف دے گا، ان کو لے کر وطن چلے جانا۔ چنانچہ
 دونوں کے لیے الگ الگ خط لکھا اور انھیں سربمہر کر کے دیدیا، تاکہ یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں کیا لکھا ہے۔
 یہ دونوں خوشی خوشی خط لے کر بحرین روانہ ہوئے، راستہ میں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ رفع حاجت
 کرتے ہوئے کھجور کھا رہا ہے اور جویں مار رہا ہے۔ متملس نے کہا: میں نے اس جیسا حق بوڑھا آج
 تک نہیں دیکھا۔ بوڑھے نے کہا: اس میں حماقت کی کیا بات آپ کو نظر آئی ہے۔ بیماری نکال رہا ہوں،

دوا کھا رہا ہوں اور دشمن کو قتل کر رہا ہوں! احمق تو بخدا وہ ہے جو اپنے ہاتھ میں اپنی موت لیے جا رہا ہے۔ اس بات پر متمسک کو کچھ شک ہوا، خط کھول کر پڑھا، اس میں لکھا تھا ”کہ متمسک جیسے ہی تمہارے پاس پہنچے، اس کے ہاتھ پیر کاٹ کر زندہ دفن کر دو۔“ متمسک نے خط پھاڑ کر دریا میں ڈالا اور ملک شام چلا گیا۔ طرفہ سے بھی کہا کہ اپنا خط مجھے دو، اس میں بھی ایسے ہی لکھا ہے، مگر طرفہ نے انکار کر دیا، اُسے یہ خوش فہمی رہی کہ میرے خط میں انعام کا حکم ہے۔ چنانچہ اس نے وہ خط بحرین جا کر گورنر کو دیدیا۔ گورنر نے شاہی فرمان کے موافق اس کے ہاتھ پیر کاٹے اور زندہ دفن کرادیا (اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ حاکم بحرین نے بادشاہ پر اعتماد کرتے ہوئے طرفہ کو معاف کر دیا)

- (۱) قُلْ لِسَوَالٍ عَادَرْتُهُ بَعْدَ بَيْنِي ۞ سَادِمًا نَادِمًا يَعْصُ الْيَدَيْنِ
 - (۲) سَلَبَ الشَّيْخُ مَالَهُ، وَقَتَاهُ ۞ لُبَّهُ، فَاصْطَلَى لَطَى حَسْرَتَيْنِ
 - (۳) جَادَ بِالْعَيْنِ حِينَ أَعْمَى هَوَاهُ ۞ عَيْنُهُ فَانْتَسَى بِالْأَعْيُنِ
 - (۴) خَفَّضَ الْحُزْنَ يَا مُعْنَى فَمَا يُجِدُنِي ۞ طَلَابُ الْأَنَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنِ
 - (۵) وَلَيْنَ جَلَّ مَا عَرَكَ كَمَا جَلَّ ۞ لَدَى الْمُسْلِمِينَ رُزْءُ الْحُسَيْنِ
 - (۶) فَقَدِ اعْتَصَمَتْ مِنْهُ فَهَمًا وَحَزْمًا ۞ وَاللَّيْبُ الْأَرِيْبُ يَبْغِي ذَيْنِ
 - (۷) فَاعْصِ مِنْ بَعْدِهَا الْمَطَامِعَ وَأَعْلَمْ ۞ أُنْ صَيْدَ الطَّبَّاءِ لَيْسَ بَهِنِ
 - (۸) لَا وَلَا كُلُّ طَائِرٍ يَلْبِجُ الْفَخَّ ۞ وَلَوْ كَانَ مُخَدَّقًا بِاللُّجَيْنِ
 - (۹) وَلَكُمْ مَنْ سَعَى لِيَضْطَادَ فَاصْمَ ۞ طَيْدٌ وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفْيِ حَيْنِ
 - (۱۰) فَتَبَصَّرْ وَلَا تَشْمُ كُلَّ بَرْقِ ۞ رَبُّ بَرْقٍ فِيهِ صَوَاعِقُ حَيْنِ
 - (۱۱) وَأَغْضُضِ الطَّرْفَ تَسْرِيحَ مِنْ غَرَامِ ۞ تَكْتَسِي فِيهِ ثَوْبٌ ذُلٌّ وَشَيْنِ
 - (۱۲) قِبْلَاءَ الْفَتَى اتَّبَاعُ هَوَى النَّفْسِ ۞ وَيَذُرُّ الْهَوَى طُمُوحَ الْعَيْنِ
- قال الراوي: فَمَزَّقَتْ رُقْعَتَهُ شِدْرَ مَدْرٍ: وَلَمْ أُبَلِ أَعْدَلُ أُمَّ عَدْرٍ.

ترجمہ: ① اس حاکم سے کہو جس کو میں نے اپنے دور ہو جانے کے بعد غمگین اور شرمندہ چھوڑا، اس حالت میں کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ چبا رہا ہے۔ (۲) شیخ نے اس کے مال کو لوٹا اور اس کے لڑکے نے اس کی عقل کو سلب کیا، پس وہ دوسرے کی آگ میں جل گیا۔ (۳) اس نے عین (مال) کو لوٹا یا، جب کہ عشق

نے اس کی آنکھ کو اندھا بنا دیا؛ پس وہ مقفود العینین ہو گیا (مال اور آنکھ دونوں سے محروم ہو گیا) (۴) اے مصیبت میں پڑنے والے! غم کو ہلکا کر، کیونکہ اصل شی کے (ہاتھ سے نکل جانے کے) بعد نشانات کی تلاش نفع نہیں دے گی۔ (۵) اگرچہ وہ مصیبت جو تجھ کو پیش آئی اتنی بڑی ہو، جتنا کہ مسلمانوں کے نزدیک حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا حادثہ بڑا ہے۔ (۶) چونکہ تو نے اس مصیبت کے بدلے سمجھ اور احتیاط حاصل کی ہے اور ہوشیار و عقلمند انھیں دو چیزوں کا طالب ہوتا ہے۔ (۷) پس تو اس واقعے کے بعد خواہشات کی نافرمانی کر، اور یہ بات جان لے کہ ہر نون کا شکار آسان نہیں ہے؛ (۸) اور نہ ہر پرندہ پھندے میں پھنستا ہے، اگرچہ وہ پھندا چاندی سے گھیرا ہوا ہو۔ (۹) اور ایسے بہت لوگ ہیں جنھوں نے شکار کرنے کے لیے کوشش کی، پھر وہ خود شکار ہو گئے اور انھوں نے خف خنین کے سوا کچھ نہ پایا۔ (۱۰) پس تو بصیرت سے کام لے اور ہر چمک کی طرف نگاہ نہ اٹھا؛ کیونکہ بعض چمک ایسی ہوتی ہے کہ جس میں موت کی بجلیاں ہوتی ہیں۔ (۱۱) اور تو نگاہ نیچی رکھ؛ تاکہ تو ایسے عشق سے نجات پائے، جس میں تو زلت اور عیب کا لباس پہنے۔ (۱۲) پس نوجوان کی مصیبت، خواہش نفس کا اتباع کرنا ہے اور خواہش نفس کا بیخ آنکھ کی غلط حرکت ہے۔

راوی نے کہا: اس کے بعد میں نے اس کے پرچے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس بات کی پروا نہیں کی آیا وہ (حاکم یا ابو یزید پرچے کے پھاڑنے پر) ملامت کرے گا، یا معذور سمجھے گا۔

تحقیق: عَادَرْتُ: ماضی واحد متکلم، میں نے چھوڑا۔ عَادَرْتُ مُعَادَرَةً (مفاعلت) چھوڑنا۔

بَيْنَ: جدائی، فاصلہ، دوری۔ بَانَ مِنْهُ بَيْنًا (ض) دور ہونا، الگ ہونا، جدا ہونا۔

سَادِمٌ: غمگین، غضب ناک۔ اسم فاعل، سَدِمَ فُلَانٌ سَدَمًا (س) غم و غصہ میں مبتلا ہونا۔ اکثر اس

کا استعمال نَدَمٌ کے ساتھ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں: هُوَ سَادِمٌ نَادِمٌ: وہ غمگین و شرمندہ ہے۔

نَادِمٌ: اسم فاعل۔ شرمندہ و پشیمان۔ نَدِمَ عَلَى الْأَمْرِ نَدَمًا (س) پشیمان و شرمندہ ہونا۔ پچھتانا۔

يَعَضُّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ چباتا ہے۔ عَضَهُ عَضًا وَعَضِيضًا (س) دانتوں سے کاٹنا۔

لَطِيٌّ: آگ کی لپٹ۔ شعلہ۔ لَطِيٌّ لَطِيٌّ (س) آگ بھڑکنا۔ شعلے ٹکنا۔ لپٹیں اٹھنا۔

جَادٌ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے لٹایا۔ جَادَ بِالشَيْءِ جَوْدًا (ن) سخاوت کرنا۔ لٹانا۔

عَيْنٌ: ڈھلا ہوا سکہ (نقد مال) (۲) اصل شی۔ ذات۔ جمع: أَعْيَانٌ (۳) آنکھ۔ جمع: عَيُونٌ۔

إِنشِيٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ لوٹا۔ إِنشِيٌّ إِنشَاءً: (انفال) مڑنا، پھرنا۔

خَفِضٌ: امر واحد حاضر، تو ہلکا کر۔ خَفِضَهُ تَخْفِيفًا (تفعل) کم کرنا۔ کمی کرنا۔

مُعْنَى: اسم مفعول، بتلائے مصیبت۔ عَنَاهُ تَغْيِيَةٌ (تعمیل) تکلیف دینا۔ مشقت میں ڈالنا۔
 مَا يُجَدِّي: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ نفع نہیں دے گا۔ إِجْدَاءٌ (اعمال) نفع دینا۔ فائدہ
 دینا۔ — طَلَابٌ: تلاش، طلب، مطلوب۔ طَالِبَةٌ بِكَذَا مُطَالِبَةٌ وَطَلَابُنَا: مطالبہ کرنا۔
 آثَارٌ: واحد: أَثْرٌ: نشان، اثر۔ أَثْرُهُ أَثْرَانٌ (ن) نقش قدم پر چلنا۔

فائدہ: مَا يُجَدِّي طَلَابٌ الْآثَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنٍ: یعنی اصل شے کے فوت ہونے کے بعد
 نشانات کو تلاش کرنا ہے فائدہ ہے۔ اسی کے ہم معنی ہے: لَا تُطَلِّبُ أَثْرًا بَعْدَ عَيْنٍ یعنی اصل شے کے
 بعد اس کے نشان کی تلاش مت کرو۔ یہ ایک کہاوٹ ہے اس شخص کے لیے جو کسی شے کو دیکھے اور چھوڑ
 دے، پھر اس کے مفقود ہونے کے بعد اس کے نشان کو تلاش کرنے لگے۔ اردو میں ایسے موقع پر بولتے
 ہیں ”سانپ نکلنے کے بعد لیکر پیٹنا“۔ اس کہاوٹ کو سب سے پہلے ”مالک بن عمر عامری“ نے بولا تھا۔
 جس کا واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ غسان کے کسی بادشاہ نے ”مالک بن عمر عامری“ اور اس کے بھائی ”سماک“
 کو گرفتار کر لیا اور کہا کہ میں تم دونوں میں سے کسی ایک کو قتل کروں گا۔ دونوں بھائیوں میں سے ہر ایک
 نے اپنے کو پیش کیا، بادشاہ نے سماک کو قتل کر دیا اور مالک بن عمر عامری کو آزاد کر دیا۔ مالک گھر آیا، تو ماں
 نے کہا کہ بھائی کا بدلہ لو۔ وہ یہ سن کر بھائی کے قاتل کے پاس پہنچا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ سو (۱۰۰)
 اونٹ لے لو اور بادشاہ کو چھوڑ دو۔ مالک نے کہا: لَا أُطَلِّبُ أَثْرًا بَعْدَ عَيْنٍ یعنی اصل شے کے جانے
 کے بعد اب میں آخر کا طالب نہیں ہوں۔ چنانچہ بھائی کے قاتل کو قتل کر کے بدلہ لے لیا۔

جَلٌّ: ماضی واحد مذکر غائب، وہ بڑی ہے۔ جَلٌّ جَلَالَةٌ (ض) بڑا ہونا۔ بلند رتبہ ہونا۔

عَرَا: ماضی واحد مذکر غائب، وہ پیش آئی۔ عَرَاهُ الْأَثْرُ عَرَا (ن) پیش آنا۔ لاحق ہونا۔

رُزْءٌ: مصیبت۔ حادثہ۔ جمع: أَرْزَاءٌ. رُزْأُهُ رُزْءٌ (ف) مصیبت میں ڈالنا۔

إِغْتَضَّتْ: ماضی واحد مذکر حاضر، تو نے بدلے میں لی۔ إِغْتَضَّ مِنْهُ إِغْتِيَاضًا: عوض اور بدل لینا۔

فائدہ: إِغْتَضَّتْ: اصل میں: إِغْتَضَّتْ تَهَا۔ او دا قبل مفتوح الف سے بدل گیا۔ اب دو

ساکن جمع ہو گئے، الف اور ضاء، الف کو حذف کر دیا، إِغْتَضَّتْ: ہو گیا۔

حَزْمٌ: احتیاط و دور اندیشی۔ حَزْمٌ حَزْمًا وَحَزَامَةٌ (ک) ہمتا و دور اندیش ہونا۔

لَيْبٌ: صیغہ صرفت۔ عقل مند۔ جمع: أَلْبَاءُ. لَبٌّ لِبَابَةٌ (ض) عقل مند ہونا۔

أَرَيْبٌ: اسم فاعل، ہوشیار۔ أَرَبٌ إِزْبًا وَأَرَابَةٌ (ک) ہوشیار و ماہر ہونا۔

بَغِيٌّ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ طالب ہوتا ہے۔ بغی الشئی بغیةً (ض) طلب کرنا۔ چاہنا۔
ذَوْنِ: حالت جری میں اسم اشارہ تثنیہ۔ بمعنی ہلکین: مراد: کجگہ اور احتیاط۔
اغص: امر واحد حاضر، تو نا فرمائی کر۔ غصاهُ مَغصِيَةٌ وَعِصْيَانًا (ض) نا فرمائی کرنا۔
مَطَامِعٌ: واحد: مَطْمَعٌ: مصدر مَسَى، خواہش و حرص، امید و توقع۔ طَمِعَ فِيهِ طَمَعًا (س) لالچ کرنا۔ چاہنا۔ — الطَّبَاءُ: واحد: ظَنِيٌّ: ہرن۔

هَيِّنٌ: صیغہ مصفت، هَيِّنٌ: کا مخفف۔ آسان۔ نرم۔ جمع: أهوئَاءُ. هَانُ هَوْنًا (ن) آسان و نرم ہونا۔
لَاوًا: پہلا: لا: زائدہ اور دوسرا لا: یلج سے متعلق ہے۔ اُنِي: لَاوُكُلٌ طَائِرٌ لَا يَلْبِجُ۔
لَا يَلْبِجُ: مضارع منفی واحد مذکر غائب، وہ نہیں پھنستا ہے۔ وَلَجٌ وَلُوجًا (ض) پھنستا۔ گھسنا۔
مُحَدَّقٌ: اسم مفعول، گھیرا ہوا۔ اُحْدَقَ بِهِ إِحْدَاقًا (افعال) گھیرنا، گھیرے میں لینا۔ احاطہ کرنا۔
لُجَيْنٌ: چاندی، یہ ہمیشہ تغیر ہی کے وزن پر استعمال ہوتا ہے، لُكْمٌ: لام تاکید، کُفْمٌ: خبریہ۔ بمعنی بہت۔
سَعِيٌّ: باضی واحد مذکر غائب، اس نے کوشش کی۔ سَعَى سَعْيًا (ف) کوشش کرنا۔
يَضْطَاطُ: مضارع واحد مذکر غائب، وہ شکار کرے۔ اِضْطِاطًا (تعمال) شکار کرنا۔
لَمْ يَلْقَ: مضارع واحد مذکر غائب نفی جہد بلم، اس نے نہیں پایا۔ لَقِيَهُ لِقَاءً (س) پانا۔ ملنا۔
خُفِيٌّ: تثنیہ۔ واحد: خُفٌّ: چڑے کا موزہ۔ جَمْعٌ: خُفَّافٌ وَأَخْفَافٌ.

فائدہ: غَيْرَ خُفِيٍّ خُنِينٍ: اصل محاورہ ہے: رَجَعَ بِخُفِيٍّ خُنِينٍ: یہ محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی آدمی اپنے مقصد میں ناکام اور نامراد ہو کر لوٹے۔ اس کے مختلف پس منظر بیان کئے گئے ہیں۔
 (۱) خُنِينٌ: ایک موچی تھا جو حیرہ کارہنے والا تھا، جو چالاکی اور ذہانت میں مشہور تھا، ایک دیہاتی اس کے پاس چڑے کا موزہ خریدنے گیا، قیمت کم زیادہ کرنے میں تلخی ہو گئی، اس لیے دیہاتی نے موزے نہیں خریدے اور چلا گیا۔ خُنِينٌ کو بہت غصہ آیا اور دیہاتی کو سبق سکھانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ خُنِينٌ ایک دوسرے راستے سے دیہاتی کے آگے پہنچا اور ایک موزہ راستہ میں ڈال دیا، پھر کچھ فاصلہ پر آگے دوسرا موزہ ڈال دیا اور خود ایک طرف چھپ کر بیٹھ گیا۔ دیہاتی نے جب راستہ میں پڑا ہوا موزہ دیکھا، تو کہا: مَا أَشْبَهَ هَذَا بِخُفِيٍّ خُنِينٍ، لَوْ كَانَ مَعَهُ آخِرٌ لَأَخَذْتُهُ: یہ موزہ خُنِينٌ کے وزے سے کس قدر مشابہ ہے، اگر دوسرا بھی ہوتا، تو میں اس کو لے لیتا۔ تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ دوسرا موزہ پڑا ہوا دیکھا، اب اُسے افسوس ہوا کہ پہلا موزہ کیوں نہ اٹھایا اور اونٹنی کو مع سامان وہیں باندھ کر پہلا موزہ اٹھانے کے لیے چلا گیا، خُنِينٌ چھپا ہوا

بیضای تھا، نکا اور دیہاتی کی اونٹنی مع سامان لے کر چمیت ہوا۔ دیہاتی بیچارہ پیدل موزے لیے ہوئے گھر پہنچا۔ لوگوں نے اس سے معلوم کیا: سفر سے کیلا لائے ہو؟ اس نے کہا: زَجَعْتُ بِخُفْيِ حُنَيْنٍ میں حنین کے دو موزے لے کر لوٹا ہوں۔ اسی وقت سے ناکام و نامراد لوٹنے کے لیے یہ ضرب النثل ہو گئی۔

(۲) بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ حنین ایک گویا تھا، کوفے کے کچھ لوگوں نے کسی وجد و مستی کی مجلس میں اسے بلایا، وہ جب آیا تو شہر سے باہر لے جا کر اُسے مارا پٹا اور اس کے پاس سے موزوں کے علاوہ سب کچھ چھین لیا، خالی ہاتھ گھر لوٹا، بیوی اس خیال میں تھی کہ بہت کچھ ملے گا، لیکن امید کے برخلاف اس کا سب کچھ لے لیا۔ صرف موزے اس کے پاس رہے۔ لوگ پوچھتے کیا لائے ہو، تو بیوی کہتی ”رَجَعْتُ حُنَيْنٍ بِخُفْيِهِ“ حنین صرف اپنے دو موزوں کے ساتھ لوٹا ہے۔ اسی وقت سے یہ کہاوت جاری ہو گئی۔

تَبَصَّرَ: امر واحد حاضر، تو بصیرت سے کام لے۔ تَبَصَّرَ: عقل سے کام لینا۔ بِنَائِي سے کام لینا۔ لَا تَسِيمَ: فعل نبی واحد حاضر، تو نگاہ نہ اٹھا۔ شَامَ الْبُرُقِ شَيْمًا (ض) چمکدار شے کو دیکھنا۔ نگاہ اٹھانا۔ بُرُقٍ: بجلی، چمک۔ جَمَعَ بُرُوقٍ: برائے تبعیض بمعنی بعض — صَوَاعِقُ: واحد: صَاعِقَةٌ: بجلی، کڑک۔ — حَيْنٍ: ہلاکت۔ حَانَ الرَّجُلُ حَيْنًا (ض) آدمی کا وقت آجانا۔ یعنی ہلاک ہو جانا۔ أَغْضَضُ: امر واحد حاضر، تو نگاہ نیچی رکھ۔ غَضَّ طَرْفَهُ غَضًّا (ن) نگاہ نیچی کرنا۔

طَرْفٍ: نگاہ۔ جَمَعَ أَطْرَافٍ۔ — تَسْتَرِّحُ: جواب امر، مضارع واحد مذکر حاضر، تو نجات پائے، اِسْتَرَا حَ مِنْهُ اِسْتِرَاحَةً (استعمال) آرام پانا، نجات پانا۔

غَرَامٌ: عشق۔ أَغْرَمَ بِالشَّيْءِ اِغْرَامًا (انما) فریفتہ ہونا۔ دلدادہ ہونا۔ غَرَامٌ: اس معنی میں مجرد سے نہیں آتا۔ باب انما میں لے جا کر مجہول استعمال کرتے ہیں۔

تَكْسِي: مضارع واحد مذکر حاضر، تو پہنے۔ اِكْتَسَاءَ (اتعال) پہننا۔ اوڑھنا۔

ذَلٌّ: بے عزتی، ذلت و خواری۔ ذَلٌّ ذُلًّا وَ ذِلَّةٌ وَ مَذَلَّةٌ (ض) ذلیل ہونا۔ بے وقعت ہونا۔

شَيْنٌ: عیب، بھونڈا پن۔ شَانَهُ شَيْنًا (ض) عیب لگانا۔ بھونڈا اور بھدا بنا دینا۔

بِلَاءٌ: مصیبت۔ آزمائش۔ بِلَاءَةٌ بِلَاءٌ (ن) آزمانا۔ گرفتار مصیبت کرنا۔ بَلَدٌ: جمع۔ بُلْدُورٌ۔

طُمُوحُ الْعَيْنِ: آنکھ کی غلط حرکت، بری نگاہ، طَمَحَ بَصْرَهُ اِلَيْهِ طُمُوحًا (ف) آنکھ اٹھا کر دیکھنا،

امید کی نگاہ سے دیکھنا، بری نگاہ سے دیکھنا۔

مَرْقُتٌ: ناضی واحد مکلم، میں نے پھاڑ دیا۔ مَرْقَةٌ تَمْرِنًا: پھاڑ کر کٹے کٹے کرنا۔ دَجِيَا اِثْرَانَا۔

شَدَرَ مَدَرَ (شین اور میم دونوں کے فتح اور کسرہ کے ساتھ) ریزے ریزے، ٹکڑے ٹکڑے، منتشر، متفرق، مختلف سمتوں میں۔ یہ دونوں اسم ہیں اور مبنی بر فتح ہیں۔ جیسے: أَزْبَعَةُ عَشْرًا: ہے۔ عرب بولتے ہیں: تَفَرَّقُوا شَدَرَ مَدَرَ: وہ مختلف سمتوں میں منتشر ہو گئے۔ تَرَبَّعَ: ہو گئے۔ يَذْهَبُ الْقَوْمُ شَدَرَ مَدَرَ: لوگ منتشر ہو گئے۔ اسی طرح یہاں ہے: مَزَقَتْ رُقْعَتَهُ شَدَرَ مَدَرَ: میں نے اس کا پرچہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھاڑ دیا۔ — لَمْ أَبْلُ: مضارع واحد متکلم نفی۔ حمد بلم، میں نے پروا نہیں کی۔ بِالْأُذُنِ مَبَالَاةً: پروا کرنا۔ اَعْدَلُ: ہمزہ استفہامیہ، عَدَلَ: ماضی واحد مذکر غائب، اس نے ملامت کی۔ عَدَلْتَهُ عَدْلًا (ن) ملامت کرنا۔ — عَدَرَ: ماضی، اس نے معذور سمجھا۔ عَدَرَهُ عَدْرًا (ن) معذور سمجھنا۔ معاف کرنا۔

اشعار کی ترکیب

(۱) قُلْ: فعل امر بافاعل، لِيُوَالِ: متعلق، قُلْ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قول۔ غَادَرْتُ: فعل بافاعل "ه" ضمیر؛ والجال۔ سَادِمًا: حال اول، نَادِمًا: حال ثانی، يَعْصُ: فعل بافاعل، اَلْيَدَيْنِ: مفعول بہ، يَعْصُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال ثالث۔ ذوالحال اپنے تینوں حالوں سے مل کر مفعول بہ، بَعْدَ: مضاف، بَيْتِي: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ غَادَرْتُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر مقولہ۔ قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) سَلَبَ: فعل، اَلشَّيْخُ: معطوف نالیہ، واو: حرف عطف، فَنَاءُ: مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف فاعل، مَسَالَةُ: مرکب اضافی ہو کر معطوف نالیہ، واو: حرف عطف، اُبْنَةُ: مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ، سَلَبَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فَا: تفریعیہ، اِصْطَلَى: فعل بافاعل، لَطَى خَمْسَتَيْنِ: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) جَادَ: فعل بافاعل، بِالْعَيْنِ: متعلق، جِينَ: ظرف مضاف، اَنْعَمَى: فعل، هَوَاهُ: مرکب اضافی ہو کر فاعل، عَيْنَهُ: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، اَنْعَمَى: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ۔ جِينَ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا جَادَ: کا۔ جَادَ: فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر معطوف نالیہ، فَا: عاطفہ، اَنْتَنَى: فعل بافاعل، يَا: حرف جار، لا: نافیہ، عَيْنَيْنِ: مجرور۔ جارِ مجرور متعلق ہوا اَنْتَنَى: کے۔ اَنْتَنَى: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف نالیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

(۴) حَفَّضَ: فعل بافاعل، اَلْحُزْنَ: مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جوابِ ندا مقدم، يَا: حرف

ندا، مَعْنَى: منادی، حرف نداء، سے مل کر نداء، ندا، جواب نداء، مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ فَا بَسِيْءٍ، مَا: نافية، يُجَدِّي: فعل، طَلَاب: مصدر مضاف، الْأَثَار: مضاف الیه، مِنْ بَعْدِهَا: متعلق ہوا طَلَاب: کے طَلَاب: مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر فاعل، يُجَدِّي: فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) لَسِيْنٌ: میں لام: حرف جار قسم کی تمہید کے لیے ہے اور قسم کے محذوف ہونے کو بتاتا ہے، اِنْ: حرف شرط، جَلَّ: فعل، مَا: اسم موصول، عَزَا: فعل بافاعل، لَك: ضمیر مفعول بہ۔ عَزَا: فعل اپنے فاعل، اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ اسم موصول باصلہ فاعل۔ کاف: حرف جار، مَا: اسم موصول، جَلَّ: فعل، لَدَى الْمُسْلِمِيْنَ: مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ۔ رُزْءُ الْحُسَيْنِ: مرکب اضافی ہو کر فاعل، جَلَّ: فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول باصلہ مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا پہلے جَلَّ: کا۔ جَلَّ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط۔ فَلَا تَحْزَنْ: (جزا محذوف) فَا: جزائیہ، لَا تَحْزَنْ: فعل بافاعل، جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا۔ شرط، جزا سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا اَقْسِمُ کے۔ اَقْسِمُ: فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم۔

فائدہ: اس شعر کے لَسِيْنٌ میں لام: جواب قسم کا تقاضہ کرتا ہے اور اِنْ: شرطیہ اپنی جزا کا۔ اور لفظوں میں لام، اِنْ: شرطیہ سے پہلے ہے لہذا اگلے شعر میں مذکور لَقَدْ اِعْتَضْتُ: کو جواب قسم قرار دیں گے، الْأَوَّلُ فَا الْأَوَّلُ: کے تحت، اور جزا کو محذوف مان لیں گے اور وہ یہاں فَلَا تَحْزَنْ: ہے۔ قرآن پاک میں بھی اس طرح کی مثالیں ہیں مثلاً: ﴿وَلَيْنَ اَوْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاوُةً﴾ میں یہی ترکیب ہے۔

(۶) فَا بَسِيْءٍ، قَدْ: برائے تحقیق، اِعْتَضْتُ: فعل بافاعل، مِنْهُ: متعلق، فَيْسَمَا وَحْزَمَا: معطوف علیہ با معطوف مفعول بہ۔ اِعْتَضْتُ: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

واو: عاطف، اللَّيْبُ الْأَرِيْبُ: موصوف باصفت مبتدا، يَبِيْعِي: فعل بافاعل، ذَبْنِ: مفعول بہ، يَبِيْعِي: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۷) فَا: عاطف، اِعْصِي: فعل امر بافاعل، مِنْ بَعْدِهَا: متعلق، الْمَطَامِعُ: مفعول بہ، اِعْصِي: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف مایہ۔ واو: حرف عطف، اِعْلَمُ: فعل بافاعل، اَنْ: حرف مشبہ بالفعل، صَبَدُ الطُّبَاءِ: مرکب اضافی ہو کر اسم، لَيْسَ: فعل ناقص، ضمیر، اسم، يَا زَائِدُ، هَتِيْنُ خَيْرٌ، لَيْسَ: فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر خبر۔ اَنْ: حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ۔ اِعْلَمُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۸) لَاوَلَا: زائدہ برائے نفی، كَلُّ طَائِرٍ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، يَلْجُ: فعل بافاعل، اَلْفَحْجُ: مفعول بہ۔

یَلْبُجُ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا با خبر، جزا مقدم، واو: عاطف، لو: حرف شرط برائے وصل، کان: فعل ناقص با اسم، مُخَدَّعًا: اسم مفعول، بِاللَّجِينِ: متعلق۔ مُخَدَّعًا: اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ کان: فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر شرط مؤخر۔ شرط مؤخر اپنی جزا مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۹) واو: حرف عطف، لام: برائے تاکید، کَمْ: خبر یہ میز، مَنْ: اسم موصول، سَعَى: فعل با فاعل، لام: حرف جار برائے کے۔ یَضْطَادُ: فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبر یہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا سَعَى کے۔ سَعَى: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلا۔ اسم موصول با صلا تمیز۔ میز یا تمیز، مبتدا مضمّن معنی شرط، فَأَ: جزا، اَصْطَيْدًا: فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف عالیہ، واو: حرف عطف، لَمْ یَلْقَ: فعل با فاعل، غَيْرَ: مضاف، حُقْفِي حُنَيْنٍ: مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مفعول بہ، لَمْ یَلْقَ: فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف عالیہ با معطوف، خبر مضمّن معنی جزا۔ مبتدا مضمّن معنی شرط اپنی خبر مضمّن معنی جزا سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ، شرطیہ، ہوا۔

(۱۰) فَ: تفریہ، قَبْضَرُ: فعل امر با فاعل۔ جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف عالیہ، واو: حرف عطف، لَا تَشِيمُ: فعل نہی با فاعل، كَلُّ بَرَقٍ: مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، لَا تَشِيمُ: فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف عالیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

رُبُّ زَانِدَةٍ، بَرَقٌ: مبتدا، فِيهِ: متعلق ہوا كَانَتْ: کے۔ كَانَتْ: اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، صَوَاعِقُ حُنَيْنٍ: مرکب اضافی ہو کر مبتدا مؤخر۔ مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر۔ بَرَقٌ: مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۱) واو: حرف عطف، اَغْضَضُ: فعل با فاعل، اَلطَّرْفُ: مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر امر۔ تَسْتَرِخُ: فعل با فاعل، مِنْ: حرف جار، عَرَامٌ: موصوف، تَحْكِسِي: فعل با فاعل، فِيهِ: متعلق، قَوْبٌ: مضاف، ذُلٌّ: معطوف عالیہ، واو: حرف عطف، شَيْبٌ: معطوف، معطوف عالیہ با معطوف۔ مضاف الیہ، قَوْبٌ: مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، تَحْكِسِي: فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صفت۔ عَرَامٌ: موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار با مجرور متعلق ہوا تَسْتَرِخُ: کے۔ تَسْتَرِخُ: فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جواب امر۔ امر جواب امر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۲) فَ: تفریہ، بَلَاءُ الْفَنَى: مرکب اضافی ہو کر مبتدا، اِتْبَاعُ هَوَى النَّفْسِ: بتربکب اضافی خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف عالیہ، واو: حرف عطف، بَلَدْرُ الْهَوَى: مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ طَمُوخٌ عَيْنٍ: مرکب اضافی ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف عالیہ با معطوف جملہ معطوف ہوا۔

توضیح البلاغہ

شرح اُردو

دروس البلاغہ

(تاما تمہ)

ترتیب

حضرت مولانا مصلح الدین تقاسمی حفظہ اللہ

معین مدرس العلوم دیوبند

مکتبہ الحدیث الکبریٰ

17، شاہ زریب ٹیرس (کتاب مارکیٹ)، اُردو بازار،

کراچی۔ فون: 021-2752007

العبودية

أصول التفسير

تأليف
الإمام الامام محبة الإسلام الشاه ولي الله المحدث الدهلوي

تقديم
الاستاذ العلامة سعيد محمد المحدث البانفوري منظم الله
محدث الجامعة دارالعلوم ديوبند الهند

مكتبة حبيب الكبري

17، شاه زيب ميرس (كتاب مارکیٹ)، اردو بازار،

کراچی۔ فون: 021-2752007

تصحیح نظر ثانی

جدید عمرابی ایسے بولتے!

مؤلف

حضرت مولانا بدر الزمان قاسمی کیرانوی مدظلہ

ابن

شیخ الادب حضرت مولانا جویریہ الزمان قاسمی کیرانوی رحمہ اللہ

تصحیح نظر ثانی

حضرت مولانا شفیق احمد خان قاسمی بستوی اہلسنت اہلجم

استاذ مدرسہ جامعہ اسلامیہ کراچی

مکتبہ جدیدہ کبیر

17، شاہ زبیر میس (کتاب مارکیٹ)، آرزو بازار،

کراچی۔ فون: 021-2752007

الصَّرْفُ أُمَّ الْعُلُومِ وَالنَّحْوِ أَبُوهَا

اسان صرف

حصہ دوم

تالیف:

حضور لانا مفتی سعید احمد صاحب محدث پانپوری مدظلہ
استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

مکتبہ الحدیث البری

17، شاہ زیب میونس (کتاب مارکیٹ)، اردو بازار،

کراچی۔ فون: 021-2752007

النَّوْفِيُّ الْكَلَامَ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ

اسنان بخور

حصہ دوم

تالیف:

حضر مولانا مفتی سعید احمد صاحب محدث پانپوری ظہار
استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

مکتبہ جدیدہ الکبریٰ

17، شاہ زیب میونس (کتاب مارکیٹ)، اردو بازار،

کراچی۔ فون: 021-2752007